ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

نفسانی خواہش کا قانون

LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

انگریزی سے اردو ترجمہ

تحقیق وتصنیف : شہلا حائری

اردو ترجمہ : نگار عرفانی

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی (پاکستان)

ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

نفسانی خواہش کا قانون

LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

انگریزی سے اردو ترجمہ
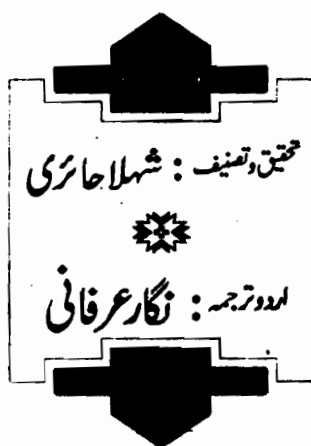
الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

1A-7/3، ناظم آباد نمبر 1، کراچی (پاکستان)

نفسانی خواہش کا قانون

Law of Desire

انگریزی سے اردو میں ترجمہ

نام کتاب 'نفسانی خواہش کا قانون'

انگریزی سے اردو میں ترجمہ : نگار عرفانی (صحافی-ادیب)

بنیادی کتاب اور مصنف : Law of Desire Shahla Haeri

سالِ اشاعت : اکتوبر ۱۹۹۹ء

صفحات : ۵۲۰

تعداد اشاعت : ایک ہزار

قیمت : [illegible] روپے

ناشر : الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر 3-7-A بلاک نمبر ۱ ناظم آباد نمبر 1

کراچی۔ PC : 74600 (سندھ پاکستان)

فون نمبر : 621449 - 627840

☆ عنوانات ☆

پیش لفظ

لندن' اسلام آباد لور تہران کے بعض احباب نے مجھے ایرانی اسکالر محترمہ شہلا حائری کی کتاب 'Law of Desire' دکھائی اور اس کے نفسِ مضمون اور اظہار بیان کی تعریف کرتے ہوئے' یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کا اردو ترجمہ شایع ہو جائے تو کتنا اچھا ہو' تاکہ اردو دنیا کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایران میں متعہ (عارضی نکاح) کی ظاہری صورت کیا ہے اور معاشرے میں اس کے کیا ہولناک اور نا قابل نظر انداز نتائج بر آمد ہو رہے ہیں اور ایرانی عورت کس قدر قابل رحم حالت میں ہے! یہ باتیں سن کر' میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اس کتاب کا مطالعہ کروں اور اگر مناسب ہو تو اس کا اردو ترجمہ بھی شایع کر دیا جائے- میں نے اس کتاب کو الف تا بے' خالص علمی academic پایا' جس میں ریسرچر' شہلا حائری نے ایران اور شیعہ اسلام میں متعہ (عارضی نکاح) کے متعلق مذہبی' معاشرتی' معاشی اور عمرانی حقائق بیان کیئے ہیں اور علم البشریات Anthropology کی روشنی میں ایک مکمل تحقیقی مقالہ لکھا ہے اور اس کی بنیاد پر' انھیں امریکہ کی ایک مشہور یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے اور اب وہ وہاں' ہارورڈ یونیورسٹی کے مطالعاتِ مشرق وسطےٰ کے مرکز میں ریسرچ ایسوشی ایٹ (رفیقِ تحقیق) ہیں- جس طرح یہ ایک اہم اور متنازعہ مسئلہ پر' علمی تحقیق ہے' اسی طرح ہم نے تحقیق کی خاطر' اس کا اردو ترجمہ شایع کیا ہے اور اس میں کسی قسم کے تعصب اور تنگ نظری کو دخل نہیں- ہم اس علمی کاوش پر' محترمہ شہلا حائری کو قابل تعریف سمجھتے ہیں کہ انہوں نے متعہ کے اصل حقائق منظر عام پر لاکر' عالم انسانیت کی بڑی خدمت کی ہے-

ہم نے اس کتاب کا اردو ترجمہ' ایک نامور صحافی ادیب محترم نگار عرفانی سے

کرایا ہے' جنہوں نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور اس کی تحقیقی روح اور انداز کو برقرار رکھا ہے' اور ساتھ ہی اردو زبان کے ادب و روزمرہ اور خوبیء بیان کا خاص خیال رکھا ہے' اس کے باوصف اگر کوئی خامی یا کمی محسوس ہو تو ہمیں ضرور لکھیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے دور کیا جاسکے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کو یہ ترجمہ ضرور پسند آئے گا اور اس کتاب کی افادیت کو محسوس کریں گے۔

اس کتاب کی تیاری میں' پہلے مرحلے سے آخری مرحلے تک' جن احباب اور مہربان حضرات نے جو تعاون کیا ہے' میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے نوازے آمین!

اس تحریر میں' ہم قارئین کو یہ مشورہ دیں گے کہ اسے علماء' اہل فکر' شائقین مطالعہ' وکلاء' معالجین' خاتون-ورکرز' سماجی کارکن اور جامعات کے پروفیسر صاحبان ضرور پڑھیں اور اسلام کے مثبت اور انسان دوست رہبر- اصولوں کی صداقت اور قوتِ اثر کو محسوس کریں اور (سنی) اسلام کی حقانیت کو اہل عالم پر ظاہر کریں- خواہ عورت' ناکتخدا ہو یا بیوہ' نکاحِ مسنونہ کے فضائل بیان کریں اور نکاح کی کسی دوسری صورت (مثلاً متعہ وغیرہ) پر قطعی دھیان نہ دیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ نکاح مسنونہ کے علاوہ مرد و عورت کا کسی بھی قسم کا جنسی ملاپ' صرف اور صرف 'زنا' ہوتا ہے اور زنا گناہ کبیرہ ہے- زمانہء قبلِ از اسلام میں بھی اسے معیوب ہی تصور کیا جاتا تھا اور آج کی 'آزادِ جنسی عیاشی' کے باوجود' زنا کو برا ہی سمجھا جاتا ہے اور مستقل نکاح احسن اور اہم سمجھا جاتا ہے۔

بدقسمتی سے خطہ ایران کے لوگ زمانہ تاریخ سے 'جنسی مذاہب' کے پیروکار رہے ہیں' جہاں زرتشتی اور مانی مذاہب نے ماؤں اور بہنوں تک کو حلال کردیا تھا لیکن جب یہاں اسلام کی اشاعت ہوئی تو ان میں ایسے لوگ بھی مسلمان ہو گئے' جنہوں نے اپنی جنسیت sexuality کی جبلت کی تسکین کے لئے 'متعہ' جنسی بدکاری کو جائز قرار دے لیا اور اسے قرآن مجید' احادیث نبویؐ اور بالخصوص حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے

حوالوں سے جائز قرار دے رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک مختصر سی کتاب 'کیا متعہ حلال ہے؟' اپریل ۱۹۸۷ء میں شایع کی تھی جسے علامہ حافظ قاری حبیب الرحمان صدیقی کاندھلوی (مرحوم) نے تحریر کیا تھا اور اس میں 'متعہ' کے متعلق حقائق بیان کیئے تھے۔

ہم اپنے تبصرہ میں' حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کی کتاب 'ایرانی انقلاب' (۱۹۸۸ء) سے 'متعہ' کی حقیقت کی بابت 'ذیل کی عبارت پیش کررہے ہیں: 'متعہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرد کسی بھی بے شوہر والی' غیر محرم عورت سے وقت کے تعین کے ساتھ 'مقررہ اجرت پر' متعہ کے عنوان سے معاملہ طے کرلے تو اس وقت کے اندر اندر دونوں مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں۔ اس میں شاہد' گواہ' قاضی' وکیل کی اور اعلان کی' بلکہ کسی تیسرے آدمی کے باخبر ہونے کی بھی ضرورت نہیں' چوری چھپے بھی' یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ (اور معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر' ایسا ہی ہوتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ متعہ کرنے والے مرد پر' عورت کے نان نفقہ اور لباس' رہائش وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی' بس مقررہ اجرت ہی ادا کرنی ہوتی ہے۔ مقررہ مدت یا وقت ختم ہونے کے ساتھ 'متعہ' بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جناب روح اللہ خمینی صاحب کی 'تحریر الوسیلہ' کے حوالے سے' یہ بات ناظرین کرام کو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ متعہ جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی 'زنان بازاری سے بھی کیا جا سکتا ہے اور وہ صرف گھنٹہ دو گھنٹے کے لئے بھی ہو سکتا ہے'۔

اب یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ متعہ اور اس کی کوئی بھی صورت form زنا اور صرف زنا ہے۔ محترمہ شہلا حائری کی تحقیقی کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) کے مطالعے کے بعد آپ متعہ کے متعلق اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ متعہ محض زنا ہے اور بس! اسی جذبے اور صداقت کے پیش نظر ہم نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شایع کیا ہے اور اس سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں بلکہ اصلاح و تعلیم اور خیر کثیر ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ 'متعہ کے حامیوں اور اس کے شکاروں (خواہ عورتیں اور مرد ہوں) پر رحم فرمائے اور انہیں 'صراط مستقیم' دکھائے تاکہ وہ گناہ و

گمراہی سے محفوظ ہو جائیں۔سچ تو یہ ہے کہ متعہ کے معنیٰ و مفہوم میں زنا صرف یہ ہے کہ 'زنا با لجبر ہو' اور جو زنا بر ضا و رغبت ہو' وہ زنا نہیں بلکہ نکاح ہے اور حلال ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ زنا ہر صورت میں حرام ہے اور نا قابل معافی جرم ہے اور نکاح مسنونہ ہی درست اور حلال ہے جیسا کہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور جائز بلکہ پسندیدہ امر قرار دیا گیا ہے۔اور دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں نکاح کو صحیح اور جائز سمجھا تا ہے۔
وماعلینا الا البلاغ

دعا گو شفاعت احمد
الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد-کراچی (سندھ پاکستان)

کراچی : پیر: ۷ جون ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیمO

تعارف

مفتی محمد طاہر

صدر قرآنی مرکز اورنگ آباد، کراچی

کائنات کے سب سے بڑے انسان صلی اللہ علیہ وسلم کے ربانی غور و فکر کا نتیجہ یہ ارشاد گرامی ہے کہ

مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مَابَيْنَ اللَّحْيَيْنِ وَمَا بَيْنَ الْفَخِذَ يْنِ، اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّة (بخاری و مسلم)۔

ترجمہ : جو شخص مجھے ان دو چیزوں کو کنٹرول میں رکھنے کی ضمانت دیدے جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے اور جو دو رانوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس سے واضح ہے کہ معاشرے میں فساد کی اصل بنیاد دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک زبان کی بے لگامی جسے جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دوسرے شرمگاہ کی بے لگامی جسے زنا کہتے ہیں۔

زنا کی عام طور پر دو قسمیں سمجھی جاتی ہیں۔ ایک زنا بالجبر جسے کوئی مہذب معاشرہ تسلیم نہیں کرتا۔ دوسرے نوجوان مرد اور عورت کا باہمی رضامندی سے زنا اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ مغربی تہذیب اس دوسری قسم کے زنا کو جرم نہیں سمجھتی۔

اسلام نے معاشرہ کو فحاشی' بے حیائی اور عورتوں کے جنسی استحصال سے پاک کرنے کے لئے میاں بیوی کا جو تصور دیا ہے' اس میں مہر کے طور پر دیئے گئے تحفہ کے علاوہ...... (جو مرد کے اس عزم کا سمبل ہے کہ وہ گھر کے تمام اخراجات اٹھائے گا)' جن میں تین باتوں کو اہمیت دی گئی ہے وہ یہ ہیں :

(۱) مُحْصِنِیْنَ ۵ / ۵ یعنی نکاح کا معاہدہ ایسا گھر بسانے کی نیت سے کیا جائے جو قلعہ کی طرح پائیدار ہو- سوائے اتفاقی حادثہ کے اس کے منہدم ہونے کا خطرہ نہ ہو-

اس نکتہ کی گہرائی کو سمجھنے کے لئے گھر کے ارتقائی تصور کو اگر پیش نظر رکھیں تو شاید زیادہ سہولت ہو- تمدن کی ابتدائی سطح پر' آج بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ درختوں کے نیچے گھر بسائے جاتے ہیں- اس سے آگے بڑھ کر خیمے کا گھر سامنے آتا ہے' پھر جھونپڑی کی شکل میں' پھر کچا گھر' اس کے بعد پکا گھر' بلآخر قصر (قلعہ) کی تعمیر ہوتی ہے- اسے عربی میں' حصن' کہتے ہیں اسی سے یہ لفظ مُحْصِنِیْنَ اور مُحْصَنَاتِ بنا ہے-

(۲) مُحْصِنِیْنَ کے بعد ارشاد الٰہی ہے غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ ۵ / ۵ یعنی مرد و زن کے ملاپ کی شرائط میں قلعہ کی طرح دوامی پہلو ہونے کے ساتھ' مزید یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اس کا مقصد صرف پانی بہانا نہ ہو' کیونکہ یہ تو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا' ہمدردی کا' اور مشکلات زندگی میں ایک دوسرے کے دست و بازو بننے کا معاملہ ہے' خود غرضانہ انداز میں' اپنی ہوس کی آگ بجھانے اور مستی جھاڑنے کا نہیں- غیر مُسَافِحِیْنَ کے اس ارشاد گرامی کی یہ وضاحت سورہ روم نمبر ۳۰ کی آیت نمبر ۲۱ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے-

(۳) وَلَا مُتَّخِذِیْ اَخْدَانٍ ۵ / ۵ اسلامی نکاح کے لئے تیسری اہم بات یہ ہے کہ یہ تعلق خفیہ بھی نہ ہو' سب کو معلوم ہو کہ معاہدہ نکاح کرنے والے یہ دونوں مرد و عورت صرف جنسی آگ بجھانے کے لئے ایک دوسرے کے قریب نہیں آئے بلکہ ایک دوسرے کا مستقل ساتھ دینے کا پیمان باندھ رہے ہیں- اس اعلان کی کم سے کم مقدار دو گواہوں کے سامنے' اس معاہدہ کا اقرار کرنا ہے ۶۵ / ۲ ورنہ اس اقرار کے موقعہ پر

جتنے زیادہ افراد موجود ہوں اتنا ہی پسندیدہ ہے۔ اسی لئے مسلمانوں میں اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ احباب و اقرباء کو شریک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بعض مقامات پر تو دف اور بینڈ باجے سے بھی اعلان عام کا کام لیا جاتا ہے۔

نکاح کے اس قرآنی تصور کو پیش نظر رکھئے اور متعہ پر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ متعہ میں ان تینوں شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہیں پائی جاتی بلکہ متعہ ان تینوں شرائط کے بر خلاف ہے کیونکہ متعہ میں ایک دوسرے کے ساتھ مستقل رہنے کا تصور نہیں ہوتا۔ یہ مُحْصِنِيْنَ کے خلاف ہے نمبر ۲ متعہ کا مقصد ہی پانی بہانا ہوتا ہے جو غیر مُسَافِحِيْنَ کے خلاف ہے۔ نمبر ۳ متعہ میں اعلان تو کیا' اعلان کی کم سے کم شرط یعنی دو گواہ ہونے بھی ضروری نہیں ہیں جو ولا متخذی اخدان کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے متعہ میں تو قرآنی نکاح والی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ مغربی تہذیب کے مطابق اسے باہمی رضامندی سے 'زنا' کہنے کی شاید گنجائش ہو' اور باہمی رضامندی سے 'زنا' کے جو اثرات معاشرے پر پڑتے ہیں' اس کے نتائج پرکھنے کے لئے بھی' شاید مغربی معاشرہ کا مطالعہ ہی نسبتاً زیادہ مناسب ہے کہ اسے بغیر تعصب اور فرقہ وارانہ تحفظ کے دیکھا جا سکتا ہے۔

روایت پرستی اور اندھی تقلید کا مرض ایسا خوفناک مرض ہے کہ غور و فکر کی صلاحیتوں کو شل کر کے' سنجیدگی کے بجائے اشتعال کی فضا پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حلقہ میں متعہ جیسی خلاف قرآن و خلاف دانش چیز کی تائید میں جذباتیت کی فضا پیدا کی جاتی رہی ہے لیکن اللہ کا فضل و کرم ہے کہ جس طرح دوسرے مسلم حلقوں میں اس روایت پرستی اور اندھی تقلید کے مرض سے رفتہ رفتہ خود کو آزاد کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں' اسی طرح شیعہ حلقے میں بھی کچھ لوگ غیر قرآنی افکار پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب کی مولفہ محترمہ شہلا حائری بھی' انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ایک آیت اللہ کے مذہبی گھرانے کی خاتون ہونے کے باوجود معاشرے کے اس نازک مسئلہ کو غور و فکر کا عنوان بنایا اور حقائق تک پہنچنے کی کوشش کی۔

اس کتاب کا خلاصہ ہفت روزہ تکبیر کراچی کی کئی قسطوں میں اور ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور کے ایک نمبر کی شکل میں اگرچہ شائع ہو چکا ہے لیکن ضرورت تھی کہ پوری کتاب کا ترجمہ شائع ہو، تاکہ مطالعہ کرنے والے حضرات ریسرچ خاتون کی پوری تحقیق سے مستفید ہو سکیں اور عورتوں کے استحصال کی اس خوفناک شکل کا مداوا کرنے کی کوششوں میں حسب استطاعت حصہ لے سکیں۔

مفتی محمد طاہر

صدر قرآنی مرکز

مہتمم مدینۃ العلوم، ناظم ادارہ فکر اسلامی

اظہار خیال

یہ کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) مسلک شیعہ کے ایک مذہبی۔ جنسی عقیدہ و عمل 'متعہ' اور اس کے رواج کا ایک علمی و تحقیقی جائزہ ہے' اس کاوش پر' ایک ایرانی شیعہ مسلم خاتون' شہلا حائری کو ایک امریکی یونیورسٹی نے 'ثقافتی بشریات'/ Cultural Anthropology میں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔اس تحقیقی کارنامے کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ محترمہ حائری' ایران کے ایک مشہور آیت اللہ کی نواسی بھی ہیں۔اب وہ ہارورڈ یونیورسٹی (یو ایس اے) کے شعبہء مطالعاتِ شرق اوسط میں 'شریکِ تحقیق'/ ریسرچ ایسوشی ایٹ ہیں انہوں نے انسان کے معاشرتی حالات اور اس کی ثقافتی ترقی کے علم بشریات کا وسیع اور گہرا مطالعہ کیا ہے اور بشریات کے حوالے سے شیعہ عقیدہ و رواج 'متعہ' کے متعلق ریسرچ کی ہے اور شیعہ کتب فکر اور ایرانی ثقافت کو بیان کیا ہے' محترمہ نے دینِ اسلام اور اہل سنت والجماعت (عرف عام میں سنی مسلک) کے عقائد و اعمال سے کوئی بحث نہیں کی ہے بلکہ صرف شیعہ مسلک کے نقطہء نگاہ کی وکالت کی ہے اور حقائق پر گفتگو کی ہے' مسائل و نتائج اخذ کیئے ہیں اور نہایت جرأت و آزادی کے ساتھ اپنی آراء کا اظہار کیا ہے جو ایرانی علماء کرام' مفکرین' قانونی سازوں اور دانشوروں کے لئے 'سامان فکر' ہیں بلکہ چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں۔

جیساکہ محترمہ حائری کہتی ہیں کہ یہ کتاب 'متعہ'/ عارضی نکاح اور اس کے رواج کے ادارے کا ایک مطالعہ ہے' اس میں عورت کے متعلق بہت کچھ ہے لیکن یہ کتاب' عورتوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ کچھ ایرانی مردوں اور عورتوں کی

معاشرتی و ثقافتی زندگیوں سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ یہ متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے سے بندھی ہوتی ہیں۔ شہلا حائری کے اپنے الفاظ میں: 'یہ کتاب قانون اور رواج' مذہب اور اخلاقیاتِ عامہ' نجی معاہدوں' شہوانیت اور حرص و نفسانی خواہش کے متعلق ہے۔' انہوں نے ایرانی عورتوں اور مردوں سے جو انٹرویو+ ز کیئے ہیں اور اس کتاب میں ان کے خیالات و آراء کو بھی شامل کیا ہے' ایران میں متعہ کی ظاہری صورت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

محترمہ حائری کہتی ہیں کہ ایک مسلم معاشرے کو سمجھنا' کسی خفیہ تحریر میں دیئے ہوئے پیغام کو پڑھنا ہے جیسا کہ معاشرہ عورتوں کو پراسرار سمجھتا ہے اس لئے انہوں نے نکاح کے ڈھانچے میں مرد اور عورتوں کے رشتوں اور ان کے معانی کی تشریح کی ہے لیکن انہوں نے شیعہ مسلک کے 'نکاح اور اس کے متعلقات بالخصوص متعہ اور اس کی مختلف صورتوں' کو بیان کر کے 'ایران سے باہر کی دنیا کے لئے نئے روشن دریچے وا کر دیئے ہیں اس طرح یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ ایران میں نکاح (مستقل)' متعہ (عارضی نکاح) اور شہوانیت و جنسیت کے متعلق شیعہ فقہ' مرد و عورت کے باہمی رشتوں کو کس طرح استوار کرتی ہے۔

اسی کے ساتھ' محترمہ حائری نے ایران میں مسلم معاشرے کی ایک 'خفیہ تحریر' یعنی 'متعہ' اور اس کی مختلف صورتوں کو پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے۔ 'متعہ' کی بابت ان کی اس تحقیقی اور علمی کتاب میں 'تاریخ میں پہلی مرتبہ 'متعہ' کے حقائق اور تفصیلات کو نہایت جرأت اور دلیری سے منظر عام پر پیش کیا گیا ہے۔ جن کو اہل تشیع نے 'تقیہ' کے ذریعہ صدیوں 'رازِ سربستہ' کی طرح رکھا۔ اس لئے ان کی یہ علمی کاوش' بشریات کے موضوع پر ایک مقالہء تحقیق ہی نہیں بلکہ شیعہ مکتب فکر کے متعلق ایک حیران کن سعی و جرأت ہے اور بغاوت کی ایک لہر بھی ہے جیسا کہ ایران کی شہری آبادی کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اور بالخصوص مغربی تصورات کا حامی' جدید طبقہ 'متعہ' (صیغہ: سرکاری اصطلاح) کو پسند نہیں کرتا اور پہلوی عہد حکومت اور موجودہ اسلامی انقلاب (۱۹۷۹ء) میں اس ادارے کے خلاف تنقید بھی ہوتی رہتی ہے جیسا کہ محترمہ حائری

کی یہ کتاب 'نفسانی خواہش کا قانون' بھی متعہ کے خلاف صدائے باز گشت ہے اور احتجاج بھی!

ایران کے بارہ امامی شیعوں میں 'متعہ' کو مذہبی اور قانونی درجہ حاصل ہے اور ایران کی کثیر اور غالب آبادی ان ہی پر مشتمل ہے۔ پہلوی عہد حکومت میں 'متعہ' کی جائے مغربی جنسی آزادی free- sex کو ترجیح دی جاتی تھی لیکن انقلاب اسلامی (۷۹-۱۹۷۸ء) کے بعد 'شیعہ علماء کی حکومت نے ایک قانون کے ذریعہ 'متعہ' کا نیا نام 'صیغہ' رکھا اور اس کے قواعد و ضوابط مقرر کر دیئے۔ ہائی اسکولوں میں 'متعہ' کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ سرکاری طور پر نہ صرف حوصلہ افزائی کی جاتی ہے بلکہ زبردست پبلسٹی کی جاتی ہے۔ سرکاری طور سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ متعہ 'مغرب کے انحطاط پذیر معاشرے کے آزاد جنسی تعلقات سے بہتر ہے۔ اس کی حمایت میں' ۱۹۷۹ء کے انقلاب ایران (رہبر ربانی آیت اللہ خمینی) کے وقت سے' شیعہ اسلامی حکومت نے ایک زبردست مہم چلا رکھی ہے جس کے ذریعہ 'متعہ' (عارضی نکاح) کی صورت کو حیاتِ نو عطا کی جا رہی ہے اور شیعہ علماء 'اس عملِ ازدواج کو مثبت' خود ادعائیت اور ضروریاتِ انسانی کی تسکین کا ایک قانونی حق بتاتے ہیں۔ لیکن ایران کے سیکولر اور لبرل تعلیم یافتہ شہری 'مرد اور عورت' اور اہل مغرب (مسیحی اور سیکولر علماء) نے 'متعہ' کی شدید مخالفت شروع کر رکھی ہے اور وہ اسے 'قانونی زناکاری' قرار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی دنیا کے سوادِ اعظم (عرفِ عام: سنی مسلمان) نے اپنے عقیدے اور اجتہاد کی بنیاد پر' قرآن و سنت نبویؐ کی تعلیمات کی روشنی میں 'متعہ' کو خلافِ شریعت' ناجائز' ناپسندیدہ اور حرام قرار دیا ہے اور وہ اسے بے دینی' بے حیائی اور فحاشی و زناکاری سمجھتے ہیں۔

بہر حال یہ ایران کے شیعہ علماء کا مسئلہ ہے کہ وہ ایرانی مسلم معاشرے میں 'متعہ' زواج کی پیچیدگیوں کی صراحت کریں اور ان الزامات کا جواب فراہم کریں جو 'متعہ' یعنی عورت کو 'شئے اجارہ' کی حیثیت سے استعمال کرنے کے متعلق ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ 'متعہ' کی حمایت اور عمل' حوا کی بیٹی / عورت کو گالی دینے کے مترادف ہے

جیساکہ مشاہدہ، تحقیق، عقلی استدلال اور متعہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نتائج و اثرات سے یہ صاف صاف نظر آتا ہے کہ متعہ رواج، ایک قانونی فحاشی، عصمت فروشی اور بہ مشکل عارضی زوجہ 'طوائفیت' کے سوا کچھ بھی نہیں۔'

شہلا حائری صاحبہ نے ایک ریسرچر کی حیثیت سے ایرانی مرد و عورتوں کے معلومات سے بھرپور انٹرویو+ز دیئے ہیں جن کی صداقت اور افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ محترمہ حائری معاہدہ متعہ کے تصور کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ اس کے معاہدے کے مطابق، ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت (مطلقہ، بیوہ اور بعض کنواری) یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ متعہ / عارضی نکاح کی حالت میں کتنی مدت (ایک گھنٹے سے لے کر ۹۹ برس) تک، ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور عارضی / متعی زوجہ کو کتنی رقم (سرکاری اصطلاح : اجرِ دلہن) دینا چاہیئے؟ یہ معاہدہ طے ہونے کے بعد، یہ دونوں اس مقررہ وقت کے اندر اندر جنسی مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں۔ روح اللہ خمینی صاحب (حوالہ 'تحریر الوسیلہ') نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی 'زنانِ بازار' سے بھی 'متعہ' کیا جا سکتا ہے اور وہ صرف گھنٹے دو گھنٹے کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔۔۔وہ متعہ کو عارضی نکاح کہتے ہیں اس میں مستقل نکاح کے لوازمات نہیں ہوتے، اس میں قاضی، وکیل، گواہ، اور اعلان کی ضرورت نہیں، یہ چھپے چوری ہو سکتا ہے، متعہ کرنے والے مرد پر عورت کے لباس، رہائش، نان نفقہ وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ صرف طے شدہ رقم (اجرِ دلہن) ہی کافی ہے اور مقررہ مدت ختم ہونے کے ساتھ عارضی نکاح بھی ختم ہو جاتا ہے۔

شیعی معتبر ترین کتاب 'الجامع الکافی' کے آخری حصے 'کتاب الروضہ' (صفحہ ۱۲۷) کی ایک روایت' متعہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے کافی ہے : '(محمد بن مسلم نے بیان کیا) پھر اسی جمعہ کی دوپہر کو یہ واقعہ ہوا کہ میں اپنے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ سامنے سے ایک لڑکی گزری جو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے اپنے غلام سے اس کو بلانے کے لئے کہا۔ وہ اس کو لے آیا اور میرے پاس پہنچا دیا۔ میں نے اس کے ساتھ متعہ کیا۔ میری بیوی نے کسی طرح اس کو محسوس کر لیا، وہ ایک دم اس کمرے میں گھس آئی۔ لڑکی تو فوراً

دروازے کی طرف بھاگ گئی- میں اکیلا رہ گیا تو بیوی نے میرے کپڑے، جو میں عید وغیرہ کے مواقع پر پہنا کرتا تھا- ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے-

محترمہ شہلا حائری نے اپنی کتاب میں جو انٹرویو+ز دیئے ہیں- یہ ان کے بے پناہ اور پر خطر فیلڈ ورک کا حاصل ہیں جو انہوں نے متعہ کرنے والے مرد اور عورتوں سے کیئے تھے- ان سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے مذہب اور شہوانیت، مرد کی برتری اور عورت کی کمتری اور مظلومیت ابھر کر سامنے آتی ہے-

فیلڈ ورک کے علاوہ محترمہ حائری نے بے شمار کتابوں کے مطالعے اور ان کے حوالوں کے ساتھ، متعہ کی حقیقت اور اس کی ظاہری صورت اور نتائج کے ساتھ، اپنے موقف کی وضاحت کی ہے، ان کی یہ منفرد تحقیقی کتاب، ایک اہم دستاویز ہے جس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شیعہ مکتب فکر میں شہوانیت، اخلاق، مذہبی قوانین اور ثقافتی و تعلیمی سرگرمیاں ایک ہی نقطے پر مرتکز ہیں-

جہاں محترمہ حائری نے کتابوں اور انٹرویو+ز سے معلومات اور مواد حاصل کیا ہے، وہاں کتاب کو مفید اور قابل فہم بنانے کے لئے خاتمہ کتاب کے بعد ایک باب نوٹس، شامل کیا ہے جس میں متعلقہ باب کے عنوان اور متعلقہ عبارت یا لفظ پر جو، نمبر، ڈالے گئے تھے، ان کی مختصر اور جامع تشریح بیان کر دی ہے، میں (مترجم) نے ہر باب کے خاتمے پر، مختصر تشریحات، کے عنوان سے متعلقہ نمبر+ز کی تشریح بیان کر دی ہے اور اصل کتاب کی طرح بالکل، آخری میں الگ، مسلسل مختصر تشریحات (نوٹس) نہیں دی ہیں- وجہ یہ ہے کہ اردو قارئین، قریب ترین، تحریر اور حوالہ جات کے عادی ہیں- اس کے علاوہ محترمہ حائری نے ایک عنوان، فرہنگ، کے تحت اصطلاحات و معانی لکھے ہیں، میں (مترجم) نے بھی یہ عنوان، اردو معانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے تاکہ قارئین کسی دشواری یا الجھن کا شکار نہ ہوں- محترمہ حائری نے ان تمام کتب، رسائل و جرائد کی مکمل فہرست فراہم کر دی ہے جن کے حوالے، اس تحقیق کے دوران استعمال کیئے گئے ہیں ہم نے، کتابیات، کے عنوان سے ان تمام کتب و حوالہ جات کو درج کر دیا ہے- ان کتابوں کی آگہی سے اردو دنیا کے قارئین، براہ راست ان کا

مطالعہ کر سکتے ہیں اور نہایت تفصیل سے علم و آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں اشاریہ / انڈیکس دیا گیا ہے ہم نے بھی اشاریہ اردو کتاب کے شمارہ صفحات کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ غرض یہ کتاب علمی ہے اس لئے ہم نے بھی اس کی علمی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے ترجمہ پیش کش کی ہے حالانکہ پاکستان میں اس کے کئی اردو ترجمے شائع ہوئے ہیں جو مکمل نہیں تھے جو زیادہ تر صرف عورتوں اور مردوں کے انٹرویوز پر مشتمل تھے۔

اس کے علاوہ کتاب میں اعداد و شمار کا ایک خاکہ اور ایک اشاراتی گراف بھی دیا گیا ہے جسے ہم نے اسی جگہ اور اسی طرح شامل کر دیا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ کے دوران میرے عزیز و بزرگ دوست محترم سلیم فاروقی انتقال کر گئے جو الرحمٰن ٹرسٹ کے ہمدرد تھے اور میرا حوصلہ بڑھاتے تھے۔ ہم سب اس کتاب کی تیاری کے دوران ان کی کمی محسوس کرتے رہے اور آئندہ صرف ان کی یاد رہبری کرتی رہے گی۔ اس کے علاوہ الرحمٰن ٹرسٹ کے دیگر احباب اور بالخصوص مخلص دوست محترم احمد رضا خان صاحب عرف منن میاں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کے درمیان مکمل رابطے کا کام انجام دیا اور کمپوزڈ کیئے ہوئے صفحات کی فرسٹ ریڈنگ بھی کی۔ جس سے مجھے یہ آسانی ہوئی کہ دوسری تیسری ریڈنگ وغیرہ میں مجھے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی اور بہت کم وقت میں تصحیح کا کام مکمل ہو گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کتاب کو بہتر بنانے کے لئے نہایت مفید مشورے بھی دیئے اور جن پر میں نے عمل بھی کیا۔

آخر میں میں قارئین سے گزارش کروں گا کہ اگر کتاب کے ترجمے میں کوئی خامی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ ہو سکے۔

شہلا حائری صاحبہ کا یہ اہم علمی، تحقیقی کام ثقافتی نظریات کے ماہرین، مذہبی علماء، اسلامی دنیا اور قریب تر مشرق وسطیٰ کے طلباء، فضلاء، وکلاء، دانش ور حضرات اور حقوق نسواں کی حمایت میں کام کرنے والی، سماجی کارکن خواتین کے لئے مفید اور دلچسپ، سلسلۂ مطالعہ و فکر فراہم کرتا ہے اور یہ کتاب جدید مشرقی معاشرے میں،

ازدواجی زندگی کے کردار اور شہوانیت و جنسیت کے تعلق کو سمجھنے میں مدد کرتی رہے گی- شیعہ علماء کا ادارہ 'متعہ' کو قانونی طور پر جائز قرار دینا' ایسا ہی ہے جیسے کوئی بسم اللہ شریف پڑھ کر شراب پی لیا کرے- گویا ثواب و شراب' دونوں مزے ساتھ چلتے ہیں!

اس موقع پر میں ادارہ الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ کے ناشر محترم شفاعت احمد صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا' ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ موصوف ضعیف العمری کے باوجود الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ کی اشاعت میں مصروف ہیں' وہ ایک بے غرض اور مخلص انسان ہیں اور ایک سچے باعمل مسلمان بھی ہیں۔ انھوں نے اب تک الرحمٰن ٹرسٹ سے بے شمار اور نہایت معرکتہ الا آرا کتب شائع کی ہیں۔ اگر ان سب کے عنوانات اور موضوعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ناشر موصوف نہ صرف مسلمانوں میں عقیدہ و رسوم کی اصلاح کے لئے کام کر رہے ہیں بلکہ 'فی الحقیقت' وہ اصلاح فکر' بھی کر رہے ہیں جس سے عمل کے جدید اور عقلی دھارے پھوٹتے ہیں' جو روشنی کی شعاعوں کی طرح ہیں اور اسی لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کی شائع کردہ کتب کی ضرورت اور افادیت بڑھتی جائے گی اور ہماری آئندہ نسلیں' اندھی پیروی کی بھول بھلیاں سے نکل کر' صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں گی۔ اللہ تعالے موصوف کو اجر کثیر عطا فرمائے اور الرحمٰن ٹرسٹ کو فعال رکھے۔ آمین

آخر میں' میں محترمہ شہلا حائری صاحبہ اور قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ترجمہ و تیاری اور پیش کش میں اگر کسی قسم کی فرو گزاشت رہ گئی ہو تو درگزر فرمائیں اور میرے اور میرے رفقائے کار کے لئے دعائے خیر بھی کریں-

کراچی- منگل : ۱۸ مئی ۱۹۹۹ء

آپ کا مخلص
نگار عرفانی
مترجم

کتاب : Law of Desire
'نفسانی خواہش کا قانون'-

اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں' معذور ہیں' مردانِ خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیٔ نسواں کہ زمرد کا گلوبند؟

حکیم الامت علامہ محمد اقبال
ضربِ کلیم 'صفحہ ۹۵' : آزادیٔ نسواں

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
(کبھی نہیں مرے گا وہ دل، جسے محبت نے زندہ رکھا ہو)

اپنے والدین کے نام
جمال اور بہجت

شہلا حائری

شہلا حائری

۱۹۸۰ء کے عشرے میں، تعلیم و تعلّم کی صفوں سے ابھر کر، عالمی مذہبی و سیاسی حلقوں میں شہرت حاصل کرنے والی خاتون، شہلا حائری ہیں جو کتاب Law of Desire (انگریزی) کی محقق اور مصنف ہیں۔

شہلا حائری ایرانی شیعہ مسلم خاتون ہونے کے ساتھ ایک مشہور آیت اللہ کی نواسی بھی ہیں۔ ان کے شوہر ایک امریکی اسکالر مسٹر والٹرز (رشی) کرمپ ہیں جو ان کے علمی و تحقیقی کاموں میں کوئی مداخلت نہیں کرتے۔

شہلا حائری نے ایران ہی میں اپنی تعلیم کی تکمیل کی اور لوس اینجلز (یو ایس اے) میں یونیورسٹی آف کیلی فورنیا سے Cultural Anthropology (ثقافتی نظریات) میں پی ایچ ڈی کیا۔ ۸۷-۱۹۸۶ء میں براؤن یونیورسٹی کے پیمبروک سینٹر میں عورتوں کے متعلق ٹیچنگ اور ریسرچ کے شعبے میں پوسٹ ڈاکٹورل فیلو رہی ہیں اور اب ہارورڈ یونیورسٹی (یو ایس اے) کے سینٹر برائے مڈل ایسٹرن اسٹیڈیز (مطالعات شرق اوسط) میں ریسرچ ایسوسی ایٹ (رفیق تحقیق) ہیں۔ گہرے اور حقیقت پسندانہ مطالعے کی بدولت ایران، ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور پاکستان میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

شہلا حائری نے 'متعہ' (عارضی نکاح / صیغہ) کی بابت یہ علمی کتاب Law of Desire (نفسانی خواہش کا قانون) تصنیف کر کے 'اہل تشیع کے 'تقیہ' (ایک راز جو خوف کی وجہ سے افشا نہیں کیا جاتا) کے ذریعہ 'صدیوں سے گوشہء تاریکی میں پڑے ہوئے 'متعہ' کے حقائق اور تفصیلات کو تاریخ میں پہلی مرتبہ نہایت جرأت و جسارت سے منظر عام پر پیش کیا ہے اس لئے ان کی یہ تصنیف 'بشریات کے موضوع پر محض ایک مقالہء تحقیق ہی نہیں بلکہ شیعہ مکتب فکر کے متعلق' چونکا دینے والی سعی و کوشش بھی ہے۔

نگار عرفانی (ترجمہ کار)

مقدمہ

یہ کتاب عارضی نکاح / شادی : 'متعہ' اور اس کے رواج کے ادارے کا ایک مطالعہ ہے۔ عرفِ عام میں اسے ہم عصر ایران میں 'صیغہ' کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب عورتوں کے بارے میں نہیں ہے اگرچہ اس کا ایک بڑا حصہ' عورتوں کے متعلق عالمی تصورات' بہبودی اور مقام / حیثیت کے بیان پر مشتمل ہے۔ میرا نقطہء نگاہ اس ادارے کے ادراک و فہم پر ہے جس سے کچھ ایرانی مرد اور عورتوں کی وابستگی ہے جیسا کہ ان کی زندگیاں' عارضی نکاح / متعہ کے ایک معاہدے سے مدغم ہوئی ہیں۔ یہ کتاب قانون اور رواج' مذہب اور اخلاقیاتِ عامہ' نجی معاہدوں' شہوانیت اور حرص و نفسانی خواہش کے متعلق ہے۔ ایک اہم باب' شیعہ قانونی تشریحات کے لئے وقف کیا گیا ہے' ان کی اساسی منطق اور مفروضات کی دریافت ہے جو عورتوں' مردوں' نکاح / شادی اور جنسیت سے متعلق ہیں حالانکہ اسلامی قانون' مستشرقین کی توجہ کا غالب حصہ حاصل کر چکا ہے۔ شیعہ مدرسہء قانون اور اس کی معینہ تصریحات پر' شیعوں کے اپنے حصے اور کردار کے ماسوا' (غیر جانبدار مفکرین کی طرف سے) محتاط اور مکمل افکار و مباحث کا اظہار نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ سنی قانونی نظام پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ کم سے کم حالیہ دور تک (شیعہ مسلک کے لئے) نہیں لکھا گیا البتہ ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب نے شیعہ اسلام سے دلچسپی پیدا کی۔ بہر حال اب بھی' قانون اور رشتہء ازدواج' مستقل اور عارضی نکاح / شادی (متعہ) کے معاہدے' جنسیت اور ازدواجی رشتوں کی بابت شیعہ نقطہء نگاہ کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ایک مسلم معاشرے کو سمجھنا ایسا ہے جیسے کسی خفیہ تحریر میں لکھے ہوئے پیغام کو پڑھنا' جیسا کہ معاشرہ عورتوں کو (پراسرار) سمجھتا ہے۔

Sabbah 1983-اس نظریے سے اتفاق کرتے ہوئے' میں تجویز کرتی ہوں کہ نکاح / شادی کا ادارہ' معاشرے میں اپنی مرکزی قدر و قیمت کے ساتھ' ایک دائرہ کار (فریم ورک) پیش کر دیتا ہے' اس عقدے کو وا کر دیتا ہے' اور مسلم عورتوں کی مغالطے میں ڈالنے والی زندگی کی رمز افشائی کر دیتا ہے- ثقافتی طور پر' مخصوص و مقررہ اہمیت' کے ذریعہ نکاح / شادی اپنی زبان' خود ہی بناتی ہے جس کا علم" ایک شخص کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرتی تنظیم کی ایک مخصوص صورت' اس کا ڈھانچہ اور اس کے درمیان ذکور واناث (مرد اور عورتوں) کے رشتوں کے معانی کی تعریف و تحدید کر سکتا ہے- اسی خیال کے مطابق' میری خواہش ہے کہ میں نکاح / شادی اور اس کے ملحقہ نظریاتی مفروضات' تصورات' اور عورتوں و مردوں کے خیال افروز خاکوں کی پر اہمیت منطق کو روشنی میں لانے کی کوشش کروں اور نکاح / شادی' اور جنسیت کے شیعہ اسلامی قانون کے اندر ذکور واناث کے رشتوں کی وضاحت کروں-

ایک شیعہ نکاح / شادی کی تعریف ایک ایسے 'معاہدہ و مبادلہ' کے طور پر کی جاتی ہے کہ جس میں' ایک قسم کی ملکیت شامل ہوتی ہے یہ بات اس طرح کہنا چاہئے کہ جنسی ملاپ کا حق (مرد کو) عطا کرنے کے بدلے میں' ایک عورت کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ زر Money کی ایک مقررہ رقم یا قیمتی اشیاء حاصل کرے- Hilli SI, 517-اسلامی معاہدوں کی صورت اور طریق عمل کی بابت بہت کچھ لکھا جا چکا ہے تاہم اگر کم لکھا گیا ہے تو نکاح / شادی کے معاہدے کی اہم منطق کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے- موجودہ مطالعے کی مرکزی مقصدیت اور قدر و قیمت' معاشرے میں ذکور و اناث کے رشتوں کی منطق اور اس کی پیچیدگیوں کو دریافت کرنے میں ہے- اس لئے میں یہ سوالات دریافت کر رہی ہوں: ایک معاہدہ و مبادلہ کے حوالے سے نکاح / شادی کے مدرکات کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ ایسی تصورات سازی: عورتوں' مردوں اور ان کے رشتوں کے متعلق کون سے قانونی مفروضات کا انکشاف کرتی ہے؟ ایک معاہداتی تجارتی استعارہ کو ازدواجی رشتوں پر' پھیلایا جائے تو یہ مفروضات کیا ہو سکتے ہیں؟ اس 'زبان' ' اس علامتی ترتیب کی منطق' ذکور واناث اور دوسروں کی ذلت پر

کس طرح اثرانداز ہوتی ہے؟ مجھے توقع ہے کہ میں اس حقیقت کو روشنی میں لاسکوں گی کہ ایک مسلم معاشرے میں معاہدے' باہمی شخصی ذمہ داریوں اور تجارتی لین دین کی محض ایک غالب خصوصیت ہی نہیں ہیں بلکہ وہ مسلم معاشرے میں ذکور واناث کے باہمی شخصی رشتوں کے لئے نمونے (ماڈل +ز) بھی ہیں Geertz 1973- اور وہ ذلت اور دوسروں کی طرف' ذکور واناث کے جدلیاتی عالمی تصورات بناتے ہیں (یعنی ایسے دلائل ہوتے ہیں کہ جن میں ایک دوسرے سے متصادم نظریات کے درمیان کشمکش کا انکشاف ہوتا ہے)-

مذہبی سر رشتہ Religious Establishment کے باہر' اور شیعہ و سنی علماء کے درمیان چلنے والے تنازعات میں' عارضی نکاح / شادی (متعہ) کی طرف رجحان' ابتداً دوگر فتگی ambivalence اور حقارت کے ساتھ مکروہ اور مسترد رہا ہے-

۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل' سیکیولر (غیر مذہبی) متوسط طبقات نے عارضی نکاح / شادی (متعہ) کو عصمت فروشی کی ایک صورت قرار دیتے ہوئے نامنظور کیا (جبکہ) اسے مذہبی سر رشتہ نے جائز قرار دیا ہے جسے ایک مقبول عام فارسی ضرب المثل "جس کے سر پر ایک مذہبی کلاہ رکھ دی گئی ہے" کے مطابق بیان کیا جاسکتا ہے-دوسری طرف مذہبی موروثی نظام' پہلوی حکمرانی کے انحطاط کے دور میں بڑھتی ہوئی آواز اور تنقید کا نشانہ بنارہا ہے بالخصوص عورتوں کی خود مختاری کے سلسلہ میں ان کی قوت برداشت نے' عارضی نکاح' شادی (متعہ) کو انسانیت پر خدا کا رحم قرار دیا جسے فرد کی صحت اور سماجی نظم وضبط کے لئے ضروری سمجھا گیا-

میرا موضوع صرف وہ دونوں نقطہ ء نگاہ ہیں جو ایک پیچیدہ اور متحرک سماجی ادارے کی سادہ کاری اور تسہیل ہیں- نکاح / شادی کی اس صورت میں ورثے میں ملنے والے ابہام اور اشتباہ نے اسے اپنی طویل تاریخ کے ذریعہ سہارا دیا ہے اور اسے ایران میں' سماجی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے ساتھ' نہایت قریب سے باہمی تعلق رکھنے کا موقع فراہم کیا ہے- کبھی اس ادارے کو ریاست نے یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ یہ پارینہ

لور متروک ہے' پسماندگی کے بچے کچے ٹکڑے ہیں جواب ایک جدید ریاست کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہیں جو ترقیاتی کام کرتی ہے لور ترقی کے دوراہے پر ہے- جبکہ دوسرے مواقع پر' اُسے "اسلام کے بہترین روشن قوانین" کی حیثیت سے Mutah-hari 1981, 52 مذہبی سر شتے نے آگے بڑھایا ہے جسے (اسلام نے) بنی نوع انسان لور اس کے معاشرے کی بہبودی کے لئے وضع کیا ہے-بسالوقات اسے عورتیں' اظہارِ خود مختاری کے طور پر استعمال کرتی ہیں لور (اس لئے) اپنی زندگیوں پر' کسی حد تک کنٹرول کی مقدور بھر کوشش کرتی ہیں جبکہ دوسرے مواقع پر' اسی مجموعہ ء قوانین کے ذریعہ انہیں ذلیل ور سوا کیا جاتا ہے-اکثر مرد قانون کی تحقیر کرتے ہیں لیکن انہیں دوسرے مواقع پر' ان ہی (مردوں کو) اپنی ضروریات لور نفسانی لور شہوانی خواہشات کی تسکین لور فرماں برداری کے لئے عمل میں لاتی ہیں-اکثر لوقات عارضی نکاح ر شادی (متعہ) کو' مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری Segregation کے ڈھانچے کو تقویت پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لور دوسرے مواقع پر' اسے تباہی برپا کرنے والے ادارے کی حیثیت سے بتایا جاتا ہے-

اس لئے' اس لوارے (متعہ) کی غیر مشروط مذمت کرنا یا اسے بے قصور ٹھہرانا' یہاں میں نے ایک ایسی کوشش نہیں کی ہے-نہ ہی میں ایسے رجحانات میں یقین رکھتی ہوں---- یہ بعض ایرانیوں میں مخصوص بھی نہیں---جو ایران میں عارضی نکاح رشادی (متعہ) کے رواج کو برداشت کرنے کے اسرار و رموز کو بے نقاب کرنے میں مدد دیں گے-

اسی طرح سے' یہ دو قطبی مخالفانہ لور بے جان بحث کہ مسلم عورتوں کا معاشرے میں مقام 'بلند' یا 'پست' ہے' اس کتاب میں پیش کی گئی ہے کیونکہ یہ دونوں نظریات 'جامد' لور پرکاری سے محروم 'سادہ' ہیں جو کبھی کبھی مذہبی کٹر عقائد کے قیاسی استدلال کی سرحدوں پر جالتے ہیں-میں نے مسلم عورتوں کے مقام و حیثیت کے ترقی پذیر انداز کی طرف قدم بڑھایا ہے لور یہ مظاہرہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی (ازدواجی زندگی) کی قانونی حیثیت میں رکھی جاتی ہے جس جس ... زندگی کر

چکروں کے' یکے بعد دیگرے مرحلوں (کنوارپن' نکاح /شادی' اور بیوگی یا طلاق') سے گزرتی ہیں' ہر مرحلہ اپنے قانونی حقوق اور اپنے مقام و حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مسلم عورتوں کے قانونی مقام و حیثیت میں اتار چڑھاؤ کو سمجھنے کے لئے اور مطابقت رکھنے والی سماجی تبدیلیاں' جو مسلم عورتوں کے سحر انگیز اور کشاکش و تصادم سے پُر معلومات ہیں' ان کی حیثیت پر نقد و نظر کرنے میں مددگار ہوتی ہیں جو کہ مشرق وسطیٰ سے ابھر رہی ہیں۔

آخر میں' شیعہ مسلم عالمی نظریے کے پہلو' جو مرد اور عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور معاشرے میں سلسلہ وار' - ان کے رتبے اور رشتے ایسے ہیں کہ بلاشبہ دوسرے معاشروں اور دوسرے عالمی مذاہب میں' کسی حد تک ان کی صدائے بازگشت ملتی ہے۔ میں نے ایک عالمی مذہبی نظریے سے دوسرے عالمی مذہبی نظریے کا مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے' نہ کسی کی خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کو تقویت دی ہے۔ اب میں' ایک خاص مذہب کی ایک خاص شاخ' ایک خاص اوارے کے ایک خاص قانونی نظام کے اندر' ایک خاص گروہ انسانی کے ایک خاص معاشرے میں دلچسپی رکھتی ہوں (یعنی 'شیعہ مسلک' مترجم)۔

سوشل سائنس ریسرچ کونسل اور امریکن کونسل آف لرنیڈ سوسائٹیز کی گرانٹ نے ڈاکٹریٹ کے ایک امیدوار کے تحریری مقالے کے لئے' مجھے سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں ایران جانے کے قابل بنایا- UCLA میں شعبہ بشریات نے ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ابتدائی سفر کرنے کے لئے گرانٹ دی- ان کی امداد و حمایت کے لئے میں' نہایت احسان مند ہوں۔

تحقیقی کام کے دوران' بہت سے رفقائے کار اور احباب میری لئے ہر ممکنہ امداد فراہم کرتے رہے اور میرا یقین ہے کہ ان سب کی دانشورانہ بصیرتوں اور حوصلہ افزائیوں کے بغیر' یہ کتاب کم مایہ ہی رہتی- UCLA میں اپنے تحقیقی مقالے کے صدر نشیں' پروفیسر جون جی کینیڈی' اور پروفیسر + زسیلی ایف مور- لیوس ایل لینگ نیس- امین بنانی-' جارج سباغ اور نینسی لیوائن کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

کیوا صفا اصفہانی- ڈیل ایف ایکل مین- ایلز بتھ ویڈ- فرزانہ میلانی- وکٹوریہ جوریل مین- میری ای ریگ لینڈ- رفیق کاشوجی- میری ایچ ہیرٹ- ایمیلی ڈبلیو گیان فورٹونی اور جیین برس تو حضرات بھی شکریے کے بے حد الفاظ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مسودے کے کئی ڈرافٹ پڑھے اور انمول، قیمتی تبصرے فراہم کیئے- میں جون ایمرسن کا شکریہ ادا کرنے کی متمنی ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی فرہنگ Glossary اور کتابیات Bibliography کی محتاط اور باریک رس، پروف ریڈنگ کی-

یہ اندازہ کرنا بہت مشکل ہوگا کہ میرے خاندان کی محبت و حمایت کے بغیر یہ کتاب کس طرح مکمل ہوتی- میری تہہ دل سے تعریف و توصیف بالخصوص میرے شوہر والٹر (رسٹی) کرمپ کے لئے ہے جو اس وقت پر سکون اور خاموش رہتے کہ جب میں اس کتاب کے انصرام و اہتمام اور نگرانی کے درمیان چڑچڑے پن کا اظہار کرتی- میں اپنی سب سے چھوٹی بہن، نیلو فر حائری کی شکر گزار ہوں کہ اس نے نہایت صلاحیت کے ساتھ اس مسودے کو ترتیب دیا اور پروف پڑھے- میں اپنے بھائی محمد رضا حائری کی ممنون ہوں کہ انہوں نے ایران کی نیشنل لائبریری تک میری رسائی ممکن بنائی-

میری میزبان کبریٰ خانم اور ان کی والدہ کا پر مزاح جذبہ، اور غیر متزلزل بی بی معصومہ کی کرم فرمائی نہ ہوتی تو قم میں میری زندگی خشک اور بے رنگ ہوتی- آخر میں کاشان کے محترم مسعود عطرھا، تہران کے ڈاکٹر حسین ادیبی اور مشہد کے محترم و محترمہ عبائی اور اپنے بہت سے اطلاع دہندگان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے ایک ایسے وقت میں کہ جب ایرانی معاشرہ ڈرامائی سیاسی اور معاشرتی تبدیلیوں سے گزر رہا تھا، مجھے اپنی زندگیوں کی عزیز تفصیلات بتانے میں رضامندی کا مظاہرہ کیا-

شہلا حائری

ریسرچ- مصنفہ

بوسٹن: مساچیوسیٹس

اکتوبر ۱۹۸۸ء

کتاب: Law of Desire

(اردو نام: نفسانی خواہش کا قانون)

حرف و لفظ کی منتقلی' حوالہ اور تواریخ

حرف و لفظ کی منتقلی Transliteration کا کوئی نظام اپنے مسائل و مشکلات کے بغیر ممکن نہیں اور اکثر و بیشتر حروف و الفاظ کی منتقلی (یکساں آواز) کو اپنے ذہن کے مطابق چھوڑ دیا جاتا ہے میں نے کانگریس لائبریری کے اختیار کردہ 'حرف و لفظ کی منتقلی کے نظام' (ٹرانس لی ٹیریشن) کو استعمال کیا ہے لیکن کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے- میں نے عربی زبان سے مستعار الفاظ و اسماء کے لئے' قاعدے کے مطابق' فارسی تلفظ (لب و لہجہ کی ادائیگی) کی پیروی کی ہے- مثال کے طور پر' المیبودی Maybudi کی جگہ میبودی' al-Maybudi- 'جعفر الصادق' کی جگہ 'جعفر صادق' Jafar-i- Sadiq- ایسے الفاظ جن کے خاتمے پر 'ہ' (h) کی ادائیگی نہیں ہوتی' میں نے وہاں 'ہ' (h) کی جگہ 'ہ' (ah, ih) کو منتخب کیا ہے جو کہ فارسی تلفظ اور ادائیگی کے نزدیک بہتر ہے- ایسے الفاظ جو انگریزی زبان میں عام ہو چکے ہیں' ان کے لئے میں نے کانگریس لائبریری سسٹم کی پیروی کرنے کی بجائے ایسے الفاظ کی مستقل قائم شدہ صورت FORM کو استعمال کیا ہے مثلاً ایسے الفاظ جیسے عالم Alim اور علماء Ulama' آیت اللہ Ayatollah شیعہ' Shi'i اور Shi'ites ' ملا Mullah' شیخ Shaikh اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے- انگریزیت میں ڈھلے ہوئے الفاظ کے سوا' تمام غیر ملکی الفاظ کو ترچھے الفاظ italicized میں دیا گیا ہے- امتیاز کرنے والے نشانات کو صرف اصطلاحات و معانی (فرہنگ) Glossary میں استعمال کیا گیا ہے جہاں پر اس کتاب میں فارسی الفاظ و اصطلاحات کی تعریف بیان کی گئی ہے- کتاب میں جب ایک فارسی اصطلاح پہلی بار آتی ہے' وہاں ایک مختصر تعریف definition بھی دی گئی ہے اور جب تعریفات بار بار آتی ہیں تو میں نے منتقل ہونے والے معانی و لہجے کے تدریجی

ابھار کے معانی' جو ان میں بہت سی اصطلاحات کے ہیں' قاری کی توجہ منعطف کرانے کے ارادے سے سیاق و سباق پر انحصار کیا ہے۔

ایسے حوالے جو کثرت سے آئے ہیں' انہیں کتاب میں دیئے حوالوں میں' الفاظ کے اختصار Abbreviated میں دیا گیا ہے۔ حلی Hilli کے لئے' جن کا دو ذرائع سے حوالہ دیا گیا ہے' ذیل کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے : 'SI' شارح الاسلام' -Sharay al- ISlam کے لئے اور MN' مختصر نفی Mukhtasar-i Nafi کے لئے استعمال کئے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے ایسے الفاظ و اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً لمعاء' -Lu maih کے تمام حوالے اس کے فارسی ترجمے کی جلد دوم سے دیئے گئے ہیں۔

سادگی ء بیان کی خاطر' کتاب میں تمام بیان کردہ تاریخوں کو گریگورین کیلنڈر کے مطابق دیا گیا ہے البتہ مقامی تاریخوں کے ساتھ بیان صرف کتابیات -Bibliogra phy میں دیا گیا ہے۔

شہلا حائری
ریسرچ۔ مصنفہ

چند انگریزی الفاظ اور انکی اردو تشریح
(علم البشریات کے حوالے سے)

ہم نے قارئین کی سہولت فہم کے لئے ذیل میں چند انگریزی الفاظ، جو علم لبشریات Anthropology میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، کی تشریح کر دی ہے تاکہ عبارت پڑھنے کے دوران وہ صحیح معنی و مفہوم ہی قبول کریں۔

۱۔ علم البشریات : Anthropology یہ علم انسان اور نوع انسان کا مطالعہ، اس کی جسمانی اور ذہنی ہیئت کے لحاظ سے کرتا ہے نیز ماضی و حال کے حوالے سے انسان کی ثقافتی ترقی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ محترمہ شہلا حائری نے ایران میں 'متعہ' کا تحقیق و علمی جائزہ بشریات کے اصولوں سے مرتب کیا ہے۔

۲-Ethnographic، یہ نسلی جغرافیہ سے متعلق، بشریات کی ایسی شاخ ہے، جس میں مختلف ثقافتوں کی سائنسی روداد پیش کی جاتی ہے اور ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔

۳- Grapevine غیر مصدقہ اور بے بنیاد باتیں یا لوگوں کے درمیان، خبریں پہنچانے کا غیر رسمی طریقہ، مثلاً گپ شپ' -

۴-Ambivalence دو گرفتگی : کسی خاص فرد میں کسی شے یا اقدام کے بارے میں متضاد احساسات کی یک جائی و یک جانی۔ مثلاً مرد و عورت، ایک معاہدہء متعہ کے دوران یا آخر میں، اپنے اپنے متضاد احساسات کا اظہار کرتے ہیں۔

۵-Usufruct : حق استفادہ۔ کسی شے کا دوسرا شخص ایسا استعمال کرے کہ جس سے اس شۓ استعمال کی اصلیت (وجود) کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور وہ برباد بھی نہ

ہو' مثلاً ایک شوہر کا بیوی کے جسم کے ہر عضو یا کسی بھی عضو کو استعمال کرنے کا حق مگر وہ اسے یا اس کے وجود کو کوئی نقصان نہ پہنچائے-یا دوسری مثال 'کرائے کا مکان' جس کو کرایہ دار استعمال کرتا ہے مگر اسے برباد یا نقصان نہیں پہنچا سکتا- نیز رومی اور اسکاٹس کا قانونِ واصلات: کسی دوسرے کی چیز کے استعمال کے تمام فوائد سے متمتع ہونے کا مناسب و موزوں حق'-

٦- Segregation جدائی' دوری' فاصلہ' تنہا سازی' نسلی و صنفی امتیاز کی بنا پر معاشرے کی اکثریت سے جدا یا دور کر دینا- مثلاً لڑکا اور لڑکی ر مرد اور عورت کے درمیان 'دوری یا فاصلہ تاکہ صنفی تقاضوں کی تکمیل ہو اور جس کے لئے ان کی دوری ضروری ہو- میں (مترجم) نے اس مفہوم کے لئے لفظ 'دوری' فاصلہ' اور 'جدائی' استعمال کیئے ہیں-

٧- Conceptualization تصور سازی (کا عمل)' مثلاً کسی عمل کا جائزہ لے کر 'تصور قائم کرنا یا تصور میں ڈھالنا- تصورات کی صورت گری'-

٨-Spouse زوج- شادی شدہ فرد- شوہر یا بیوی-

Spousal رسم مناکحت- عروسی- ازدواجی-

٩- Secular اور Secularism اردو دنیا میں متنازعہ اصطلاحات ہیں- سیکیولر کے لغوی معنیٰ: اس دنیا کا یا موجودہ زندگی'- دنیاوی جو روحانی زندگی سے متر ا ہو'- جو چرچ (یا مذہبی اداروں) کے ماتحت نہ ہو یعنی صرف سول civil ہو'- مذہب سے تعلق نہ ہو یعنی تقدس وابستہ نہ ہو'- جو مذہبی یقین و عمل سے وابستہ نہ ہو'- Secularism (سیکیولرازم) یہ عقیدہ ہے کہ اخلاقیات Morality' مذہب اور مذہبی نظاموں اور ضابطوں کے حوالہ کے بغیر ہو یا یہ عقیدہ کہ مذہب کو تعلیم یا سیاست یا امور شہر داری کے عام معاملات میں شامل نہ کیا جائے- اردو دنیا میں سیکیولر اور سیکیولرازم کے لئے 'غیر مذہبی ر لادینی' الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں لیکن ان انگریزی الفاظ اور اصطلاحات میں مذہب کے وجود اور صداقت سے انکار نہیں' اور صرف تعلیم و سیاست میں ان کا حوالہ درست نہیں سمجھا جاتا' اس لئے میں نے ہر جگہ سیکیولر' یا سیکیولرازم'

استعمال کیئے ہیں لور غیر مذہبی یالادینی اصطلاحات نہیں-اسکے علاوہ' فارسی کے الفاظ لور اصطلاحات کے ساتھ ان کے اردو یا انگریزی یا دونوں معانی لکھ دیئے گئے ہیں لور فرہنگ 'الفاظ و معانی' میں تفصیل سے موجود ہیں-

اب آپ اس کتاب کا مطالعہ کر سکتے ہیں' اگر آپ نے فقہء اسلامی' جدید قانون لور علم البشریات' لور جنسیات (بحیثیت علم) کا مطالعہ کیا ہے تو آپ اس کتاب ' نفسانی خواہش کا قانون' کے مطالعے سے لطف لور استفادہ حاصل کر سکیں گے- ویسے کسی بھی کتاب کا مطالعہ 'انسان کو کچھ معلومات لور افکار ضرور فراہم کرتا ہے لور یہ ذہن و اظہار کی قوت و یقین کو فروغ دیتے ہیں-

نگار عرفانی
ترجمہ کار
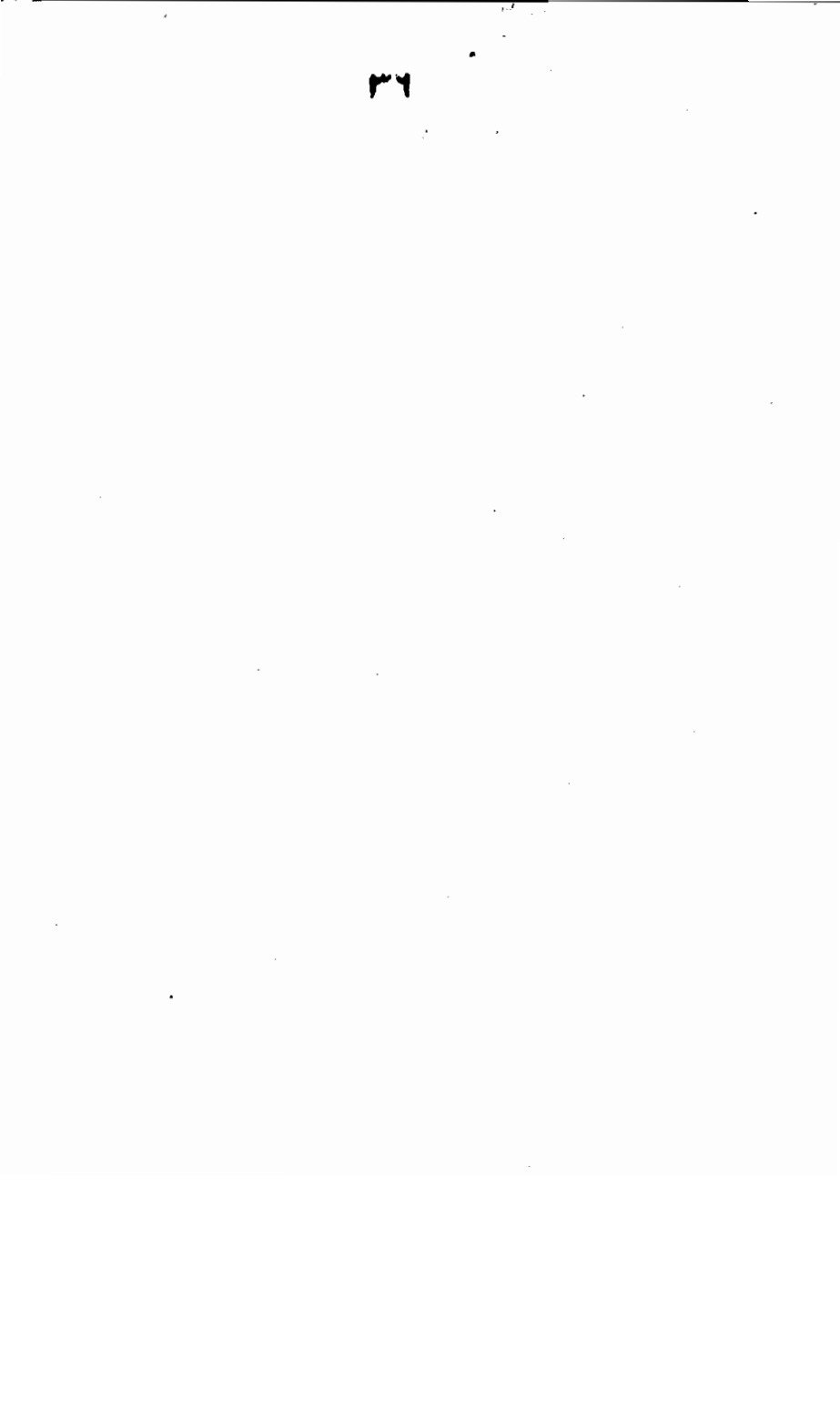
تمہید

یہ مطالعہ عارضی نکاح/ شادی 'متعہ' کے ادارے اور اس کے عمل کو سمجھنے کے 'لئے ایک ثقافتی و تنقیدی کوشش ہے- یہ ایک پیچیدہ شیعہ مذہبی رواج ہے جس سے 'تاریخی اعتبار سے بہت زیادہ ثقافتی و اخلاقی متضاد احساسات کی یک جانی ردوگیرائیambivalence (دوگر فتگی) وابستہ ہے تاہم ایران میں ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے یہ (متعہ) اور زیادہ عام ہو گیا ہے (۱) متعہ کے معنی ہیں مسرت کی شادی جو عرب کی ایک ما قبل اسلام روایت ہے (جو) اب تک بارہ امامی شیعوں کے درمیان حلال و مباح کی حیثیت سے بر قرار ہے جن کی غالب آبادی 'اگرچہ بلا شرکت غیرے نہیں' ایران میں آباد ہے- متعہ عارضی نکاح/ شادی ایک معاہدہ 'عقد' ہے جس میں ایک مرد اور ایک غیر منکوحہ عورت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ حالت نکاح میں ایک دوسرے کے ساتھ کتنی مدت تک رہیں گے ؟ اور عارضی بیوی کو کتنی نقدی/ روپیہ دیا جائے گا؟ عورت کے ساتھ متعہ کا رواج' جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں (حضرت) عمرؓ نے خلاف قانون قرار دیدیا تھا- (۲) لیکن شیعہ ان کے اس فرمان کو قانونی طور پر نا قابل تعمیل اور مذہبی اعتبار سے غیر موثر سمجھتے چلے آرہے ہیں اس کے جواب میں ان کا استدلال یہ ہے کہ متعہ عارضی نکاح/ شادی کی قرآن مجید کی سورت النساء ۴- آیت ۲۴ میں منظوری دی گئی ہے اور یہ کہ رسول اکرم محمدؐ نے خود اس کی اجازت دی ہے :

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضہ میں آجائیں (یہ حکم) اللہ نے تم کو لکھ دیا ہے۔

اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح) سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی'

تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

--قرآن مجید: سورۂ نساء ۴: آیت ۲۴

ابتدائی عہد میں اس ادارے کی ممانعت کے باوجود متعہ عارضی نکاح / شادی کا رواج سنی مسلمانوں کے درمیان قطعی ختم نہیں ہوا۔ (۳) اور اہل تشیع میں برابر چلا آرہا ہے اور نہ ہی بعض سیکولر (مذہبی اور مقدس حوالے سے خالی) رہنماؤں نے اسے مقابلہ آرائی کیئے بغیر چھوڑا۔ نویں صدی میں خلیفہ ماموں نے اپنے فرمان کے ذریعہ متعہ عارضی نکاح / شادی کو ایک بار پھر قانونی (جائز) قرار دیا لیکن اسے سنی علماء کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور اس کی علی الاعلان مذمت و ملامت کی گئی اور وہ اپنے اس حکم نامے کو واپس لینے پر مجبور ہو گیا: Levy1957, 132; 1931,1:166;"Muta' "

1927;Snouck Hurgronje 1931, 12-13.

یہ مسئلہ (متعہ کی حرمت) سنی اور شیعوں کے درمیان پرانے وقتوں سے نااتفاقی اور شدید جذباتی تنازعہ ہے اور اکثر اوقات دشمنی (بڑھانے) کا سبب ہوتا ہے۔ ایران میں یا کہیں اور بھی متعہ عارضی نکاح / شادی کی معاشرتی تاریخ اور حقیقی اعمال کی مفصل دستاویزات کو چالاکی سے نظر انداز کیا گیا ہے جو اس کے قانونی طریق عمل اور عدالتی کارروائیوں کے متعلق وقف تھیں۔ (۴)

ابتدائی سطح پر، ہم عصر ایران میں یہ ایک شہری مظہر ہے اور عارضی نکاح ر متعہ نکاح زیارتوں اور طویل فاصلوں کی تجارت سے وابستہ رہا ہے یہ عظیم مذہبی پیشواؤں کے آستانوں کے اطراف بہت کثرت سے ہوتا ہے لیکن (ایران میں) اسلامی حکومت کی حمایت اور امدادی پالیسیوں سے متعہ کا رواج (فروغ پانے کے ساتھ) تبدیل ہوتا جارہا ہے- عارضی نکاح ر متعہ ایک مرد اور ایک غیر شادی شدہ عورت کے درمیان ایک معاہدہ ہے خواہ یہ عورت کنواری (دوشیزہ)' مطلقہ یا بیوہ ہو- اس معاہدے میں ان دوباتوں کی وضاحت ضروری ہے کہ نکاح ر شادی (متعہ) کتنی مدت کے لئے ہے اور سکہ رائج الوقت کی کیا مقدار ہوگی؟ متعہ نکاح کے معاہدے میں گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس کے اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت بھی نہیں ہوتی حالانکہ عملاً یہ دونوں شرائط متنوع اور مقامی ضروریات کے مطابق رہی ہیں ایک عارضی شادی (متعہ) کی زندگی کی توقع اتنی ہی طویل یا مختصر ہوتی ہے جتنی کہ فریقین (پارٹنرز) چاہتے ہیں- یہ مدت ایک گھنٹے سے ننانوے سال تک ہوسکتی ہے مقررہ مدت کے خاتمے پر عارضی زن و شو کے درمیان طلاق کے اہتمام کے بغیر ہی ایک دوسرے کی قربت و مصاحبت ختم ہوجاتی ہے- نظریاتی طور پر' شیعہ اصول عقیدہ عارضی نکاح ر متعہ اور مستقل نکاح ر شادی کے درمیان فرق روا رکھتا ہے یہ کہ متعہ کا مقصد 'استمتاع' یعنی جنسی مسرت کا حصول ہے جبکہ نکاح کا مقصد 'تولید نسل' ہے-(۵) Tusi 1964, 497- 502; Hilli SI, 524; Khomeini 1977 P#2431-32.

ایک شیعہ مسلم مرد کو یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ بیک وقت اپنی خواہش کے مطابق کتنے ہی عارضی نکاح ر متعہ کر سکتا ہے یہ (سہولت) ان چار بیویوں کے علاوہ ہے جو تمام مسلم مردوں کے لئے قانونی طور پر جائز ہیں- امام جعفر صادقؑ شیعہ قانون کے بانی- مرتب (Nasr 1974, 14) سے دریافت کیا گیا تھا: 'کیا ایک متعہ زوجہ ان چار ازواج میں سے ایک ہے (جن چار ازواج کو اسلام نے قانونی طور پر جائز کیا ہے)؟ امام موصوف کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ جواب دیا: 'ان (متعہ ر زوجاؤں) میں

سے ایک ہزار سے عارضی نکاح / شادی کرلو کیونکہ وہ اجیر (یعنی اجرت کمانے والی) ہیں (٦)-Hilli SI, 487 یا یہ کہ مرد بیک وقت چار عارضی بیویوں سے زیادہ عارضی بیویاں کر سکتا ہے یا یہ کہ شادی شدہ آدمی عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کر سکتا ہے یا کرنا چاہئے- بہر حال بعض معاصر علماء نے اسے متنازعہ بنادیا ہے- Mutahhari 1974,50; Khomeini 1982 a, 89.

ایک شیعہ مسلم عورت خواہ وہ کنواری ہو یا مطلقہ اسے یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ ایک وقت میں صرف ایک مرد کے ساتھ متعہ / عارضی نکاح کر سکتی ہے- لیکن واضح رہے کہ ہر عارضی ملاپ (متعہ نکاح) کے خاتمے کے بعد' خواہ وہ کتنی ہی مختصر مدت کا ہو' اسے ایک مدت کے لئے جنسی اجتناب سے گزرنا پڑتا ہے یہ اس لئے ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے تو یہ شناخت کیا جا سکے کہ (نوزائیدہ) بچے کا جائز باپ کون ہے؟ عارضی ملاپوں (متعہ) کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے جائز (حلال اولاد) تصور کیئے جاتے ہیں اور نظری اعتبار سے 'اپنے (خونی رشتے کے) بہن بھائیوں کے مساوی حیثیت رکھتے ہیں جو مستقل نکاح سے پیدا ہوئے ہوں- یہاں متعہ کی قانونی یکتائی پائی جاتی ہے جو نظریاتی طور پر' نکاح کی زبردست مشابہت کے باوجود 'عصمت فروشی سے فرق پیدا کر دیتی ہے (٨)-

حالانکہ ماں اور بچے کے لئے ایک ظاہری قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے قانون اس وقت اپنی روح کی تقریباً نفی کر لیتا ہے کہ جب وہ باپ کو' بچے کو جائز تسلیم کرنے سے انکار کا حق دیتا ہے (٩)- ہر گاہ کہ اگر یہ مستقل نکاح کا معاملہ ہو گا تو اسے عذاب دائمی 'لعن' کا حلف اٹھانے کے طریق عمل کے جلال آمیز خوف میں رہنا ہو گا لیکن ایک متعہ نکاح کے معاملہ میں اسے اس قسم کی قانونی اور اخلاقی آزمائش سے نہیں گزرنا ہو گا (١٠)- تاہم یہ ایک غلطی ہو گی کہ متعہ کو عصمت فروشی کی محض ایک دوسری نوع کی حیثیت سے برطرف کر دیا جائے یا اسے اس نقطہ نگاہ سے سرسری طور پر زیر بحث لایا جائے- یہ مسئلہ اس وقت زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے کہ جب ظاہری یکسانیتیں مختلف مسائل کی طرف اشارہ کریں- ان دو اقسام کے جنسی ملاپوں (مستقل نکاح اور متعہ)

کے درمیان قانونی فرق کے علاوہ مزید تصوراتی اور نظریاتی امتیاز واختلاف کا وجود بھی ہے جس پر میں (مصنفہ) بحث کروں گی۔

عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی صورت اور ساخت میں جو موروثی ابہامات قائم ہو جاتے ہیں' جو نظریہء قانون کو اوارتی مقدار معلوم کے غیر متغیر سیٹ کی حیثیت سے چیلنج کرتے ہیں' یہ تصور کہ معاشرتی ساخت کو نظریہء حیات / آئیڈیالوجیcf Moore 1978 میں 'موزوں' طور پر رہنا چاہئے اور یہ نقطہء نظر کہ قوانین دوسرے عمرانی مظاہر سے علیحدہ اور آزاد ہوتے ہیں c f. Nader 1965 متعہ نکاح کے حقیقی اعمال ان رجحانات کا مقابلہ کرتے ہیں جو ذکور واناث کے درمیان جنسی دوری(segregation) کو دیکھتے ہیں جیسا کہ مسلم معاشروں میں ہوتا ہے یہ دوریاں مسلم قانون کی تصوریت کو حقیقت بناتی ہیں اور لوگ اسے غیر متغیر اور قطعی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں نکاح کی اس صورت میں پائے جانے والے ابہامات اور معانی کی کثرت' متبادل تشریحات کے وسیع سلسلے' حسن تدابیر اور ادارے کے مذاکرات مستعار دیتے ہیں نہ صرف ان کے ذریعہ جو قانون کی تشریح کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعہ بھی جو شہوانی مسرت تلاش کرتے ہیں یا اپنے اقدام کے لئے اخلاقی رہنما اصولوں کی خواہش کرتے ہیں : باہمی شخصی رشتے قائم کرنا صنف / جنس مخالف کے افراد کے ساتھ رابطہ قائم کرنا' اور معاشرہ میں مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کی حدود کو پار کرنا ہے۔

متعہ / عارضی نکاح ایک ادارہ ہے جس میں اصناف (مرد و عورت)' نکاح / شادی' جنسیت' اخلاقیات' مذہبی ضابطے' سیکولر قوانین اور ثقافتی سرگرمیاں ایک ہی مرکز (متعہ) کی طرف مائل رہتے ہیں اس وقت متعہ ایک ایسی قسم کا رواج ہے کہ جس میں مذہب اور مقبول عام ثقافت کا بے جوڑ ربط ملتا ہے۔ ہر گاہ کہ مذہبی طور پر کنواری عورتوں کو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے کوئی پابندی نہیں اور مقبول عام ثقافت کا مطالبہ یہ ہے کہ اپنے پہلے مستقل نکاح (شادی) کے موقع پر ایک عورت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کنواری (دوشیزہ) ہو۔ ایک طرف تو عارضی نکاح /

متعہ کا ادارہ نظری اعتبار سے ان مسائل کو روشنی میں لاتا ہے جن کا تعلق اصولوں' قدروں اور معانی کے نظاموں کے درمیان رشتوں سے ہوتا ہے اور دوسری طرف اقدام اور فیصلہ کرنے کے نظاموں کو سامنے لاتا ہے متعہ کی طرف بہت سے ایرانیوں کی غفلت شعاری یا اس ادارے کے ساتھ ان کا تحقیر آمیز رویہ' اس کی اثر پذیری پر پردہ ڈال دیتا ہے حالانکہ معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں میں گہرا اثر رکھتا ہے (۱۱)- میرے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ میں عارضی نکاح / متعہ کے قانون کے ابہامات کو ہم عصر علماء کے دعاوی کے باوجود جو اس کے برعکس ہیں' عمل میں اس کی انواع پر نظر ڈالتے ہوئے' روشنی میں لاؤں-

نکاح / شادی کی دونوں صورتیں' عارضی (متعہ) اور مستقل نکاح' معاہدے کی حیثیت سے ان کی درجہ بندی کی گئی ہے لیکن معاہدوں کی کسی درجہ بندی سے ان کا اصل تعلق کیا ہے؟ شیعہ ادبیات میں اس مضمون کو اکثر مبہم اور غیر واضح چھوڑ دیا گیا ہے اور ہم عصر علماء کی کتب میں یہ اور بھی کم ہے ایران میں نکاح / شادی کی ان دو صورتوں کے درمیان گہرے قانونی اور تصوراتی فرق اور اختلافات کو کم کرنے کی کوشش میں معاصر شیعہ علماء نے جنسی ملاپوں (نکاحوں) کی ان دو صورتوں کے درمیان فرق کو نہایت استقامت سے نظر انداز کر دیا ہے اور یہ زور دیا جاتا ہے کہ یہ دونوں صورتیں نکاح ہیں اور ان میں فرق صرف یہ ہے کہ ایک (متعہ) میں وقت کی حد مقرر ہے اور دوسری صورت (نکاح) میں کوئی حد نہیں' جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی غلط نمائندگی ہے اور بہت سی عورتوں کی رہبری کرتا ہے جو ازدواجی ذمہ داریوں اور رشتوں کی غلط توقعات کے ساتھ اس رواج کو استعمال کرتے ہیں میرا استدلال ہے کہ یہ دو صورتیں عارضی (متعہ) اور مستقل (نکاح) معاہدوں کی دو علاحدہ درجہ بندیوں میں آتی ہیں اسماً وہ کرایہ (لیز) اور فروخت (سیل) علی الترتیب ہیں- زیادہ وضاحت کے ساتھ' حصہ اول "قانون: نفاذ کی حیثیت سے" میں معاہدے کے تصور کی اہمیت اور ایرانی معاشرے میں اس کی ہر جگہ ضرورت و اہمیت پر بحث کی گئی ہے ایک دوسرے سے رشتے کی نسبت سے' ہر قسم

کے معاہدہء نکاح / شادی کو سمجھنے کے لئے' میں نے مستقل اور عارضی نکاحوں کے قانونی ڈھانچوں کو بیان کیا ہے اور ان کا جائزہ لیا ہے۔ حصہ دوم "قانون : مقامی آگاہی کی حیثیت سے" میں عارضی نکاح / متعہ کے مرکزی موضوع کی بابت ہر وقت کی جانے والی تدابیر کی تفتیش کرتا ہے اور ان باتوں کو روشنی میں لاتا ہے جو بہت سے بااثر ایرانی اس ادارے (متعہ) کی تشریحات اور عملی تدابیر کے سلسلہ میں اسے قدرے مختلف شکل دیدیتے ہیں (یعنی تبدیل کر دیتے ہیں) عارضی نکاح / متعہ کی قانونی حدیں اور سیاق و سباق کی حدیں جو اس طرح قائم ہوئی ہیں اس سلسلہ میں حصہ سوم : "قانون : جیسا سمجھا گیا ہے" ایرانی مرد اور عورتیں جنہوں نے انفرادی طور پر عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے عملی طور پر کیئے ہیں' ان ایرانی مرد اور عورتوں کی سرگزشتیں اور ان کے ادراک و فہم کو پیش کرتا ہے کتاب کے آخری بیان "خلاصتہ الکلام" میں' میں نے اپنے اطلاع دہندگان کی سرگزشتوں میں بار بار پلٹ آنے والے واقعات (اور موضوعات) پر ایک نظر ڈالی ہے ان پر معاہدوں کی منطق کے حوالے سے' اسی منطق کی حدود میں رہتے ہوئے بحث کی ہے۔

قانون اور جنسیات کی طرف اسلامی انداز فکر

اسلامی قانون کی تاریخ' قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوتی ہے جیسا کہ وہ ساتویں صدی عیسوی میں رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا مسلمانوں کے لئے قرآن مجید ایک آسمانی معجزہ ہے جو اعلیٰ ترین صداقت کا حامل ہے یہ خدا کا کلام ہے اور اسی لئے اسے الٰہیاتی مکمل اور لامحدود زمانے کے لئے یقین کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں دی گئی قانون سازی' معاشرتی زندگی کے نسبتاً ایک محدود علاقے کو سمیٹتی ہے' بڑھتے ہوئے زیادہ پیچیدہ اسلامی معاشرے کے دوسرے کرتوں کو ہر وقت فکر و عمل اور انفرادی تشریح کے لئے کھلا چھوڑ دیتی ہے۔ ان الٰہیاتی قانونی سازیوں کی مطابقت پذیری اور قانونی آراء کے اختلاف کو رکھنے کے لئے رسول اکرم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات، روایات کو جمع کیا گیا اور قانونی و عدالتی امور میں تنازعات کا تصفیہ کرنے کے لئے اس کے قانونی رہنما اصولوں کو استعمال کیا گیا جو (قرآن مجید کے بعد) الٰہیاتی اثر و نفوذ کا دوسرا مخرج ہے۔ اسلامی قانون کے ان دو ابتدائی مخارج میں حصہ لینے کے باوجود، مختلف احادیث کے ساتھ اگرچہ معتبر احادیث کے جسد مردہ سے تجاوز کے ساتھ، شیعہ اور سنی (فرقے) ابھرے اسی طرح اسلامی قانون کے دائرۂ عمل کی حدوں کو محدود کرنے کی کوششوں کے باوجود اسلامی قانون ان شخصیات کے دانش ورانہ نشان کا صریح طور پر حامل ہے جنہوں نے اس کو جمع کیا اور سلسلہ وار ترتیب دیا خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی۔ اسلامی قانون کے سرکاری طور پر تسلیم شدہ پانچ مکاتب فکر کا ہونا اس امر کی شہادت ہے۔ اس کے باوجود اسلامی قانون کے تمام مکاتب فکر، مقدس کتاب (قرآن مجید) کو من جانب اللہ اور ناقابل تغیر سمجھتے ہیں اور دوسری تمام انسانی قانون سازیوں اور تشریحات پر اس کی برتری تسلیم کرتے ہیں۔

اسلامی قانون کے آخری ہونے کے لئے شیعہ مسلم عقیدہ قیاسی طور پر غیر متغیر قوانین کے ایک دوسرے مجموعے میں، صرف یکساں عقیدے کے متوازی ہے اسماً فطرت کا قانون جو ایک مرد اور ایک عورت کی شخصیت کی تشکیل کرنے کے ساتھ یہ بھی تعین کرتا ہے کہ ان کے باہمی رشتے کیا ہوں؟ اس طرح فطرت مرد اور عورتوں کو بنیادی طور پر مختلف انداز میں اور ایک دوسرے سے ناقابل اجتناب حالت میں ڈھالتی ہے جس طرح یقین کیا جاتا ہے کہ قانون 'مطلق' ہے کیونکہ اس کی جڑیں قرآن مجید میں ہیں اور یہ رسول اکرمؐ کے عمل و اقدام سے اثر پذیر ہے اسی طرح جنسیات کو مطلق تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی جائے پناہ فطرت میں ہے، یہ جبلت سے پیدا ہوتی ہے اور یہ ناقابل تغیر و تبدل اور ناگزیر عمل ہے (۱۲)۔ الٰہیات اور فطرت کی یہ دوہری لڑی، شیعہ عقائد اور عالمی تصورات کی ضابطہ بندی کرتی ہے اور آگہی فراہم کرتی ہے اور جنسیات (واصناف) کی بابت علماء کے دلائل کی ریڑھ کی ہڈی کی صورت میں ان کی ہیئت اور ان کے رشتے استوار کرتی ہے اور ان دلائل کے ضمن میں ان کی صداقت کے ثبوت فراہم کرتی ہے۔

نکاح / شادی اور جنسیات کی بابت اسلامی تصور زندگی (آئیڈیالوجی) کو شیعہ علماء مثبت خود اعتمادی کا اظہار اور انسانی ضروریات کے لئے ذی ادراک تسلیم کرتے ہیں نکاح / شادی رسول اکرمؐ کی سنت ہے اور تقویٰ کے عمل کی حیثیت کے حوالے سے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے دوسری طرف تجرد (اور رہبانیت) کو برائی اور خلاف فطرت سمجھا جاتا ہے۔ شیعہ علماء کی اکثریت کے مطابق اسلام ایک الہیاتی مذہب ہے جو انسانی 'فطرت' میں جاگزیں ہے۔اس کا مقصد انسانی دکھوں اور تکالیف کو کم کرنا ہے اور نہ صرف یہ کہ روح کی تشنگی کو بلکہ بدن کی تپش کو بھی تسکین دیتا ہے۔ Taba taba`i et. al 1985 بدن اور گوشت کی مسرتوں کو تسلیم کرتے ہوئے' شیعہ علماء اسے بیک وقت معاشرتی نظم و ضبط کے لئے خطرناک اور پریشان کن عنصر کی حیثیت سے دیکھتے ہیں (اس لئے) اسے قانون کا پابند کرنا اور اخلاقی طور سے رہبری کرنا ضروری سمجھا گیا ایران میں' جس طرح بہت سے دوسرے مسلم ممالک میں' معاشرتی ڈھانچہ مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے اصول پر بنایا گیا ہے (یہ ترکیب) ان مضمرات کے ساتھ ہے کہ فطرت کی قوتوں (مثلاً جنسی جبلت) کے سامنے اخلاقی احساس اضطراب' ضمیر کو متاثر کرتا ہے اور اندر کی طرف ہی پھٹتا ہے اس لئے نہ صرف ذکور واناث سے پرہیز کے لئے سخت اصول اور معاشرتی طور طریقے بنانا ضروری سمجھا گیا بلکہ بیرونی قوتوں کو مرد و عورت (اصناف) کے طرز عمل کو برداشت کرنے کے قابل بنانا بھی ضروری سمجھا گیا اور انہیں ایک دوسرے سے جدا رکھنا بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔

عارضی نکاح (متعہ) کے ادارے اور مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے مثالی نمونے کی ہم وجودیت' اول اول عقل و قیاس کے اظہار کے خلاف دکھائی دے سکتی ہے تاہم وہ حقیقت میں ایک عالمی نظریے کے اعزازی پہلو ہیں اس میں جنسیات کو اہمیت حاصل ہے لیکن اسے مذہب کی مقرر اور منظور کردہ حدود میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اس تصور میں' ایک سطح پر ذکور واناث کے میل جول سے انکار کیا جاتا ہے تو دوسری سطح پر ایسے میل جول کو سہل الحصول بنانے کے لئے یہ متبادل قانونی

ڈھانچے تشکیل کرتا ہے۔

بعض خصوصی سیاق و سباق کے سوالات جو میں نے دریافت کیئے ہیں یہ ہیں : کس طرح نکاح رشادی کی ایک مقررہ صورت (متعہ) کو جو ابھی تک مبہم ہے (اسے) ایک ادارے کی صورت دی گئی ؟ اور عملی طور پر اس کی رواج کے طور پر ترجمانی کی گئی ؟ یہ آئیڈیالوجی (تصور زندگی) کہ جنس اچھی ہے مگر یہ روزمرہ زندگی میں اصناف (مرد و عورت) کو علاحدہ رکھنے کے لئے (یہ جنس) اپنا کام کس طرح کرتی ہے ؟ کس طرح وسیع تر ثقافتی اور اداراتی تصور سازی افراد کی زندگیوں پر' ان کے ذاتی مدرکات اور محرکات پر اثر ڈالتے ہیں ؟ یا اس کے برعکس کس طرح افراد اپنی تشکیل شدہ بندشوں کی فراہم کردہ ترتیبوں کو منتخب کرتے اختیار کرتے یا سلیقے سے استعمال کرتے ہیں ؟ ایک زیادہ ٹھوس سطح پر متعہ کون کرتا ہے ؟ انہیں کون سی شے متحرک کرتی ہے ؟ متعہ رعارضی نکاح کے صحیح طرز عمل اور واجب الاحترام حدوں کے متعلق مرد اور عورتیں کیا سوچتے ہیں ؟ وہ کون سے قابل گفت و شنید امور ہیں جن کو قانونی دائرہ کار (فریم ورک) کا لحاظ کئے بغیر یا قانونی حوالے کی روشنی میں سلیقے سے انجام دیا جاسکتا ہے ؟

خاموش رضامندی اور کبھی صراحت کے ساتھ عصمت فروشی اور عارضی نکاح رمتعہ کے درمیان یکسانیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے' شیعہ علماء انفرادی بہبودی اور معاشرتی نظم و ضبط کی پیچیدگیوں کی بنیاد پر' اول الذکر (عصمت فروشی) کا' آخرالذکر (متعہ) سے فرق کس طرح پیدا کرتے ہیں ؟ نظریاتی طور پر' ایک تحکم پسند بزرگ سری خاندان اور ظاہری طور پر مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کے معاشرے میں' جیسا کہ ایران میں عصمت فروش عورتوں کو سماج دشمن اور نافرمان تصور کیا جاتا ہے عصمت فروشی معاشرتی نظم و ضبط کی نفی ہے اور منظور شدہ اور قائم و دائم قواعد و ضوابط کے لئے ایک چیلنج ہے' یہ زناکاری ہے اور قرآن میں صراحت کے ساتھ اس کی مذمت کی گئی ہے' یہ گناہوں اور غیر قانونی سرگرمیوں سے لطف اندوزی ہے' اسے معاشرے کی عام صحت و بہبودی کے لئے مضرت رساں سمجھا جاتا ہے اور یہ

اپنی بیان کردہ اخلاقیات اور قومی مزاج کے خلاف ہے اس کے برعکس علماء کا خیال ہے کہ عارضی نکاح / متعہ ایک فرد کے لئے یکساں جنسی افعال انجام دینے کے ساتھ معاشرتی نظم و ضبط کو علامت عطا کرتا ہے جیسا کہ اسے (متعہ کو) معاشرتی نظم و ضبط میں اپنی ہم آہنگی کا خلا نظر آتا ہے۔ جو لوگ اس رواج کے پابند ہیں اس لئے ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ بعض فطری ضروریات کی تسکین کے لئے وہ راستہ اختیار کرتے ہیں جس کی خدا نے ہدایت کی ہے ایک مذہبی اور قانونی زاویہء نگاہ سے عارضی نکاح / متعہ کو نہ صرف غیر اخلاقی نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ حقیقت میں یہ (متعہ) بگاڑ / کرپشن اور غیر اخلاقی طرز عمل سے نبرد آزما ہے۔

تاہم ثقافتی سطح پر' متعہ اور عصمت فروشی کے درمیان امتیازات اتنی زیادہ قربت نہیں رکھتے نظارہ گاہ پر دیکھنے سے جہاں ایران میں اجازت یافتہ جنسیات سے ممنوعہ جنسیات الگ نظر آتی ہے متعہ / عارضی نکاح کے مقبول عام ادراکات مستقل نکاح / شادی اور عصمت فروشی کے دو قطبین کے درمیان' خالصیت اور آلودگی' بگاڑ اور مباح کے درمیان' ڈرامائی طور پر کسی اسلوب کے بغیر 'نمایاں طور پر ہچکولے کھاتے رہتے ہیں اپنی قانونی منظوری اور مذہبی تشریعی حالت کے باوجود عارضی نکاح / متعہ کے رواج نے کبھی بھی زبردست ہردلعزیز حمایت حاصل نہیں کی ہے کم از کم ۱۹۷۹ء کے انقلاب تک یہ ممکن نہیں ہوا۔ مذہبی حلقوں کے باہر عارضی نکاح / متعہ کو کچھ اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ یہ رسوائی کا داغ ہے اس کی حیثیت غیر یقینی اور نہایت کمتر ہے۔ تعلیم یافتہ افراد کی زیادہ تعداد ایرانی شہری طبقہ متوسط' متعہ کو ایک قانونی عصمت فروشی تصور کرتا ہے۔ مذہب کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھنے والے ایرانی اسے خدا کی طرف سے انعام یافتہ سرگرمی کے طور پر دیکھتے ہیں جو مغربی طرز کے انحطاط پذیر مرد و عورت کے آزادانہ روابط پر ترجیح رکھتا ہے (۱۴)۔ جیسا کہ عارضی نکاح / متعہ کی ظاہری معاشرتی قبولیت اور اس کے رواج کی مقبولیت کا گراف ظاہر کرتا ہے تاہم حکمراں طبقہ اور مذہبی نظام مدارج (شیعہ علماء کے مراتب کا نظام۔ مترجم) کے ساتھ اس کے تعلق کی موجودہ پالیسیوں اور رجحانات کے مطابق اوپر چڑھتا اور

نیچے گرتا رہتا ہے بہر حال پہلوی عہد حکومت (۷۹-۱۹۲۵) کا رویہ اس رواج کے ساتھ مکروہ اور حقارت آمیز تھا اور اس کی پالیسی مشفقانہ بے التفاتی تھی (جبکہ) موجودہ اسلامی حکومت نے عوامی سطح پر عارضی نکاح / متعہ کے رواج کی توثیق کر دی ہے اور انسانی جنسیات کے معاملہ میں اسلامی تفہیم و تدبر کی شہادت کے طور پر اس کی وکالت کر رہی ہے۔

منفی قدر و قیمت کی کثرت کے باوجود یا شاید اس کے دفاع میں عارضی نکاح / متعہ کے رواج کے اطراف اقوال و عقائد کا ایک پورا مجموعہ فروغ پا چکا ہے یہ اقوال اس کے مذہبی فوائد کی زبردست اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ یہ (متعہ) خدا کی طرف سے انعام "ثواب" ہے (۱۴)۔ اسے رسول اکرمؐ نے منظور کیا ہے اور یہ کہ ان کے بہت سے صحابہ کرامؓ اور تقدس مآب شیعہ رہنماؤں نے عمل کیا ہے۔ .Amini 1952, 5-6; 220- 38 ایک قول جس کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے اور جو امام جعفر صادقؑ سے منسوب کیا جاتا ہے: "(جنسی مباشرت کے بعد غسل ضروری ہوتا ہے) غسل کے پانی کا ہر قطرہ ستر فرشتوں میں بدل جاتا ہے جو قیامت کے دن متعہ کرنے والے شخص کی بابت یہ تصدیق کریں گے کہ اس شخص نے متعہ کیا ہے۔" Ardistani n.d., 236, Muhammad ca. 1985, 144-47; and personal communication with mullas.

ایک دوسرا قول بھی جو امام صادق سے منسوب ہے، یہ ہے: " میں متعہ کے مسئلہ پر کبھی بھی تقیہ نہیں کرتا۔" (یعنی اس معاملہ کو زمانہ سازی یا اکثریت کے خوف سے نہیں چھپاتا۔ مترجم) Qa` imi 1974, 297

ایک اور قول اتنی ہی کثرت سے بیان کیا جاتا ہے جو امام جعفر صادقؑ اور ان کے والد امام محمد باقرؑ سے منسوب ہے، اس شخص کے متعلق ہے کہ جس نے امام سے یہ پوچھا کہ کیا عارضی نکاح / متعہ میں ثواب ہوتا ہے؟ امام کے جواب کے لئے کہا جاتا ہے: 'جو شخص محض خدا کی خوشنودی کے لئے ایک عورت سے متعہ کرتا ہے یا مذہب کی تعلیمات اور رسول اکرمؐ کی روایت کی متابعت کرنا چاہتا ہے یا اس کے فرمان کی

نافرمانی کرنا چاہتا ہے جس نے متعہ پر پابندی عائد کی (حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ مترجم) تو ہر وہ لفظ جو اس عورت سے مبادلہ کرتا ہے تو رحم کرنے والا خدا اس کا ایک ثواب لکھتا ہے جب وہ شخص اس عورت کی طرف اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو خدا اس کا ایک ثواب لکھتا ہے جیسے ہی وہ نکاح میں خلوت صحیحہ (مباشرت انٹر کورس) کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب وہ غسل طہارت کرتا ہے تو خدا کا رحم اور عفو' اس طہارت کے پانی سے اس کے ہر بال کے برابر نازل ہوتا ہے' citedin Ar Distani n.d., 236; Muhammad ca. 1985, 144. مزید برآں یہ کہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ خدا کا انعام ہے کیونکہ یہ انعام ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں خلیفہء دوم (حضرت عمر فاروقؓ) کی طرف سے متعہ کے عمل کی ممانعت کو براہ راست دعوت مبارزت دیتا ہے- شیعوں نے اس ممانعت کو بیکار محض قرار دیا ہے جس پر بعد میں بحث ہو گی-

۱۹۷۹ء میں اسلامی حکومت کا قیام ریاستی پالیسیوں میں نمایاں رخ کی نشان دہی کرتا ہے جن کا مقصد عارضی نکاح / متعہ کی بابت عوامی تفہیم میں ایک مثبت تبدیلی برپا کرنا ہے- ۱۹۷۹ء سے پہلے متعہ کی بابت عوام کی آگہی مبہم تھی اور اپنی انتہائی بہتری کے ساتھ اس کا رجحان متضاد احساسات کی یک جائی و جذبیت' (دوگر فتگی) ambiv-alent کی طرف تھا جو لوگ اس (متعہ) پر عمل کرتے ہیں اس کی اہم باتیں ابتدائی طور پر ایک ملا (ایک مذہبی افسر کے لئے عام اصطلاح) ایک دوست یا ایک ہمسائے سے سیکھتے ہیں پہلوی عہد حکومت میں اگرچہ متعہ عارضی نکاح / شادی کو قطعی طور پر خلاف قانون قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس پر پابندی تھی اور جو مرد عورتیں عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کرتے تھے وہ اپنے ساتھ اپنا ایک مختصر سوانحی خاکہ رکھتے تھے یا اپنے معاہدوں کو مکمل طور پر راز میں رکھتے تھے (جبکہ) دوسری طرف اسلامی حکومت نے متعہ کے ادارے اس کی الہیاتی جڑوں اور اس کی معاصرانہ ترتیب حال کی تعلیم دینے کی ایک ایسی جدوجہد شروع کر رکھی ہے جو موسیقی سے پہلے نغمہء ساز ترتیب دینے کی طرح ہے اور انفرادی و معاشرتی' اخلاقی صحت پر مثبت اثرات کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے

(۱۵)-ہائی اسکولوں، مسجدوں اور مذہبی اجتماعات میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اور اخبارات میں اسلامی حکومت عارضی نکاح / متعہ کی برکتوں کی وکالت کر رہی ہے اور ادارۂ متعہ کی پسندیدگی اور استعمال کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے- عارضی نکاح / متعہ کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ عوامی مہم خصوصیت کے ساتھ (اور بھی) شدت اختیار کر گئی کیونکہ ایران عراق جنگ میں صدہا ہزار آدمی موت کی نیند سو گئے تھے- Rafsanjani ca- 1985, 13.

سر دست اسلامی حکومت عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کو از سر نو زندگی دینے کے لئے زبردست مہم چلا رہی ہے اور اسلام کے ایک "درخشاں قانون" کی حیثیت سے از سر نو اس کی تشریح کر رہی ہے اور کثیر جنسی شراکت داروں کے لئے انسانی ('مردوں کی' پڑھیئے) ضروریات کو طے کرنے میں اسے (متعہ کو) موزوں اسلامی جوابی عمل کی حیثیت سے معاشرے میں دوبارہ متعارف کرایا جا رہا ہے Taba taba`i et al ca. 1985, 39. اس کے قانونی اور اخلاقی دائرہ کار / فریم ورک کی طرف توجہ منعطف کراتے ہوئے علماء نکاح / شادی کی اس صورت کو 'آزادانہ' مردوں کے رشتوں کے مغرب کے "انحطاط پذیر" طرز کے مقابلہ میں متعہ کو اسلامی متبادل کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کا استدلال ہے کہ عارضی نکاح / متعہ جو مستقل نکاح سے مختلف ہوتا ہے آسانی سے اس کا معاہدہ ہو جاتا ہے اور اس میں دو طرفہ ذمہ داری کم ہی ہوتی ہے ان کے دلائل یہاں تک آتے ہیں کہ اس طرح یہ نہایت بروقت اور جدید ذریعہ ہے جس سے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مقاصد کی جد میں کسی مزاحمت کے بغیر نوجوانوں کی جنسی ضروریات کی تسکین ہوتی ہے- Tabatab`i et al ca. 1985 رسول اکرمؐ کے زمانے اور ایران و عراق کے درمیان حالیہ جنگ متوازی خطوط کشیدہ ہوئے، آیت اللہ خمینی نے مردوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شہداء جنگ کی بیواؤں سے مستقل یا عارضی مناکحت کریں- انہوں نے شہداء کی بیواؤں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر زیادہ بے چین نہ ہوا کریں اور اس جنگ کے سپاہیوں سے مناکحت کریں Ittila` at ,March 15, 1982, 1-2

بہت سے ملاؤں اور مذہبی واعظوں نے موزوں طور پر' مردوں اور عورتوں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ جنگ کی بیواؤں اور سپاہیوں کے درمیان مناکحت کریں۔ مسز مریم بہروزی پارلیمنٹ میں ایک خاتون نمائندہ' ایرانی عورتوں کو متعہ کے فائدوں کے متعلق لیکچر دیتی ہیں اور اس دوران' اپنے ملامت کرنے والے ذاتی احساسات کو علاحدہ رکھنے کے لئے کہتی ہیں: 'اگر آپکے شوہر دوسری عورتوں سے صیغہ/ متعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کریں تو آپ اپنے شوہروں کی 'فطری ضروریات' کو زیادہ سمجھنے اور ان کی طرف زیادہ توجہ دینے کی کوشش کیا کریں'۔(۱۶)

عوام الناس کو عوامی سطح پر اور رسمی طور پر تعلیم دیتے ہوئے اور متعہ نکاح کے رواج کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسلامی حکومت نے جنسیات (جسے خوش کلامی سے مناکحت/ شادی کہا جاتا ہے) کی استطاعت اور اہلیت حصول کے عوامی شعور کو بلند کیا ہے اور سرگرمیوں کے دائرے تجویز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم جلد ہی جان لیں گے کہ سابقہ دور کی تمام باتیں' شاید' بہت زیادہ کہر آلودہ تھیں۔

طریقہ

شاید سب سے زیادہ دشوار' لوگوں کو شناخت کرنے کا متنازعہ طریقیاتی methodological مسئلہ تھا جو قم' مشہد اور دوسرے شہروں کے زیارت گاہی مراکز میں عارضی نکاح/ متعہ کے معاہدے کرتے ہیں اور پھر ایک نمونے کو منتخب کرنا ہے جو نمائندہ ہو۔ متعہ کے رواج کی طرف دوگر فتگی ambivalent کا احساس کرتے ہوئے متعہ کرنے والے بہت سے ایرانی اپنے عارضی نکاح/ متعہ کو راز ہی میں رکھتے ہیں یا سب سے زیادہ یہ کہ اس خبر کو تھوڑے سے گنے چنے لوگوں تک محدود رکھتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے بعد بھی اور متعہ کے حق میں اسلامی حکومت کے مثبت رجحان کے باوصف' بہت سے لوگ اپنے مشاہدات کو اجنبیوں کے سامنے زیر گفتگو لانے کے لئے تیار نہیں اور اس ایک فرد' کو ان لوگوں کے رابطے میں لانے کے لئے رضامند نہیں

جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کیا ہو اس حقیقت کے باوجود کہ بہت سے لوگ متعہ نکاح کے مذہبی فوائد کی اہمیت' جسمانی اور نفسیاتی طور سے صحت عامہ کے میدان میں اس کے کردار کو بیان کرنے میں بہت آگے نکل جاتے ہیں۔

متعہ / عارضی نکاحوں کے صحیح ترین اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ ایسا کچھ تو اس لئے ہے کہ مردم شماری (کے فارم) میں ایسا کوئی علاحدہ اور منفرد اندراج نہیں جو ایک عارضی نکاح / متعہ کو مستقل نکاح / شادی سے امتیاز کرنے کے لئے ہو اور کچھ اس لئے ہے کہ اس کے اندراج / رجسٹریشن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی (۱۷) اور کچھ اس لئے ہے کہ اس عمل (اور رواج) کے اطراف رازدارانہ فضا پائی جاتی ہے۔ ۱۹۷۸ء میں اپنے ابتدائی بیرون مرکز کام (فیلڈ ورک) کے دوران' میں نے دیکھا کہ تہران میں بہت سے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ عارضی نکاح / متعہ متروک ہو چکا ہے۔ بعض دوسرے لوگ قم اور مشہد میں یقین محکم رکھتے تھے کہ اس رواج کے خاتمے کی اطلاعات' بہت زیادہ مبالغہ آرائی پر مبنی تھیں آخر الذکر کے دعاوی تحمل سے گوارا کیئے گئے۔ کیونکہ ۱۹۸۱ء سے معنوی طور پر ہر شخص جس سے بھی' میں نے بات کی' یہ یقین رکھتا تھا کہ متعہ مناکحت تیز رفتاری کے ساتھ واپس آرہی ہے یہ رواج نہ صرف زیارت گاہوں کے مراکز میں بلکہ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی زور پکڑ رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ بیرون مرکز (فیلڈ) میں اپنے طریقے method کو بیان کروں' میری خواہش ہے کہ میں زیارتی مراکز میں زیارت گاہوں کی فضا اور گردو پیش کو مختصر طور پر بیان کروں جن کے لئے مشہور ہے کہ یہاں عارضی نکاحوں (متعہ) کے زیادہ تر معاہدے ہوتے ہیں ایران میں یہ بات ہر ایک کے علم میں ہے کہ اگر کسی مرد کو عارضی نکاح / متعہ کرنا ہے تو اسے قم یا مشہد جانا چاہیئے جو ایران میں دو بہت زیادہ اہم اور مقبول عام زیارتی مرکز ہیں تعمیراتی اعتبار سے یہ زیارت گاہیں' قدیم یادگار عمارتیں ہیں جو کئی' متعلقہ' پیچیدہ عمارتوں پر مشتمل ہیں جہاں ہمیشہ مومنین اور عابدین کا زبردست ہجوم رہتا ہے ان زیارتی مراکز میں عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پردے میں رہیں (اس لئے) وہ یہاں عصمت و عفت کے اصولوں پر نہایت سختی سے

عمل کرتی ہیں ان مقدس مقامات کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ ان مقبروں کے اندرونی خلوت خانوں سے مرد اور عورتوں کا زمینی رشتہ' ہے (یعنی ان مقامات پر انہیں تنہائی و سکون میسر آتا ہے- مترجم) جب تک مرد اور عورتیں (جنسی اعتبار سے) 'غیر متحرک' ہیں زیارت گاہ کی پیچ دار گزر گاہوں (کوریڈور + ز) یا بالا خانوں میں بیٹھتے ہیں یا عبادت کرتے ہیں (اور وہ) جدا جدا کوارٹرز میں جمع ہونا پسند کرتے ہیں- بہر حال وہ چل پھر رہے ہوں یا یہ خواہش کہ وہ مقبروں کے اطراف' فولاد اور چاندی سے بنی ہوئی سلاخوں والی جالیوں کے قریب تر ہو جائیں (اس طرح) حقیقت میں وہ ایک دوسرے کے نہایت طبعی قرب میں آجاتے ہیں- مرد و عورت عبادت گزاروں کا یہ خصوصی اجتماع ایسا ہے جو مردوں کی رفاقت اور کنارہ کشی کے سلسلہ میں باہمی متصادم' بے زبان پیغامات ارسال کرتا رہتا ہے زیارت گاہ کے احاطے میں انسانی جسموں کی محض طبعی قربت 'بدن کی گرمی' خوشبو اور توانائی جو وہاں پیدا ہوتی ہے اور مقدس مقبروں کے اطراف زائرین کے مستقل طواف کے ساتھ مل کر' حواسیہ کے اک مستحکم حواس (مفہوم) کو ارسال کرتی ہے یہ احساس' اس روحانیت کی بیک وقت موجودگی کی نفی نہیں کرتا ہے جو ہزار ہا زائرین کے درمیان صحیح طور پر پیدا ہو سکتا ہے نکتہ یہ ہے کہ اگرچہ طواف کے دوران مرد و عورت سختی سے پردے (نقاب / چادر) اور کنارہ کشی کا مظاہرہ کرتے ہیں ٹھیک اسی وقت چلنے کے دوران لوگ ان طبعی حدوں کو توڑ کر مقبرے کے اندرونی حصے میں بہت قریب آجاتے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے سے قریب تر آجاتے ہیں-

واقعہ یہ ہے کہ حواسیہ (حرص' خصوصیت کے ساتھ) اور پردے (نقاب / چادر) کے رواج کی تباہ کاری (جو دیکھنے میں آتی ہے) ان میں سے کسی کو بھی اسلامی حکومت نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا- جیسے ہی اس نے اپنی نیاسی قوت کو مستحکم کیا اس نے مقبروں کے اطراف مرد و عورت کی عبادت کے کوارٹروں کو الگ کرنے کی غرض سے شیشے کی دیوار کھڑی کر دی- زائرین کو اب اندرونی تقدس گاہ میں ایک ساتھ طواف کرنے کی اجازت نہیں- فی الحال زیارت گاہ کے اندرونی حصے میں

نصف سے ذرا زیادہ جگہ مردوں کے لئے وقف ہے جبکہ دوسرا حصہ عورتوں کے لئے محفوظ کردیا گیا ہے (۱۸)-ایسی سرکاری پالیسیوں کا مقصد' مرد اور عورتوں کو جدا جدا رکھنا ہے تاہم حقیقت میں یہ ایک صنف کو دوسری صنف کی موجودگی کا انتہائی شعور و احساس پیدا کرتا ہے-

زیارت گاہوں میں ہمیشہ موجود رہنے اور بدلتے رہنے والے ہجوم اور ان زیارتی مراکز میں زائرین کی مسلسل آمد' صنف مخالف کے افراد سے براہ راست یا بالواسطہ رابطہ کرنے میں مددگار ہوتی ہے اور دلچسپی رکھنے والے زائرین کو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے انتظامات میں 'سہولت فراہم کرتی ہے کچھ عرصہ قم اور مشہد میں رہنے کی وجہ سے' میں نے یہ صاف صاف سمجھنا شروع کردیا کہ ان عظیم الشان زیارت گاہوں کی دو سب سے زیادہ ممتاز خصوصیات ہیں جو اگرچہ فوری طور پر قابل فہم نہیں ہوتیں (اولاً) ندرت مقام' مشاہدہ و تجربہ اور لوگ ہیں اور (ثانیاً) ماحول کی 'بے نامی' ہے زائرین جو ان زیارت گاہوں تک سفر کرتے ہیں اپنی معلوم اور دنیاوی شان اپنے پیچھے چھوڑ آتے ہیں اور وقتی طور پر وہ اپنے روزمرہ کے معمولات سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے عارضی قیام کے دوران' اپنے لوگوں سے مختلف 'بہت سے لوگوں کے رابطے میں آتے ہیں جو مختلف شہروں' دیہات یا بستیوں سے آتے ہیں ایک 'تغیر پذیر' حالت میں ہونے کی حیثیت سے زائرین اس طرح ایک ایسی مثالی (آئیڈیل) حالت میں ہوتے ہیں جو اس وسیلہ انسانی سے عارضی نکاح / متعہ کے مختصر مدت کے معاہدے کا فائدہ حاصل کرتے ہیں- اس طرح زائرین کے لئے حد شعوری' معیار تصدیق ہے جو ٹرنر کے الفاظ میں جو نہ صرف اپنی حیثیت سے بلکہ تمام سماجی حیثیتوں سے ایک طرف کھڑے ہیں اور (وہ) متبادل معاشرتی انتظامات کی لامحدود قوت سے بھرپور سلسلے- ئم کر رہے ہیں ہے- Turner; 1974,14 زیارت گاہوں میں انسانی برادریوں اور حد شعوری کے عام مزاج کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ زائرین کی طرح ملوث ہو جائے اور یہ زیارت گاہوں کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے اور اپنے ماحولیاتی مزاج کی طرف اشارہ کرتی ہے Turner:1974,166 ان پر ہجوم تقدس گاہوں کی چوکھٹ

پر قدم رکھنے کے بعد زائرین اپنی تشکیل شدہ اور روزمرہ زندگیوں کو کمال بلندی پر پہنچاتے ہیں اور ان ابہامات (کی فصل) کے فائدے حاصل کرتے ہیں جن کی وہ استطاعت رکھتے ہیں اور جو ان کی حالت تغیر پذیری کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح دوسری تمام عورتوں سے جو موجود ہوتی ہیں صیغہ / متعہ عورتیں بڑی قوت سے شناخت کی جاتی ہیں اور امتیازی طور پر الگ سمجھی جاتی ہیں یا اس کے برعکس عورتیں کس طرح مردوں کو نشانہ بناتی ہیں' مرد و عورت دونوں کی طرف سے کچھ صلاحیت و ہنرمندی کی ضرورت ہوتی ہے اور عام معتقدات اور رسوم سے آگاہی ضروری ہوتی ہے۔ میری توقعات کے برعکس' میں نے اپنے اطلاع دہندوں سے یہ جانا کہ عورتیں مختلف طریقوں سے اقدام کر سکتی ہیں اور ایک عارضی ملاپ (متعہ) کے لئے اپنی خواہش (مرد تک) پہنچا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک عورت اپنی چادر اوڑھ سکتی ہے اور اس میں سے باہر کی طرف اپنی دلچسپی اور دستیابی کا اشارہ (مرد کو) دے سکتی ہے (۱۹)۔ یا وہ یہی پیغام دینے کے لئے اپنے چہرے کا نقاب 'پشیہ' استعمال کر سکتی ہے۔ جس طریقے سے عورتیں خود کو لے کر چلتی ہیں وہ (طریقہ) بھی ان کے ارادوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو عورتیں بے مقصد چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں یا وہ عورتیں جو اپنے چاروں طرف ہر ایک کو بار بار دیکھتی ہیں' ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی دستیابی اور دلچسپی کے اشارے دے رہی ہیں۔ قیاس و عقل کے اظہارات کے طور پر' بہر حال یہ نظر آتا ہے کہ ایک عورت جتنی زیادہ ڈھکی چھپی ہوتی ہے اور جتنی زیادہ پردے میں ہوتی ہے اس کے ارادے اتنے ہی زیادہ صاف شفاف نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ ایک براہ راست رسائی ہمیشہ قابل تعریف ہوتی ہے۔ مشہد کے ایک مذہبی واعظ امین آقا نے اس بات کو مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کیا ہے: "جو تلاش کرتا ہے' پا ہی لیتا ہے" جوئندہ یابندہ۔ (دیکھئے اس کا انٹرویو باب ٦)

میں نے اپنے وقت کا زیادہ حصہ قم اور مشہد کے شہروں میں گزارا' جہاں پر عظیم شیعہ زیارت گاہیں واقع ہیں۔ صحرائے نمک کی سرحد پر قم' کشش سے خالی اور جبر و تشدد کا عادی شہر ہے یہ تہران کے جنوب میں '۱۳۵ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قم میں حضرت معصومہ کی زیارت گاہ ہے جو اہل تشیع کے آٹھویں امام رضا کی بہن ہیں- ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے یہ ایران میں واحد بڑا شہری مرکز تھا جہاں عورتوں کو سر تاپا مکمل پردہ کرنے پر مجبور رکھا جاتا تھا- ایک باپردہ عورت کی طرح قم' جسیم اور بے صورت ہے اور یہ اپنی حقیقی شناخت کے خلاف ہر کوشش کا زبردست مقابلہ کرتا ہے- ایران میں قم مذہبی تربیت اور تعلیم کے دو سب سے زیادہ مکرم و مشہور مراکز میں سے ایک ہے- مذہبی سر شتہ establishment کی شدید ناراضگی کے باوجود' یہ ایک صیغہ / متعہ شہر کی شہرت کا حامل ہے-

دوسری طرف مشہد سیاسی' مذہبی اور ثقافتی اعتبار سے کم ہم رنگ ہے اور زیادہ تر مختلف الجہت ہے یہ عظیم ترین شیعہ زیارت گاہی مراکز میں سے ایک ہے جو خراسان کے شمال مشرقی صوبے میں واقع ہے- مشہد ملک میں سب سے زیادہ گنجان آباد اور خوش حال شہروں میں شمار ہوتا ہے- آٹھویں امام امام رضاؑ کا عظیم الشان مقبرہ یہاں کشش کا مرکز ہے-

زیارت گاہوں کے پیچیدہ ڈیزائن + ز اور ان کی بھول بھلیوں کے ڈھانچوں کے اندر کی طرف' مقررہ و مخصوص علاقے ہیں جو عارضی نکاح / متعہ کے متعلق سرگرمیوں کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں- مرد اور عورتیں' جو مستقبل کے عارضی زن و شو سے ملنا چاہتے ہیں' ان مقبول عام مشہور مقامات پر جمع ہو جاتے ہیں- مسجد کے بعض گوشے مثلاً چراغ کا پول' ایک مخصوص بڑا دروازہ اور اسی طرح کی جگہیں معروف ہیں' ایک ایسی ہی جگہ جو اس سلسلہ میں حسن تدبیر کا نتیجہ ہو سکتی ہے مگر متنازعہ بھی ہے یہ نام ور لوہے کی سلاخوں والی کھڑکی 'پنجرہ فولاد' ہے یہ ایک فرش کے طول کے برابر' عظیم الجسامت لوہے کی سلاخوں والی کھڑکی ہے اور صحن زیارت گاہ سے امام رضاؑ کے روضہ کی جھلک دکھائی دیتی ہے یہ افواہ ہے کہ یہاں جو عورتیں کثرت سے عارضی نکاح / متعہ میں منسلک ہوتی ہیں "صیغہ رو" کے نام سے مشہور ہیں اور اس علاقے میں ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں بعض دو طرفہ سمجھے ہوئے خفیہ اشارات کے ذریعہ دلچسپی رکھنے والے زائرین کو اپنے ارادے ارسال کرتی رہتی ہیں یا وہ مستقبل کے

مردوں سے اشارات وصول کرتی ہیں- نتیجہ میں "پنجرہ فولاد" کی کھڑکی (۲۰) کے نیچے اشارات وکنایات کا عمل مقامی فارسی زبان میں ایک ضرب المثل بن چکا ہے جس میں ایک قسم کی قابل اعتراض جنسی سرگرمی کا مفہوم مضمر ہوتا ہے-

شیعوں کا مقدس شہر' عراق میں نجف' ایک دوسرا اہم مذہبی مرکز ہے جسے مشہد اور قم جیسی شہرت حاصل ہے- عشرہ ۱۹۵۰ء کے آخری سالوں میں عام رواج سے ہٹ کر' عراق میں جو تبدیلیاں ہوئیں نجف' متعہ نکاحوں کے معاملہ میں دوسرے دو شہروں سے بازی لے گیا-

ان اہم شہروں سے باہر' ایران کے عظیم شہری علاقے' متعہ / صیغہ نکاحوں کی شراکت میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں اگرچہ کوئی عارضی نکاحوں (متعہ) کی صحیح تعداد کبھی نہیں جان سکے گا جو ان مرکزوں میں سے کسی ایک مرکز میں بھی ہوتی ہیں- دارالحکومت کے شہر' تہران میں متعدد مقامات اسے دوسرے شہروں سے منفرد و ممتاز کر دیتے ہیں بالخصوص جنوبی تہران میں' قدیم شہر رے میں شاہ عبدالعظیم کی زیارت گاہ مشہور ہے- مزید یہ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور یورپ (۲۱) میں کبھی کبھار عارضی نکاح / متعہ ہوتے رہتے ہیں-

اس کتاب کے لئے 'معلوم مواد' Data موسم گرما کے ۱۹۷۸ء میں اور ۱۹۸۱ء کے دوسرے نصف حصے میں 'دو بیرونی سفروں کے دوران جمع کیا گیا اس مختصر سی مدت میں ایرانی معاشرہ ایک زبردست تغیر و تبدل سے گزرا- ساری ایرانی قوم ایک نظریاتی تبدیلیٔ صورت و عادت سے گزر رہی تھی : ایک ایسے معاشرے سے' جو سابقہ اسلامی شان و شوکت کے منظر کے ساتھ' شاہ کی حکمرانی (۱۹۴۱ء تا ۱۹۷۹ء) کے عہد میں مغربی ٹیکنالوجی اور سائنس کی معاونت سے نئی گرفت میں آ رہا تھا جو ایک شخص کی نگاہ میں' سابقہ اسلامی شان و شوکت کی واپسی تھا جسے مغرب اور اس کی ٹیکنالوجی اور فلسفے کو قطعی مسترد کر کے حاصل کرنا تھا- واحد صاف و صریح خصوصیات کے یہ دو عالمی نظریات نظارۂ ماضی سے وابستہ رہنے کے ساتھ اپنا حصہ ادا کرتے ہیں : ایک تو یہ کہ سابقہ اسلامی - زرتشت دور اور دوسرا اسلام سے وابستگی کا دور-

۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران میں، میں قم میں ایک خاندان کے ساتھ رہتی تھی جو میرے نانا دادا کے ملنے والے تھے۔ ایک ایرانی، ایک عورت اور ایک مشہور آیت اللہ کی نواسی ہونے کی حیثیت سے مجھے ہر طرف آسانی سے قبول کیا گیا اور میں اپنی ہمسائیگی کے باشندوں کے ساتھ رشتے قائم کرنے کے لائق ہوئی۔ میں نے زندگی کے ہر شعبے اور ہر عمر کے گروپ کے بہت سے مردوں اور عورتوں سے رسمی اور غیر رسمی بات چیت کی تھی۔ میں نے عورتوں کے مذہبی اجتماعات میں شرکت کی جو اس زمانے میں روز بروز مقبول عام ہو رہے تھے، بہت سی خاتون واعظوں کے انٹرویو کیئے اور عورتوں سے اجتماعی اور انفرادی طور پر بات چیت کی، میں قم میں حضرت معصومہ کی زیارت گاہ میں بارہا گئی اور آیت اللہ شریعت مداری کی رہائش گاہ کے پر ہجوم صحن میں گئی۔ میرے والد نے جو خود ایک آیت اللہ کے فرزند ہیں، قم میں اس وقت کے دو اعلیٰ ترین منصب کے آیت اللہ صاحبان کے سامعین میں، مجھے شرکت کا موقع فراہم کیا۔ وہ آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ شریعت مداری تھے (۲۲)۔ ابتداء میں، میرے والد نے میرے ساتھ قم تک کا سفر کیا وہ بڑے فیصلہ کن انداز میں کئی ملاؤں سے میری ملاقاتیں کراتے اور دوسرے بہت سے افراد سے، مجھے انٹرویو کرنے کا موقع فراہم کرتے تھے۔ میرے بعض انٹرویو + ز میں ان کی موجودگی اور قم میں ان کی وقفہ وقفہ سے آمد، ملاؤں اور اس انسانی برادری میں جہاں میرا قیام تھا، مجھے عزت حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوئی اور میری ریسرچ' جدوجہد' کو اعتبار اور جائز ہونے کی حیثیت ملی۔

۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں، میں نے بہت سے دن زیارت گاہوں میں گزارے اور جہاں تک ممکن ہو سکا بہت سے مردوں اور عورتوں سے بات چیت کی۔ دوسرے بہت سے زائرین کی طرح میں زیارت گاہ کے مختلف حصوں میں بیٹھ جاتی اور ان لوگوں سے بات چیت شروع کر دیتی جو میرے پاس بیٹھے ہوتے تھے زیارت گاہ میں انداز اظہار، گروہی تھا اور بہت سے لوگ جو ان زیارتی مراکز میں آتے تھے، شہر کے باہر سے آئے ہوئے اجنبی ہوتے تھے۔ وہ ساتھیوں کی تلاش میں آگے کی طرف دیکھتے

تھے 'خواہ وہ 'عارضی' ہی ہوں۔

ان ''بیٹھنے کی جگھوں'' کو منتخب کرنے میں میرا معیار' ہجوم کی ساخت ہوتا تھا۔ ایک خاص جگہ میں۔ ان جمع ہونے والے لوگوں کی نسبتاً عمر اور صنف کی یک رنگی و یک نوعی ضروری تھی۔ مثال کے طور پر میں ایک ایسا گوشہ منتخب کرتی جہاں کم از کم ایک ملا ضرور قیام رکھتا تھا (۲۳)۔ عورتیں بالعموم ایک ملا کے گرد جمع ہو جاتیں' اس سے سوالات کرتیں اور اپنی ضرورت کے اہم مسائل پر تبادلہ ء خیال کرتی تھیں' میں نے ان میں سے بعض مباحث کو معقولیت و شائستگی 'عصمت و عفت اور مرد و عورت کی باہمی شرکت کو اپنے پہلے سے طے شدہ نشانات کو چیلنج کرتے ہوئے پایا۔ ایسی بات چیت میں اکثر مختلف موضوعات پر ایک ملا اور عورتوں کے درمیان بے جھجک مکالمہ آرائی ہوتی تھی ان میں بچوں کی پرورش و نگہداشت' اپنے شوہروں اور سوکنوں سے رشتے اور ایک زیادہ عام سطح پر اپنے مذہبی فرائض اور رسوم کی انجام دہی کے صحیح طریقے شامل تھے۔ اس طرح سے میں ان کی بات چیت میں داخل ہو جاتی لوگ مجھے صاف طور پر محسوس بھی نہیں کرپاتے اور میں ملاؤں یا عورتوں سے سوالات دریافت کرنے لگتی تھی۔ بہر حال اگر میں ایک ملا سے بات چیت کرنا چاہتی تو اس ملا کی طرف' جس کے اطراف زیادہ پیرو نہیں ہوتے تھے کیونکہ بصورت دیگر ایک بات چیت کو تسلسل سے سننا اور سمجھنا مشکل ہو جاتا۔ ایک اصول کے مطابق' میں متوسط عمر یا ضعیف العمر عورتوں کو تلاش کر لیتی کیونکہ ایسے مواقع بہت محدود ہوتے تھے کہ ایسی نوجوان عورتیں مل جائیں جن کی عارضی طور سے (بذریعہ متعہ) شادی ہوئی ہو یا وہ کسی ایسے شخص یا عورت کو جانتی ہوں۔ کیونکہ ایران میں پہلی شادی کے موقع پر کنوارپن (دوشیزگی) کی اہمیت ہوتی ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ نوجوان کنواری عورتیں متعہ نہیں کرتی ہیں حالانکہ قانون انہیں اس سے منع نہیں کرتا ہے۔ قم کی پانچ عورتیں میری دوست ہو گئی تھیں جو اصولاً متعہ کی حمایت کرنے کا دعویٰ کرتی تھیں مگر ذاتی طور سے اس رواج کو ناپسند کرتی تھیں۔ ان کی عقلی دلیل یہ تھی کہ متعہ نکاح ان کی نیک نامی کو خطرے میں ڈال دیگا اور ایک موزوں مستقل شادی کے لئے ان کے مواقع

کم کردے گا(۲۴)-

بہت سے مرد اور عورت زائرین مجھ سے بات کرنے کے لئے بالکل دوستانہ اور رضامند تھے ذرا سی ابتدائی بات چیت کے بعد میں ان کو بتادیتی کہ میں اسلام میں نکاح رشادی کی مختلف اقسام کی بابت ایک کتاب لکھ رہی ہوں اور اسی لئے میں ان لوگوں کو انٹرویو کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں جنہوں نے عارضی نکاح ر متعہ کیا تھا اور میں ان کی زندگی کی داستانیں 'سرگزشت' ذاتی طور پر سننا چاہتی ہوں- اکثر ایسا ہوا کہ اس وقت ان سب نے عارضی نکاح ر متعہ نہیں کیئے تھے- کم سے کم وہ مجھ سے اس امر کا اعتراف نہیں کرنا چاہتے تھے-- لیکن بہت سے تازہ ترین معاملات cases کو جانتے تھے جو انہوں نے مجھ سے بیان کیئے-

میں نے زیارت گاہ کے کارکنوں 'خدام' کو اپنی ریسرچ کے بارے میں بتادیا اور زائرین کو انٹرویو کرنے کے بارے میں اپنے ارادے سے مطلع کر دیا تھا' انہوں نے میری ریسرچ پر زیادہ جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا البتہ انہوں نے میری ریسرچ اور انٹرویو کرنے میں 'کسی پر بھی اعتراض نہیں کیا' خاص طور سے' جب انہیں ایک بار یہ معلوم ہو گیا کہ میں ایک آیت اللہ کی نواسی ہوں اور میں نے ایسے اہم مذہبی رہنماؤں جیسے آیت اللہ نجفی مرعشیٰ اور آیت اللہ شریعت مداری کے انٹرویو کیئے ہیں تو انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا-

۱۹۸۱ء میں' میں دوبارہ قم گئی لیکن صورت حال بڑی حد تک تبدیل ہو گئی تھی- اس سے ایک سال قبل میری میزبان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا اور نسبتاً ایک جوان بیوہ ہونے کی حیثیت سے وہ اس بات سے کہ " دوسرے کیا کہیں گے "یا" لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے " مستقل طور پر پریشان رہتی تھی' اس کی پریشانی اس وقت ایک نازک سطح پر پہنچ گئی کہ جب میرے ایک اطلاع دہندہ ملاّ افشاگر' ایک دوپہر کو مکان پہ مجھ سے ملنے آگئے اور اپنے ہمسایوں کی گپ شپ کے خوف سے' مجھے بتائے بغیر اس نے اپنا مکان چھوڑ دیا اور مجھے ملاّ کے ساتھ اکیلا چھوڑ گئی' بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس کے اس اقدام نے مجھے اور ملاّ کو ایک زبردست خطرناک صورت حال

سے دوچار کر دیا اور ہم اسی طرح انقلابی محافظوں سے خطرہ محسوس کر رہے تھے اس لئے مجھے ان لوگوں سے بہت ہوشیار رہنا پڑتا تھا جن سے میرا واسطہ پڑتا تھا یا جنہیں میں ملاقات کے لئے بلاتی تھی-

سیاسی اعتبار سے اسلامی حکومت نے اپنی طاقت کو مجتمع و مستحکم کر لیا تھا یرغمال بنانے کا بحران (۸۱-۱۹۷۹ء) ابھی ختم ہوا تھا اور جنگ جاری رکھنے کے عمل کی زور دار تقریریں اور تحریریں اور امریکی حکومت کے خلاف دشمنی اور جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حلیف تھے' ان کے خلاف دشمنی' ایک نئی بلندی پر پہنچ گئی تھی فضا شک و شبہات سے بھاری تھی- جاسوسی کرنے کا ایک بے بنیاد الزام کسی شخص کو سالہاسال نہ سہی' مہینوں کے لئے جیل بھیج دینے کے لئے کافی تھا' نتیجہ میں بہت سے اپنی نجی زندگیاں مجھے بیان کرنے میں شدید تشویش محسوس کر رہے تھے' کم سے کم وہ ایک عوامی جگہ پر' یہ انکشافات نہیں کر سکتے تھے' جیسا کہ یہ ایک زیارت گاہ تھی- میں بھی اس خیال سے بہت گھبرائی ہوئی تھی کہ کہیں مجھے غلط تو نہیں سمجھا جا رہا ہے یا مجھے کسی غلطی کا ملتزم ٹھہرایا جا رہا ہو- مجھے زیارت گاہ کے خدام سے بہت ہوشیار رہنا پڑتا تھا جو لوگوں کے "موزوں" اسلامی طرز عمل کی بابت بہت ہی چوکسی اور نگہبانی کرتے تھے- نتیجہ میں' میں ایک مکالمے کو شروع کرنے میں بہت تامل سے کام لیتی تھی اور اگر میں ایسا کرتی تو اس کے افشا ہونے کا خوف مجھے روکتا تھا حالانکہ فی الحقیقت میں ملاؤں کی کافی تعداد سے اور زیارت گاہوں میں بعض عورتوں سے عارضی نکاح / متعہ کے متعلق بات چیت کرتی تھی- ہماری بات چیت ذاتی اور شخصی معاملات کے مقابلہ میں موضوع کی محویت کا رجحان رکھتی تھی اور رسمی ہوتی تھی-

ایسے شماریاتی مسائل سے مقابلہ کرتے ہوئے' میں نے دوستوں اور رشتہ داروں کے ایک نیٹ ورک پر زیادہ اعتماد کیا اور زیارت گاہوں میں زیارتی مراکز میں 'غیر محدود' انٹرویو کی اپنی تکنیک پر کم اعتماد کیا- میں نے ہر ایک کو بتا دیا کہ میں صرف ان مردوں اور عورتوں سے ملنے اور انٹرویو کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں جنہوں نے متعہ نکاح کے معاہدے کیئے ہوں- میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جب یہ نتیجہ سامنے آیا کہ

بہت سے لوگ کم از کم ایک ایسے شخص کو ضرور جانتے تھے' جس نے ایک یا دو مرتبہ عارضی طور پر نکاح (متعہ) کیئے تھے تاہم یہ بات زیادہ حیرت افزانہ تھی کہ بعض اپنے دوستوں اور شناساؤں سے براہ راست ملاقات کرنے اور ان سے یہ پوچھنے پر کہ وہ مجھ (مصنفہ) سے بات کریں' کترا گئے اور بعض نے انٹرویو کرنے سے انکار کردیا- تاہم بہت سے دوسرے لوگ بھی تھے جنھوں نے مجھ سے ملنے میں رضامندی کا اظہار کیا- ان انٹرویو+ز کے علاوہ میں نے فی الواقعہ' ہر شخص سے جس سے میں ملی' یہی پوچھا کہ مجھے اپنی کہانیاں سنائیں اور متعہ نکاح کے وہ معاملات cases بتائیں جن کی بابت وہ ذاتی طور سے جانتے ہوں- موضوع کی حسیت اور اس کی طرف لوگوں کی دوگر فتگی ambivalence' ایران میں غیر یقینی صورت حال اور بدلتے ہوئے سفری قوانین' جنھوں نے ایران میں میرے بیرون مرکز کام (فیلڈورک) کی طوالت (مدت) پر اثر ڈالا' ان سب باتوں نے وسیع پیمانے پر ڈیٹا (معلوم مواد) جمع کرنے کے طریق عمل کی بنیاد پر' ایک زیادہ بڑا نمونہ بنانے کو عملاً ناممکن بنادیا- جب میں ایران میں تھی تب اسلامی حکومت نے ایک قانون منظور کیا جس نے ان ایرانیوں کے قیام کو غیر قانونی بنادیا جو غیر ممالک میں مستقل رہائش رکھتے تھے اور اب ایران میں چھ ماہ سے زیادہ قیام نہیں کرسکتے تھے مزید یہ کہ قانون کوئی کام کرے یا نہ کرے مگر یہ وعدہ ضرور کرتا تھا کہ ہر سال صرف ایک مرتبہ آنے کی اجازت دی جائے گی- اس لئے مجھے بے حد افسوس کے ساتھ پہلی مرتبہ ایران چھوڑنا پڑا کیونکہ میری چھ ماہ کی مدت مکمل ہوچکی تھی- رسائی اور رہائش کی اجازت پر پابندیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے' میں نے اپنی ریسرچ کی جہت کو ۱۶ سوانحی خاکوں case histories اور ان کے ساتھ منسلک انٹرویو+ز کے مجموعہ کی بنیاد پر مقرر کیا-

متعہ نکاح کے رواج کی اہمیت کی پیمائش' محض اس کی شماریاتی کثرت سے نہیں کی جاسکتی- مردم شماری کے ایرانی بیورو کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۱ء میں سے گزرتے ہوئے' پہلی مرتبہ کی جانے والی عارضی (متعہ) شادیوں کی مجموعی تعداد مرد اور عورت دونوں کی بابت ۱٬۴۶ اور ۱٬۰۵ (علی الترتیب) دی گئی ہے-

Salnamih-i-Amari 1974, 43 جن عورتوں نے اپنی دوسری عارضی شادی (متعہ) کو رجسٹر کرانے پر توجہ دی' تین اور ایک کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد سے زیادہ ۱۹۸ تا ۶۰ تھی جو اسی مدت کے لئے تھی۔ (گویا) یہ بات واضح ہو گئی کہ نکاح رشادی کی یہ صورت (متعہ) تاریخی اعتبار سے اور حالیہ مستقل نکاحوں رشادیوں تک بھی' گواہوں یا اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت نہیں تھی۔ ایرانی مردم شماری میں جو ڈیٹا (معلوم مواد) فراہم کیا گیا ہے نہ تو قابل اعتبار ہے اور نہ ہی نمائندہ' تاہم عارضی شادی (متعہ) کی شماریاتی ناپائی نے اس ادارے (متعہ) کے زیر آب رتبے کو بر قرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور اس طرح اسے بہت سے ایرانیوں کے لئے غیر واضح اور معمہ ہی رہنے دیا۔ اس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جنھوں نے اسے (متعہ کو) استعمال کیا۔ عارضی نکاح (متعہ) کی بہت سی اہمیت قدرے اپنے شفاف وجود میں ہوتی ہے یہ حقیقت کہ یہ (متعہ) قانونی طور پر جائز ہے' یہ کہ مذہبی اعتبار سے اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور یہ کہ اس ظاہری محتاط کٹر معاشرے میں یہ (متعہ) معاہدہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہ تمام دیواروں اور پردوں کے باوجود یہی ایک ڈھانچہ ہے جو اصناف (مرد و عورت) کے درمیان باہمی میل جول سے منع کرتا ہے (اور) اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ غیر تقریباتی اور غیر معروف طور پر محض نجی ماحول میں متعہ نکاح کے سیدھے سادے مقررہ الفاظ (فارمولے) کی زبان سے ادائیگی کے بعد' ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔

میں نے اپنے مضمون کو جو ہیئت ونوعیت دی ہے' اس میں شریکِ مشاہدہ کے عصری شرف یافتہ' علم البشریاتی طریقے نے ایک کمزور نظارے کو پیش کیا ہے۔ عارضی نکاح (متعہ) کرنے والے افراد کی کمیونٹی (برادری) جیسی کوئی شے نہیں ہے کہ جس میں ایک شخص دوسرے کے خیمے کو اکھاڑ رہا ہو اور زن و شو کے درمیان باہمی رد عمل کا مشاہدہ ہو رہا ہو۔ دوسرے یہ کہ بہت سے عارضی زن و شوہر (متعی) ایک علیحدہ گھر بار کی تنظیم نہیں کرتے' اکثر وہ ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں اور علیحدہ فیملی یونٹ + س میں رہتے ہیں جیسا کہ ہم دیکھیں گے۔ نتیجہ میں' میں نے اپنی جدوجہد کا

رخ سوانحی خاکوں اور زندگی کے تاریخی واقعات جمع کرنے کی طرف موڑ دیا' اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ لوگ کیا کہتے ہیں اور خود کو اور دوسروں کو کیا سمجھتے ہیں' اس تناظر میں جو انہوں نے اختیار کیئے ہیں اور جو مرد و عورت (ذکور و اناث) کے فرق کے ساتھ ان کے بیانیہ اسالیب میں موجود ہے۔

میں نے اپنے ساتھ سیاق و سباق کے سوالات کی ایک وسیع فہرست رکھی اور اپنے اطلاع دہندوں کے انٹرویو+ز ایک ایسے انداز میں کیئے جن کو ایرانی "درد دل" یعنی دل پر بیتنے والی کہانیاں کہتے ہیں۔ یہ فقرہ ایک مانوس رسمی اور غیر محدود مکالمے کا حوالہ دیتا ہے۔ میں نے جو اہم ترین سیاق و سباق کی معلومات جمع کی ہیں ان میں ایسی متنوع باتیں بھی تھیں جیسے معاشرتی' معاشی اور مذہبی پس منظر' تعلیم' پیشہ' عمر' متاہلانہ زندگی' متعہ کی طرف رجحان' قانونی معلومات' متعہ کے کردار اور وظائف کی آگاہی اور اسی قسم کی باتیں شامل تھیں۔ بہر حال میں نے ایک سلسلہ وار سوالات و تفتیش کی طرف بڑھنے سے پہلے' اپنے اطلاع دہندوں کو یہ موقع دیا کہ وہ مجھے اپنی زندگی کی بابت وہ باتیں بتائیں جن سے انہوں نے سکون محسوس کیا۔

رسائی کا یہ طریقہ عورتوں کے لئے موزوں تھا۔ وہ عام طور سے اپنی زندگی کے چکروں میں' نازک واقعات کے بیان سے شروع کرتی تھیں۔ بہر حال اپنی کہانیوں کو دوبارہ بیان کرنے میں' میں نے ایک زیادہ تاریخ وارانہ فکر کا طریقہ استعمال کیا ہے اور میں اطلاع دہندوں کے بیانات کے اسلوب سے وفادار بھی' رہی جیسے جیسے بات چیت میں زندگی پیدا ہوتی گئی اور وہ قرب و انسیت سے قریب تر ہو جاتی تھیں اور میں بر محل سوالات دریافت کرنے کے ذریعہ خود عملی طور پر زیادہ حصہ لیتی اور اگر ہم محسوس کرتے کہ ہم مضمون سے کافی دور نکل گئے ہیں تو میں بات چیت کو اصل موضوع کی طرف لانے کی ہدایت کرتی۔ میں نے بعض اطلاع دہندوں کو چند بار انٹرویو کیا اور دوسروں سے بھی وسیع تر انٹرویو+ز کیئے اور بعض سے میں' باہمی شناسائی کے ذریعہ اضافی معلومات جمع کرنے کے قابل ہو جاتی۔

میں نے مختلف عمروں اور پس منظروں کی چالیس سے زیادہ عورتوں سے

باتیں کیں اور ان میں سے تیرہ سے میں نے وسیع انٹرویو+ز جمع کیئے ان عورتوں میں سے آٹھ' ایک یا زیادہ عارضی نکاحوں (متعہ) میں شامل رہی ہیں اور باقی پانچ کی سوکنیں تھیں۔ اس کتاب کے مرکزی نقطے کی وجہ سے میں نے 'بعد کی کہانیاں سوانحی خاکوں میں شامل نہیں کیں لیکن اس کے مطالعے کے حصہ ء خصوصی میں ان کی آراء اور نظریات کو شامل کیا ہے۔ اس طرح سے مرد اطلاع دہندوں کے جو نمونے یہاں شامل کیئے گئے ہیں ان میں نو انٹرویو+ز نہایت وسیع اور معلوماتی ہیں جو میں نے مردوں سے کیئے تھے اور ان میں آٹھ مرد مختلف منصبوں کے ملا تھے صرف آیت اللہ نجفی مرعشیٰ اور آیت اللہ شریعت مداری کے سوا باقی ماندہ اطلاع دہندوں کے اسماء افسانوی ہیں۔

ایک ایرانی مسلم عورت ہونے کی وجہ سے (اور) فارسی زبان (میری مادری زبان) سے میری گہری واقفیت سے اور ثقافت کی بابت میرے علم و آگہی اپنے اطلاع دہندوں پر اعتماد اور رابطہ قائم کرنے کے لئے میرا نہایت قیمتی اثاثہ تھے۔ تعین رخ کرنے' ماحول سے مطابقت پیدا کرنے' قبولیت اور زبان کی رکاوٹوں پر قابو پانے کی عام علم البشریاتی درد سری سے بچ گئی اس وجہ سے اسلامی حکومت نے میری ریسرچ پر مدت' کی جو پابندی عائد کی تھی' زیادہ تر اس کو کار آمد بنانے کے قابل ہوگئی اور ڈیٹا (فراہم شدہ معلومات) جمع کرنے میں کامیاب رہی جب کہ ایسے ہی (دشوار) حالات میں کسی دوسرے کے لئے یہ کام کرنا بڑا مشکل ہوتا لیکن ایک دیسی ر ہم وطن ہونے کی حیثیت سے مجھے سہولت رہی' دوسری طرف متوطن ایرانی اور عورت ہونے کی حیثیت سے میری اپنی مجبوریاں بھی تھیں۔ مجھے بعض پابندیوں پر سختی سے عمل کرنا پڑتا تھا جو عفت و عصمت' جنسی فاصلہ پسندی اور عورت کی شائستگی اور معقولیت کی روایتی توقعات کی بابت تھیں اور یہ ایسی پابندیاں تھیں جن سے شاید ایک بیرونی شخص کو مستثنیٰ کردیا جاتا۔

میری مہم کی منفرد حیثیت اور یہ حقیقت کہ میں ایرانی بھی تھی مگر میں عملی طور پر ایرانیوں کے درمیان نہیں رہتی تھی۔ تاہم ان دونوں باتوں نے مجھے اور میرے اطلاع دہندوں کو 'فاصلہ ء شناسائی' کی استطاعت دی .Crapanzano 1980, 12

کہ جس نے میرے اطلاع دہندوں کی یہ حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی زندگیوں کے بعض آشنا پہلوؤں کے سلسلہ میں کھل جائیں اور میرے ساتھ گفتگو میں حصہ لیں۔ مجھے خوشی تھی اور حیرت بھی کہ ان میں سے بہت سے افراد میرے سوالات سننے اور ان پر ہوشیاری کے ساتھ غور و فکر کرنے اور اپنی زندگیوں کی کہانیاں سنانے کے متمنی تھے' بہت سی عورتوں کے لئے یہ ایک موقع تھا' جیسے وہ اپنی تمام زندگی ایسے مناسب و موزوں موقع کا انتظار کر رہی تھیں کہ وہ کسی کے سامنے اپنے دل کو باہر رکھ دیں' جو انہیں سننے کے لئے تیار ہو۔

میرے بہت سے مرد اطلاع دہندہ' مختلف منصبوں اور مرتبوں کے ملا تھے میں نے ان میں سے چند ایک سے قم اور مشہد کی زیارت گاہوں میں ملاقات کی تھی اور بعض ایسے تھے کہ جن سے مجھے دوسرے ملاؤں نے ملاقات کرائی تھی اور جن کا میں نے انٹرویو کیا تھا' جب میں نے یہ کہا کہ مجھے ان مردوں سے متعارف کرایا جائے جنہوں نے عارضی (متعہ) شادیاں کی تھیں مجھے اکثر ملاؤں سے رجوع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چونکہ وسیع پیمانے پر یہ یقین کیا جاتا ہے اور بہت سے ملاؤں نے بھی ہدایت کی کہ مذہبی شخصیات 'روحانیاں' دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں متعہ نکاح کے معاہدے کرنے کی طرف زیادہ مائل تھے شاید ملا اپنی مذہبی علمیت 'قدو قامت اور عوامی کردار کی وجہ سے عام طور سے زیادہ متفق نظر آتے تھے اور ایسے موضوعات پر دوسرے آدمیوں کی نسبت گفتگو کرنے کے لئے زیادہ رضامند ہوتے تھے' ایک وجہ یہ بھی تھی' چونکہ میں نے اس مضمون کے متعلق ابتدائی شیعہ ماخذ کی کتابیں پڑھی تھیں' میں انہیں' ان کی علمی سطح پر بات چیت اور بحث میں مصروف رکھنے کے قابل تھی۔ میرا یقین ہے کہ اس بات نے نہ صرف ان کا شرف بلکہ ان کی رضامندی بھی حاصل کرلی کہ وہ مجھ سے گفتگو کریں۔ حالانکہ اکثریت سازی کرتے ہوئے ملا ہی واحد لوگ نہیں تھے جو عارضی نکاحوں / متعہ کا بندوبست کرتے تھے۔ دوسرے آدمی بھی عارضی نکاح / متعہ کا فائدہ اٹھاتے تھے جیسا کہ میری خاتون اطلاع دہندوں کی سرگزشتوں سے واضح ہوگا۔

ملا مذہبی تعلیم و تربیت کے ایجنٹ ہیں جو زیارت گاہوں' مسجدوں اور ان کے

گھروں میں لوگوں کے لئے کثیر اور طرح طرح کی مذہبی رسوم اور دعائیں پڑھا کرتے تھے اس کے نتیجہ میں وہ خاندانوں اور افراد کے درمیان الحاق واتحاد قائم کرتے ہیں اور اس طرح وہ مردوں' عورتوں اور ان کے خاندانوں کے وسیع ترنیٹ ورک + س سے واقفیت حاصل کرلیتے ہیں یہ امر انہیں ایک طاقتور حیثیت عطا کرتا ہے اور چونکہ شاید وہ عزت وعظمت' جو ان کے مرتبے' کردار اور وظائف سے وابستہ ہے اس لئے بہت سے یقین رکھنے والے مردان پر رشک کرتے ہیں اور بہت سی عورتیں بالخصوص وہ' جو مطلقہ ہیں یا بیوہ انہیں سکون' رہبری اور مذہبی تصدیق کے لئے تلاش کرلیتی ہیں جس طرح خاتون اطلاع دہندگان تھیں اسی طرح یہ مرد اپنی آراء میں نہایت تعاون کرنے والے اور صاف گو تھے - ان کے بیانات عورتوں سے مختلف تھے تاہم وہ اپنے انفرادی تجربات کے بارے میں بات چیت کو بالعموم نظر انداز کرتے تھے وہ متعہ نکاح کے ادارے کے متعلق زیادہ تر عام اصول بیان کرنے اور طویل بیانات کا خلاصہ کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے وہ متعہ نکاح کے عوامی پہلوؤں پر زور دینے کا رجحان رکھتے تھے شاید یہ حقیقت کہ ان کی اکثریت ملاؤں پر مشتمل تھی -- یا یہ کہ ان سے انٹرویو کرنے والی ایک عورت تھی - ایسے خوش گوار رد عملوں کی تشریح جزوی طور پر کرتے ہیں - انہوں نے بار بار زور دیا کہ 'کیا ہے' پر غور کرنے کے بدلے میں' کیا (صلہ) ہونا چاہئے ؟' پر زور دیا ان میں سے بعض مطالعہ ء متعہ کے لئے میرے ارادوں کی بابت بے حد متجسس تھے انہیں انٹرویو کرنے میں کوئی افادیت نظر نہیں آتی تھی اور عورتوں سے گفتگو کرنے میں تو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تھا' بالخصوص جب وہ اپنی ذاتی آراء کا اظہار کرچکے ہوتے تھے - ان کا استدلال تھا کہ اس کام کی بجائے مجھے مطالعہ ء اسلامی قانون کے لئے اپنا وقت وقف کرنا چاہئے (تھا) ان کی نظر میں اس ادارہ متعہ کو سمجھنے کے لئے یہی مطالعہ کافی تھا بہت سے لوگ مدرسانہ رسائی رکھتے تھے اور یہ حیرت کی بات نہ تھی کہ وہ اچھے واعظ ثابت ہوئے تھے -

اس کتاب میں نسلی جغرافیہ کا جو ڈیٹا (معلوم مواد) دیا گیا ہے' اس نظریئے کی تصدیق کرتا ہے' چونکہ جنسی فاصلہ پسندی کا ڈھانچہ اور وہ خاص حیثیت جو معاشرتی

ڈھانچے میں مرد اور عورتیں رکھتے ہیں' اور ہر ایک نے مختلف نتائج ظاہر کیئے ہیں حالانکہ انہوں نے حقیقت کے مدرکات کو حاشیے سے باہر تک پھیلادیا ہے۔ see Rosen 1978, 562 دوسری طرف یہ ڈیٹا (معلوم مواد) اس نظریے کو چیلنج کرتا ہے جو ایران میں مرد و عورت کے جنسی فاصلوں کے ڈھانچے کے تصور کی تجسیم بنانے کا رجحان رکھتا ہے اور اس امر کا یقین رکھتا ہے کہ یہ جامد' معلوم مواد اور غیر متغیر ہے see vieill 1978 اور مرد و عورت (اصناف) کے احساسات وافکار' ان کے رشتے اور باہمی عمل و رد عمل جو اس مطالعے سے ابھر کر سامنے آتے ہیں' مختلف ہیں نہ صرف ان سے جن کا بیرونی مشاہدین نے ادراک کیا ہے بلکہ اس سے بھی مختلف ہے جو سرکاری شیعہ نظریے نے پیش کیا ہے عارضی نکاح / متعہ کے سلسلہ میں عورتوں کے تجربات کا مختلف النوع ہونا اور ان کے محرکات کے نطق و گویائی سرکاری 'روحانی کہانی' Myth کو چیلنج کرتے ہیں۔ متعہ نکاح کے حصول کے لئے عورت کی قوت محرکہ صاف طور پر مالی مسئلہ ہے اور یہ اہم گمان ہے کہ تمام عورتیں قدرتی طور پر مفعول Passive ہیں اور اپنے مادی اور جنسی تعلقات میں بھی یہی (مالی) مقصد پیش نظر رکھتی ہیں میرے مقالے کی تحقیق نے نہ صرف عورتوں اور قانون سازوں کے درمیان مدرکات کے انتشار و انحراف کو پیش کیا ہے بلکہ یہ خود عورتوں کے درمیان بھی ہے۔ ایک منطقی نتیجہ کی حیثیت سے میں نے یہ کوشش کی ہے کہ میں اس یقین کا بوجھ اتار دوں جو رشتۂ نکاح کرنے اور تعلقِ زنا قائم کرنے میں صرف مردوں کے "ہمیشہ مستعد کردار" ever- active role ادا کرنے کی حمایت کرتے ہیں۔

متعہ نکاح کے ادارے کی معاشرتی تاریخ اور حقیقی عمل کی بابت ڈیٹا (معلوم مواد) کا اختصار' اس رواج کے بہت سے معاشرتی ثقافتی پہلوؤں کے تعین حدود اور خاکہ سازی میں رکاوٹ ہے حالانکہ بے بنیاد باتیں اور 'لکیر کی فقیر قسم' کی باتیں بکثرت ہیں' متعہ کی بابت حقیقی عمل اور معاشرتی حالات کی بابت ٹھوس معلومات کی کمی ہے۔ ایران میں عارضی نکاح / متعہ کی معاشرتی تاریخ کے پہلوؤں کی دوبارہ تشکیل کے لئے' میں نے ذیل کے مخارج و منابع پر اعتماد کیا ہے۔

گذشتہ دو صدیوں کے دوران جو مغربی سفارت کار' سیاح اور مسیحی مبلغ کسی پیشہ ورانہ ضرورت یا کسی دوسرے کام کی غرض سے اس سرزمین سے گزرے' ان کی یادداشتوں سے ہم ایران میں متعہ نکاح کے رواج (عمل) کی جھلکیاں دیکھ سکتے ہیں Morier 1855; Sheil 1856; Binning 1857; Wille 1866; Curzon 1892; Browne 1893; Wishard 1908; Sykes 1910; Wilson 1941. ہم فی الواقعہ کچھ نہیں سیکھتے' تاہم حصہ لینے والوں کے سلسلہ عمر کی بابت ہم ان کے معاشرتی' معاشی' پیشہ ورانہ یا تعلیمی پس منظروں کی ایک تصویر بھی حاصل نہیں کرپاتے- عارضی نکاح / متعہ میں مضمر زناکاری سے کشش کئے گئے اور اکثر اوقات خوف زدہ بھی کیئے گئے' مشاہدین نے اپنی نسلی برتری کے تعصبات کو آزادی کے ساتھ بیان کیا ہے "لکیر کی فقیر" باتیں' سنی سنائی باتیں' قدرو قیمت کے حامل فیصلے اور غیر منطقی خیالات بیان کئے ہیں- مثال کے طور پر ڈیلارے بیان کرتا ہے: 'یہ نچلے طبقے کی عورتیں ہیں جو 'صیغہ' کہلاتی ہیں یا زیادہ صحیح طور پر 'متعی' کہلاتی ہیں جنہوں نے خود کو اس مقصد کے لئے وقف کررکھا ہے- De lorey and Sladen 1907, 130 یا مشہد کا شہر جہاں متعہ عام رہا ہے' ایک ایسے شہر کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے: 'شاید ایشیا میں سب سے زیادہ مخرب اخلاق شہر ہے'- curzon1892,165 ڈاکٹر لورے De Lorey اپنی کتاب Queer Things About Prsia (فارس کی بابت عجیب و غریب باتیں) میں 'عارضی نکاح / متعہ کا ما قبل اسلام ایرانی رسم ورواج سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں: عارضی نکاح / متعہ اہل فارس کا ایک قدیم ادارہ ہے اگر کوئی ایک روایتی داستان کے ذریعہ فیصلہ کرسکتا ہے جو یہ کہتی ہے کہ ایران کے ہرکلیز' رستم نے ایک تفریحی شکار کے دوران تہمینہ سے ایسا معاہدہ (متعہ) کیا جو شاہ سمنگان کی بیٹی تھی' ایک فرزند نامور' سہراب پیدا ہوا De lory 1907,129.

تقریباً بیس برس قبل بنجامن (۱۸۸۷ء) نے یہی داستان بیان کی ہے لیکن فارسی ناموں کے زیادہ درست تلفظ کے ساتھ بیان کیا ہے- لگتا ہے کہ اس نے بھی

داستانی شوہر اور بیوی کے درمیان ملاقات کی "مختصر طوالت" کو اس نکاح کی صورت (متعہ) کی عارضی حیثیت کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے اس حقیقت کی بنیاد پر کہ شیعہ مسلموں کو مجوسیوں (آتش پرستوں) کے ساتھ عارضی نکاح / متعہ کرنے کی اجازت ہے' بنجامن اعلان کرتا ہے: 'نکاح / شادی کی یہ صورت form اس کی زرتشتی بنیاد ہے جو رستم و تہمینہ کے متعہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی شہادت ہے۔

Benjamin 1887, 451

قدرے پیچیدہ اور علامتی کثیر زنی نکاح (ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا رواج) جو زمانہ ما قبل اسلام میں زرتشت کے پیرووں میں رائج تھے' بلاشبہ عرب میں رواج پذیر ما قبل اسلام کے نکاحوں / شادیوں کی صورتیں Forms بعض بنیادی خصوصیات میں مشترک ہیں تاہم ان یکسانیتوں کی بابت ایک گفتگو / بیان' اس تحقیقی موضوع کے دائرے سے باہر ہے یہ کہنا ہی کافی ہے کہ حالانکہ ظاہری طور پر عارضی نکاح کی صورت (کوئی معروف علاقائی اصطلاح نہیں پائی جاتی تھی) ایران ما قبل اسلام میں وجود رکھتی تھی (اگرچہ) یہ ویسی نہ تھی جیسے نکاح کا ادارہ ہے' اپنے زرتشتی معنی و مفہوم میں شوہر یا خاندان کا سربراہ یہ حق رکھتا تھا کہ وہ اپنی بیوی (یا اپنی بیٹی) کو -- ایک رسمی طریق عمل کے ذریعہ اور ایک رسمی درخواست کے جوابی عمل میں -- عارضی بیوی کی حیثیت سے ایک خاص مدت کے لئے اپنی ہی برادری (کمیونٹی) کے کسی دوسرے آدمی کے حوالے کر دے Perikhanian 1983, 650; Parsa et al 1967, 123-31; cf. surushian 1973,183-84 ایسی صورت میں بیوی مستقل طور پر اپنے پہلے شوہر کے پاس مستقل نکاح میں رہتی' جبکہ بالکل اسی دوران اپنے ہم وطن مرد کے ساتھ ایک عارضی نکاح میں بھی ہوتی۔ اس عارضی ملاپ کے دوران اگر کوئی بچہ (بچے) پیدا ہوتا رہوتے تو وہ بیوی کے مستقل شوہر سے منسوب ہوتا تھا یا بیوی کے (بیٹی ہونے کی صورت میں) باپ کے نام منسوب ہوتا' جیسا بھی معاملہ ہو (۲۵)-.Perikhanian1983,650

متلاشی اہل مغرب سے مختلف' حالیہ برسوں سے ایرانی دانشوروں نے مرد و

عورت یا معاشرہ کے لئے عارضی نکاح/ متعہ کے مضمرات بیان کرنے' دستاویزی قلم بنانے' ڈراما کرنے یا تجزیہ کرنے پر ذرا سی توجہ مبذول کی ہے (۲۶)-۱۹۰۶ء کے آئینی انقلاب نے دانشوروں میں دانش ورانہ شدت احساس اور جوش و جذبہ پیدا کیا اور انہیں حسب موقع و محل براہ راست موقف اختیار کرنے کے لئے ابھارا ہے- ایسے مسائل' جیسے پردہ' بچوں کی شادی اور عورتوں کے لئے تعلیمی مواقع کی کمی پر لکھا گیا- بہر حال عارضی نکاح/ متعہ کے مضمون کی بابت مشکل ہی سے براہ راست یا موزوں اظہار کے ساتھ تبصرے کیئے گئے یا ایران میں یا دنیا میں کہیں اور' مردوں اور عورتوں کے لئے اس کے مضمرات پر اظہار خیال کیا گیا ہو-

اس مرکزی خیال کو عملی طور پر چند ناول نگاروں نے اپنایا جنہوں نے عارضی نکاح/ متعہ کے رواج کی مختلف جہتوں کو بڑھی ہوئی دلالت اور شائستگی کے ساتھ ڈرامائی انداز میں لکھا' بالخصوص عورتوں پر اس کے منفی اثرات بیان کیئے- مشفق کاظمی (۱۹۶۱ء) نے اپنی ایک ناول 'تہرانِ مخوف' میں اسے ایک ذیلی موضوع کی حیثیت سے' ایک عارضی بیوی (متعی) کی خستہ و برباد زندگی کی منظر کشی کی ہے جو معاشرتی زندگی کی ایک غیر رضامند شکار تھی- چوبک (۱۹۶۷ء) اپنی طویل کہانی 'سنگ صبور' میں ایک عارضی بیوی (متعی) کی زندگی اور موت پر روشنی ڈالتا ہے لیکن وہ عورت کو ایسی آواز نہیں دیتا کہ وہ اپنے خیالات واحساسات کا اظہار کر سکے' وہ کہانی کی ابتدا ہی میں قتل کر دی جاتی ہے-

آل احمد (۱۹۶۹ء) نے اپنی مختصر کہانی میں جس کا عنوان 'جشن فرخندہ' ہے اس رواج کی تدبیر عمل کو ایک مذہبی رہنما کے ذریعہ روشنی میں لاتا ہے جس کو ۱۹۲۶ میں حکم ملا ہے کہ وہ حکومت کے زیر اہتمام ہونے والی عورتوں کی حریت پارٹی میں شرکت کرے (۲۸)- حکومت کے نئے نافذ کردہ قانون بے پردگی سے بغاوت کرتے ہوئے مگر شاہی حکم کی خلاف ورزی کا ارادہ نہ کرتے ہوئے ایک اعلی منصب کا ملا ایک دوست کی بیٹی سے دو گھنٹے کے لئے ایک عارضی نکاح/ متعہ کرتا ہے- وہ اپنی دو گھنٹے کی بے پردہ عارضی بیوی کے ساتھ تقریب میں شرکت کرتا ہے اور ٹھیک اسی وقت

اس دوران' وہ گھر پر اپنی (مستقل) بیوی کو الگ تھلگ رکھتے ہوئے بے پردگی کے ریاستی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

گلستان (۱۹٦۷ء) اپنے ناول 'سفر عصمت' میں نہایت مہارت کے ساتھ 'ایک نوجوان توبہ کرنے والی بازاری عورت کی 'عصمت فروشی سے عارضی نکاح / متعہ کی طرف منتقلی کو ڈرامائی انداز میں دکھاتا ہے اور 'عصمت فروشی اور عارضی نکاح / متعہ کے درمیان ایک تشکیلی متوازیت کا خاکہ کھینچتا ہے اس جدو جہد میں اس کا رہبر ایک نوجوان خوبصورت ملا ہے۔ آخر کار جمال زادہ (۱۹۵۴ء) اپنے ناول 'معصومہ شیراز' میں ایک بدنام صیغہ (متعہ) عورت کی روح کے حسن کا ایک اعلیٰ منصب ملا کی کثرت جماع کی عادی اور کمینی روح سے موازنہ کرتا ہے۔

پہلوی حکومت کے آخری دو عشروں میں کئی حلقوں سے عارضی نکاح / متعہ کا موضوع' حملوں کی زد میں آیا۔ ان میں خواتین کے جرائد جیسے 'زنِ روز' (آج کی عورت) بھی شامل تھے۔ Zan-i-Ruz, see also Manuchihrian 1978.

بہر حال ان تنقیدی مضامین کے تیز و تند جوابی عمل نے' بعض مذہبی رہنماؤں کو اظہار خیال کرنے پر اکسایا اور مرحوم آیت اللہ مطہری نے نمایاں حصہ لیا (۲۹)۔

عمرانی علوم کے مطالعات کی شدید کمی' اس موضوع کی بابت مذہبی اور قانونی دستاویزات کی کثرت کی مخالفت میں جمی ہوئی ہے (۳۰) اسلام میں عورت' نکاح اور خاندان کے متعلق بے شمار کتابیں اور مضامین لکھے گئے ہیں ان سب نے قانون کے قانونی اور اخلاقی پہلوؤں پر زور دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کیا ہونا چاہیئے؟ سنی مسلمانوں کے الزامات 'زناکاری' کے دوش بدوش' اکثر مذہبی قانونی دستاویزات' ادارۂ متعہ کے دفاع پر مشتمل ہیں۔ مغرب کی نئی مخالفتوں سے مقابلہ آرائی کرتے ہوئے' بہر حال بعض تعلیم یافتہ ایرانی عورتوں اور مردوں کی طرح متعہ کی سرکاری شیعہ تشریح سرک کر' نکاح / شادی کی ایک صورت کی حیثیت سے اس کے دفاع میں آگئی ہے اور ہم عنصر معاشرہ کی ضروریات کی مطابقت کے حوالے سے اس ادارے کی صداقت ثابت کی جارہی ہے۔

ان سب شائع شدہ ذرائع کے ڈیٹا (معلوم مواد)' عارضی نکاح / متعہ مردو

عورت تعلقات' عورت مرد' جنسیات' عصمت فروشی اور اسی قسم کے دوسرے مسائل کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ سب مردوں کی تحریریں ہیں خواہ اس مضمون کی طرف حقارت آمیز یا ہمدردانہ رویہ ہو یا تنقیدی یا حمایتی انداز اختیار کیا گیا ہو۔ اس مضمون کے متعلق عورتوں کے اپنے خیالات اور مدرکات کو بے سروپا باتیں تصور کیا گیا ہے اور روایت کے مطابق ان باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔

مختصر تشریحات

تمہید

(۱) اصطلاح 'متعہ' کی بنیاد عربی زبان ہے اور اس کا ترجمہ کیا گیا ہے جیسے 'مشروط نکاح'۔ 'حق متمتع' نکاح' عارضی نکاح' اور 'طے شدہ معاہدہ' نکاح حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ 'مسرت کا نکاح / شادی' ہے۔ ہم نے یہاں اصطلاح 'عارضی نکاح / شادی' استعمال کی ہے کیونکہ یہ متعہ نکاح کی فارسی اصطلاح کا زیادہ صحیح ترجمہ ہے جواز دواج موقت (نکاح جس کا وقت / میعاد مقرر) ہوتی ہے۔

(۲) اگرچہ شخت Schacht یہ دلیل دیتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے 'متعہ' کی روایت کو ممنوع قرار دیئے جانے پر اسے ترک کر دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور اسے (عمرؓ کی روایت کو) دوسری متبادل روایات کے مقابلے میں زیادہ معتبر کیوں نہ تصور کیا جائے۔ Schacht,1950, 267 بہر حال یہ سوال کہ متعہ پر واقعتاً کس نے پابندی لگائی؟ یہاں موضوع بحث نہیں ہے میں مقبول عام شیعہ عقیدت کو تسلیم کروں گی جو حضرت عمرؓ کو اس پر پابندی عائد کرنے کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

(۳) بعض سنیوں نے اس قانون کو چالاکی سے زیر دام لانے میں قطعی

جدت طبع سے کام لیا ہے' یہ کہ وہ نجی طور پر ایک ٹائم ٹیبل سے اتفاق کر لیتے ہیں لیکن اسے نکاح / شادی کے معاہدے میں شامل نہیں کرتے اور مخصوص وقت کے خاتمے پر' شوہر طلاق کا فار مولا زبان سے ادا کرتا ہے اور اس طرح شادی کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے- See "Muta" 1927, 775; Levy 1933, 2: 149; Snouck Hurgronje 1931,12-13

(۴) اہل تشیع' شیعہ فقہ (قانون) کی بنیاد کو امام جعفر صادقؓ (وفات ۷۶۵ء) کے فرمودات سے بتاتے ہیں جو رسول اکرم محمدؐ کی آل اولاد میں سے ہیں اور شیعوں کے امام ششم ہیں جیسا کہ دوسرے بارہ امامی شیعوں کی طرح امام صادقؓ کو مبرا عن الخطا سمجھتے ہیں Nasr 1977,14 اس لئے ان کے فرمودات میں غیبی اختیار تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کے تصورات اور اعلانات' شیعہ فقہ کے ایک سب سے زیادہ مخصوص مخرج Source کی تشکیل کرتے ہیں- دسویں صدی عیسوی کے آخری حصے کے بعد تین شیعہ علماء نے شیعہ فقہ کو منظم کیا اور باقاعدہ ترتیب دیا تھا ان میں سے ایک مشہور و معروف (عالم) گیارہویں صدی کے ابتدائی دور کے عالم شیخ ابو جعفر محمد ی طوسی (۱۰۶۷-۹۵۵ء) تھے جن کی کتاب 'النہایہ' (۱۹۶۴ء) سے میں نے وسیع پیانے پر فائدہ اٹھایا ہے دوسرے میں نے اس دور کی ایک یادو بہت اہم کتابوں کو تاریخی ادوار سے اور تاریخی ترتیب کے ساتھ منتخب کیا ہے' ان میں شامل ہیں: رشید الدین المیبودی نے خواجہ عبداللہ انصاری (۱۰۶۹-۱۰۰۶ء) کی تفسیر کے بارہویں صدی کے ایڈیشن کو مرتب کیا ہے جو کشف الاسرار وحدت الابرار (۶۱-۱۹۵۲ء) کے نام سے مشہور ہے- شیخ ابو الفتوح حسین ابن علی رضی کی بارہویں صدی کی تفسیر (۶۸-۱۹۶۳ء) محقق نجم الدین ابو القاسم جعفر حلی (۷۷-۱۲۰۵ء) شرائع الاسلام (۱۹۶۸ء) اور 'مختصر نافی' (۱۹۶۴ء) جیسا کہ حلی کی باقاعدہ مربوط کتاب کو مذہبی اور فقہی تعلیمات میں نہایت وسعت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے' میں نے دوسروں کے مقابلہ میں اس کے منفرد اسلوب سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے- دیکھئے 'خدامز لمعالع' مصنفہ مہدی غفنفری

(۱۹۵۷ء) : یہ مصنف یہ تسلیم کرتا ہے کہ 'لمعائع' کا یہ نسخہ محمد ابن مکی آملئی جزینی (۸۴-۱۳۳۳ء) کی کتاب 'لمعائع دمشقیہ' کی شرح ہے یہ مصنف (آملئی جزینی) شہید اول کے نام سے بھی معروف ہے اور یہ کہ یہ کتاب ابتدائی طور پر زین الدین ابن آملئی الجبعی (۵۸-۱۵۰۶ء) کی کتاب 'روضۃ البہائیہ' سے لی گئی ہے جو 'شہید ثانی' کے نام سے بھی معروف ہے ان مصنفین کی عظیم علمی کتابیں موجودہ دور میں قم اور مشہد کے مذہبی مراکز میں بطور نصابی کتب استعمال کی جاتی ہیں اس ماخذ کی مقبولیت کی وجہ سے میں اس رواج کی پیروی کروں گی اور حوالے کے لئے مصنف کے نام کی جگہ مضمون / موضوع کو بیان کروں گی : 'کتاب النقض' (۱۹۵۲ء) مصنفہ ابو الجلیل رضی قزوینی (پندرہویں صدی) کتاب 'حلیت المتقین' مصنفہ علامہ محمد باقر مجلسی (۱۷۰۰-۱۶۲۸ء)- میں نے معاصر علماء کی کتب سے 'آئین ما' (۱۹۶۸ء) مصنفہ محمد حسین کاشف الغطاء (۱۹۵۴-۱۸۷۷ء) مذہبی کتابوں کی شرحیں 'توضیح المسائل' مصنفہ آیت اللہ خمینی (ولادت ۱۹۵۲ء)- اور دوسری کتاب مصنفہ حاج سید ابو القاسم خوئی (ولادت ۱۸۹۹ء) 'شیعہ اسلام' (۱۹۷۷ء) مصنفہ آیت اللہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی (۸۲-۱۹۰۳ء) اور 'نظام حقوق زن دراسلام' (اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق ۱۹۷۴ء) مصنفہ آیت اللہ مرتضیٰ مطہری (وفات ۱۹۷۹ء)- آخر الذکر مصنف نے اسلام میں عورت کی حیثیت 'نکاح اور جنسیت کے متعلق نہایت بسیط لکھا ہے-

(۵) خاص مسائل کی وضاحت کے لئے اپنی مذہبی تشریحی کتابوں میں آیت اللہ حضرات نے جہاں کوئی خاص جواب یا وضاحت کی ہے وہاں نشان P استعمال کیا گیا ہے اس کتاب میں آیت اللہ خمینی کے دو نسخے استعمال کیئے گئے ہیں ان میں ایک پر کوئی تاریخ درج نہیں اور دوسرے پر ۱۹۷۷ء کا سال لکھا گیا ہے اس لئے جہاں بھی حرف P مختص کیا گیا ہے تو یہ اس خاص صفحے کے نمبر کا حوالہ ہے-

(۶) ان کے علاوہ جو مخصوص نہیں ہیں' وہ میں نے فارسی سے انگلش میں دوسرے تمام تراجم کیئے ہیں-

(۷) حالانکہ دونوں صورتوں (مستقل نکاح اور متعہ) کے بیچ قانونی طور پر

یکساں حقوق رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں عارضی ملاپ سے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کسی حد تک بدنامی در سوائی کا معاشرتی درجہ سمجھا جاتا ہے اس وقت جب کسی (صحیح) بچے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو ان دو رشتوں کے درمیان اختلافات کو ذیل کے محاورہ سے اس طرح بیان کیا جاتا ہے :'کیا میں صیغہ (متعہ) سے پیدا ہونے والا بچہ ہوں؟'

(۸) آئیڈیالوجی ر نظریہء حیات سے میرا مفہوم ہے 'ثقافت کا وہ حصہ جس کا تعلق عقیدہ وقدر کے نمونوں کے قیام اور دفاع سے ہوتا ہے-' Fallers, cited by Geertz 1973, 231

(۹) عارضی نکاح (متعہ) کے بندھنوں کے ڈھیلے پن کو ان تبصروں سے نمایاں کیا جاسکتا ہے جو حجتہ الاسلام مہدوی کرمانی نے جریدہ ہفت روزہ 'زن روز' (آج کی عورت) کے وقائع نگاروں سے بات چیت کے دوران کیئے تھے جنہوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ اس صورت کی شادی میں عورتوں اور بچوں کی حیثیت کی وضاحت کریں-انہوں نے کہا : 'میں نے اپنی بہنوں کو اکثر وبیشتر یاد دلایا ہے کہ نکاح کرنے کا حق ان کے پاس ہے جہاں تک ممکن ہو سکے ایک دستاویز (تحریر) کے بغیر عارضی نکاح (متعہ) نہ کریں اگر آپ ایسا کرنے (کسی دستاویز کے بغیر نکاح کرنے) پر رضامند ہیں تو ایک آدمی ایک ماہ یا دو ماہ کے لئے عارضی نکاح (متعہ) کرنے پر زیادہ مسرت محسوس کریگا اور پھر وہ اپنے کاروبار کے لئے رخصت ہو جائے گا بالخصوص اس وقت کہ جب یہ آدمی غیر ذمہ دار اور نکما واقع ہوا ہو-اب چونکہ یہ عارضی نکاح (متعہ) ہے (اس لئے) عدالتیں قانون پر پوری قوت سے عملدر آمد نہیں کراتیں-اس لئے ایک بچہ جو اس قسم کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے 'اپنے باپ کو نہیں جانتا تو جب وہ (ایسی عورتیں) ان کی ولدیت قائم کرنے سے قاصر ہوتی ہیں تو عدالت سے رجوع کرتی ہیں اس لئے کہ ایک شخص ایک قیاسی نام 'حسن علی' رکھتا ہے تو ہم اسے ولادت کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کر سکتے-' Zan-i Rauz: 1986, 1060, 16.

(۱۰) 'لعن کا طریقہء کار حسب ذیل ہے :ایک شخص کو جس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے جج کے سامنے چار مرتبہ قسم کھانا پڑتی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا ہے- تب

اسے پانچویں بار 'لعنت ابدی' کا حلف اٹھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ 'خدا کا عذاب مجھ پر نازل ہو اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں' تب جج اس کی زوجہ سے کہتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے الزامات پر اپنا ردیہ ظاہر کرے۔ اگر وہ اس کے الزامات کو تسلیم کرلیتی ہے تو اسے سنگسار کردیا جائے گا اور اب اگر وہ اصرار کرتی ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے تو اسے چار مرتبہ قسم کھانا پڑتی ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ تب پانچویں بار جج اسے حلف اٹھانے اور یہ کہنے کے لئے کہتا ہے کہ 'خدا کا قہر مجھ پر نازل ہو اگر وہ (شوہر) حق پر ہے'۔ تب جج اس مستقل نکاح رشادی کو ہمیشہ کے لئے منقطع کردیتا ہے۔ شوہر کے کوڑے مارے جائیں گے اگر وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ اور (بصورت دیگر) اگر وہ حق پر ہوتا ہے تو زوجہ کو سنگساری کے ذریعہ ہلاک کردیا جائے گا۔ Tusi 1964, 532-37; Hilli SI , 939-55 and MN, 265- 67, "Nikah" 1953, 569; Kaṭuzian 1978, 107; Langarudi 1977, 123; Shafa'i, 1973,211

(۱۱) ۱۹۷۸ء میں جیسے جیسے میری ریسرچ ترقی کرتی گئی' ایک دلچسپ مظہر کا آغاز ہونے لگا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے دعووں سے دستبرداری کے باوجود مزید تفتیش ہونے پر اپنے رشتے دار دوست یا شناسا کی شناخت کی جس نے عارضی نکاح ر متعہ کا معاہدہ کیا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ ایک عارضی نکاح ر متعہ پہلے عام تھا اور اب بھی زیادہ عام ہے جبکہ بہت سے ایرانی اقرار کریں یا تسلیم نہیں کریں گے۔

(۱۲) ان دونوں موضوعات پر ایک معاصرانہ جائزہ لینے کے لئے آیت اللہ مطہری کی کتاب 'نظام حقوق زن در اسلام' (اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق) Mutahhari 1974. اور اخلاق جنسی در اسلام و جہان غرب (اسلام میں اخلاق جنسیت اور جہان مغرب (n.d) اور اسی طرح طباطبائی (et al) کی کتاب 'متعہ ازدواج موقت' (متعہ عارضی نکاح c a 1985 دیکھئے۔

(۱۳) اسی طرح ایران کے بہت سے دیہی علاقوں اور دیہات میں متعہ ر نکاح شادی کو شرمناک سمجھا جاتا ہے جبکہ یہ فعل شہری علاقوں میں زیادہ پسندیدہ ہے جیسا کہ

دیہی بستیاں چھوٹی ہوتی ہیں اور برادریاں ایک دوسرے کے بالمقابل رہتی ہیں لوگ اپنے ہی دیہات میں متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کرنے کو نظر انداز کردیتے ہیں کیونکہ ایسے تعلقات کو راز میں رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لوگ جو عارضی نکاح / متعہ کے خواہشمند ہوتے ہیں وہ اکثر ایران میں متعدد زیارت گاہوں میں سے کسی ایک زیارت گاہ کا سفر کرتے ہیں۔

(۱۴) 'ثواب' کے لغوی معنی انعام / صلہ ہوتے ہیں اسے خدا اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک 'براہ راست رابطہ' سمجھا جاتا ہے یہ اعلیٰ ترین معبود اور اس کے بندوں کے درمیان 'خداوندی معاہدہ' ہوتا ہے اور جیسا کہ اچھے کاموں کا اچھا بدلہ دیا جاتا ہے بدلے کی توقع انعام یافتہ حمایت کے ساتھ کی جاتی ہے۔

(۱۵) حالانکہ معاصر علماء بحیثیت مجموعی یہ استدلال کرتے ہیں کہ متعہ / عارضی نکاح کا وجود صحت عامہ کو فروغ دیتا ہے (اسے برقرار بھی رکھتا ہے) اور ان (علماء) کی طرف سے صحت عامہ کا بیان' نظریاتی طور پر ایک ایسا مفروضہ ہے کہ جس کے لئے ثبوت درکار ہوتا ہے۔وہ مرد کی جنسی تسکین اور صحت عامہ کے درمیان ایک اتفاقیہ اشتراک بناتے ہیں یعنی اگر آدمی جنسی طور پر مطمئن ہیں تو صحت عامہ برقرار رہتی ہے ان علماء کا یقین ہے کہ عارضی نکاح / متعہ نہ صرف مردوں کو جنسی طور پر مطمئن رکھتا ہے بلکہ یہ انہیں پیشہ ور طوائفوں کے پاس جانے سے بچاتا ہے اس لئے صحت عامہ کی ضمانت دی جاتی ہے اور اخلاق کو بلند رکھا جاتا ہے یہ علماء عارضی نکاح / متعہ اور خطرات صحت (جیسے امراض خبیثہ جو ہم بستری سے پیدا ہوتے ہیں) کے امکان کے درمیان اشتراک کو مسترد کرتے ہیں۔
See Mutahhari 1974; Taba taba'i et. al .ca. 1985; Bihishti ca. 1980 and Bahunar et . al 1981 جہاں تک میرے علم میں ہے عارضی نکاح / متعہ کے سلسلہ میں جنسی اختلاط سے پیدا ہونے والی 'ایڈز' (بیماری) کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا ہے۔

(۱۶) اس موضوع پر لیکچر ۱۹۸۰ء میں مسجد حسینیہ ارشاد میں دیئے گئے جو شمالی تہران میں ایک مشہور و معروف مسجد اور تعلیمی مرکز ہے۔۱۹۷۸ء میں جب شاہ کے خلاف

بغاوت لحہ بہ لحہ بڑھتی جارہی تھی میں نے ایک ’قم خواتین مذہبی اجتماع‘ میں شرکت کی تھی جس میں ایک نوخیز لڑکی کلیدی واعظ تھی اس نے اسلام میں عورت کے کردار پر تقریر کی اور امام علیؑ (شیعوں کے پہلے امام اور رسولؐ کے داماد) سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی تقریر کے خاتمے پر کہا: ’مردوں کے سامنے عورت ’ذہانت‘ مذہب اور ورثے میں کم ہے۔ بعد میں ایک معروف متقی عورت جو قم میں ایک مکمل نسوانی اقامت گاہی اسکول کی ڈائریکٹر ہے‘ کے مکان پر نجی طور پر‘ میں نے اس سے انٹرویو کیا۔ بیگم بہروزی کی طرح اس نوجوان پرجوش واعظ نے کہا کہ اُسے اپنے شوہر کے متعہ نکاح / نکاحوں پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ ان کا تمنائی ہو۔ اس لئے ایسا لگتا تھا کہ اس نے غالب نظریئے (متعہ) کو پوری طرح اندرونی حیثیت دیدی تھی یہ کہ اس کی عقلیت یہ تھی کہ چونکہ مرد کی بار بار پیش آنے والی جنسی ضرورت کے پیش نظر مذہبی اور قانونی طور پر متعہ مقرر و رائج ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت تک اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ہماری میزبان جو اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر چکی تھی اور اس کی دو نوجوان بیٹیاں تھیں‘ شادی شدہ مردوں کے متعہ / نکاح کرنے کی شدید مخالف تھی‘ لیکن اپنے مذہبی معتقدات کی وجہ سے وہ عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی خود مذمت نہیں کر سکتی تھی۔

(۱۷) ہر قسم کے شادی معاہدوں کا اندراج رجسٹریشن ۱۹۳۱ء میں ایک قانونی ضرورت اختیار کر گیا‘ بہر حال اس قانون نے عارضی نکاحوں / متعہ کے رجسٹریشن پر کم ہی اثر ڈالا۔ اکثر بعض مستقل نکاح معاہدے بھی رجسٹریشن کے بغیر ہی رہتے۔ شاید اس لئے کہ اس کے بہت سے عناصر تھے۔ بہت سے چھوٹے دیہات میں قانونی نمائندوں کی کمی‘ مقامی رجسٹریشن دفاتر کا فاصلہ‘ قانون کے متعلق کم آگاہی‘ کم سنی رچھن کے نکاحوں کے متعلق اطلاع دہی سے غیر رضامندی اور اسی قسم کی دوسری باتیں۔

(۱۸) یہ نیا اور قیاسی اعتبار سے صحت کو نقصان سے بچانے کے لئے انتظام ہے‘ اگرچہ فی الحقیقت یہ صحت کے لئے نقصان دہ ہی ثابت ہوا ہے عبادت گزار اور زیارت کار جو اندرونی مقام مقدس تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں‘۔ اکثر دھکم پیل میں پھنس جاتے ہیں اور

پر جوش افراد کے لئے واپس آنے کا کوئی راستہ نہیں رہتا- میں نے بہت سی عورتوں کو دیکھا جو بھیڑ میں رہنے کی وجہ سے نقاہت محسوس کرتی تھیں- بہت چیخ پکار کے بعد اور دوسری بہت سی عورتوں کی تنبیہ سے ان عورتوں کی ہر وقت مدد کی جا سکتی تھی اور روضے کے مرد کارکنوں کی جھڑکیوں کو سنا جو انہیں تازہ ہوا کی طرف پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے-

(۱۹) دسمبر ۱۹۸۱ء میں میں نے ایک غیر شادی شدہ نوجوان عورت کا انٹرویو کیا جو قم میں ایران- عراق جنگ کی ایک پناہ گزین تھی اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ جب وہ ایک زیارت گاہ کے صحن میں چل رہی تھی' ایک ملا نے اس کے کان میں کہا کہ وہ اس کی صیغہ (متعہ زوجہ) بن جائے- اس نے مزید بتایا کہ اس نے چاروں طرف دیکھا اور مشکل سے فیصلہ کرتے ہوئے کہ اس کی کس بات نے ملا کو یہ موقع دیا کہ وہ کہے کہ وہ اس کی صیغہ بن جائے؟ اس نے یہ نوٹ کیا کہ اس نے اپنی نقاب کے اندرونی حصے کو باہر کر رکھا تھا اس نے اسے جلدی سے گرا لیا اور ملا کی متجسس نگاہوں کے سامنے اسے صحیح کر لیا اور پھر نہایت حقارت آمیز انداز میں آگے نکل گئی--

(۲۰) فولادی جالی والی کھڑکی نہ صرف صیغہ مرد اور عورتوں کی خواہشات کو قریب تر لاتی ہے مقامی لوگوں کے عقائد کے مطابق یہ دوسرے کمالات بھی دکھاتی ہے جیسے اندھے کی بینائی واپس آجاتی ہے' معذور افراد کو طاقت میسر آجاتی ہے اور بیمار کی صحت بحال ہو جاتی ہے-

(۲۱) مجھے ۱۹۸۶ء میں ایک پر کشش قانونی تنازعے کا علم ہوا جو ایک عارضی نکاح (متعہ) کے متعلق تھا جو مغربی ریاستہائے متحدہ امریکہ میں واقع ہوا تھا- ظاہراً ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ایرانی عورت اور ایک امریکی پروفیسر' نجی طور پر متعہ نکاح کے مختصر وقتی معاہدے پر متفق ہوئے تھے- متعہ نکاح کا خیال ایرانی عورت نے امریکی مرد کو تجویز کیا جو اس سے مناکحت کا طلب گار تھا جس کو اس (امریکی) نے حقیقت میں سنجیدگی سے نہیں سمجھا بلکہ اسے خوش کرنے کی حد تک سمجھا اس عورت کے نزدیک یہ ایک پابند اخلاقی اور قانونی معاہدہ تھا جیسا کہ اس نے بعد میں عدالت میں دعویٰ کیا- (بہر حال) دو سال تک کئی مرتبہ وہ اپنے

معاہدے کی تجدید کرتے رہے۔ جب امریکی مرد نے اپنی عارضی بیوی کو چھوڑ دیا تاکہ دوسری عورت سے شادی کر سکے (تب) وہ اسے عدالت لے گئی اور ایک موزوں مناکحتی تصفیے کا مطالبہ کیا۔ یہ مقدمہ ابھی زیر غور ہے۔

(۲۲) ۱۹۷۸ء میں جب آیت اللہ خمینی جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے اس وقت ایران میں آیت اللہؒ شریعت مداری سب سے اعلیٰ مذہبی رہبر تھے آخرالذکر پر' بعد میں اسلامی حکومت کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں حصہ لینے کا الزام عائد ہوا' اس لئے وہ اپنے لقب اور قیادت (کے شرف) سے محروم کر دیئے گئے یہ ایسا اقدام تھا جو شیعہ اسلام کی تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ آیت اللہ شریعت مداری نے ۱۹۸۶ء میں انتقال کیا۔

(۲۳) زیارت گاہوں میں کچھ وقت گزارنے کے بعد میں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ علاقے جو زیارتیوں کی آمد و رفت کے لئے اہم راستے تھے' ان کی فوجی نوعیت کی قدر و قیمت ہے ہزارہا زیارتی جو ان علاقوں سے گزرتے ہیں' ملاؤں کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں جو وہاں ان کے لئے بعض مطلوبہ مذہبی رسوم انجام دینے کے لئے بیٹھتے تھے۔ قم اور مشہد میں' میں نے دیکھا کہ ملا ان ظاہری دولت خیز اور نفع بخش گوشوں میں باری باری بیٹھتے تھے۔

(۲۴) میں نے قم کی ایک زیارت گاہ میں دو نوجوان عورتوں کا انٹرویو کیا ان میں سے ایک 'ایران - عراق جنگ کی پیچیدگیوں کی بابت بہت غضبناک تھی اور یہ واقعہ بھی تھا کہ وہ شادی کرنے اور مستقل آباد ہونے کے قابل نہ رہی تھی جب میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایک صیغہ (متعہ نکاح) کرنے کے بارے میں غور کر سکتی ہے؟ وہ میرے سوال پر پریشان ہوئی اور کہنے لگی: میں ان گندے ملاؤں سے نکاح کرنے کے مقابلہ میں مرنے کو ترجیح دوں گی۔ ظاہر ہے کہ اس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ صیغہ (متعہ) نکاح کے معاہدے صرف ملا ہی کرتے ہیں۔ میں نے اس امر میں کوئی دانش مندی محسوس نہیں کی کہ اس عورت سے یہ بات چیت جاری رکھی جائے۔

(۲۵) حالانکہ عارضی نکاح / متعہ کی 'زرتشتی' صورت متعہ نکاح اور عرب کے قبل اسلام نکاح یعنی 'استبزع' انٹرکورس (مباشرت کے لئے کی جاتی تھی) کے درمیان ایک مختلف النسل معاملہ دکھائی دیتا ہے آخرالذکر نکاح کی صورت میں قوت مردانگی سے

محروم ہونے کی حالت میں ایک شوہر ایک دوسرے مرد کی مدد حاصل کر سکتا ہے جو اس کی زوجہ کو حاملہ کردے۔ جب اسے اپنی بیوی کے حاملہ ہونے کا یقین ہو جاتا تو (دوسرے) عارضی شوہر کو مزید ذمہ داریوں سے نجات دیدی جاتی اور مستقل شوہر اپنے ازدواجی فرائض کی انجام دہی میں لگ جاتا' وہ بچے کے باپ کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ زرتشتی عارضی نکاح کو "برادری کے ایک فرد سے یک جہتی" کی حیثیت دی جاتی تھی لیکن 'انٹرکورس (مباشرت) کے لئے عربی 'نکاح' کو صرف حمل حاصل کرنے کا اقدام سمجھا جاتا تھا۔ Perikhanian 1983, 650; Memissi 1975, 35-36

(۲۶) غفلت شعاری یا تضحیک کے ایسے رجحانات ایران میں اب تک عام ہیں مجھے لوگوں نے بار بار چیلنج کیا جو یہ محسوس کرتے تھے کہ عارضی نکاح / متعہ کا مطالعہ' دباؤ ڈالنے والی مالی ضروریات 'ایران عراق جنگ کے دوران کے حالات 'معاشرتی و سیاسی انتشار و بد نظمی کے دوران ---ایسے حالات ہیں یقینا معمولی اور فضول سی بات ہے۔

(۲۷) دیکھئے مثال کے طور پر ایرج مرزا (n.d) فرخ یزدی (۱۹۴۱) عشقی (n.d) اور بہار (۱۹۶۵ء) کی نظمیں' جو سماجی شعور کی حامل ہیں۔

(۲۸) دسمبر ۱۹۳۶ء میں قانون بے حجابی Unveiling Act 1936 منظور کیا گیا۔

(۲۹) آیت اللہ مطہری اور جریدہ 'زن روز' (آج کی عورت) کے اہل قلم حضرات کے درمیان سلسلہء مضامین اور مبادلات کے جائزے کے لئے ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۷ء کے جریدہ 'زن روز' کے شمارے دیکھئے۔

(۳۰) متذکرہ بالا مختصر نوٹ نمبر ۱۴ دیکھئے۔

حصہ اول

قانون نفاذ کی حیثیت سے

۱۔ نکاح : معاہدے کی حثیت سے

۲۔ مستقل شادی : نکاح

۳۔ عارضی نکاح : متعہ

۱

نکاح : معاہدے کی حیثیت سے

مبادلہ 'ایک مظہر کلی کی حیثیت سے 'ابتدا ہی سے ایک کلی مبادلہ ہے
(اس میں) خوراک' تیار شدہ اشیائے استعمال 'اور یہ کہ اشیاء کا سب سے زیادہ
قیمتی زمرہ 'عورتیں' شامل ہیں...... تب یہ جان کر' حیرت نہیں ہونی چاہئے
کہ عورتیں قابل مبادلہ اشیاء میں شامل ہیں 'اس طرح وہ بلند ترین زمرے
میں ہیں 'لیکن اسی وقت 'دوسری اشیاء کی طرح' وہ مادی اور روحانی بھی ہیں۔

--Levis - Strauss

'The Elementary Structures of Kinship'

(لیوی اسٹراس : 'خاندانی رشتوں کے ابتدائی ڈھانچے')

اسلامی نکاح' مبادلہ کا ایک معاہدہ ہے جس میں ایک قسم کا (تصور) ملکیت شامل ہے۔ کچھ رائج الوقت سکے یا قیمتی اشیاء کے مبادلہ میں جو مرد' عورتوں کو ادا کرتے ہیں' انھیں جنسی ملاپ کا ایک امتیازی حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اسلامی قانون (فقہ) کے تمام مکاتیب فکر نکاح کو ایک معاہدہ / عقد' تصور کرتے ہیں یہ معاہداتی مبادلہ 'جو ایک مسلم نکاح کی روح ہوتا ہے' قانون اور مذہب کی نگاہ میں جائز ہوتا ہے۔

معاہدہء نکاح کے تصور کا تجزیہ کرنے اور معاہدہء مبادلہ کے حوالے سے زن و شو کے رشتوں کو سمجھنے کے کیا معنی ہیں؟ اس کے متعلق کم ہی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح' اس موضوع پر بھی کم ہی کام کیا گیا ہے کہ ایک ایسی تشکیل تصور' قانون

سازوں کے مفروضات کی بابت کیا انکشاف کرتی ہے جو مردوں' عورتوں اور ان کے باہمی رشتوں کی بابت ہیں یا اس پر کہ اس کے پس پردہ کیا عقلی دلیل ہے ؟(اس کتاب کے)اس حصے میں' معاہدہء نکاح کے تصور کے مواد کو یکجا و مرتکز کیا گیا ہے۔اس کے شرعی تنوعات کو کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور ان پر بحث کی گئی ہے۔ معاہدے کی منطق جو ہر جگہ پائی جاتی ہے' میں اسے روشنی میں لارہی ہوں نیز اس کے ڈھانچے اور فرائض کی پیچیدگیوں کو منظر عام پر لارہی ہوں جو ہر صنف (مرد ر عورت) کی اپنی ہوتی ہیں اور دوسروں کے مدرکات کے لئے ہوتی ہیں۔

شیعہ اسلام میں تصور معاہدہ کے مضمرات کو بیان کرنے سے میرے دو مقاصد ہیں : اول' تصور معاہدہ پر روشنی ڈالنا' تاکہ یہ مظاہرہ کیا جاسکے کہ اسلامی نظریہء حیات' عورتوں اور انثی جنسیت کے لئے زیادہ پیچیدہ ہونے کے ساتھ مرد و عورت کے متضاد احساسات کی دوگرفتگی ambivalent ہے جو ارتفاع' اور 'تجسیم' کے عام (اور تقریباً قدیم) محوری دلائل سے زیادہ اہم ہیں۔ دوم' معاشرہ میں عورتوں کے مقام کو ترقیاتی نقطہء نگاہ سے دیکھتے ہوئے' نقصان اور منافع کی بنیاد پر' ایک طویل مدت کی معنویت و تقابلی تناظر' تسلسل اور تغیر' تصادم اور مصالحت کو پیش کرنا ہے جو شیعہ مسلم عورت کی لچک دار قانونی حیثیت میں ہوتا ہے جیسا کہ وہ بچپن و لڑکپن (کنوارپنے کی عمر) کے ذریعہ بلوغت (مناکحت اور جنسیت کی عمر) تک اور پھر طلاق اور حالت بیوگی (حد شعور اور ہمشکل منافع دینے کی حالت) کے دور تک پہنچتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک مرحلہ' اپنے منفرد قانونی اور معاشرتی فرامین اور اجتماعی احکام کا حامل ہے۔

عورتوں کا مقام

گذشتہ دو عشروں کے دوران' مشرق وسطےٰ میں' مسلم عورتوں کے مقام اور حیثیت کی بابت نسلی جغرافیائی اطلاعات میں ایک ڈرامائی طاقتور لہر آئی ہے جیسا کہ علاقے کی بابت ہماری معلومات میں اضافہ ہوا ہے تاہم مسلم عورتوں کے مقام کے

متعلق مختلف آراء کا اظہار کیا گیا ہے 'اور آہستہ آہستہ یہ منظر زیادہ حیران کن ہو گیا ہے اور بنیادی طریقیاتی اور نظری سوالات پیدا ہو گئے ہیں- یہ اختلاف آرائی دونوں مسائل کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو خصوصی تناظر اور عورتوں کے مقام اور عالمی نظریات کی تصور سازی کے مسائل کے حامی ہیں- ہم یہ سب' غالب اور بظاہر مخالف تناظروں میں دیکھ سکتے ہیں جو مشرق وسطیٰ میں عورتوں کے مقام کی بابت بیان کیئے گئے ہیں-

پہلا نظریہ' جسے نظریاتی طور پر تسلیم کرنے والے' ہم عصر مسلم مبصرین-- (یعنی) ابتدائی طور پر مردوں-- نے مرتب کیا ہے- مسلم عورت کے مقام کو کمتر ظاہر کرنے کے اثرانگیز مغربی فہم وادراک کے جواب میں اسلام کا دفاع کرتے آرہے ہیں- ان علماء کے لئے علیحدگی کا نقطہ' قرآن مجید اور رسول اکرمؐ کی سنت ہے جو اسلامی قانون (فقہ) کے دو الہامی ذرائع ہیں- نتیجہ میں ان کے عقلی دلائل اور حق بجانب ثابت کرنے کے دلائل زیادہ تر یکساں ہیں- ان کی دلیل یہ ہے کہ اسلام نے نہ صرف معاشرے میں عورت کے مقام اور حیثیت کو (قبل اسلام) زمانہء جاہلیت' کی عورتوں کے مقابلہ میں 'بلند کیا ہے بلکہ اسلام' دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں عورتوں کے معاملہ میں زیادہ ترقی پسند رہا ہے اور وہ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اسلام نے شیر خوار بچوں کی ہلاکت پر پابندی لگائی' کثیر الازواجی کو محدود کیا' عورتوں کو اپنے والدین کی وراثت میں حصہ دیا اور انہیں یہ حق دیا کہ وہ اپنی مرضی سے معاہدے کر سکیں اور اپنی ملکیتوں کو فروخت کر سکیں- Abdul- Rauf 1972; Aminuddin 1938; Badawi 1972; Elwan 1974; Bihishti ca. 1980; Gazder 1973; Mutahhari 1974; Qutb 1967; Saleh 1977; Khomeini 1982; Fahim Kirmani 1975; Siddiqi 1959; Fayzee 1974; Tabataba'i 1968; Sani'i 1965 1975 ; Kashif al- Ghita, 1968; Nuri

دوسرا تناظر' عورتوں کے کردار اور مقام پر اسلام کے اثرات کی بابت ایک زیادہ تاریخی نظریئے کا حامل ہے اور اس نظریئے کو زیادہ تر جدید طرز زندگی کی حامل' تعلیم یافتہ مسلم عورتوں نے پیش کیا ہے جو پہلے نظریئے کے برخلاف بہت کم مشترک

اصل کا حامل ہے۔ مسلم عورتوں کی غیر حمایت یافتہ حالت نے انہیں مختلف اقسام کے بے شمار مسائل کی خصوصیات کا حامل بنادیا ہے جو ما قبل اسلام روایت کا تسلسل' پیداوار کا معاشی انداز' عورتوں کا پردہ اور گوشہ گیری' اصناف (مرد و عورت) کی دوری' کتابی تربیت کی کمی اور اسی قسم کے مسائل ہیں۔ علماء بھی اس اثر و نفوذ کی ابتدائی اہمیت' قرآنی نصائح وہدایات سے منسوب کرتے ہیں تاہم وہ بالعموم محتاط ہیں کہ مسلم ممالک میں' عورتوں کی کمتر حالت کے واحد ذمہ دار سبب کی حیثیت سے 'مذہب ہی کو مورد الزام قرار دیں' اس کے باوجود وہ اسلامی مذہب کے تمام تراثر کو عورتوں کی تکمیل ذات اور ترقی کا مخالف تصور کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ وراثت میں عورتوں کا حصہ مردوں کے کل حصے کا نصف ہے' یہ کہ انہیں جج یا لیڈر بننے سے روکا جاتا ہے اور یہ کہ وہ جنگوں میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ مزید بر آں' وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایک بیوی کی حیثیت سے عورت کی سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں اور شوہر ان پر کنٹرول کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو معاشرے میں اپنی تجسیم objectification کے لئے اپنا کردار ادا کرنے میں ایک کمتر درجہ دیا ہے۔(۱)

Berque 1964; Bullough 1973; Khan 1972; Memisi 1975; Mikhail 1975; Mohsen 1974; Phillips 1968; Keddie and Beck1978;Youssef 1978; Mahdavi 1985.

یہاں اسلامی قانونی کا جو مخصوص مکتب فکر زیر مطالعہ ہے' وہ شیعی اسلام ہے' ایران میں عورتوں' مردوں' جنسیت اور شادی / نکاح کی بابت شیعہ نقطہ نگاہ پیش کرتا ہے۔ بالعموم میرا استدلال' تاہم' سنی قانون اور مسلم عورت کے لئے بھی بامقصد ہے چونکہ یہ جزوی طور پر وراثت کے استثنٰی کے ساتھ' اسلامی قانون کے مختلف مکاتب فکر کے درمیان' چند بنیادی قانونی اور تصور سازی کے اختلافات ہیں جن کا عورتوں کے بنیادی حقوق' (مثلاً مالی اخراجات' اجر دلہن وغیرہ) سے تعلق ہے۔ قانونی تصور سازی کی یہ وحدت' مخصوص اسلامی نظریئے کے حوالے سے اپنی منفرد تاریخی حیثیت رکھتی ہے جو قرآن مجید کو خدا کا کلام سمجھتا ہے جیسا کہ یہ رسول اکرمؐ پر نازل ہوا

ہے اور اسی لئے یہ نا قابل تغیر تصور کیا جاتا ہے- مقدیسی دلیل دیتا ہے کہ 'اسلام' اول اور سب سے اولین' تجربات سے اخذ شدہ اصولوں کی ایک 'عمومیات' ہے -اس کی ذہانت و فطانت کا بلند ترین اظہار' اس کے اپنے قانون میں ملتا ہے اور اس کا قانون' اس کی فطانت کے دوسرے اظہارات کے لئے جائز ہونے کا ذریعہ ہے- Makdisi 1979,6 چونکہ نکاح اور طلاق کا قانونی ڈھانچہ (عورتوں کے متعلق قوانین کے بے حد ضخیم مجموعے بناتا ہے)' قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے- دیکھئے خاص طور سے سورہ بقرہ ۲' آیت ۲۲۱ تا ۲۴۱- سورہ نساء ۴' آیات ۳ تا ۳۵ اور سورہ طلاق ٦۵' آیات ۱ تا ۷' غیر دنیاوی (مذہبی) اور نا قابل تغیر مجموعہ عقائد سمجھا جاتا ہے- اسی وجہ سے اسلامی معاشروں نے تاریخی اعتبار سے خاندانی قوانین (فیملی لاز) کے ڈھانچوں میں' دوسرے دائروں کے مقابلہ میں زیادہ تبدیلیوں کی زیادہ مزاحمت کی ہے- اس لئے یہ بہت اہم ہے اور بنیاد پرست 'اسلامی تجدید نو کے سامنے براہ راست عصری ترتیب ہے جو قانونی اور دینیاتی اسلامی نصابوں کی نئے سرے سے جانچ اور نئی ترجمانی کرتی ہے- ایسا کرنے میں 'بلاشبہ' میں یہ فرض نہیں کر رہی ہوں کہ اسلامی نصائح اور روزمرہ کے معاشرتی ثقافتی اعمال (اور رواج) دونوں کے درمیان قطعی موزونیت پائی جاتی ہے- صراحت کی خاطر' میں تجزیے کی سطوح کو الگ برقرار رکھنا چاہتی ہوں جو قانون اور عمل سے تعلق رکھتی ہیں-

قانون خواہ اندر کی طرف سے نافذ کیا جائے یا عمل میں لایا جائے' اس پر بارہا بحث کی گئی ہے دیکھئے See Burman and Harrell- Bond 1979; Kidder 1979. اور میں خود کو اس بحث میں الجھانا نہیں چاہتی لیکن میں نظری اصول سے یہ کہنا چاہتی ہوں' چونکہ اسلامی قانون کے لئے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام (حکم) ہے تو پھر یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اصطلاح کے عام اور خاص دونوں معانی میں یہ ایک نافذ شدہ قانون ہے- 'نافذ شدہ قانون' سے میرا مفہوم' قواعد و ضوابط اور احکام کا ایک مجموعہ نہیں ہے جو ایک مرتبہ جاری کیا گیا یا نافذ کیا گیا- (بلکہ) وہ یا تو آفاقی طور پر قابل نفاذ ہیں یا پھر انسانی برادری نے انھیں دل و جان سے قبول کر لیا ہے- یہ استدلال

کرنے سے کہ اسلامی قانون نافذ شدہ ہے' میرا مطلب ہے کہ میں اس کے نظریاتی پہلو کی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتی ہوں' اس مفہوم میں کہ یہ رسول اکرمؐ پر بذریعہ وحی نازل ہوا اور اس طرح مسلمین اسے اعلیٰ ترین اور ناقابل تغیر و تبدل سمجھتے ہیں- میں یہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ اسلامی قانون' اگرچہ اس مفہوم میں نافذ شدہ ہے تاہم یہ مخصوص تاریخی لہروں سے مسلسل و مستقل مذاکرات اور باہمی رد عمل کا موضوع چلا آرہا ہے-

اسلامی قانون کا نفاذ' ان دو اسباب سے استخراج واخذ کیا جاسکتا ہے- اولین یہ کہ 'معاشرتی فاصلے' کا درجہ' جو قانون سازوں اور رعایا کے درمیان پایا جاتا ہے- اسلامی قانون' رسول اکرمؐ پر بذریعہ وحی نازل ہوا اور انہی کے ذریعہ مومنین تک پہنچا- اگرچہ اہل ایمان کی برادری ایک نظام مراتب سے خالی نہیں تھی- درجہ و منصب یا وہ اصناف (مرد و عورت) کے حوالے سے خالی نہیں تھے- مسلم مردوں اور نہایت خصوصیت کے ساتھ تمام مذہبی نظام مراتب نے خدا کے احکام' عورتوں تک پہنچانے میں درمیانی کردار ادا کیا تھا- قرآن مجید بذات خود مردوں سے مخاطب ہے (اور) عورتوں کا حوالہ دیا گیا ہے مزید یہ کہ مرد' علماء دین اور فضلاء قانون نے نمایاں طور پر اسلامی قانون 'شریعت' کی تشریح و ترجمانی کی ہے- دوسرے عظیم مذاہب کی طرح اسلامی قانون نے قبیلہ و خاندان کے بزرگ کے حوالے سے نہایت استحکام کے ساتھ عورتوں' ان کی فطرت' ضروریات اور خواہشات کو ایک بیرونی آدمی (اجنبی) کے تناظر ہی میں دیکھا ہے-

دوم 'وسائل' کی غیر مساوی تقسیم ہے یاذ کورواناث کی طرف نظریاتی پیش قدمیاں' ان کے درمیان اختلافات' ان کے رشتے اور جنسیت کے مسائل ہیں- شیعہ مکاتب فکر کی طرف سے 'قیاس' کے کردار کو مسترد کرنے کے باوجود' دینیاتی معاملات میں عقلیت واستدلال کے سلسلہ میں شیعہ علماء نے مرد' عورت اور ان کے رشتوں اسما "آئین فطرت" کے لئے ایک بنیادی اور مثالی قیاس کو نہایت مضبوطی سے استعمال کیا ہے- Mutahhari 1974: 211; Mustafavi 1972, 159- 60; Nuri

1968, 15-37.

ان کی نظر میں' مرد و عورت کے درمیان جنسی رشتے' ان کی فطرت میں جڑیں رکھتے ہیں اور اسی لئے وہ دوسرے "حیوانی جوڑوں" کی طرح قیاس کے قابل ہیں- جنسیت کو جبلت غریزی' کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے' شیعہ علماء مرد کی جنسیت کو تسلیم کرتے ہیں وہ مرد کی مالی اور فطری ضروریات کی بابت ایک صاف و صریح تصور رکھتے ہیں جسے ناقابل نظر انداز اور ناقابل انکار حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہیں- مرد کی جنسیت کو مستقل اور عارضی (متعہ) نکاحوں کے ذریعہ سامان تسکین فراہم کیا گیا ہے- مرد اپنی لونڈیوں سے زنا کا تعلق رکھ سکتے ہیں اور (مستقل بیوی کو) طلاق دینے کا یک طرفہ حق بھی رکھتے ہیں- اس کے برعکس' عورت کی جنسیت' قانونی معاملات میں نمائندگی سے باہر رہ گئی ہے اور اسے قدرے ابہام اور بے یقین حالتوں کی ایک گٹھڑی سمجھا جاتا ہے' عورت کی جنسیت کو مسلسل غلط سمجھا گیا ہے یا صرف مرد کی ضروریات جنس اور تلون مزاجی کی طرف اشارتاً بیان کیا گیا ہے- اس کا یہ مطلب نہیں کہ شیعہ اسلامی قانون' عورت کی جنسیت کا تصور (آئیڈیا) ہی نہیں رکھتا- بہر حال اس کا مطلب ہے کہ یہ دوگرفتگی ambivalent ہے اور اسے ایک مذکر- مفاہمت' سے اخذ کیا گیا ہے کہ عورت کی جنسیت کیا ہونا چاہئے؟ یہ اس میں ہے یا یہ بذات خود جنسیت ہے؟ لیکن یہ ہمیشہ مرد کی جنسیت کے رشتے میں ہونا چاہئے-

رتبے اور قانونی اہلیتوں کی اقلیم میں' ہمیں ذرا ٹھہرنا چاہئے اور مرد و عورت دونوں کی قانونی بلوغت اور قانونی اہلیت کے تصورات' کو تفصیل سے زیر گفتگو لانا چاہئے- بلاشبہ اسلام مذہبی اور ثقافتی' دونوں اعتبار سے مختلف اور متنوع ہے' یہ کرہ ارض کے وسیع جغرافیائی علاقوں کو اپنے جلو میں رکھتا ہے- See al- Zein 1977
اس مقام پر' میں شخصی دور زندگی کے قانونی تصور پر غور و فکر کرنا چاہتی ہوں جس میں وقتی طور پر معاشرتی + ثقافتی جہتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے-

مسلم مردوں اور عورتوں کے حقوق' فرائض اور اہلیتیں' نظریاتی طور پر ایک

طرف نا قابل تغیر و تبدل الٰہیاتی قانون کے دو مثالی نمونوں سے اخذ ہوئی ہیں اور دوسری طرف انسانی جنسیت کی جبلی فطرت سے بنی ہیں (۲)- علماء کی عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی تشریح وترجمانی میں یہ سب سے زیادہ ظاہر ہے اور فرد و معاشرے کے لئے اس کے جنسی اور اخلاقی فائدوں کو حق بجانب قرار دینے میں ظاہر ہے Rafsanjani 1985; Bahunar 1981; Mahmudi 1980; Bihishti ca. 1980; Mutahhari 1974- 27-28, 173- 90; 1981, 52- 56; ca. 1979- 80; Kashif al - Ghita` 1968, 251- 81; Makarim-i Shirazi 1968, 372- 90; Fahim Kirmani 1975, 300- 306.

ان دو محرابی مثالی نمونوں کے پس منظر کے برخلاف 'اسلامی قانون مرد اور عورت' دونوں کو بعض مخصوص حقوق اور وسعتیں دیتا ہے' بہر حال عورتوں کی وسعتیں 'مردوں کے مقابلہ میں کمتر سمجھی جاتی ہیں ایک مسلم کی قانونی اہلیت 'اس کی ولادت کے وقت سے شروع ہوتی ہے اور اس کی وفات پر ختم ہوتی ہے- Imami 1971, 4: 47, 151- 59; Schacht 1964, 124 اس کی قانونی ذمہ داریاں ' اس کی قانونی اہلیت کے تحت شمار کی جاتی ہیں اور ان میں "عمل میں لانے کی اہلیت" اور "ذمہ داریوں کی اہلیت" کی حیثیت سے فرق کیا جاتا ہے- شچت لکھتا ہے : 'عمل میں لانے کی اہلیت' معاہدہ کرنا اور سلیقہ سے طے کرنا ہے اور اس لئے یہ ایک فرد کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں بھی جائز ہے- یہ (معاہدہ) مکمل یا محدود ہو سکتا ہے اور اسے (ذمہ داریوں کی اہلیت) سے متوازن کیا جاتا ہے- 'قابلیت ولیاقت' حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے' تکمیل ذمہ داری کی لازمی خصوصیت ہے- (۳) Schacht, 1964, 124- 27 قانونی اہلیت کا سب سے بلند درجہ یہ ہے کہ آزاد مسلم مرد ہو جو عاقل اور بالغ ہو اور قطار میں 'دوسرے نمبر پر آزاد مسلم عورت ہے جسے اگرچہ مخصوص حقوق حاصل ہیں' جو قانون کے نقطہ نگاہ سے بالعموم 'ایک مرد کی نصف' کی حیثیت سے سمجھی جاتی ہے-

مردوں اور عورتوں کی قانونی اہلیتوں کا فرق' بالخصوص اس وقت توجہ کے

قابل ہو جاتا ہے کہ جب وہ بلوغت کو پہنچتے ہیں اور ازدواجی عقد کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اسلامی نقطہ ء نگاہ سے ایک بالغ فرد "قانونی اور اخلاقی طور پر ایک ذمہ دار شخص ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہوتا ہے جو طبعی بالیدگی اور بلوغت کو پہنچ چکا ہے' وہ صحیح الدماغ ہوتا ہے' معاہدے کر سکتا ہے' جائداد کو فروخت کر سکتا ہے اور وہ تعزیری قانون کا پابند ہوتا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اسلام کے مذہبی احکام اور ذمہ داریوں کا پابند ہوتا ہے۔ Lapidus 1976, 93 اس کے مرد اور عورت دونوں پر لاگو کرنے کے معنی میں تشریح کی جاسکتی ہے۔ حقیقت میں' تاہم مثال کے طور پر' عورت کا یہ حق کہ وہ اپنی خود کی جائیداد کو فروخت کرے' ضرورت سے متصادم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی فرماں بردار ہے :See Imami 1971, 4 : 450- 52 ایک عورت اپنی ہر بیرونی سرگرمی کے لئے اپنے شوہر کی اجازت کی پابند ہے جو اسے اس حق سے موثر انداز میں محروم کردیتی ہے کہ وہ ایک معاہدے کے مذاکرات کرے' مثال کے طور پر خود مختاری اور آزادی بالعموم زیادہ تر بلوغت سے وابستہ ہوتی ہے' میں اس مرکزی موضوع کی طرف بعد میں آؤں گی۔

بلوغت کو پہنچنے پر' ایک مسلم مرد کو ایک مکمل شہری سمجھا جاتا ہے جو قانونی ذمہ داری اور خود مختاری کا حامل ہوتا ہے' خواہ وہ سترہ برس کا ہو یا ستر برس کا' شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ' طلاق یافتہ ہو یا رنڈوا' وہ اپنے قانونی حقوق' ذمہ داریاں یا عمل میں لانے کی اہلیت کو تبدیل نہیں کرتا' دوسرے افراد کے رشتے یا بڑے پیمانے پر معاشرے کے حوالے سے تبدیلی نہیں کرتا۔ استقلال واستحکام اور خود مختاری' ایک مسلم مرد کے قانونی مرتبے کا تعین کرتی ہے البتہ وہ مخبوط الحواس ہو جائے تو اور بات ہے' بہر حال اس کا قانونی مرتبہ اس کی بلوغت کی زندگی کے چکر کے تمام مرحلوں میں غیر متغیر و متبدل رہتا ہے۔۔ حالانکہ اس کا معاشرتی رتبہ' عورتوں کی طرح حسن تدبیر سے کی ہوئی شادی کے ذریعہ بڑھایا جاسکتا ہے۔

ایک مسلم عورت کی قانونی ذمہ داری بھی' اس کی ولادت کے وقت سے شروع ہوتی ہے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ : وہ اپنی زندگی کے چکر کے خاتمے تک

پہنچتی ہے تب تک اسکی قانونی اہلیت اور رتبہ' متعدد جہتوں اور تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ ایک مسلم عورت کی عملی رکنیت' اپنے معاشرے میں' اکثر مسئلہ بنی رہتی ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اس کا عمر اور طبعی بلوغت تک پہنچنا' اس کی قانونی خود مختاری اور آزادی سے مماثلت رکھتا ہو۔ وہ ایک بچے کی حیثیت سے اپنے والد کی تولیت (سرپرستی) میں رہتی ہے اور ایک فیصلہ کرنے والے بالغ کی حیثیت سے' اس پر باپ کے حکم کی پابندی لازم ہوتی ہے اس کا قانونی کردار اور قانونی رتبہ' اس کے ترقیاتی مرحلے پر انحصار کرتے ہوئے' ابہام اور بے یقینی کی کیفیتوں سے مجروح ہوتا ہے۔ تعین کرنے والا عنصر یہ نہیں ہوتا کہ ورثے میں اسکا حصہ اس کے بھائی کا نصف ہوتا ہے' یہ قدرے اس کی جنسیت کی حالت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کنواری' شادی شدہ' مطلقہ یا بیوہ ہے۔ یہاں میں یہ طے نہیں کر رہی ہوں کہ مسلم ثقافتوں میں 'عورت پن' کا تصور یکساں اور ہم آہنگ ہے۔ Waines 1982,653; Thaiss 1978, 8 یا وہ مطابقت ہے جو عورتوں کے غالب نظریاتی خیالات اور عورتوں کے اپنے خیالات کے درمیان وجود رکھتی ہے' اگرچہ یہ تصورات اہم ہیں مگر یہ بحث ہمارے موضوع کے دائرہء وسعت سے باہر ہیں (ایران کے مونث۔ مرکز کے عالمی نظریات' پر ایک بہترین بحث کے لئے' صفا۔ اصفہانی' ۱۹۸۰ء دیکھئے)۔ میں یہاں جس بات پر زور دینا چاہتی ہوں جو مردوں کے قانونی رتبے کے استحکام' (جو عورتوں کے عدم استحکام کے مخالف ہے) اور ایک مسئلے کے مسلمہ نتیجے کے طور پر' ایک مرد کے کردار کی "کاملیت" (جو ایک عورت کے عدم استحکام کے کردار "قطع و بریدہ اعضا") کے فرق کے درمیان پایا جاتا ہے۔(۴)

معاہدہ

ساتویں صدی عیسوی میں رسول اکرم محمدؐ نے عربوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے کثیر التعداد معبودوں اور بتوں کی اعلانیہ پرستش چھوڑ دیں اور اس کی بجائے ایک غائب' صاحب قدرت اللہ کی عبادت کریں۔ انہوںؐ نے قبل اسلام کے جنسی ملاپوں کی کثیر

اقسام کو'اور ان کی تمام اقسام کی صورتوں کو' خلاف قانون قرار دیتے ہوئے صرف ایک نکاح معاہدے کی صورت میں' متحد کرنے کی کوشش کی۔ (اس وقت) موجود معاشرتی ڈھانچے کی از سر نو تنظیم میں' بنیادی طور پر' شوہر اور بیوی کے کرداروں کی دوبارہ سلیقے سے صف بندی کی گئی اور وہ معاملے کے خاص فریقین قرار دیئے گئے۔ "علاقہ ء نکاح رشادی" ما قبل اسلام کی صورت کے بر عکس ' اسلامی قانون نے زوجہ کو نہ کہ اس کے باپ کو مہر (اجر دلہن) وصول کرنے والا تسلیم کیا۔ دیکھئے :

'اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو' ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے شوق سے کھالو۔'

قرآن مجید سورہ نساء ۴۔ آیت

Sura of Woman, 4: 4; Nuri 1968, 118; Robertson Smith1903, 96; Levy 1957,95

یوں کہنا چاہئے کہ اسلامی قانون نے "زوجہ کو شئے فروخت" کی حیثیت سے معاہدہ کرنے والے فریق' کی طرف منتقل کر دیا۔ جس نے اس کے بدلے میں' اسے جنسی ملاپ کا از خود حق ادا کرنے کے ساتھ' مہر Dower کی واجب الادا رقم وصول کرنے کا مجاز قرار دیا۔ اب اسے ایک قانونی موزونیت عطا ہو گئی جو وہ پہلے سے نہیں رکھتی تھی۔ Coulson 1964, 14 اصناف (مرد و عورت) کے رشتوں کی از سر نو صف بندی کے قانونی مضمرات میں' عورتوں کی خود مختاری' انفرادیت اور خود اولیت کے مفروضات شامل ہیں۔

ازدواجی رشتوں اور اجر دلہن brideprice کی منزل کی تصور سازی میں یہ تبدیلی' جہت' (میں تجویز کرتی ہوں) ہی عورتوں کی نازک ترین قانونی حیثیت کو سمجھنے کی کلید ہے اور مسلم معاشروں میں ان کے ساتھ' دو گرفتگی پائی جاتی ہے۔ معاہدے کا ایک فریق ہونے کی حیثیت سے' معاہدے کو جائز کرنے کے لئے خواہ وہ برائے نام ہو' عورت کو خود ہی اپنی مرضی کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور یہ خود عورت ہی ہے'

نہ کہ اس کا باپ (رواج سے ہٹ کر) جو اجر دلہن (مہر) کی پوری رقم وصول کرے' خواہ یہ ادائیگی معجّل (بر محل) ہو یا موجل (موخر)-' دوسرے الفاظ میں ایک اسلامی شادی' لازمی طور پر' لین دین کی ایک تجارتی صورت ہے جو باہمی تعلقات کے ازدواجی رشتے پر قائم کی گئی ہے' تب ایک شیعہ مسلم شادی میں عورت کو کچھ قانونی خود مختاری دی گئی ہے تاکہ وہ اپنی تقدیر پر سودے بازی کر سکے-اب اسے ایک ناقابل رشک کام سے واسطہ پڑتا ہے اور اسے اپنی معاشرتی شوکت اور مرتبے کی خود مختاری اور شناخت کی تجارت کرنا پڑتی ہے جو نکاح ر شادی سے وابستہ ہوتی ہے-

اسلامی نکاح ر شادی کا ایک معاہدہ' بلاشبہ' مادی سامان کے مبادلہء محض سے زیادہ ہے- معاشرتی مبادلے کی دوسری صورتوں کے ساتھ' ایک معاہدہ مناکحت فوری طور پر قانونی' مذہبی' معاشی اور علامتی لین دین ہوتا ہے- see Mauss 1967, 76 ماؤس اور دوسرے معاشرتی سائنس دانوں نے افکار و دلائل کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ انسانی معاشرے کی انسانی بنیادیں' مبادلہ اور برابری کے حقوق پر قائم ہیں- معاہدے' معاشرتی مبادلے اور برابری کے حقوق کی اک مقررہ شکل و صورت کے سوا کچھ بھی نہیں- معاہدے کا تصور' ایرانی + اسلامی ثقافت کی گہری تہوں میں ہے جو معاشرتی نظم و ترتیب کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور ساتھ ہی معاشرتی رشتوں کو معنی عطا کرتا ہے- تحفوں' مبادلاتی اشیاء اور جوابی مبادلاتی اشیاء کے مسلسل تبادلے نے ایران میں نکاح ر شادی کی مختلف صورتوں کی خصوصیات مقرر کی ہیں اور خونی رشتوں اور اتحادات کے پیچیدہ اور ایک دوسرے کو قطع کرنے والے نیٹ ورک پیدا کیے ہیں' وہ افراد کی زندگی کے چکروں کے ہر مرحلے پر' ان کی زندگیوں کو چھوتے ہیں- ایرانی معاشرے کے حوالے سے معاہدے کے وظائف کے تمام اور عام تصورات 'بنیادی مثال' Turner 1974, 64 رکھتے ہیں جو لوگوں کو شعوریت کی آگہی دیتی ہے اور ان کے روزمرہ باہمی اعمال اور لین دین کے معاملات میں ان کے رویے اور طرز عمل کو ڈھالتی ہے- ایرانی یقین و عقیدہ میں تصور معاہدہ کے گہرے استحکام کی ایک سب سے زیادہ قابلِ ذکر مثال' خدا اور مومنین کے درمیان موجود ہے- اللہ تعالیٰ'

جس کے نام پر لوگوں کو اپنے 'معاہدے پورے کرنے' ہوتے ہیں Wolf 1951, 339 قرآن مجید کی سورہ تغابن (۶۴- آیت ۱۵ تا ۱۷) میں مومنین سے وعدہ کرتا ہے

'تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے اور خدا کے ہاں بڑا اجر ہے ٥
سو جہاں تک ہو سکے خدا سے ڈرو اور (اس کے احکام کو) سنو اور (اس کے)
فرماں بردار رہو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو (یہ) تمہاری حق میں بہتر
ہے اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے
ہیں٥
اگر تم خدا کو (اخلاص اور نیت) نیک (سے) قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دو
چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور خدا قدر شناس اور بردبار
ہے٥

قرآن مجید: سورہ تغابن ۶۴- آیت ۱۵ تا ۱۷

Sura Taghabun 64: 15-17; See also Mauss 1967,75.
تقریبا تمام مذہبی اقدامات اور خیر کے اعمال 'خدا کو خوش کرنے کے لئے' مخصوص و مقررہ مقصد کے لئے کیئے جاتے ہیں جو ان کے بدلے میں مذہبی صلہ 'ثواب' عطا کرتا ہے یہ ایسا ہے جیسے کوئی خدا کے ساتھ ایک تجارتی رشتے' میں شامل ہو جائے -Bette ridge 1980 ,145. جو روحانی رشتے کے علاوہ ہوتا ہے- اس تصور کی ایک زیادہ مجبور کر دینے والی اور رواں' قابل نفاذ مثال 'شہادت' ہے- چونکہ ایران- عراق جنگ کے شہیدوں کے لئے صلہء جنت اور ابدی مسرت ہے- نکاح / شادی کے ایک معاہدے میں قانونی اصول' مالی لین دین اور معاشرتی + ثقافتی معانی ایک ہی مرکز پر مجتمع ہو جاتے ہیں-

شیعہ نکاح / شادی : معاہدے کا ماڈل

قرآن مجید' سورہ نساء ۴ کے مطابق :

اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو' ان کا مہر جو مقرر کیا ہو' ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں' بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ○

اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کرلے) اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کر لو۔ اور دستور کے مطابق' ان کا مہر بھی ادا کر دو بشرطیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں۔ پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جو سزا' آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کے لئے ہے اس کی آدھی ان کو (دی جائے)۔ یہ ۲(لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی) اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن مجید : سورہ نساء ۴ آیات ۲۴-۲۵

متذکرہ بالا آیات کے مطابق' شیعہ قانون کا دائرہ عمل' تین اقسام کے نکاحوں کو جائز قرار دیتا ہے : مستقل نکاح ر شادی' عارضی نکاح ر شادی 'متعہ' اور غلامی کا نکاح ر شادی' نکاح الایماء'؛Tusi 1964, 457; Kulaini 1958, 5: 364
Hilli Sl. 428. سنی مستقل اور غلامی کے نکاحوں کی دو قسموں کو جائز سمجھتے ہیں لیکن متعہ کو زنا قرار دیتے ہوئے' مسترد کر دیتے ہیں اور اس طرح اس کی ممانعت ہے- اگرچہ اسلام نے غلامی کو ایک نئی شکل دی ہے مگر اسے قطعی خلاف قانون قرار نہیں دیا- اس لئے اپنی لونڈی سے انٹرکورس ر مباشرت کرنا' بہت سے اسلامی معاشروں میں ' حالیہ برسوں تک جائز سمجھ کر جاری رکھا گیا (۵) غلاموں کی ملکیت کو غلاموں سے مناکحت میں نہیں الجھانا چاہئے- غلامی کی شادی کا مفہوم یہ ہے کہ ایک غلام ر لونڈی کی دوسرے شخص سے نکاح' خواہ یہ کوئی دوسرا غلام ہو یا ایک آزاد پیدائش کا فرد ہو' غلام ر لونڈی کے مالک سے اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے- ایک غلام ر لونڈی کی شادی مستقل یا عارضی (متعہ) قسم کی ہو سکتی ہے- لونڈی کی ملکیت کے معاملہ میں بہر حال یہ ضروری نہیں کہ لونڈی کے مالک (مرد) اور اس کی لونڈی ر لونڈیوں کے درمیان مناکحت بھی ہو- اس کی ملکیت' اسے انٹرکورس ر مباشرت کا حق دیتی ہے (البتہ) یہ ایک ایسا حق ہے جس سے (غلام) عورت کو محروم رکھا گیا ہے' یہاں میرا تعلق صرف مستقل اور عارضی (متعہ) نکاحوں کے دو اداروں سے ہے-

ایک اسلامی شادی کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے : "کہ معاہدے کی وہ قسم 'عقد' جو انٹرکورس ر مباشرت اور وطی' (روندنا ر جماع کرنا) کا حق دیتا ہے جو ایک لونڈی کو خریدنے کی طرح نہیں کہ جس کی ملکیت' اس کے مالک کو انٹرکورس ر جنسی مباشرت کے حق کا اختیار دیتی ہے- Hilli Sl, 428 اسلامی قانون کے ماہرین اور علماء شادی ر 'نکاح' کو معاہدے کی ایک قسم بتاتے ہیں- لیکن معاہدہ' جس سے اس کا حقیقی تعلق ہے کا تعین کرنے سے شرم و حیا کی وجہ سے گریز کرتے ہیں- یہ معاصر علماء کی کتب اور تحریروں میں' خاص طور سے صحیح ہے جو مرد و عورت کے درمیان تعلقات کے لئے معاہدہ نکاح میں ملکیت اور خرید کے مفروضات کی پیچیدگیوں سے خاصی زیادہ

آگاہی رکھتے ہیں۔ نویل کولسن 'ان چند علماء میں سے ہے کہ جس نے معاہدہ نکاح اور معاہدہ فروخت مبیع' کے درمیان یکسانیتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کی نظر میں "بہر حال اگر ہم فرض کرلیں' 'نکاح' کو مسلم فقہا' فروخت 'بیع' کی ایک قسم کی حیثیت سے بتاتے ہیں جو کہ ایک قطعی حق ملکیت کی منتقلی پر منتج ہوتا ہے۔ 'متعہ 'کرائے یا 'اجارے' کے عنوان کے تحت آتا ہے جیسا کہ یہ استعمالات 'کی منتقلی کی حیثیت سے صرف ایک محدود مدت کے لئے ہوتا ہے۔" Noel Coulson 1964, 111. میں اس نظریئے سے متفق ہوں۔ متذکرہ قیاس کے بیان کرنے کے بعد 'کولسن نے اگرچہ اس استدلال کو مزید بیان نہیں کیا ہے۔ لیکن میرا یقین ہے کہ ازدواجی رشتوں کی تصور سازی میں قانونی 'معاشی اور معاشرتی پیچیدگیاں 'دور تک اور زیادہ گہری ہوتی ہیں۔

اسلامی قانون کے نقطہ نگاہ سے معاہدہ نکاح کی عقلی توجیہ کا تجزیہ بہت کم کیا گیا ہے۔ شچت یہ دلیل دیتا ہے کہ "چونکہ اسلامی قانونی اصطلاحات میں 'معاہدہ کے ذریعہ خود کو پابند کرنے کے عمل' کے لئے کوئی عام اصطلاح نہیں ہے (اس لئے) معاہدے یا وعدے کی پابندی کے لئے سب سے زیادہ عام اصطلاح 'عقد' ہے جو کہ روپے پیسے سے مربوط لین دین کا میدان ہے۔" Schacht 1964, 194- 95 'عقد' ایک عربی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی "بندھا ہونا" یا "گرہ لگانا" ہے 'مغرب کے تصور معاہدہ سے غیر مشابہ ہے See Kressel and Gilmore 1970 'اسلامی قانون' معاہدے کی آزادی تسلیم نہیں کرتا لیکن یہ مقررہ اقسام کے درمیان 'آزادی کا قابل تعریف اقدام فراہم کرتا ہے' معاہدے کی آزادی 'قانونی معاملات کے اخلاقی کنٹرول کے ساتھ 'متضاد اور غیر آہنگ ہے' Schacht 1964, 144 معاہدوں کی مقررہ اقسام کے درمیان آزادی کے معنی ہیں: معاہدے میں باہمی طور پر متفقہ شقوں کو پر کرنا' جن کو قانونی طور پر' معاہدے کے وقت طے کی جانے والی شرائط' سمجھا جاتا ہے۔' Sadiqi Guldar 1986, 707.

شیعہ فقہ 'ایک معاہدہ فروخت کی تعریف اس طرح کرتا ہے: 'ایک مخصوص شے کی ملکیت 'تملیک' کے لئے قیمتی اشیاء کا مبادلہ'۔ Jabiri- Arablu 1983, 62-

63; Langarudi, 1976, 118; Imami 1974,1: 416-17.

"خریدنے کے معنی کے لحاظ سے 'بیع' ایک ناقابل واپسی (یا ناقابل تنسیخ) عمل ہے۔ 'لازم' (٦) ایک ایسا معاہدہ ہے جو پابندی معاہدہ کے اسلامی قانون کی قانونی طور پر گہرائی بناتا ہے اور یہ اسلام میں معاہدوں کی سب سے زیادہ جامع صورت ہے۔"

Schacht 1964,151-52; Imani1974,1:416;Bay"1953, 47.

فروخت کے ایک معاہدے میں 'ایک شخص شئے فروخت 'مبیع' کو اس کی قیمت 'سامان' سے امتیاز کرتا ہے 'ایک شے' دوسری شے کی قدر مبادلہ 'عیوض' کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک معاہدہ نکاح کا ڈھانچہ جیسا کہ آہستہ آہستہ صاف و صریح ہوگا 'ایک معاہدہ بیع کے لازمی عناصر سے قریبی تعلق رکھتا ہے گویا نقش ثانی ہے۔

دوسری طرف 'اجارے (لیز) کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے : 'کسی مخصوص رقم کے لئے حق استفادہ usufruct کا مبادلہ" (یعنی کسی دوسرے کی شئے مخصوص سے متمتع ہونے کا مناسب و موزوں حق' جس سے اس شئے کی اصلیت کو نقصان نہ پہنچے یا وہ برباد نہ ہو) معاہدہ فروخت کی طرح' معاہدہ اجارہ / لیز ایک "معاہدہ مبادلہ" ہے مگر اس فرق کے ساتھ کہ 'فروخت کے معاملہ میں' جس شئے کا مبادلہ کیا جاتا ہے وہ بذات خود اچھی ہوتی ہے جبکہ اجارہ / لیز کے معاملہ میں یہ شئے مبادلہ کے استعمال کا حق استفادہ usufruct ہے

Hilli MN, 196; Luma' ih, 5; Langarudi 1976, 7; Imami 1973, 2:1; see also Schacht 1964 154- 55.

اجارہ / لیز کے ایک معاہدہ میں 'شئے اجارہ 'مستاجرہ کا اجرت 'آجر' سے فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک شئے' دوسری شئے کی قدر مبادلہ ہے۔ 'معاہدہ متعہ نکاح' معاہدوں کی اسی قسم (اشیاء لین دین) سے تعلق رکھتا ہے۔

فروخت اور اجارے کے معاہدوں کا فرق' اس مفروضے میں ہے کہ سابقہ (فروخت) میں ملکیت مستقل ہوتی ہے لیکن موخر (اجارہ) میں یہ (ملکیت / منتقلی) عارضی ہوتی ہے مزید یہ کہ شئے اجارہ کے سلسلہ میں' اشیاء کے استعمال کا حق استفادہ

ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک مکان کی حیثیت کرائے پر دینے میں ہوتی ہے یا جانوروں کو' جیسے ٹرانسپورٹ کے لئے ایک گھوڑے کو کرائے پر دیا جاتا ہے یا ایک نوع انسان کی محنت کا صلہ' جیسے کسی شخص کو کسی کام کے لئے کرائے (اجرت) پر مامور کرنا' متعہ نکاح کا معاہدہ' اس آخری قسم کا قریب ترین معاہدہ ہے۔

شئے اجارہ کو صاف و صریح بتا دینا چاہئے۔ مثال کے طور پر' اگر کوئی شخص' ایک شخص کو باورچی کے کام پر کرایہ (اجرت) پر لگاتا ہے تو وہ اس سے' اس طرح گھر کی صفائی کا کام طلب نہیں کر سکتا البتہ جب تک دونوں میں اتفاق رائے نہ ہو۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ See Hilli MN, 196- 98; Luma'ih, 2-19; Imami 1973, 2:1- 65; Schacht 1964, 154- 55 غیر جنسی صیغہ' کی بابت' باب ۴ کے ذیلی عنوانات میں بھی دیکھئے۔

عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے اور معاہدہ اجارہ کے درمیان' قیاس فی الحقیقت نیا نہیں۔ بہت سے قدیم علماء' مذہبی اور قانونی علماء (فقہاء) اور بعض ہم عصر ماہرین قانون بھی' صراحت کے ساتھ یا مضمرات کے طور پر' ان دو معاہدوں کے درمیان یکسانیتوں سے بالواسطہ اور کنایوں کے ذریعہ حوالہ اور غور و فکر کے انداز میں عورت کو شئے اجارہ 'مستاجرہ' سمجھتے ہیں۔

Hilli SI , 509- 10; Tusi 1964,497- 502; Imami 1973, 2:1- 65;

Langarudi 1974, 118- 23; Katuzian 1978, 149- 52. (7).

زیر قلم کتاب کا مقصد' ایسی کلیہ سازی کے مضمرات کو ظاہر کرنا' تصور سازی کے اہم مفروضات پر روشنی ڈالنا اور مرد و عورت اور ان کے باہمی رشتوں کی پیچیدگیوں کو دریافت کرنا ہے تاہم اس قیاس' پر بعض معاصر علماء نے زبردست مقابلہ آرائی کی ہے جو عورت کے تصور کی بابت زیادہ صاحب ادراک ہیں جن کو عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے میں بروئے کار لایا گیا ہے انہوں نے عارضی نکاح کے / متعہ ادارے کی مختلف تشریحات کو اپنایا ہے جن کو میں بعد میں زیر بحث لاؤں گی۔

see Khomeini 1982 a, 38- 40; Mutahhari 1981, 54; Makarin-i

Shirazi 1968, 376; Kashif al- Ghita, 1968, 254- 81.
علماء، مستقل نکاح کے معاہدے کی زمرہ بندی کے سلسلہ میں جس طرح زیادہ ہی ابہام واشتباہ میں مبتلا رہے ہیں اسی طرح وہ مرد و عورت کے متضاد احساسات کی دو گر فتگی ambivalent کے شکار رہے ہیں- تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ نکاح' ایک مبادلت پذیر معاہدہ ہے اور حلی کے الفاظ میں ایک 'عقد' یا 'ایک قسم کی ملکیت' ہے- .Hilli SI, 517; see also Kashif al-Ghita 1968, 253 تاہم علماء کی کثیر تعداد' ان دو کے درمیان تشکیلی یکسانیتوں کی 'غلط شناخت پذیری' Bordieu 1977, 5-6 کی حالت میں نظر آتے ہیں حالانکہ وہ اپنی تحریروں میں ان کے مضمرات کو تسلیم کرتے ہیں-

---

مختصر تشریحات

۱- نکاح : معاہدے کی حیثیت سے

(۱) ارتفاع اور تجسیم بلحاظ ساخت' میں ان دو تصورات کو بیان نہیں کر رہی ہوں کیونکہ عورت کا ارتفاع (بلندی) یا اسے ایک پائیدان پر رکھنا' سیدھے سادے معنی میں تجسیم ہی کی مختلف النوع صورت ہے مزید براں' یہاں ایک تیسرے منظر نامے کے آغاز کو بھی دیکھنا چاہئے جیسے آزادی نسواں (عورت کے قانونی' مالی اور معاشرتی حقوق) کے مسلم حامیوں نے ابھارا ہے- اسلامی بنیاد پرستی کی ایک نئی لہر سے اثر قبول کرنے کے ساتھ' یہ علماء قرآن مجید کی طرف مراجعت کر رہے ہیں اور ان کا مقصد ہے کہ دین کی بنیادی روح کو از سر نو زندہ کیا جائے- ان کی نظر میں عورتوں کے لئے قرآنی آیات 'بعد کی روایات کے مقابلہ میں زیادہ ہمدردانہ ہیں' انہیں مردوں نے نمایاں کیا اور ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ہے ;see Hasan 1985, 1987 Ahmed 1986 .

(۲) چند عالی مرتبت شیعہ علماء سے ذاتی انٹرویو+ز' جن میں مرحوم آیت اللہ شریعت مداری اور آیت اللہ نجفی مرعشی بھی شامل ہیں- موسم گرما ۱۹۷۸ء قم۔

(۳) 'حکم' کی تعریف اور اس کی اقسام کے لئے دیکھو Sangalaji n.d. 8-7 امامی نے اصطلاحات 'اہلیتِ تمتع' (لغوی معنی: کسی کے حقوق سے 'لطف اندوزی کی صلاحیت') اور 'اہلیتِ استفع' ذمہ داریوں کی صلاحیت) استعمال کی ہیں- Imami 1971, 4:151-59

(۴) شیعی کتب عورتوں کی حیاتیاتی' مذہبی اور قانونی' ناکاملیت' یا 'نقص / خرابی' سے بھری ہوئی ہیں- دیکھئے (مثال کے لئے): نہج البلاغہ Nahj ul- Balaghih By Imam Ali 1949, 1-4: 170- 71; Razi 1963- 68, 313; and Majlisi n. d., 79- 82.

معاصرانہ تشریحات کے لئے دیکھئے اسلامی حکومت کی کتاب لہیۂ قصص' Layihih-i- Qisas ca. 1980; Tabataba'i 1959, 7-30; Mutahhari 1974; Fahim-Kirmani 1975, 300- 306

(۵) نصیر الدین شاہ قاجر (1831- 96) کی بیٹی تاج السلطنہ اپنی 'یادداشت' میں لکھتی ہے کہ اس کی باپ کی اسی (۸۰) بیویاں تھیں ان میں بہت سی 'صیغہ' (متعہ) بیویاں اور بعض ترکمان اور کرد لونڈیاں شامل تھیں جو ترکمانوں سے ایک جنگ کے دوران قید کی گئی تھیں Taj al- Saltanih 1983, 14-15

(۶) ایک ناقابل تنسیخ 'لازم' معاہدہ یہ ہے کہ جس میں کسی بھی فریق کو یک طرفہ طور پر معاہدے کو منسوخ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا البتہ خصوصی حالات میں یہ ممکن ہے Sangallaji n.d., 13.

(۷) لنگ رودی ان چند معاصر وکلاء میں ہیں جو یہ دلیل دیتے ہیں کہ لیز / اجارہ (فروخت) کا ایک معاہدہ' متعہ کے معاہدے سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ شئے اجارہ کا استعمال' سابقہ حالت میں ملتوی کیا جاسکتا ہے لیکن آخر الذکر حالت میں ممکن نہیں- متعہ میں خلوت صحیحہ' معاہدے کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتی ہے (یعنی متعہ نکاح کی تکمیل 'مباشرت' کے بغیر ممکن نہیں)-

۲

مستقل شادی : نکاح

شادی / نکاح کی زبردست حمایت کرتے ہوئے' رسول اکرم محمدؐ نے غیر متاہل زندگی (جنسی زندگی سے گریز کرنے) کی مذمت کی ہے ان کے لئے کہا جاتا ہے کہ "نکاح میری سنت ہے جو شخص میری سنت کو مسترد کرتا ہے وہ میرا پیروکار نہیں ہے"- نکاح' نہ صرف مردوں اور عورتوں کو معاشرتی' محترم رتبہ اور منصب عطا کرتا ہے بلکہ خاص طور سے عورتوں اور اس (سنت) پر عمل کرنے والوں کو مذہبی فائدہ 'ثواب' بھی ملتا ہے اس میں نمایاں عوامی رسومات اور تقریبات شامل ہیں اور ایرانی معاشرے میں یہ گذرگاہ کی سب سے زیادہ معاشرتی' نازک رسم ہے روایت کے مطابق' والدین ہی شادیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور یہی متعلقہ افراد کے لئے مذاکرات کے نتیجہ پر پہنچنے کا طریق عمل ہیں اور اکثر دلہن اور دولہا کے خاندانوں کے درمیان طویل مذاکرات ہوتے ہیں- ایک مستقل شادی' ایک خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور اگر یہ ایک جوڑے کی پہلی شادی ہوتی ہے تو اس کا عام اعلان کیا جاتا ہے اور نہایت شاہ خرچی سے تقریبات کی جاتی ہیں- مستقل نکاح کا ادارہ' نکاح اور طلاق کے اسلامی قانون کا مرکزی نقطہ ہے اس کے برعکس' عارضی نکاح (متعہ) اکثر ایک مرد یا عورت کا دوسرا نکاح ہوتا ہے جس کے مذاکرات' بالعموم جوڑا خود ہی آزادانہ طور پر کرتا ہے- یہ معاملہ انفرادی طور پر غیر تقریباتی انداز میں اور اکثر خفیہ طور پر بھی ہوتا ہے-

صدیوں کے دوران' نکاح / شادی کے شیعہ ادارے کی تعریف کرنے کے

لئے عملی طور سے غیر متبدل زبان استعمال کی جاتی رہی ہے- تیرھویں صدی کا عالم حلی' نکاح/شادی کے معاہدے کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ "یہ معاہدے کی وہ قسم ہے جو فرج 'بضع' پر غلبے کو یقینی بناتی ہے بغیر "ملکیت" کے-" .Hilli SI , 428- جیسا کہ ایک لونڈی کے معاملہ میں ہوتا ہے (۱)- حلی کی دوگرفتگی ambivalence جو ایک معاہدہء فروخت اور معاہدہء نکاح کے درمیان یکسانیتوں سے تعلق رکھتی ہے' نکاح کی اہمیت' اس کی تعریفوں میں سے ایک اور تعریف اس کی کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے- ایک طرف وہ تجویز کرتا ہے کہ "نکاح ایک قسم کی ملکیت ہے"-Hilli SI, 517 لیکن دوسری طرف' وہ دلیل دیتا ہے کہ "عقد" (نکاح) اور ملکیت ایک دوسرے میں گڈمڈ نہیں ہوتے-" .Hilli SI, 446- مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی لونڈی سے مباشرت/انٹرکورس کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اس سے نکاح بھی کرے-- البتہ (نکاح سے پہلے) اسے آزاد کرنا ضروری ہے (۲)- تاہم وہ ایک دوسرے شخص کی لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے- یہ توجہ طلب ہے کہ حلی نے ملکیت کے وجود یا عدم کے درمیان' خط امتیاز نہیں رکھا ہے لیکن اس کے درمیان' جسے میں "مکمل ملکیت" کہتی ہوں' جیسا کہ ایک لونڈی کی ملکیت کے معاملہ میں ہوتی ہے جو ایک 'جزوی ملکیت' ہوتی ہے' (ملکیت) جیسا کہ معاہدہ نکاح کے معاملہ میں ہوتی ہے حالانکہ یہ حکم نامہ قانونی طور سے' ایک مرد (شوہر) کے لئے اپنی بیوی کے پوری طرح اپنانے کو غیر قانونی بنا دیتا ہے' یہ اسے اپنی بیوی کے بدن کے (ایک) حصے کو اپنانے کی اجازت دیتا ہے اور نتیجہ کے طور پر' بیوی کی ساری سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کا حق رکھتا ہے- اپنے پیش رووں کی روایت کی پیروی کرتے ہوئے' جابیری اربلو' ایک ہم عصر عالم' اصطلاح 'نکاح' کی کئی تشریحات کے بعد' یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ 'نکاح فرج' کے استعمال کی ملکیت 'تملیک' کے لئے ایک معاہدہ ہے'-Jabiri- Arablu 1983, 175

ملکیت اور خریداری کی ایسی صاف و صریح وضاحت کے باوجود علماء' نے متاہلانہ (نکاح کے ذریعہ جنسی) رشتے کے سلسلہ میں اس قیاس کی پیچیدگیوں پر' بحث کرنے کو مستقل طور پر نظر انداز کیا ہے یا معاہدہ مبادلہ کی اصطلاحات میں' متاہلانہ

رشتوں کو سمجھنے میں' مبادلے کے معنی و مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ایک بار پھر حلی ایک مثال فراہم کرتے ہیں اگرچہ وہ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ نکاح 'ایک قسم کی ملکیت' ہے اور یہ کہ یہ 'معاہدہ فروخت کے مساوی ہے' جبکہ دوسری طرف وہ زور دیتے ہیں کہ 'مبادلہ ء فرج'/ معاوضہ ء بضع کا مقصد تولید نسل اور فرحت بخش تفریح ہے اور یہ محض مالیاتی مبادلہ نہیں ہے۔ Hilli SI, 509- 510; 450; see also Jabiri- Arablu 1983, 175. مستقل نکاح کے معاہدے کو معاہدہ فروخت سے امتیاز کرتے ہوئے اور سورہ بقرہ ۲ کی آیات ۲۳۶ اور ۲۳۷ کے احکام کی روح کی روشنی میں علماء نے یہ رائے قائم کی ہے کہ اجر دلہن کی رقم اور نوعیت کو معاہدہ کرنے کے وقت 'غیر متعینہ چھوڑ دیا جائے :

> اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق' نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے o
> اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو' لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں۔یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیز گاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے o   القرآن : سورہ بقرہ ۲۔آیات ۲۳۶۔۲۳۷۔

Surah Baqara: Ayat 236, 237; Hilli SI, 444; Luma'ih, 137; Mazandarani Haeri 1985, 29; Khomeini 1977, P# 2419. تاخیر کے اس عمل میں' قانون سازوں کی 'ادارہ سازی کی غلط تفہیم وشناخت' نظر آتی ہے۔

Bourdieu 1977, 171. جو تجارتی علامت کا ورثہ ہے جو مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتی ہے- 'نکاح کا ڈھانچہ ایسا ہے کہ جس میں ایک عورت کا جنسی عضو-- اور توسیع کے ذریعہ خود--- ''خریدا'' جاتا ہے یا یہ کہ وہ اپنے شوہر کی 'ملکیت' ہے (۳) تاہم 'ایک معاہدہ نکاح میں 'ڈھانچے کے سب سے زیادہ اہم عنصر کی حیثیت سے 'اجر دلہن کو کبھی بھی خارج نہیں کیا جاسکتا- یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی نہ کسی صورت میں' معاہدے کی کوئی قسم ضرور واقع ہو گی-

معاہدہ نکاح کی درجہ بندی کے متعلق دوگر فتگی ambivalence کو خود اصطلاح 'نکاح' کی تعریف کے اطراف پھیلی ہوئی پراگندگی کے ذریعہ سمجھا جاتا ہے اس کے لغوی معنی کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے بعض نے اس کی ترجمانی 'انٹر کورس 'وطی' (جماع کرنا' روندنا) کی حیثیت سے کی ہے (۴)- دوسروں نے اس کے معاہداتی اور ذمہ داری کے پہلوؤں پر زور دیا ہے اور اس کا ایک 'عقد' / ایک معاہدے کی حیثیت سے حوالہ دیا ہے- صاحب 'جواہر' کا حوالہ دیتے ہوئے مراتہ لکھتا ہے : 'سنیوں کے نزدیک 'نکاح' کے معنی انٹر کورس / مباشرت ہیں اور چونکہ 'نکاح' میں انٹر کورس / مباشرت کا مفہوم مضمر ہوتا ہے اس لئے یہ لفظ 'نکاح' استعمال کیا گیا ہے-' Murata 1974, 2 اس کے برعکس 'مراتہ بیان جاری رکھتا ہے : راغب یہ تصور قائم کرتا ہے کہ نکاح کے معنی انٹر کورس / مباشرت نہیں کیونکہ اس میں شرم و حیا 'قبح' شامل ہوتی ہے بلکہ یہ کہ اسے 'انٹر کورس / مباشرت کے لئے ایک قیاس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اس لئے 'نکاح' کے معنی 'عقد' / معاہدہ ہیں- See also Jabiri-Arablu 1983, 174- 75; Farah 1984, 14; "Nikah" 1927, 912.

اختلاف آراء کا جائزہ لیتے ہوئے 'ایک ہم عصر ایرانی شیعہ عالم' لنگ رودی استدلال کرتا ہے : ''ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان 'ایک خاندان یا خانہ داری قائم کرنے کے معاہدے کی حیثیت سے نکاح کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس میں

'متعہ' نکاح شامل نہیں.Langarudi 1976,3 یعنی متعہ کا مقصد جنسی مسرت ہے۔ وہ بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے: "جنسی تعلقات کے معاہدے کی حیثیت سے بھی اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ غیر جنسی 'صیغہ' (متعہ) کے معاملہ میں (جسے آگے' باب ۴ میں بیان کیا گیا ہے) معاہدے کا مقصد انٹرکورس / مباشرت نہیں ہے۔ " تاہم غیر جنسی 'صیغہ' (متعہ) کو مسترد کرتے ہوئے' علماء کے اجماع کی بنیاد پر لنگ رودی استدلال کرتا ہے: "انٹرکورس / مباشرت نکاح / شادی کی علت غائی (غرض اور فائدہ) ہے".Langarudi 1976,5

اسی طرح' امامی نکاح کی تعریف "ایک قانونی رشتے کی حیثیت سے کرتا ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان' ایک معاہدے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جنسی طور پر لطف اندوزی کی اجازت دیتا ہے۔" Imami 1971, 4: 268. وہ اپنی تعریف ختم کرتا ہے: "اس لئے خاندان 'خانوادہ' قائم کرنے کے مقصد کی حیثیت سے 'نکاح' کی عام تعریف' ایرانیوں کے معاملہ میں غیر صحیح ہے کیونکہ اس میں عارضی نکاح / متعہ شامل نہیں ہے۔"(۵) Imami 1971, 268. یوں کہنا چاہئے کہ عارضی نکاح / متعہ کا مقصد' تولید نسل کے لئے ہونے والا معاہدہ نہیں ہے۔

ایک شخص 'نکاح' کی ایسی قانونی تعریف کی تشنگی کے ساتھ رہ جاتا ہے جو ساخت اور وظیفہ کے اعتبار سے بامعنی ہو اور اس میں مستقل نکاح' عارضی نکاح / متعہ اور اس کے غیر جنسی صیغے (متعہ) کی انواع بھی بدستور شامل ہوں تاہم' ہم شیعہ نکاحوں / شادیوں کی لازمی صورتوں اور وظائف کا خلاصہ کرسکتے ہیں۔ دیکھئے جدول نمبر ۱ :۔

جدول نمبر ۱

شیعہ نکاح / شادی

نکاح کی قسم	جنسی	قرابت داری بوجہ نکاح	بچوں کی حلال زادگی
مستقل : نکاح	+	+	+
عارضی : متعہ	+	+	+
		-	-
غیر جنسی صیغہ	-	+	-

ایک شخص جدول نمبر ۱ کی مدد سے 'شیعہ نکاح کے ادارے کی تعریف' ایک ایسے معاہدے کی حیثیت سے کر سکتا ہے کہ (الف) جو شوہر کی ملکیت اور کنٹرول کو اپنی بیوی کے جنسی عضو 'بضع' (فرج) پر قائم کرتا ہے خواہ (یہ قبضہ) عملی ہو یا علامتی' جیسا کہ غیر جنسی صیغہ (غیر جنسی متعہ) کا معاملہ ظاہر کرتا ہے اور (ب) یہ 'قرابت داری بوجہ نکاح' کے بندھن پیدا کرتا ہے خواہ یہ واقعتاً ہو یا افسانوی' دوسرے الفاظ میں 'ایک شیعہ نکاح / شادی کے لازمی اجزاء' جنسیت کی جائز حالت اور قرابت داری بوجہ نکاح ہیں اس لئے بچوں کی حلال زادگی کا مسئلہ 'معاہدہ نکاح کی گہرائیوں میں نہیں ہے اگرچہ یہ اس کے قدرتی نتیجے کے ممکنات میں ہے۔ cf. Gough 1959, 68; Levine and Sangree 1980, 388 اپنے وسیع تر معنی میں' ایک شیعہ نکاح / شادی' بچوں کی حلال زادگی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان رشتے کو جائز کرنے کے لئے ہوتی ہے خواہ وہ جنسی پارٹنر ہوں یا قرابت داری بوجہ نکاح کی بنیاد پر رشتہ دار ہوں۔۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو باپ بن کر' بچوں کو پیدا نہیں کرتا ہے۔

مستقل نکاح کے اجزائے ساخت : ارکان

ایک جائز مستقل نکاح / شادی کے تین بنیادی اجزائے ترکیب ہیں : معاہدے کی قانونی شکل 'عقد'- بین المذاہب نکاحوں کی حدیں 'محل' اور اجر دلہن 'مہر' (کی ادائیگی کی پابندی) یعنی 'اطاعت قبول رویہ-(٦)

معاہدہ : عقد

ایک اسلامی نکاح / شادی' ایک معاہدہ ہے اور اسلامی معاہدوں کی دوسری تمام شکلوں کی طرح' اس میں پیش کش اور قبولیت کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے جو اس نکاح کے مقام اور وقت کے دوران واقع ہوا ہو (۷)- 'پیش کش' کے اقدام میں عورت کے لئے مذہبی رسم کے ایک مقررہ کلیہ / فار مولے کا زبان سے ادا کرنا شامل ہے اور 'قبولیت' شوہر کی طرف سے ایسا ہی کلیاتی / فار مولائی جواب بھی شامل ہوتا ہے- معاہدہ نکاح کی مذہبی رسم کو جوڑے کے نمائندے انجام دے سکتے ہیں- منگیتروں (جوڑوں) کے بنیادی حقوق' مثلاً شوہر کے لئے تعدد ازدواج اور بیوی کے لئے اجر دلہن / مہر' جو پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں' اور نا قابل تغیر اور نا قابل انتقال ہوتے ہیں- اس طرح معاہدہ نکاح کی یہ شکل ہوتی ہے کہ جس میں 'معاہدے کو طے کرتے وقت فریقین کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ شوہر اور بیوی کے حقوق کے قوانین کو کوئی نئی شکل دیں-' "Nikah" 1927, 914 اور اس معاہدے کی عمرانی جہت کی وجہ سے 'خود ارادیت کی آزادی' معاہدہ کرتے وقت کوئی اہم کردار ادا نہیں کرے گی- Imami ; 1971, 4, 276

بین المذاہب نکاح کی حدیں : محل

اسلامی قانون بین المذاہب نکاحوں پر حدیں قائم رکھتا ہے- مسلمان مرد اور غیر مسلم عورت کے نکاح کے اطراف' تنازعہ کے باوجود' بہت سے شیعہ عالم' مسلم مرد اور اہل کتاب غیر مسلم عورتوں کے درمیان نکاح-- مسیحی اور یہودی عورتوں-- کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے- بعض نے زرتشتی عورتوں کو شامل کیا ہے لیکن ایسی شمولیت یا اجازت علماء کے درمیان زیر بحث رہی ہے تاہم کسی تامل و تاخیر کے بغیر' مسلم عورتوں اور غیر مسلم مردوں کے درمیان نکاح --بین المذاہب مناکحت --کو دائرہ عمل سے خارج کر دیا ہے- Tusi 1964, 463; Hilli SI, 491; Luma`ih 96, 119 ; Khomeini 1977 ,P# 2397; Langaruidi 1976, 93.

اجر دلہن : مہر

ایک معاہدہ نکاح / شادی کا سب سے زیادہ اہم جزو' اطاعت - قبول رویہ' -- حقیقت میں یا نظریاتی طور پر --اجر دلہن 'مہر' ہے جو خود دلہن کے لئے ہے- دیکھئے سورہ نساء ۴' آیت ۴ :(۸) :-

> اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو- ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے کھالو-
>
> القرآن : سورہ نساء ۴- آیت ۴

مبادلہ میں شوہر' شئے فروخت (دلہن) پر جائز ملکیت کا حق حاصل کر لیتا ہے جو اس معاملہ میں' اپنی بیوی کا جنسی اور تولید نسل کا عضو ہے' لازمی طور پر ایک معاشی لین دین ہے- اسلامی نکاح / شادی میں اجر دلہن (مہر) کی ادائیگی' علامت کے

طور پر بھی با معنی ہے- یہ کمیونٹی (برادری ر لوگوں) میں دلہن اور اس کے خاندان کے مقام اور وقار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور ساتھ ہی دولہا اور اس کے خاندان کی طرف سے عورت (زوجہ ر دلہن) کی عزت کا اظہار ہے تاہم ایرانی ایسے علامتی معانی یکساں طور پر نہیں لیتے- ہم عصر ایران میں' بہت سے تعلیم یافتہ شہری مردوں اور عورتوں نے اجر دلہن (مہر) کی ادائیگیوں پر اعتراض کیا ہے اور وہ اسے عورت کی حیثیت اور وقار کو گرانا سمجھتے ہیں- See Zan- i- Ruz, issues from 1966 to 1968

لفظ کی اصل اور لسانی تغیرات کی وضاحت کی روشنی میں 'قیمت' یا 'تاوان' (کفارہ)'مہر' وہ رقم ہے یا دوسری قیمتی اشیاء ہیں جس ر جن کو دولہا' دلہن یا اس کے اہل خاندان کو ادا کرتا ہے' یا ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے- یہ مبادلہ' فوری (معجل- عندالطلب) یا ملتوی (موخر- موجل) علامتی یا حقیقی ہے جو ایک معاہدہ نکاح کو جائز کر دیتا ہے- معاہدے کی اثرانگیزی کے لئے' اس رقم کا مبادلہ اس قدر ضروری ہے کہ زوجہ 'خلوت صحیحہ (کی تیاری) سے پہلے 'اجر دلہن ر مہر کی پوری ادائیگی کا مطالبہ کر سکتی ہے- یہ حق' اپنی ساخت کے لحاظ سے ایسے فروشندہ (پھیری والے) کی طرح ہے جو شئے فروخت کی جب تک قیمت ادا نہ کی جائے' (گاہک کے) حوالے کرنے سے انکار کر دیتا ہے- در حقیقت' بہت سے علماء یہ استدلال کرتے ہیں کہ زوجہ کو کچھ ادا کرنا' خواہ یہ (رقم ر شئے) کتنی ہی کم یا معمولی ہو' مذہبی اعتبار سے باعث ثواب ہے کیونکہ "یہ (عمل) انٹر کورس ر مباشرت کو جائز ر حلال کر دیتا ہے-" Tusi 1964, 477 بہر حال' ایک زوجہ کو (مہر کی) حقیقی ادائیگی سے پہلے خلوت صحیحہ کے لئے تیار رہنا چاہئے- ایسی صورت میں' وہ اپنے اجر دلہن ر مہر کی بروقت ادائیگی کے مبادلے کے لئے اپنی رضامندی سے نہ تو انکار کر سکتی ہے اور نہ ہی اس عمل کو روک سکتی ہے- اب اس کے اقدام (نارضامندی) کو نافرمانی 'نشوز' (بمعنی شوہر کی نافرمانی) سمجھا جاتا ہے اور اس طرح یہ عمل' شوہر کے حق سے انحراف ہے جس کی فرماں برداری شرعی طور پر واجب ہوتی ہے- Luma'ih, 143- 44; Tusi 1964, 483; Hilli MN, 242; Langarudi 1976, 132- 33; Imami 1974, 1: 459.

اس کے باوجود 'اجر دلہن ر مہر پر زوجہ کے ملکیتی حقوق' غیر مبدل وغیر مجروح رہتے ہیں-بالعموم 'اجر دلہن ر مہر' اس وقت قابل ادائیگی بن جاتا ہے کہ جب ایک نکاح ر شادی طلاق پر ختم ہوتی ہے-ایک زوجہ 'معاہدے کے دوران جب تک اپنے شوہر کی فرماں بردار رہتی ہے تو وہ مالی سہارے 'نفقہ' کی قانونی طور پر حقدار ہوتی ہے میرا (مصنفہ کا) خیال ہے کہ اپنے شوہر کے لئے زوجہ کی فرماں برداری کی قانونی ضرورت 'مبادلے کے اس عنصر پر ازدواجی لین دین میں قائم رہتی ہے-

چونکہ معاہدہ نکاح اسلامی نقطہ ء نظر سے انٹر کورس (وطی- مباشرت) کا ایک مظہر ہے جو ناگزیر طور پر' آپس میں مالیاتی مبادلات سے گوندھے ہوئے ہیں' اسلامی مسلمات : جنسی رشتے 'ادائیگی یا سزا کے حامل ہوتے ہیں' (۹) اور 'وطی محترم است' ر جماع کرنا محترم ہے یعنی ایک جنسی رشتے کو بار بار دھرانے سے اس کے جائز ہونے --یا اس کی کمی-- کو بیان کرتے ہیں-

Luma`ih, 2: 130; Hilli SI, 450; Razi 1963, 362; Tusi 1964, 477; see also Murata 1974, 51.

اس رقم کا مبادلہ اس قدر ناگزیر ہے کہ 'غلط فہمی کی بنا پر ایک انٹر کورس ر مباشرت' "وطی بہ شبہ' کے معاملہ میں بھی کچھ رقم' اجر دلہن کی صورت میں عورت کو ضرور دینا چاہئے تاکہ قانونی اور اخلاقی معقولیت و شائستگی کو یقینی بنایا جاسکے (۱۰)-

Tusi1964, 477;Hilli SI, 520; Langarudi 1976,28, 84; Imami 1971,4: 426-27; see also Shafa 1983,710-11.

معاہدہ فروخت کی منطق کی بنیاد پر اور شیعہ قانون کے تناظر سے' اور نظریاتی مفروضات سے جن کا تعلق ذکور واناث کی جنسیت کی ہیئت و فطرت سے 'مبادلہ ء نکاح' میں ایک مختلف قسم کا سامان شامل ہوتا ہے قیاس کے طور پر 'انٹر کورس ر مباشرت' ایک ایسے رشتے کا معاملہ نہیں ہے جس میں مسرت کا تبادلہ بطریق سامان ہوتا ہے اس کی بجائے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہ (سامان) صرف ایک ہی سمت کی طرف منتقل ہوتا ہے- جنسی مسرتوں کے تبادلہ میں مرد 'وصول' کرتے ہیں اور عورتوں کو مالیاتی طور پر صلہ دیا جانا چاہئے-دوسرے الفاظ میں قانونی طور پر عورت کا جنسی عضو اور

اجر دلہن (مہر) کے تبادلے کیئے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کی قدر مبادلہ 'عیوض' کی حیثیت سے ہوتے ہیں-

معاہدہ : 'عقد' مستقل نکاح کے قانونی نتائج : 'احکام'

چونکہ نکاح / شادی ایک معاہدہ ہے جس میں ایک جوڑا 'مختلف النوع شرائط سے اس حد تک متفق ہو سکتا ہے کہ وہ قرآنی حدود سے تجاوز نہ کرے- مثال کے طور پر 'ایک عورت اپنے معاہدہ نکاح کی شرائط میں یہ شامل کر سکتی ہے کہ اسے اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ لے جایا جائے گا' دوسری طرف وہ قانونی طور پر یہ مطالبہ نہیں کر سکتی کہ اس کا شوہر 'دوسری زوجہ کرنے سے اس وقت تک باز رہے گا جب تک کہ وہ اس کے نکاح میں رہے گی- ایسی شرط کے لئے علماء کا دعوی ہے کہ یہ نص قرآنی کے صریحاً خلاف ہے جو ایک مرد کو بیک وقت چار عورتوں سے مستقل نکاح کا معاہدہ کرنے کی اجازت دیتا ہے- یہ اس کا خدا کا عطا کردہ حق ہے تاہم سب اس امر پر متفق ہیں کہ وہ اس شرط کو طلاق لینے کی بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتی ہے-
Tusi 1964, 481-82; Hilli MN, 242; Khomeini 1977, P#2451.

سرپرست کی اجازت : ولی

ایک ناکتخدا عورت کی پہلی شادی / نکاح کے لئے سب سے زیادہ متعلقہ قانونی مسئلہ یہ ہے کہ اس کے والد کا نکاح کے لئے ازدواجی رشتہ (جو ولایت 'کہلاتا ہے) لڑکی کی پسند / انتخاب کو کنٹرول میں رکھنے کی حد تک ہوتا ہے اور اسے اس (لڑکی) کے لئے ایک معاہدۂ نکاح کا اہتمام کرنے کا حق ہے-.Hilli SI, 447 اِسٹرن' کا استدلال ہے کہ 'ولی کا ادارہ ایک اسلامی تخلیق ہے جو ایک باپ کو اپنی بیٹی کی سرگرمیوں پر یہ اختیار اور قانونی حق دیتا ہے کہ اس کے علم اور نگرانی میں یہ امر ہو کہ

اس کی بیٹی نے حلف نامہ کب 'کہاں اور کس کے سامنے دیا' .Stern 1939, 37 ہاورڈ کہتا ہے: 'یہ حقیقت کہ بہت سی لڑکیوں کا نکاح کر دیا جاتا ہے حالانکہ ابھی کمسن بچی ہی ہوتی ہیں- رسول اکرمؐ کی زوجہ عائشہؓ اس کی ایک نمایاں مثال ہے--- ساتھ ہی یہ بات خلاف قیاس ہو جاتی ہے کہ رسول اکرمؐ کے زمانہ میں ایک ناکتخدا بیٹی' اپنے والد کی مرضی کے بغیر ایک عام معاہدہ نکاح کر سکتی تھی-' .Howard 1975, 83 تاہم شخت استدلال کرتا ہے کہ یہ اصول کہ 'ولی کے بغیر کوئی نکاح جائز نہیں ہوتا' اسلامی قانون میں بذات خود بنیادی نہیں بلکہ یہ کہ اس اصول نے رفتہ رفتہ شناخت حاصل کی ہے اور واقعتا رسول اکرمؐ کے زمانے کی طرف رجوع کرتے ہوئے قائم کیا گیا ہے- Schacht 1950, 182-83 شخت کا نظریہ قابل فہم ہے جو یہ حقیقت بتاتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے زوجہ کو خود اپنی مرضی ظاہر کرنے اور اجر دلہن (مہر) وصول کرنے کا مجاز قرار دیا-

نتیجہ میں ازدواجی سرپرستی کے کردار اور فرائض کی قانونی حدود میں ابہام اور پراگندگی نے مسلم علماء قانون (فقہا) کے درمیان' مختلف ادوار میں کثرت سے بحث و مباحثہ اور تنازعات کی طرف راستہ دکھایا ہے-(ولی کے کردار اور فرائض کی بابت تفصیلی بیان کے لئے دیکھئے Hilli SI, 447- 56 حالانکہ الشافعی اور مالک' مثال کے طور پر' والد کو اپنی بیٹی کے لئے معاہدہ نکاح کرنے کے سلسلہ میں 'لازمی اختیار' جبر' کرنے کی حمایت کرتے ہیں- رسول اکرمؐ کی کئی روایات موجود ہیں جو ایک ناکتخدا بیٹی کے نکاح رشادی کو کالعدم قرار دینے کے حق میں ہیں جس کے لئے باپ نے اپنی بیٹی سے اجازت طلب نہیں کی- Howard 1975, 84 تاہم' شیعوں کے نزدیک 'ایک ولی' اور اپنی بیٹی کے حق پر اس کے حق کی قانونی اختیاری وسعت' بالخصوص ابہام سے معمور رہی ہے- ہاورڈ' یہ نوٹ کرتا ہے کہ جیسے جیسے شیعہ قانون نے ترقی کی' تب ولی کا فرض اور کردار' دو دوسرے مظاہر کے ساتھ آپس میں جڑ کر ابھرا: اسما نکاح کے لئے گواہوں کی ضرورت اور متعہ کا رواج-' وہ استدلال کرتا ہے کہ شیعوں نے 'متعہ' کو قانونی طور پر ختم کرنے کے لئے اور یہ ضرورت کہ ایک مطلقہ عورت کو دوبارہ نکاح

کرنے کے لئے اپنے سرپرست (ولی) کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے' شیعوں نے ان ہر دو امور کی مخالفت کی۔ لیکن اہل سنت کی طرف سے شدید مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے انہوں نے جزوی طور پر ایک مستقل نکاح کے لئے گواہوں کی مشاورت کو قبول کیا ہے' نہ کہ ضرورت کو قبول کیا ہے۔ Howard 1975, 85- 87 لیکن اسے زیادہ بحث و تنازعہ کے بغیر تسلیم نہیں کیا ہے۔

ایک طرف (عورت کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے) ایک 'ولی' کی اجازت کی ضرورت کے سلسلہ میں نظریاتی دوگرفتگی ہے اور دوسری طرف' عارضی نکاح / متعہ کا رواج (مرد کی جنسیت)' مختلف شیعہ عالموں کی تشریحات سے منعکس ہوتا ہے۔ حالانکہ کلینی (الفروع من الکافی' جلد ۵) اہل سنت کے خاص دھارے (سواد اعظم) سے مشابہ نظریئے کا حامی نظر آتا ہے (جبکہ) طوسی Tusi 1964, 472, 499 اور حلی Hilli S.I, 523 نے اس نظریے کی حمایت کی ہے کہ ایک پختہ کار عورت -- نو سال اور زیادہ -- کو اپنے لئے معاہدہ نکاح کا اہتمام کرنے کے ضمن میں اپنے والد سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں' تاہم دونوں اس بات کو مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی اجازت حاصل کرنا' قابل ترجیح ہے۔ یہ دوگرفتگی ثابت قدمی سے قائم ہے۔ شیعہ علماء کے درمیان اختلاف آراء کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے' امامی استدلال کرتا ہے کہ ایک 'ولی' کو اپنے نابالغ بیٹے یا بیٹی کے نکاح / عقد کا اہتمام کرنے کا حق حاصل ہے۔ Imami 1971, 4: 283- 88 بہر حال' ایک بالغ ناکتخدا 'راشدہ باکرہ' کے نکاح / عقد کے مسئلے کی بابت علماء بہت زیادہ مختلف الآرا ہیں۔ بعض کا یقین ہے کہ ایک بالغ ناکتخدا (دوشیزہ) اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح / عقد نہیں کر سکتی' بالکل اسی طرح' اگر وہ کنواری نہیں ہے تو اسے اپنا نکاح کرنے کے لئے اپنے والد کی مرضی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آخر الذکر صورت میں' وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ دوسرے علماء کا استدلال ہے کہ ایک بالغ مرد کی طرح' ایک بالغ دوشیزہ کو اپنے والد کی اجازت کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی' بعض ایک مستقل اور عارضی نکاح / عقد کے درمیان امتیاز کرتے ہوئے' اس امر کی حمایت کرتے ہیں کہ ایک والد کی اجازت کی

ضرورت' ایک بالغ ناکتخدا کے مستقل نکاح / عقد کے لئے ہوتی ہے لیکن (یہ واضح رہے کہ) یہ ایک عارضی نکاح / متعہ کے لئے ضروری نہیں- تاہم دوسرے علماء کا استدلال ہے کہ' اس کے برعکس ایک ناکتخدا اپنے مستقل نکاح / عقد کا اہتمام کر سکتی ہے لیکن اسے ایک عارضی نکاح / متعہ کے لئے اپنے والد سے اجازت ضرور حاصل کرنا چاہئے-- Imami 1971, 4:283- 88; see also Hilli S.I, 443; Langa-rudi 1976,23- 28; cf. Katuzian 1978, 69.

۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے' ایرانی سول قانون نے قدیم شیعہ تشریح کو ذرا سی نئی ترتیب دی ہے جس میں ایک بالغ ناکتخدا شیعہ عورت' ۱۸ سالہ یا زیادہ' کو کسی حد تک خود مختاری دی گئی ہے' بعض مخصوص حالات میں وہ اپنے نکاح / عقد کا خود اہتمام کر سکتی ہے' واضح رہے کہ اس کے والد یا ولدیتی دادا کو اس کے نکاح / عقد پر اعتراض ہونے کی صورت میں اس کی غیر معقولیت پسندی پر قانون سازوں کو یقین ہو جائے تو وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے Article 1043, cited in Langarudi 1976, 24: Katuzia.. 1978,70 انقلاب کے بعد' بہر حال آیت اللہ خمینی نے ایک قانونی رائے 'فتویٰ' جاری کیا کہ ایک ناکتخدا کے پہلے نکاح / عقد خواہ یہ مستقل ہو یا عارضی' کے لئے والد کی اجازت کی ضرورت بیان کی ہے لیکن (فتوے میں) عمر اور بلوغت کے مسائل کو براہ راست پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اظہار کیا گیا ہے۔ Ayatollah Khomeini n.d., 342, 376; cf. Mutahhari 1974, 55-56

ازدواجی سرپرستی کے قانون میں ابہام' اس وقت زیادہ مرکب ہو گیا کہ متصادم روایات کو خود رسول اکرمؐ سے منسوب کیا گیا جن کا عمل اور قول' اسلامی قانون کے بڑے ذرائع و مخارج میں سے ایک ذریعہ / مخرج کی تشکیل کرتے ہیں حالانکہ انہوںؐ نے اپنی بیٹی کی علیؓ سے شادی کے وقت' اس کی مرضی حاصل کی تھی' رسول اکرمؐ نے بذات خود (حضرت) عائشہؓ سے عقد کیا تھا جو چھ یا سات برس کی بچی تھیں اور یہ ان کے والد کی مرضی اور اختیار سے کی تھی' دوسرے الفاظ میں' اسلام میں نکاح / عقد کے لئے عورت کی مرضی درکار ہوتی ہے' ایک دوسرے اسلامی حکم نامہ' جو چھ

کے نکاح / عقد کی اجازت دیتا ہے' کے ذریعہ موثر طور پر منسوخ کر دیا گیا اور والدوں (یا ولیوں) کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی ناکتخدا بیٹیوں کی طرف سے 'ان کے نکاح / عقد کا اہتمام کریں۔ ایک عورت 'بچہ ہونے کی حیثیت سے ظاہر ہے کہ اتنی کم عمر ہوتی ہے کہ وہ (ازدواجی زندگی میں) اس سے طلب کیئے جانے والے امور کی وسعت کا فہم و ادراک نہیں رکھتی اور وہ خود مختارانہ فیصلے کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔

طلاق یافتہ اور بیوہ عورتیں' وسیع تر قانونی خود مختاری رکھتی ہیں اور وہ اپنی طرف سے خود ہی مذاکرات کر سکتی ہیں۔ ;Tusi 1964, 474; Hilli MN, 221 Levy 1957, 111 تاہم رواج کی صورت میں' یہ ایک عورت کے معاشرتی' معاشی پس منظر پر منحصر ہوتا ہے اور یہ مقامی انواع کا موضوع ہے۔

جنسی مباشرت میں مداخلت : 'عزل'
Coitus Interruptus: Azl

جنسی مباشرت میں مداخلت 'عزل' (لغوی معنی : مباشرت کے دوران اخراج) 'مانع حمل (برتھ کنٹرول)' شیعہ اسلام میں شاید ہی واحد صورت ہو اور اس کا عمل' شوہر کا خصوصی حق ہے (۱۱) تاہم اس حق کی انفرادیت و خصوصیت کا درجہ اور وسعت اس امر پر منحصر ہے کہ آیا' یہ ایک مستقل یا عارضی 'عقد' کی حدود کے درمیان عمل میں لایا گیا ہے یا یہ امر کہ زوجہ ایک آزاد عورت ہے یا ایک غلام عورت' اس طرح' خواہ زوجہ کے جذبات کو پیش نظر رکھا جائے اور یا اس کی اجازت حاصل کر لی جائے' علماء نے اس پر بڑی بحث کی ہے۔ بہر حال' طوسی' جنسی مباشرت میں 'عزل' کو ایک عورت کیلئے ممنوعہ قرار نہیں دیتا۔ Tusi 1964, 491 حلی اگرچہ اسے قابل اعتراض 'مکروہ' قرار دیتا ہے اور اس رائے کا حامی ہے کہ جب تک 'عزل' پر اتفاق رائے نہ ہو جائے تو عزل ممنوعہ ہے بہر حال 'اگر ایک مرد کو ایسا کرنا ہے تو اسے جنین / نطفہ embryo میں موجود بچے کا زرِ خون Blood money (دیۃ نطفے کا زر خون)

ادا کرنا چاہئے (۱۲)-.Hilli Sl, 437

حالانکہ 'شروع میں جنسی مباشرت کے دوران عزل (مداخلت) بے تکا اور بے ربط عمل دکھائی دیتا ہے- شیعہ نکاح کی معاہداتی صورت کی حدود میں دیکھا جائے تو یہ بحث وبیان یہاں ایک معنی و مفہوم کا حامل ہے- چونکہ ایک مرد نے اجر دلہن ادا کیا ہے- منطقی اعتبار سے وہ مباشرت میں نطفے کا مختار ہوتا ہے یا اپنی زوجہ کے جنسی اور تولیدی عضو کا 'مالک' ہوتا ہے- صرف وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کب اور کس طرح ایک جنسی تعلق رکھنا چاہتا ہے- دیکھئے قرآن مجید سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۲۳ :-

> تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو' جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو- اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو-
>
> قرآن مجید : سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳

ترکہ : اِرث

> جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں' تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی' یہ حصے (اللہ کے) مقرر کئے ہوئے ہیں---
>
> قرآن مجید : سورہ نساء ۴- آیت ۷

عورت کی حیثیت و مقام کو بہتر بناتے ہوئے' اسلامی قانون نے جو اقدامات کیئے ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کو اس کے خاندان کے ورثے میں ایک حق عطا کر دیا گیا ہے- اس قانونی شق میں یہ امر مضمر ہے کہ عورت کا حق انتخاب (مرضی کا استعمال)' خود مختاری اور آزادی کو ایک وسعت تک تسلیم کیا گیا ہے مگر اس حقیقت کے باوجود کہ تمام درجات میں ایک مرد' دو عورتوں کے حصے کے مساوی' حصہ وصول کرتا ہے- دیکھئے قرآن مجید :

جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں' وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے O ۱۰

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے'

اور اگر اولاد میت صرف لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ) تو کل ترکے میں ان کا دو تہائی۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف۔ اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ' بشرطیکہ میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ (اور یہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو اسی کے ذمے ہو' عمل میں آئے گی)

تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے' یہ حصے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے O ۱۱

اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی لیکن یہ تقسیم وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمے ہو' کی جائے گی)۔

اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو۔ اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ۔ اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ (یہ حصے) تمہاری وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو تم نے کی ہو۔ اور (ادائے) قرض کے (بعد) تقسیم کیئے جائیں گے۔

اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو' جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اس کے بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ' اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک وصیت بشرطیکہ ان سے تہائی میں شریک

ہوں گے (یہ حصے بھی) بعد ادائے قرض و تعمیل میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو (تقسیم کیئے جائیں گے) یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ نہایت علم والا (اور) نہایت حلم والا ہے ۱۲۵

(اے پیغمبر) لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) حکم (اللہ) دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہو گا۔

اور اگر (مرنے والے بھائی کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔

اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔

(یہ احکام) اللہ تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۱۷۷

---القرآن : سورہ نساء ۴- آیات ۱۰ تا ۱۲ اور آیت ۱۷۷

Quran 4: 10-12,177; See also Levy 1957, 97

ایک مستقل نکاح میں 'شوہر کا حصہ اپنی زوجہ کی وصیت / ترکہ میں سے' اگر بچے نہ ہوں تو نصف ہوتا ہے اور اگر ان کے بچے موجود ہوں تو ایک چوتھائی ہوتا ہے' تاہم زوجہ کو ایسے ہی حالات میں' چوتھائی حصہ اور آٹھواں حصہ علی الترتیب ملتا ہے۔

شیعہ اور سنی علماء شریعت کے درمیان' اگرچہ عام طور پر' قرآنی احکام کے مطابق مرتبہ اصولوں کی تشریح و ترجمانی میں اختلاف پایا جاتا ہے نیز اس دودھیال (پدری رشتہ داری) اور مشترکہ نسل ہونے کی بنیاد پر رشتہ داری والی عورتوں کے درجات کے حوالے سے کہ کسے ایک حصہ' جائز طور پر عطا کیا جا سکتا ہے؟ اختلاف پایا جاتا ہے۔ سنیوں اور شیعوں کے درمیان اختلافات اور تنازعات پر بحث' بہر حال' اس

باب کے مقصد و وسعت سے باہر ہے ایک مفصل بحث کے لئے دیکھئے۔ See Fày-zee1974, 387- 467; Langarudi 1978, 2 vols.

عقد ر نکاح کا خاتمہ

ایک اسلامی عقد ر نکاح' ایک معاہدہ ہونے کی حیثیت سے ' لازماً اپنا خاتمہ اسی ڈھانچے پر رکھتا ہے جو اس (اسلام) نے تعمیر کیا ہے' ایک معاہدہ نکاح' کم از کم تمام تین طریقوں میں سے' ایک طریقہ سے بھی ٹوٹ سکتا ہے ماسوا کہ کسی بھی فریق کی موت واقع ہو جائے' ان میں سب سے زیادہ اہم طریقہ 'طلاق' ہے۔ نکاح کے بندھن منقطع کرنے کے دوسرے ذرائع میں باہمی رضامندی اور یہ فیصلہ کہ اب نکاح نہیں رہا' فسخ' ہیں' یہ فیصلہ شوہر یا زوجہ کی طرف سے کیا گیا ہو۔ قرآن مجید دیکھئے۔

> اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دے دو اور عدت کا شمار رکھو۔
> اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو' (نہ تو تم ہی) ان کو (ایام عدت میں ان) کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود ہی) نکلیں' ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو نکال دینا چاہئے)
> اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم؟ شاید اللہ اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کر دے ٥
>
> ــ القرآن : سورہ طلاق ۶۵۔ آیت ۱

'جن امور کی اجازت دی گئی ہے ان میں طلاق سب سے زیادہ قابل ملامت ہے' (رسول اکرم محمدؐ) نے فرمایا۔ ادارہ طلاق' نہ صرف گہرے قانونی اختلافات کو روشنی میں لاتا ہے جو مستقل اور عارضی نکاحوں کے درمیان موجود ہوتے ہیں بلکہ یہ ذکور

واناث (مرد عورتوں) کی ضروریات' معاشرتی مقام و مراتب 'کردار اور رشتوں کی تصور سازی کے بنیادی اختلافات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

بہر حال' معاشرتی طور پر مسترد کردہ اور مذہبی اعتبار سے ناپسندیدہ امور میں طلاق' شوہر کے لئے اللہ کا عطا کردہ حق ہے جس سے انکار یا روگردانی ممکن نہیں۔ دیکھئے قرآن مجید میں سورہ طلاق ۶۵ (آیات ۱ تا ۱۴ مکمل سورت) اور سورہ بقرہ ۲۔ آیات ۲۲۶ تا ۲۳۷۔

سورہ طلاق ۶۵۔ آیات ۱' ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور مزید ۱۳ آیات کی تفصیل قرآن مجید میں پڑھیئے یہاں غیر ضروری طوالت کی وجہ سے پوری سورت کا ترجمہ نقل نہیں کر رہے ہیں (مترجم)

سورہ بقرہ ۲ کی آیات ذیل کا مطالعہ کیجئے :۔

> جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھالیں ان کو چار مہینے انتظار کرنا چاہیئے۔ اگر (اس عرصے میں قسم سے) رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا ہے ۲۲۶
>
> اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بھی اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ۲۲۷
>
> اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (عدت کے اندر) وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق' (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے ۲۲۸
>
> ---القرآن سورہ بقرہ ۲۔ آیات ۲۲۶ تا ۲۲۸

ہم نے یہاں صرف آیات ۲۲۶ سے ۲۲۸ تک نقل کی ہیں باقی ۲۲۹ تا ۲۳۷ آیات

طوالت سے بچنے کے لئے درج نہیں کی ہیں ان کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ بقرہ ۲ میں دیکھئے (مترجم) Quran: 2: 226- 37 and Surah of Divorce (Talaque)
65: 1- 14Complete:

اس (طلاق) کی ملامت کا تصور محض یہ ہے کہ یہ ایک ادراک اور ایک اخلاقی حکم ہے لیکن یہ اس کے قانونی طور پر جائز ہونے پر اثرانداز نہیں ہو سکتا (۱۴)- ایک شخص جو اپنی زوجہ یا زوجاؤں کے نکاح (نکاحوں) کو قانونی طور پر منسوخ کرتا ہے تو اسے دماغی طور پر تندرست' پختہ کار اور ایسا کرنے پر رضامند ہونا چاہئے- مزید یہ کہ اسے دو منصف مزاج مردوں' کی موجودگی میں' اور صاف و صریح الفاظ میں' طلاق کے مروجہ الفاظ کو بلند آواز سے ادا کرنا چاہئے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ زوجہ کی موجودگی میں ایسا کرے- طلاق کے معاملہ میں عورتوں کو بطور گواہ کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دی گئی ہے خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو (دوسرے معاملات میں' دو عورتوں کی شہادت یا تصدیق کو ایک مرد کے مساوی تصور کیا گیا ہے) ایک تحریری طلاق کو اس وقت تک ناجائز تصور کیا جاتا ہے جب تک کہ اس کے ساتھ زبانی / اعلان شامل نہ ہو Tusi 1964, 519 - 31: Hilli SI, 751- 859; Khomeini
1977, P# 2498- 516; Imami 1974, 1: 185

الفاظ کی بنیاد اور تاریخ کے سائنسی مطالعے کے ذریعہ 'ایک گرہ کھولنا' یا 'جانے دینا' کا مفہوم' لفظ طلاق' ہے جو یک طرفہ اقدامات 'اقاعات' (واحد: اقع) سے قانونی طور پر تعلق رکھتا ہے یوں کہنا چاہئے کہ' ہر گاہ' نکاح معاہدے کی ایک صورت ہے جو باہمی رضامندی پر قائم ہوتا ہے جبکہ طلاق یک طرفہ فیصلہ ہے جو شوہر کرتا ہے' ہم یہاں دریافت کر سکتے ہیں: اگر نکاح ایک معاہدہ ہے جس کے لئے باہمی رضامندی درکار ہوتی ہے' تو پھر اس کے ٹوٹنے پر کسی ایک فریق کا حق کس طرح سے' دوسروں کے سامنے کچھ کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے؟ یہاں پر ایک معاہدہ نکاح اور معاہدہ فروخت کے درمیان سب سے اہم فرق موجود رہتا ہے- ایک معاہدہ فروخت میں کسی دو افراد (یا گروہوں) کے درمیان ایک قانونی رشتہ (رابطہ)

قائم کرتا ہے' یہ ایک آخری اور ناقابل تغیر معاہدہ' ہے جو اگر قانون کے مطابق' شرائط (حالات) کے تحت کیا گیا ہو تو اسے فراڈ' فریب یا خرابی کی صورت میں کوئی فریق بھی منسوخ کر سکتا ہے لیکن یہ معاہدہ نکاح ہے جو بیک وقت قطعی ناقابل تغیر اور قابل تغیر ہوتا ہے! یوں کہنا چاہئے کہ جہاں تک شوہر کا تعلق ہے ایک معاہدہ نکاح جائز اور قابل تغیر' دونوں صورتوں میں اجازت شدہ ہے۔ وہ اپنی بیوی کو جب چاہے طلاق دے سکتا ہے مگر جہاں تک بیوی کا تعلق ہے یہی معاہدہ لازم اور ناقابل تغیر بن جاتا ہے اور وہ یک طرفہ طور پر معاہدے کو منسوخ نہیں کر سکتی' یہ کہ یہ حق شوہر کے لئے محفوظ ہے ایک قانونی رشتہ قائم کرنے کے ساتھ' ایک معاہدہ نکاح ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان 'جنسی رشتے' Sexual کو جائز کر دیتا ہے خدا اور اپنی زوجہ کے درمیان ایک درمیانی فرد کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک شوہر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ انفرادی طور پر عمل کرے (۱۵) جس طرح ایک الہامی یا خداوندی فرمان' انسانی قوانین کو مسترد کر دیتا ہے اسی طرح ایک شوہر کی خواہشات کو زوجہ کی خواہشات پر برتری حاصل ہوتی ہے حالانکہ نکاح / عقد اپنی صورت اور طریق عمل میں لازمی طور پر ایک معاہدہ فروخت ہے کہ اس کے توڑنے کے لئے باہمی رضامندی کی لازمی طور پر ضرورت نہیں ہوتی (مگر زوجہ کو یہ حق حاصل نہیں)۔

طلاق کے وقت' طلاق کو آخری شکل دینے سے قبل' ایک زوجہ کو بعض مخصوص حالات سے گزرنا ہی پڑتا ہے اول: اسے ایک مستقل بیوی' زوجہ' ہونا چاہئے اور وہ ایک متعہ / عارضی زوجہ 'صیغہ' نہ ہو کیونکہ دوسری صورت میں کوئی طلاق نہیں ہوتی۔ دوم' بیوی کو حیض کی میعاد میں نہیں ہونا چاہئے اور اسے زچگی کے ساتھ ہونے والی غلاظتوں سے بھی پاک صاف ہونا چاہئے' یوں کہنا چاہئے کہ زچگی کے بعد' کم از کم ایک ماہانہ میعادی چکر پورا کر چکی ہو' آخری' ایسی صورت میں کہ جب مرد کی ایک سے زیادہ ازواج ہوں تو جس زوجہ کو طلاق ہو رہی ہو' اس کی موجودگی میں بیں کا نام لینا

ضروری ہے' اب اگر ان حالات میں سے کوئی صورت نہ ہو تو قانون کا تقاضا یہ ہے کہ طلاق کو ملتوی کر دینا چاہئے۔

دوسری طرف پانچ اقسام کی عورتوں کو کسی وقت بھی طلاق دی جاسکتی ہے ان میں یہ عورتیں شامل ہیں: جو واقعی حمل سے ہوں- جن سے معاہدہ نکاح پر دستخط کے بعد دخول نہیں کیا گیا ہو- جن کے شوہر ایک لمبی مدت سے غیر حاضر ہوں یعنی جنسی مباشرت کا کوئی امکان نہ رہا ہو- جنہوں نے اب تک حیض شروع نہ کیا ہو یعنی وہ نو سال کی عمر سے کم ہوں (۱۶) اور وہ عورتیں' جن کی ماہانہ معیاد کا چکر بند ہو چکا ہو یعنی یہ کہ وہ حیض کی مدت سے گزر چکی ہوں-

یہ تمام قانونی دفعات' دو حدود پر لازماً اپنی بنیادیں رکھتی ہوں : اول آیا انٹرکورس کا عمل ہوا ہے یا نہیں ؟ یعنی یہ کہنا ہے کہ فروخت کی دوسری شئے استعمال کی گئی ہے (یا نہیں ؟) اور اگر ایسا ہے' دوم کہ آیا عورت حمل سے ہے (یا نہیں ؟) تا کہ ممکنہ مولود (بچے) کی ولدیت کا تعین ہو سکے- اہم مفروضہ یہ ہے' چونکہ ایک معاہدہ نکاح' زوجہ کے جنسی اور تولیدی اعضاء کی ملکیت قائم کرتا ہے اور اس رشتے کی پیداوار بھی باپ (والد) کی ہونا چاہئے-

یہ امر اس حوالے کے درمیان ہے کہ اجر دلہن Brideprice کی ادائیگی کو ضروری سمجھا جائے- اجر دلہن (مہر) عام طور سے طلاق ہونے پر واجب الادا ہوتا ہے تاہم حقیقی ادائیگی' خلوت صحیحہ 'دخول' کی تکمیل پر منحصر ہوتی ہے (۱۷) مزید براں' یہ اس امر پر منحصر ہے کہ آیا معاہدے کے تیار کرنے کے وقت' اجر دلہن (مہر) کو معاہدہ نکاح میں مقرر و مخصوص کیا گیا ہے (یا نہیں ؟) ایسی صورت میں دو ممکنات ہیں : اول' اگر خلوت صحیحہ / دخول سے پہلے عورت کو طلاق ہو جاتی ہے (تو اس ضمن میں) علماء کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ وہ اپنے اجر دلہن (مہر) کی رقم کے نصف کی مستحق و مختار ہے- تاہم اگر اسے خلوت صحیحہ / دخول کے بعد طلاق ہوئی ہے تو پھر اسے پوری رقم ادا کی جائے گی- دوم' اگر اجر دلہن (مہر) معاہدے میں مخصوص و مقرر کیئے بغیر رہ گیا ہے تو اگر زوجہ مباشرت / دخول کے بغیر طلاق پا چکی ہے تو اس کے شوہر کی

خواہش کے مطابق' ایک رقم یا دوسری قیمتی اشیاء شوہر سے وصول کرنے کی مجاز ہے لیکن اگر اس نے نکاح کی تکمیل زفاف (خلوت صحیحہ) کے بعد طلاق پائی ہے تو اس کے شوہر کو اسے ایک مناسب رقم دینا چا۔ ہئے جو معاشرے میں اس کے مقام اور خاندانی وقار کے شایان ہو۔.Hilli MN, 241; Tusi 1964, 477- 78; Luma` ih, 128

شیعہ اسلامی قانون کے مطابق ایک طلاق کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں: ان میں سے سب سے زیادہ عام صورت رجعی' (قابل واپسی) طلاق ہے۔ ایک قابل واپسی 'رجعی' طلاق' ایک 'نیم موخر' semifinal طلاق ہوتی ہے جس میں نکاح کے بندھنوں کو پورے طور پر منقطع نہیں کیا جاتا ہے۔ حالانکہ شوہر اور زوجہ ایک دوسرے سے جدا ہو چکے ہوتے ہیں' زوجہ طلاق کے بعد' آئندہ تین ماہ کے درمیان نکاح نہیں کر سکتی اور شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس مدت کے دوران' (ذیل میں بیان کی گئی ہے) اپنی زوجہ کو طلاق واپس کر دے اور اس کے ازدواجی فرائض بحال کر دے۔ طلاق واپس کرنے کا' ایک شوہر کا یہ حق یک طرفہ ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ زوجہ کی مرضی' قانونی طور پر حاصل نہیں کی گئی تھی۔ بہر حال جس طرح وہ طلاق واپس کرنے کا حق رکھتا ہے تو زوجہ بھی نان نفقہ کا حق رکھتی ہے .Khomeini 1977,

P# 2525; Langarudi 1976, 245- 48; Katuzian 1978, 382 زمانہ

اسلام سے قبل ایک شوہر' ظاہری طور پر غیر معینہ مدت کے لئے طلاق واپس کر سکتا تھا اور اس طرح اسے حالت تعطل میں رکھ سکتا تھا رسول اکرم محمدؐ نے اس رواج کو ختم کرنے کی کوشش کی' ایک شوہر کے اپنی زوجہ کو قبول نہ کرنے کے حق کو' تعداد' محدود کر کے (یہ کوشش) کی کہ وہ کتنی بار ایسا کر سکتا ہے اور پھر اسے واپس قبول کر سکتا ہے؟ قرآن مجید دیکھئے:

> اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو۔ اور اس نیت سے انکو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اور اللہ کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور اللہ نے تم کو جو
نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں' جن
سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو اور
جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

--القرآن: سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۳۱

Quran 2: 231; Maybudi 1952- 61,1: 617; Langarudi 1976, 92

.اسلامی قانون' یہ لازمی شرط مقرر کرتا ہے کہ ایک آدمی اپنی زوجہ کو دو مرتبہ طلاق دے سکتا ہے اور پھر اسے اس کی مدت انتظار 'عدت' کے دوران واپس کر دیتا ہے لیکن تیسری مرتبہ کے بعد 'طلاق قابل واپسی نہیں رہتی لیکن یہ قطعی 'نا قابل تغیر' ہو جاتی ہے۔ سنی قانون سے مختلف' جو فوراً تین بار "میں تجھے طلاق دیتا ہوں" بلند آواز سے کہنے کی اجازت دیتا ہے' شیعہ قانون ایک ایسے اقدام کی ممانعت کرتا ہے' اس نقطہ نگاہ سے کہ یہ 'بدحسن' سے خالی ہے۔

ایک قطعی ناقابل تغیر طلاق' (یعنی) طلاق بائنی' اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب نکاح کا خاتمہ' اپنے اعلان کے لمحے (کے وقت) سے آخری بار ہو جائے۔ طلاق کی اس صورت میں' شوہر کا طلاق کی واپسی کا حق اور زوجہ کا نان نفقہ کا حق' دونوں سابقہ کے مقابلہ میں قلیل ہو جائیں۔ بہر حال' زوجہ کو تین ماہ کی مدت انتظار (عدت) کی مہلت دی گئی ہے جس میں وہ جنسی مباشرت سے احتراز کرے گی ایک عورت کی طلاق' اس کے ایام حیض گزرنے پر' ایک لڑکی جو ایام ماہواری کی عمر کو نہیں پہنچی ہے (۱۸) یا ایک عورت جسے حالت 'رجعی' کے تحت دو مرتبہ طلاق ہو چکی ہے' قطعی نا قابل تغیر ہے۔ سابقہ دو معاملات میں' بہر حال' ایک زوجہ طلاق کے بعد جنسی مباشرت سے احتراز کرنے کی پابند نہیں ہے۔

اس کے باوجود' بصورت دیگر ایک عام اور اک' اسلامی قانون ایسی کارروائی (فراہمی) کا حامل ہے کہ جس کی رو سے ایک عورت طلاق کے طریق کار کا آغاز کر سکتی

ہے تاہم خاتمہء نکاح کی درخواست گزاری کے لئے اس کا حق' مرد کے حق سے مختلف ہے' وہ یک طرفہ طور پر اپنے فیصلے کو نافذ نہیں کر سکتی۔ اسے قانونی طریق کار سے گزرنا پڑے گا۔ ایک عورت جب نکاح کا خاتمہ کرتی ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں: ایک عورت طلاق کی ابتدا کر سکتی ہے اور اپنی آزادی واپس خرید (حاصل کر) سکتی ہے جیسا کہ وہ پہلے (آزاد) تھی۔ قرآن مجید نے اسے اس طرح بیان کیا ہے:

طلاق (صرف) دوبار ہے (یعنی جب دو دفعہ طلاق دیدی جائے تو (پھر عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا۔
اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو' اس میں سے کچھ واپس لے لو' ہاں اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی کے پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔
یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا۔ اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گناہ گار ہوں گے۔

--القرآن : سورہ بقرہ ۲۔ آیت ۲۲۹

یہ ظاہر ہے کہ اللہ کی مقرر کردہ حد کو ناگزیر حالت میں' تجاوز کرنے کا خوف کرتے ہوئے' اسلامی قانون نے اس دوگرفتگی ambivalent کے حکم (کے دوسرے حصے) مخلع' (خل) قسم کو طلاق کی صورت میں اختیار کیا ہے۔
قرآن مجید' استعاراتی زبان میں مرد اور زوجہ کو ایک دوسرے کا 'لباس' raiment قرار دیتا ہے جو ایک دوسرے کا لباس ہیں اور (دونوں کے جسموں کو) ڈھانپتے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید:
روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔
اللہ کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے' سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی اب

(تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو۔
اور اللہ نے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (اللہ سے) طلب کرو۔
اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری' (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔
اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔
یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔
اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر' بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

---القرآن : سورہ بقرہ ۲-آیت ۱۸۷

موزوں طور پر کہتے ہوئے مخلع' کے معنی ہیں۔ مثال کے طور پر' ایک کے کپڑے اتارنے کے ہیں۔ 'خلع' قسم کی ایک طلاق کا آغاز ایک عورت کرسکتی ہے جو اپنے شوہر کی طرف' شدت سے غیر رضامندی (بیزاری) محسوس کرتی ہے اور اب زیادہ عرصہ تک اسے 'پہننے' (یعنی برداشت کرنے) کیلئے تیار نہیں' جیسا کہ وہ (پہلے) تھا۔ چونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے اور کچھ رقم' اجر دلہن (مہر) کی صورت میں مبادلہ ہوتا ہے۔ عمل یا علامت کے اعتبار سے 'اس لئے' وہ اپنے اجر دلہن کے برابر کی رقم' زیادہ یا کم کے مبادلہ میں' اپنی آزادی حاصل کرلیتی ہے۔ Hilli MN, 257; Khomeini 1977, P# 2528; Langarudl 1976, 252 Robertson Smith 1903, 92; Levy 1957, 122.

اہم بات یہ ہے کہ 'خلع' عورت کی یک طرفہ سہولت نہیں ہے اسی طرح طلاق مرد کے لئے ہے بہر حال یہ معاہدہ' مبادلے کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جس میں اتفاق رائے اور قبولیت بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ قانونی اعتبار سے کہتے ہوئے'

خلع اس لئے طلاق کے متساوی نہیں ہے' اگرچہ یہ اسی ایک مقصد کی تکمیل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اصطلاح 'خلع' نہ کہ طلاق استعمال کی جاتی ہے۔ حالانکہ مقامی رواج' خلع کے رواج پر عظیم اثر ڈال سکتا ہے۔ مسلم روایت میں خلع' ایک زوجہ بذات خود یک طرفہ طور پر کبھی بھی عمل میں نہیں لا سکتی۔ Coulson 1959, 19 اس کے یہ معنی ہیں کہ شوہر کو اس سے ضرور متفق ہونا چاہئے کیونکہ 'خلع' ایک معاہدہ ہے اور اس لئے اسے شوہر اور بیوی (دونوں) کی باہمی رضامندی مطلوب ہے خلع قسم کی' ایک طلاق قطعی نا قابل تغیر' اس وقت ہوتی ہے کہ جب شوہر اور بیوی دونوں رجعی اور نان نفقہ کے حقوق' زوجہ کے تین ماہ کی مدت انتظار (کے دوران)' سے سبکدوش ہو جائیں۔

علیحدگی کے معنی میں 'مبارت' طلاق کے موضوع پر ایک دوسری مختلف قسم ہے' اس فرق کے ساتھ کہ اس میں دونوں کی ناپسندیدگی کا احساس ہوتا ہے' خلع ایک طرح نامنظور کرنا (مسترد کرنا) ہے جبکہ 'مبارت' ایک نا قابل تغیر طلاق ہے جس کے معنی ہیں کہ زوجہ کی مدت انتظار کے دوران' میاں بیوی (جوڑے) کے لئے کوئی فراہمی' نہیں رکھی گئی ہے' اس موقع پر بھی' زوجہ کو اپنی آزادی کے لئے' اپنے شوہر کو خود ہی اپنے اجر دلہن (مہر) میں کچھ متساوی یا کم ادا کرنا پڑتا ہے البتہ یہ اس کے اجر دلہن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس صورت حال میں کوئی فریق بھی نکاح سے خوش نہیں ہے۔

نکاح کے معاہدے میں بعض خاص شرائط کی موجودگی یا کمی' شوہر اور زوجہ دونوں کو معاہدہ نکاح منسوخ کرنے کا اختیار دیتی ہے (۱۹) ,Imami 1971, 4 363; Schacht 1964, 148. حالانکہ نکاح منسوخ کرنے اور طلاق دینے' دونوں صورتوں میں رشتہء ازدواج نہایت کشیدہ ہو جاتا ہے اور منسوخ کرنا قانونی طور پر طلاق کے برابر نہیں ہوتا۔ Hilli MN,238; Imami 1971,4: 476

طلاق اور منسوخیء نکاح' براہ راست متخالف ہیں کیونکہ وہ ایک معاہدہ نکاح کی دینی اور سیکیولر جہتیں (علی الترتیب) منعکس کرتے ہیں ہرگاہ کہ طلاق' مسلم معاہدہ فروخت کے قانون کو شوہر کا امتیازی حق ہوتے ہوئے بھی نظر انداز کر دیتی

ہے۔ منسوخی نکاح (اعلان کے بعد)' معاہدہ فروخت' براہ راست طریق عمل اور صورتformatسامنے آتا ہے: یہ ایک باہمی رعایت ہے' شوہر اور بیوی دونوں معاہدہ نکاح کو منسوخ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ جہاں تک متعہ / عارضی نکاح کا تعلق ہے' بہر حال علماء کی متفقہ رائے یہ ہے کہ عارضی زوجہ (متعی / صیغہ) کو معاہدہ نکاح منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں کیونکہ وہ لیز (اجارے) کی شئے ہے۔

مدتِ انتظار: عدّت

'عدت' ایک عورت کے لئے جنسی اختلاط سے اجتناب کرنے کی مقررہ مدت ہے جو طلاق یا شوہر کی وفات کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہے اس مدت کے دوران وہ دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی اور اسے خدا کی طرف سے مقرر کردہ مہینوں کی تعداد کے لئے ضرور انتظار کرنا ہوگا۔ طلاق کی عدت' ان عورتوں کے لئے تین ماہواری چکر ہیں جو باقاعدہ ایام حیض میں رہتی ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید:

> اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں'
>
> اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں'
>
> اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے' البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے۔
>
> ـــ القرآن: سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۲۸

تین مہینے' ان عورتوں کے لئے ہیں کہ جن کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ وہ بالعموم' باقاعدہ ایام حیض سے گزارتی ہوں' لیکن بعض بدنی اسباب سے ماہواری کے لئے ناقابل ہوتی ہیں' جو عورتیں اپنے انقطاع حیض سے گزر چکی ہیں' جنسی اجتناب سے مستثنیٰ ہیں' ایک مطلقہ حاملہ عورت کی مدتِ انتظار (عدت) بچہ ہونے تک رہتی ہے تاہم' ایک شوہر کی وفات' اس کی زوجہ کو چار ماہ دس دن کے جنسی اجتناب کی مدت کے لئے محدود کردیتی ہے' اس امر کا لحاظ کیئے بغیر کہ آیا وہ حاملہ ہے یا انقطاع حیض سے گزر چکی ہے یا بلوغت کی عمر سے نیچے ہے۔ دیکھئے قرآن مجید :

> اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے
> اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں اور جب (یہ) عدت پوری کر چکیں اور
> اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ٥
> اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے ٥
>
> ـــ القرآن سورہ بقرہ ۲۔ آیت ۲۳۴

'عدت' کی پابندی کرنے کا مقصد' دوہرا ہے اول : یہ یقین کرلینا کہ عورت اس مرد سے حاملہ نہیں ہے جس نے اسے طلاق دی ہے اور دوم : یہ کہ اس کی بچہ دانی پاک صاف' تطہیر رحم' ہے (جو) اس آئندہ مرد کے لئے ہے جو (ممکنات میں) اس سے نکاح کررہا ہے۔ اسلامی پدری سرپرستی کے تصور کے مطابق' ولدیت (پدریت) یا ولدی سرپرستی اس لئے جاننا ضروری ہے کہ جائز رحلال رشتہ قائم رکھنا ہے اور ولدیت کے نام نہاد 'خلطِ نسب' سے بچنا ہے۔

مردوں کے لئے جنسی اجتناب کے لئے کو متقابلہ فراہمی ضروری دکھائی نہیں دیتی۔ تاہم ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مدت انتظار (عدت) کے دوران اپنی ازواج کو 'نفقہ' (مالی مدد) ادا کریں۔ اس فرض کی ادائی منشوری (تعمیل فرمان) ہے' صرف اگر طلاق قابل واپسی 'رجعی' ہے'۔ باوجودیکہ' اپنے شوہر کی وفات کی صورت میں ایک زوجہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اجتناب جنس کی ایک طویل تر مدت بھی گزارے مگر اسے مقابلتاً یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس مدت (اجتناب) (۲۰) کے دوران نان

نفقہ (مالی امداد) حاصل کر سکے۔

اجر• دلہن (مہر) کی ادائیگی کی طرح' عدت رکھنے کی پابندی' دخول (مباشرت) کی تکمیل پر منحصر ہے' جہاں نکاح کے بعد' مباشرت جنسی نہیں ہوتی وہاں 'عدت' رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی (اور) نہ ہی ان عورتوں کے لئے جنسی اجتناب ضروری ہے جو انقطاع حیض سے گزر چکی ہیں یعنی 'یاسیہ' ہوں گویا حاملہ ہونے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہیں' اس طرح سے وہ عورتیں' جو نو برس سے کم عمر ہیں' جنسی اجتناب سے مستثنیٰ ہیں' یہ لحاظ کیئے بغیر کہ دخول (مباشرت) ہوا ہے یا نہیں؟ ان تمام درجہ بندیوں میں مفروضہ یہ ہے کہ حاملہ ہونے کا امکان بعید ہے' اور اس لئے ولدیت کے خلط ملط ہونے سے بچاؤ کر لیا گیا ہے ایسی عورتیں قانونی اعتبار سے طلاق کے فوراً بعد ایک دوسرا معاہدہ نکاح کر سکتی ہیں۔ Khomeini 1977, P# 2510; Khui 1977, P# 2510; Imami 1973, 5: 75, 123. تطہیر رحم -- یا اس کی آلودگی -- مذہبی اعتبار سے اس حد تک با معنی ہے کہ جہاں تک طاقتور (زرخیز) ولدیتی نطفے (جنین) کا تعلق ہے ایک عورت جو سلسلہء حیض سے منقطع ہو چکی ہے' اس لئے اب کسی مرد کے لئے مادہء منویہ (بچوں) کو گڈ مڈ کر کے' (مرد کے لئے) کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتی ہے۔

جوڑوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں

نکاح کی معاہداتی صورت سے ابھرنے والے باہمی ازدواجی حقوق اور ذمہ داریاں' قرآن مجید میں بیان کر دی گئی ہیں اور ان کے الہیاتی' بنیادی اور ناقابل تغیر ہونے پر یقین کیا جاتا ہے۔ اپنی زوجہ کی جنسیت sexuality کے جائز اور خصوصی حق کے مبادلہ میں ایک شوہر اسے مالی مدد دینے کا پابند ہے (مصنف) حجازی' اسے سرمایہ کے انتہائی اصراف کے کفایت شعارانہ انداز سے پیش کرتا ہے: جنسی مسرت "تمتع" ایک شوہر کا ناقابل تغیر حق ہے اور زندگی کو جاری و ساری رکھنے: 'نفقہ کا حق' زوجہ کا

ہے-'.Hijazi 1966, 155 ایک زوجہ کے نفقہ کی ہر وقت اور نقد ادائیگی کو 'بہر حال' زوجہ کی فرماں برداری "تمکین" سے اور اپنے شوہر کے ساتھ 'اچھے رویے' سے وابستہ کردیا گیا ہے- فرماں برداری کی اہمیت کو قرآن مجید میں بار بار بیان کیا گیا ہے اس لئے شادی شدہ / منکوحہ عورتیں اس کی قانونی طور پر پابند ہیں- صدیوں کے دوران 'مذہبی اکابرین کے ادبیات میں اور اسی طرح مقبول عام ثقافت میں (شوہر کی اہمیت کو) عقلی اعتبار سے سراہا گیا ہے- یہ مقدس کتاب (قرآن مجید) مردوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اپنی نافرمان بیویوں کے ساتھ 'اس فرمان کے مطابق پیش آئیں- دیکھئے قرآن مجید :

> مرد' عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد 'اپنا مال خرچ کرتے ہیں'
> تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے۔ پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں-
> اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکش (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں 'تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو 'اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو- بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ہ
>
> --القرآن : سورہ نساء ۴ آیت ۳۴

Quran 4:34; see also Maybudi for an interpretation of the Surah of Women, 1952- 61, 2:401- 792

آیت اللہ خمینی کے تبصرے 'اپنے پیش رو کی عقلیت کے تسلسل کا بیانیہ ہیں' وہ لکھتے ہیں : 'ایک مستقل زوجہ کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر / مکان ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے اور خود کو فرماں برداری 'تسلیم' میں رکھنا چاہئے خواہ وہ (شوہر) اس سے کسی قسم کی مسرت طلب کرے ...... اس صورت میں اس کا نفقہ (اخراجات زندگی)

ادا کرنے کے لئے اس کا شوہر پابند ہے اگر وہ اس کے حکم کو نہیں مانتی (تو) وہ گناہ کی مرتکب "گناہ کار" ہوتی ہے اور اسے کپڑے لینے' مکان میں رہنے اور سونے کا کوئی حق نہیں ہے- Khomeini 1977, P# 2412-13, and 1983, 115; see also Hilli SI, 715- 32; Tusi 1964, 483; Khu'i 1977, P# 2412; Imami 1971, 4: 47; Langarudi 1976, 173; Ardistani n.d, 239; Schacht 1964,166. سترہویں صدی کا سب سے زیادہ مشہور شیعہ عالم 'مجلسی' رسول اکرمؐ کے حوالے سے ذیل کی احادیث بیان کرتا ہے : کسی وقت بھی' جب شوہر اپنی زوجہ سے انٹرکورس کرتا ہے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہئے- اس وقت بھی نہیں کہ جب وہ ایک اونٹ پر سواری کررہی ہو Majlisi n.d.76, یہ کہنا چاہئے کہ اگر وہ تنہا ہو اور ایک سفر پر جانے کے لئے تیار ہو' اسے اپنے ذاتی منصوبوں (پروگرام) کو منسوخ کردینا چاہئے اور اپنے شوہر کا حکم ماننا چاہئے'-

معاہدہ فروخت کے منطقی ہونے کی صورت میں' جنسی مسرت اور قرب کے لئے' ایک زوجہ کا حق' اپنے شوہر کے حق کے مقابلہ میں زیادہ محدود ہوتا ہے اور بدیہی طور پر' یہ منطق اور فکر کے مختلف درجات میں مکمل طور پر شامل ہوتا ہے- قانونی اعتبار سے' مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی (چار) بیویوں میں سے ایک کیساتھ' ہر چوتھی رات گزارے- یہ عمل اہتمام شب خوابی کے حق کی حیثیت سے' 'حق ہم خوابگی' کے طور پر مشہور ہے-- اگرچہ آیت اللہ خمینی اس کو اتنا ضروری نہیں سمجھتے- اور (ان کے نزدیک) اس (ہم خوابگی) کا مقصد یہ ہے کہ ایک مرد (شوہر) کو اپنی تمام بیویوں کے ساتھ عدل وانصاف کے کوٹے کو پورا کرنا چاہئے- اگر وہ ایک ہی بیوی رکھتا ہے تو وہ بلاشبہ' اپنی خواہش کے مطابق جتنی راتیں چاہیں اس کے ساتھ بسر کرسکتا ہے لیکن راتوں کی کم سے کم تعداد' جو کسی خاص بیوی کے لئے مخصوص کردی ہو' وہ ہر چوتھی رات کو اس کے پاس جائے Khomeini 1977, P# 2417-18, Imami 1971, 4:445 اگرچہ ایک مرد' قانون کے تحت اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بعض مخصوص شامیں گزارنے کا پابند ہے (مگر) اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ

وہ اس کے ساتھ انٹر کورس کرے۔

بہر حال اسلامی قانون' نسوانی جنسیت کے لئے کلی طور پر فراموش شدہ نہیں ہے۔ مسلم عورتیں ایک حق مباشرت 'حق وطی' (انٹر کورس) کی حامل ہیں جو شوہر کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ ہر چوتھے مہینے میں ایک مرتبہ (سے کم نہیں) اپنی بیوی کے ساتھ قرب کرے۔ یہاں مفروضہ یہ ہے کہ حیاتیاتی اعتبار سے مرد اور عورت بنیادی طور پر مختلف جنسی ساختوں makeups اور ضروریات کے حامل ہوتے ہیں جبکہ ایک مرد' جنسی لحاظ سے نہ تو خود کو روک سکتا ہے اور نہ ہی روکنا چاہیے اور طلب پر' اسے ضرور مطمئن ہونا چاہئے اور اس کے برعکس ایک عورت اپنی باری پر صبر رانتظار کر سکتی ہے اور اسے صبر کرنا چاہئے۔ یہاں اہمیت کا مفروضہ دوہرا ہے۔ اول: ایک معاہدہ نکاح میں 'خریدار+وں کی حیثیت سے مرد اپنی بیوی ربیویوں کے ذمہ دار incharge ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کے لئے رقم ادا کرتے ہیں۔ دیکھئے قرآن مجید:

> مرد عورتوں پر مسلط وحاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔
>
> تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے دوم' اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں......
>
> --القرآن: سورہ نساء ۴۔ آیت ۳۴

اور قدرتی طور پر انہیں اپنی بیویوں کی سرگرمیوں پر کنٹرول رکھنے کے قابل ہونا چاہئے۔ دیکھئے قرآن مجید:

> ......اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ' (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو' اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو' بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔
>
> ---القرآن: سورہ نساء ۴۔ آیت ۳۴۔

دوم عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فرماں بردار ہوں جس (فرماں برداری) کے لئے انہیں (رقم اور قیمتی اشیاء) ادائیگی کی گئی ہے یا ادائیگی کا وعدہ کیا گیا ہے (اس لئے) اس کا طریق عمل یہ ہونا چاہئے کہ عورتوں کو اپنے شوہروں کی فرماں بردار 'تسلیم' ہونا چاہئے۔

ایک زوجہ کی نافرمانی اور ایک شوہر کی طرف سے (مالی مدد سے انکار) 'دونوں کو ایک قانونی اصطلاح 'نشوز' سے بیان کیا جاتا ہے جس کے معنی ہیں ایک شخص کی طرف سے اپنے ازدواجی فرائض کی ادائیگی سے انکار یا شوہر / بیوی کی نافرمانی ہے۔ Langarudi 167,173; Imami 1971, 4: 453. بہر حال ایک زوجہ جو اپنے شوہر کی جنسی خواہشات کی تکمیل سے انکار کر دیتی ہے یا وہ مکمل طور پر اس کی نافرمانی کرتی ہے 'اسے مقبول عام الفاظ میں 'نشیزہ' نافرمان یا (رہبری میں) سخت ہٹ دھرم کا نام دیا گیا ہے 'نہ صرف ایک شوہر کی ایسی قانونی پیش بندی کی ثقافتی درجہ بندی سے آزاد کر دیا گیا ہے بلکہ اسے اپنی بیوی کی نافرمانی کے اظہار کے ترجیحی اختیارات اور حسب ضرورت اپنی مراعات کو روبہ عمل لانے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں اس حکم نامے میں جس ابہام کا ترکہ موجود ہے 'وہ شوہر کی طرف سے ذہن اور رویے کی اچانک تبدیلی کے رجحان کا حامل ہے 'جو اس کے حق کو براہ راست اس کے اپنے دائرہ اختیار میں لے آتا ہے 'وہ اپنی (موجود) مراعات کو آزادانہ 'انفرادی طور پر اور فوری عمل میں لاتا ہے مثال کے طور پر 'کیا اسے جنسی معاملات میں 'ایک بے تکا رویہ رکھنا چاہئے' جس میں اس کی زوجہ اپنا حصہ ادا نہیں کرتی 'وہ اس کے لئے 'جنسی ربط' کی فراہمی کو روک سکتا ہے۔ کیا زوجہ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر سکتی ہے؟ (دیکھئے طوبیٰ کی سرگذشت 'باب ۵)۔(۲۱)

اس کے برعکس 'ایک زوجہ کا حق زیادہ مشروط اور بہت زیادہ محدود ہے اگر واقعی وہ 'نافرمان' رہی ہے 'اگر کوئی قانونی تحفظ و سلامتی ہے تو وہ اپنے دفاع میں بہت کم مواد رکھتی ہے بہر حال اگر اس (زوجہ) کا یہ یقین ہے کہ اسے اس کے حق سے غیر منصفانہ طور پر محروم کر دیا گیا ہے تو وہ اپنا مقدمہ 'ایک منصف (عدالت) کے پاس لے

جاسکتی ہے' اور اپنی اجازت شدہ مقدار' کی بحالی کا مطالبہ کر سکتی ہے' تب منصف' دونوں فریقین کو سن کر' ایک موزوں فیصلہ دے سکتا ہے۔ اگر اب بھی شوہر اس کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس فیصلے کو طلاق کی بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔ دیکھئے Article 1129, Civil Law, cited by Langarudi 1976, 223; 'حقوق زنِ دَر دَوران' 80 -78 :1983 بھی دیکھئے۔ اپنے شوہر کے حق سے مختلف' ایک زوجہ کا یہ حق مشروط اور غیر متحرک ہوتا ہے : اول' یہ کہ جس پر ضرور عمل کیا جائے' نہ صرف زوجہ خود عمل کرے بلکہ ایک اعلیٰ تر صاحبِ اختیار شخص عمل کرائے۔

مختصر تشریحات

۲۔ مستقل شادی : نکاح

(۱) ابن السبکی' ایک سنی عالم کا حوالہ دیتے ہوئے خود ایک شیعہ عالم مہسانی نے 'ملکیت' کی تعریف کی ہے جو اسلامی قانون میں بحیثیت 'ایک قانونی مفاد ہے جو ایک شئے (کے استعمال) میں بذات خود ہوتا ہے یا اس کے تمام فوائد سے متمتع ہونے میں ہے جو اپنے (وجود) سے فائدہ اٹھانے والے کو اپنے (وجود) سے فائدہ اٹھانے کا حق دیتا ہے یا اس کا معاوضہ (اجر) حاصل کرتا ہے اور یہ صلہ اس کی توصیف کے مطابق ہوتا ہے جس کی وہ شئے (وجود) حامل ہوتی ہے۔'

(۲) نکاح / شادی' انٹر کورس کو حلال کر دیتا ہے لیکن چونکہ ایک مسلمان مرد کو اپنی غلام لڑکی کے ساتھ جنسی انٹر کورس کرنے کا قانونی حق حاصل ہے (تو) اپنی غلام لڑکی (باندی) سے شادی / نکاح کا اقدام فالتو سمجھا جاتا ہے۔

(۳) حلی خصوصی طور پر بتاتا ہے کہ 'حالانکہ ایک معاہدہ نکاح کے لئے ایک شخص کسی زبان میں بھی بلند آواز سے 'فارمولا' (مقررہ الفاظ) ادا کر سکتا ہے (مگر)

یہ معاہدہ اس وقت کالعدم و بے معنی ہو جاتا ہے کہ جب وہ (یہ الفاظ) جیسے 'فروخت' 'تحفہ' یا 'ملکیت' زبان سے ادا کرے' خواہ اس معاہدہ نکاح میں 'اجر دلہن' کی رقم بھی مقرر کی گئی ہو' یہ کہ کوئی شخص معاہدہ نکاح میں قانونی طور سے یہ الفاظ استعمال نہ کرے تاہم اس حقیقت کو نہیں بدلا جاسکتا کہ ساخت کے لحاظ سے ایک 'معاہدہ نکاح' ملکیت ہی قائم کرتا ہے جیساکہ میں نے متن text میں بحث کی ہے۔

(۴) لغوی طور سے 'وطی' کے معنی 'پیروں سے روند دینا' ہے جیسا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کے نیچے روندنے کا عمل ہوتا ہے۔ دیکھئے: 'دیہ خدا' 1974ء اور ویہر Wehor, 1976, 1078 .

(۵) 'خانوادہ' فارسی میں ایک 'جینی' (ازروئے جنس) اصطلاح ہے جس کے معنی خانہ داری اور خاندان' دونوں ہی ہیں' اس طرح اس کے معنی ہیں ایک مرکزی خاندان (شوہر' بیوی اور بچوں پر مشتمل)'۔

(۶) مستقل اور عارضی (متعہ) نکاحوں کے ضابطے اور طریق کار کی میری (مصنفہ) بحث میں' میں نے ابتدائی طور پر' اگر بہت وسیع نہیں' (بہر حال) حلی کی صورت اور تنظیمی رسائی کی پیروی کی ہے کیونکہ ایران کے مذہبی مراکز (مدارس اور دانش گاہوں) میں وہ سب سے زیادہ' وسیع پیمانے پر پڑھا اور رجوع کیا جاتا ہے۔

(۷) شخت کے مطابق: 'اسلامی قانون میں ایک معاہدے کی لازمی صورت پیش کش اور قبولیت پر مشتمل ہوتی ہے جہاں پیش کش اور قبولیت کو ان کے عام معنی اور روز مرہ استعمال میں نہیں لئے جاتے لیکن انہیں (معاہدے کے) لازمی رسمی عناصر سمجھا جاتا ہے جو عدالتی مقاصد کے لئے ایک معاہدے کی تشکیل کرتے ہیں۔
Schacht, 1964, 22.

(۸) اسلامی معاشروں میں نکاح / شادی کی رقم کی ادائیگیاں' نہایت بلند

مذہبی رسوم اور علامات ہیں جو خاندان کے حسب نسب' طبقہ اور جغرافیائی مقامیتوں سے براہ راست تعلق رکھتی ہیں یعنی شہر' دیہہ اور قبیلہ کاذکر ہوتا ہے بہر حال' ایک اسلامی نکاح رشادی اپنی گہرائی میں ایک اقتصادی لین دین ہے تاہم ان رکاوٹوں کے باوجود اس کی ایک علامتی جہت ہے دیکھئے Hilli SI, 517; Tusi 1964, 476-83; Lu-ma`ih 143. لسانیات میں الفاظ کی اصل تاریخ کی رو سے 'مہر' کے معنی حیثیت 'قیمت' دیئے گئے ہیں اور زوجہ کے کردار کو نکاح رشادی کے معاہدے کے ایک فریق کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے جس طرح کہ اجر دلہن' (مہر) سے فائدہ اٹھانے والے کی حیثیت سے ہے۔ میں (مصنفہ) سمجھتی ہوں کہ اصطلاح 'اجر دلہن' Brideprice ایک اسلامی نکاح رشادی میں 'قیمت' price نہیں ہے جو ایک دلہن کے مبادلے کے لئے ہو۔ بلکہ اس سے وہ قیمت مراد ہے جو زوجہ 'بذات خود' اپنے بدن کے ایک حق' کی دستبرداری کے مبادلہ میں وصول کرتی ہے۔ اصطلاحات' اور ان کے مفاہیم واستعمال کی بابت بحث کے تفصیلی بیان کے لئے دیکھئے : Goody and Tambiah 1973, also Gary 1962:.

(۹) ہارورڈ یونیورسٹی کے لا اسکول (مدرسہ قانون) میں نوئیل کولسن Noel Coulson نے بطور حوالہ جو لیکچر دیئے ہیں اکتوبر 1984ء۔

(۱۰) 'ایک غلطی کی بنیاد پر انٹرکورس' واقع ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر' جب ایک آدمی کسی عورت سے اس کی مدت انتظار (عدت) کے دوران نکاح کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ اپنے جنسی اجتناب کی مدت سے فارغ ہو چکی ہے۔ دیکھئے 'عدت' کی بابت باب)۔

(۱۱) مباشرت میں مداخلت 'عزل' کی بابت دیکھئے Ghazali Tusi 1975, 320-21. 'مانع حمل (برتھ کنٹرول) کے طریقوں' بشمول' مباشرت میں مداخلت کی ایک مکمل بحث کے لئے Musallam 1986 دیکھئے I U D کے استعمال کے لئے آیت

اللہ خمینی کی رائے' نیز یہ کہ مرد اس طریقہ کار کی موزونیت کو انجام دینے کا اہل بھی ہو سکتا ہے دیکھئے : Zan- i- Ruz, no. 1103 (1986): 11

(۱۲) اسقاط حمل کے تصور اور خون کی مختلف رقوم blood money کے تصور کے متعدد مراحل پر قابل ادائیگی رقوم کی بابت دیکھئے ;Validi, 1986

(۱۳) مخصوص و مقررہ اصطلاحات کے علاوہ سارے لین دین کی تمام آیات قرآن مجید سے لی گئی ہیں اور ہم نے تمام حوالے محمد مرماڈیوک پکتھال کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید The Meaning of Glorious Quran سے لئے ہیں۔

(۱۴) قانون تحفظ خاندان Family Protection Law جو 1967ء میں منظور کیا گیا اور بعد میں 1975ء میں ترمیم کی گئی' جو طلاق دینے کے لئے شوہر کے یک طرفہ حق و اختیار کو محدود کرنے کی ایک کوشش تھی۔ 1979ء کے انقلاب کے بعد اگرچہ' اس قانون میں کھینچا تانی کی گئی اور اس کی بعض دفعات کی جگہ روایتی 'شرعی' ہدایات شامل کی گئیں اور ان ہدایات کو اسلامی حکومت کی اپنی تشریحات سے مزین کیا گیا۔ دیکھئے نوٹ نمبر ۳' اختتامی حصہ۔

(۱۵) غزالی طوسی لکھتا ہے : 'یہ کہا جاتا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جاتی تو عورتوں کو اپنے شوہروں کو سجدہ کرنے کے لئے کہا جاتا۔' Ghazali Tusi 1975,322

(۱۶) مردوں کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ نو سال سے کم عمر لڑکیوں سے جنسی انٹر کورس (مباشرت) کی ابتدا نہ کریں حالانکہ ان سے نکاح / شادی کرنے کی اجازت ہے بعض علماء قانون نے اسے ممنوع 'حرام' قرار دیا ہے Hilli SI: 437

(۱۷) عورتوں کے معاملہ میں خلاف وضع فطری (لواطت) کی اجازت کی بلت' علماء کی بے یقینی کو یہاں ان کی تعریف سے واضح کیا جاتا ہے جو انہوں نے جنسیاتی مباشرت (انٹر کورس) کی' کی ہے : انٹر کورس / وطی' یا تو 'فرجِ قبول' میں یا غذائی

نالی کے آخری حصے مقعد anus 'دُبُر' میں آلہء تناسل سے آرپار گزرنا Penetra-tion شامل ہے-

(۱۸) چونکہ اسلام میں کمسنی کی شادی (بچے کا نکاح) جائز ہے' ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن کے تحت' ایک لڑکی کو سن بلوغت پہنچنے سے پہلے' طلاق ہو سکتی ہے' ایسے معاملہ میں' مطلقہ لڑکی' ایک دوسرا معاہدہ نکاح کرنے سے پہلے جنسی اجتناب کی مدت (عدت) پوری کرنے کی پابند نہیں ہے کیونکہ قیاس کے اعتبار سے زچگی کا امکان نہیں پایا جاتا-

(۱۹) قانونی حق انتخاب 'خیارت' کے متعلق ایک بحث کے لئے دیکھئے :-
Imami 1971; Langarudi 1976, 215- 23, and Katuzian 1978, 246-70.

(۲۰) ڈاکٹر مہر نگیز منوچہرین (پہلوی عہد حکومت میں ایک خاتون سینٹر) نے یہ اعتراض کیا کہ ایک شوہر کی وفات کے بعد 'عدت' کے دوران' ایک زوجہ کو ملنے والی امداد کم ہوتی ہے' اس سلسلہ میں' آیت اللہ مطہری نے یہ استدلال کیا کہ 'نفقہ دینے کا معیار' زوجہ کی مالی ضرورت نہیں ہے- اسلام کے نقطہء نگاہ سے' عورتوں کو نکاح / شادی کے دوران' اگر اپنی جائیداد کی ملکیت کا حق نہیں دیا گیا ہوتا تو یہ اعتراض منصفانہ ہوتا' لیکن قانون نے عورتوں کو حق ملکیت دیا ہے اور وہ ہمیشہ اپنی املاک کو صحیح سلامت اپنے پاس رکھ سکتی ہیں اور ان کے اپنے شوہر بھی ان کی امداد کرتے رہتے ہیں- پس' عورتوں کو 'نفقہ' کیوں دیا جائے' کیا ان کا اپنا' آشیانہ' برباد ہو گیا ہے (یعنی شوہر وفات پاچکا ہے)؟ نفقہ مرد کے آشیانے کی رونق 'زینت بخشیدن' کے لئے ہوتا ہے اب اس آشیانے کی تباہی کے بعد' زوجہ کے لئے اس کی ادائیگی جاری رکھنا کیوں ضروری ہے ؟'
Ayatallah Mutahhari, 1974, 227- 28.- اس بیان میں دو مفروضات مضمر ہیں : نظریئے اور حقیقت کی مطابقت کا مفہوم اور قانون کا آفاقی اور ہمہ گیر نفاذ- چونکہ

عورتوں کو جائداد کی ملکیت کا حق دیا گیا ہے' اس کے لازماً معنی یہ ہوئے کہ تمام عورتیں' ہمہ اوقات میں کچھ جائیداد (املاک) رکھتی ہیں اور وہ انہیں آئندہ بھی رکھ سکتی ہیں۔

(۲۱) 1981ء میں کاشان میں' مجھے دو خاتون وکلاء سے تبادلہ ء خیال کرنے کا موقع ملا جو ابھی تک سرکاری وکیل کے منصب پر کام کر رہی تھیں مگر انقلاب کے بعد' ان کے منصب کو گھٹا دیا گیا تھا۔ میں ان کے دفتر میں گھنٹوں بیٹھا کرتی اور ان سے وسیع سطح پر باتیں کرتی رہتی۔ میں نے کئی عورتوں سے نجی طور پر باتیں کیں جو اس دفتر میں آتیں اور ان سے ان کے مسائل پر تبادلہ ء خیال کیا۔ ان مذاکرات سے اور خاتون وکلا سے مزید بات چیت کے بعد' میں نے یہ سمجھا کہ بعض بیویوں کو ان کے مردوں کی طرف سے امداد support سے انکار کا سبب 'لواطت (وطی در مقعد) کے لئے ان (مردوں) کی ترجیح تھی (جس سے ان عورتوں نے انکار کیا)۔ تاہم جب ان میں سے بعض عورتون نے اپنا معاملہ عدالت میں پیش کیا' تو بہت سی عورتیں' منصف کو حقیقی سبب بتانے سے شرم اور جھجک میں مبتلا رہیں جو ان کے شوہر کے انکار کے پیچھے تھا یہ عورتیں غیر محفوظ' بے سہارا اور نکتہ چینی کے ہدف کے طور پر (انصاف کے بغیر) چھوڑ دی گئیں۔ دیکھئے see also Zan-i-Ruz ca, 1975, 503: 12,81

۔۔ ۳ ۔۔

عارضی نکاح : متعہ

میں اس مسلم آدمی کو پسند نہیں کرتا جو رسول اکرم محمدؐ کی سنت
میں سے کسی ایک پر عمل کیئے بغیر' اس دنیا سے گذر جائے'ان روایات میں
سے ایک 'عورتوں سے متعہ کرنا ہے۔

۔۔امام جعفر صادقؒ
ملا آخوند قزوینی کے بیان کے مطابق

زمانہء قبل اسلام کے عربوں کے درمیان قرابت داری اور نکاح / شادی'
ایک پر کشش اور متنازعہ موضوع رہا ہے۔ متنوع نظاروں نے بہت سے مصنفین کے
تخیل کا منہ چڑلیا ہے جس کا اظہار کبھی ممکن نہیں ہوا اور تشریحات کا ایک بھر پور سلسلہ
قائم ہو گیا ہے۔ حالانکہ کبھی اس امر پر اتفاق نہیں رہا ہے کہ کس طرح عہد قبل
اسلام کی عورت کے مقام کی وضاحت کی جائے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسلام کے
عرب میں زن و شو کے ملاپوں کے اختلاف اور ازدواجی بندھنوں کے ڈھیلے پن کی بابت
مربوط اور کامل اتفاق رائے کبھی نہیں رہا ہے۔

اس کے برعکس کہ بہت سے ایرانی 'بشمول چند علماء یہ یقین کرتے ہیں کہ
متعہ (عارضی نکاح)' ایک اسلامی جدت طرازی نہیں ہے جو برادریء مومنین
(۱) کی فلاح و بہتری کے لئے تخلیق کی گئی تھی۔ جنسی ملاپ کی اس صورت کا قدرے

زمانہ قدیم ما قبل اسلام میں رواج تھا جس پر چند عربی قبائل کاربند تھے۔ Robertson Simth 1903,35; Nuri 1968, 22, 34; Fayzee -1974, 8; Patai 1976, 127. (۲) اپنی قبل اسلام صورت میں ایک عورت اور ایک مرد کے درمیان 'عارضی اتحاد' ہوتا تھا اور یہ اکثر ایک اجنبی سے ہوتا تھا جس نے اس عورت کے 'قبیلہ' کے درمیان تحفظ حاصل کیا ہوتا تھا۔ اس شخص کو ایک برچھی اور ایک خیمہ 'دیا جاتا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسے ایک سیاسی اور قریبی فرد کی حیثیت سے اس گروپ (قبیلہ) میں شامل کر لیا گیا ہے' چونکہ عورت اپنے خود کے قبیلے میں رہتی تھی' روبرٹسن اسمتھ استدلال کرتا ہے کہ وہ اپنے قرابت داروں سے قریبی روابط برقرار رکھتی اور ان کی حمایت و حفاظت سے فائدہ اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھتی تھی۔ ایسے عارضی ملاپوں کے دوران جو بچے جنم لیتے' وہ اپنے سلسلہء نسل کے لئے اپنی ماں کے سلسلہء نسل سے شناخت حاصل کرتے اور اپنی ماں کے قبیلے میں رہتے خواہ ان کے باپ' اپنی زوجہ کے قبائلی افراد کے درمیان مستقل رہائش اختیار کرتے یا نہیں؟ Robertson Smith 1903, 77, 82, 85; Gibb 1953, 418; Patai 1976, 127- 128.

رسول اکرم محمدؐ کے زمانہ میں' عارضی اتحاد' (متعہ / عارضی نکاح) کی صورت عام تھی اور ابتدا میں بہت سے افراد اسلام قبول کرنے والے 'متعہ' ملاپوں کے بچے تھے: عدی بن حاتم اور معاویہ اس کی مثال ہیں (۳) :see Amini 1924, 6 129, 198- 240 رسول اکرمؐ کے صحابہؓ کی فہرست' جن کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے متعہ / عارضی نکاح کیئے۔ امینی کی متذکرہ فہرست دیکھئے اور Tabataba'i 1975, 227; Robertson Smith 1903, 81. خلیفہ دوم (حضرت) عمرؓ نے عارضی نکاح: متعہ کے ادارے کو خلاف قانون قرار دیا۔ (حضرت) عمرؓ اسے زناکاری سمجھتے تھے۔ شیعہ مسلم اس اقدام کو عقلیت (قیاس) میں بنیادی غلطی کے طور پر دیکھتے ہیں اور انہوں (شیعہ مسلمین) نے متعہ / عارضی نکاح کے رواج کو جاری رکھا ہوا ہے۔ شیعہ اور سنی علماء' متعہ / عارضی نکاح کے جائز ہونے کی بابت بحث کرنے کا سلسلہ کبھی

م نہیں کرتے۔ یہ ایک تنازعہ ہے جسے میں (مصنفہ) پہلے متعہ ر عارضی نکاح کے
ے میں بیان کروں گی اوراس بیان کےبعد اس پر تفصیل سے بحث کروں گی۔

'متعہ' ایک عربی اصطلاح ہے اور اس کی اس طرح تعریف کی گئی ہے کہ
لف)' وہ شئے جو متمتع (فائدہ دیتی) ہے لیکن ایک مختصر سے وقت کے لئے فائدہ
تی ہے (ب) مسرت 'ر لطف اندوزی' یعنی تر کرنایاپورابوجھ ڈالنا ہے یا کسی شئے سے
تفادہ حاصل کرنا مگر اس کی اصلیت کو نقصان نہ پہنچنے دینااور وہ برباد نہ ہونے پائے۔
Usufruct Dih Khuda, 1959, 31 یہ لفظ 'متعہ' اپنی اصل (جڑ) 'متاع' سے
لا ہے جس کے معنی سامان' سامان تجارت' یا شئے تجارت' commodity کے ہیں
۴)۔ 'ایک مرد' ایک عورت کو کوئی شئے ایک طے شدہ (مقررہ) وقت کے لئے دیتا
ہے اور اس کے بدلے میں اس (عورت) کی جنسی خوشنودی' اس مفاہمت کے ساتھ
صل کرتا ہے کہ اس (معاملے) کے آغاز میں نہ کوئی 'نکاح' ہوگا اور نہ ہی اس کے
تمے پر کوئی 'طلاق' ہوگی Cited in Murata 1974, 37; Shafa`i 1973,
1 -13 نظریاتی طور پر' شیعہ نظریہ' عارضی نکاح ر متعہ اور مستقل نکاح کے درمیان
رق بیان کرتا ہے' اس معنی میں 'متعہ' کا مقصد' جنسی لطف اندوزی' ہے جبکہ نکاح کا
صد' تولید نسل ہے۔ یہ بنیادی تصور اور قانونی فرق' ان شیعہ مفروضات میں ملتا
ہے جن کا تعلق مرد اور عورت کے درمیان 'قدرتی' اختلافات' سے ہے۔

جیسا کہ اہل عرب' نکاح marriage اور متعہ pleasure کے درمیان
ک لسانی اور قانونی فرق روا رکھتے ہیں۔ ہم عصر ایرانی علماء' لسانی اعتبار سے ان دو درجہ
ریوں (نکاح اور متعہ) کو نکاح کا حوالہ دیتے ہوئے مسمار کر دیتے ہیں: ازدواج دائم اور
دواجِ مؤقّات (مستقل اور عارضی نکاح) علی الترتیب کوئی شخص علماء کے
میان اصطلاح 'متعہ' جنسی مسرت (صیغہ کے مقابلہ میں) بہت کم سنتا ہے حالانکہ
کاح' کی اس صورت کا مقررہ مقصد' جنسی مسرت کا حصول ہے۔ ہم عصر مذہبی زبان'
اس کے مقامات places یا غیر مقامات misplaces بیان کرتی ہے اس کے
دواجی پہلو کی اہمیت' یہ تاثر پیدا کرتی ہے کہ 'متعہ' سیدھے سادے انداز میں نکاح کی

ایک صورت ہے لیکن ایک 'حدِ وقت' (میعاد) کے ساتھ ہوتی ہے- ایسے لسانی ابہامات' جیسا کہ ہم دیکھیں گے' ان بہت سی عورتوں اور مردوں میں الجھاؤ اور غلط فہمی پیدا کر دیتے ہیں' جنہوں نے کہ معاہدہ نکاح کی اس صورت کا فائدہ اٹھایا ہے-

مذہبی حلقوں کے باہر' ہر زبان 'متعہ' کے لغوی معنی (کے اظہار) سے زیادہ وفادار رہی ہے- متعہ یا ازدواج موقات بولنے کی بجائے عملی طور پر ہر شخص 'اصطلاح صیغہ' استعمال کرتا ہے جس کو صحیح طور پر' ادا کرنے کے معنی ہوتے ہیں ایک معاہدے کی 'صورت یا form' 'قسم' type- 'صیغہ' ایک بہترین قانونی اصطلاح ہے جسے روزمرہ کی زبان میں' ایک ایسی عورت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو عارضی طور پر شادی شدہ ہو لیکن یہ اصطلاح کسی مرد کی بابت استعمال نہیں کی جاتی- یہ ایک اہم بات ہے کہ نکاح / شادی کی دو صورتوں میں زوجہ / بیوی' کو مخاطب کرنے کے لئے مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں- مستقل نکاح کے معاہدے میں ایک عورت کو حیثیت بیوی 'زوجہ' کا حوالہ دیا جاتا ہے لیکن عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے میں اس کو 'صیغہ' کہا جاتا ہے- مزید یہ کہ ایرانی اگر کبھی نکاح کی اصطلاح 'صیغہ' یا ازدواج صیغہ' استعمال کرتے ہیں' مگر ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے یا تو وہ اصطلاح 'ازدواج موقات' (عارضی نکاح / متعہ) یا پھر 'صیغہ' استعمال کرتے ہیں ایک مرد 'صیغہ' کرتا ہے جبکہ ایک عورت کافی ابہام کے ساتھ' یا تو صیغہ بن جاتی ہے یا پھر ایک 'صیغہ' ہوتی ہے-

چونکہ قرآنی ہدایت نامے یا پیغمبرؐ کی ہدایت کی کمی تھی تو آغاز اسلام کے وقت سے متعہ / عارضی نکاح کی رفتہ رفتہ تصور سازی ہوئی اور اسے قانونی حدود دی گئیں جس نے مستقل نکاح سے' اس رشتے کی وضاحت کی Nikah 1927, 419'- 'متعہ' کے متعلق قواعد و ضوابط اور طریق کار نے بتدریج ترقی کی اور قیاسی استدلال کے تحت اس کا فروغ کافی مدت کے بعد ہوا (۵) 'یوں کہنا چاہئے' حالانکہ متعہ کی بنیاد' الہامی تصور کی جاتی ہے (اور) اس کا طریق کار' شیعہ مذہبی رہنماؤں نے اجارے (لیز) کے معاہدے کے فریم ورک کے درمیان سے اور نکاح کے مستقل اور غلامی کی صورتوں کے تعلق سے از سر نو تعمیر کیا ہے- اس کی موجودہ صورت' شیعہ علماء کے درمیان' کثرت سے کئے جانے والے مکالمات اور مباحث کا حاصل ہے اور ان علماء میں سب

سے زیادہ اہم' چھٹے امام جعفر صادقؓ ہیں۔

'متعہ' نکاح کے عناصر تشکیل : ارکان

ایک معاہدہء 'متعہ' نکاح کے چار بنیادی اجزاء ہوتے ہیں جو اس کی تکمیل کے لئے لازمی ہوتے ہیں : ۱- معاہدے کی قانونی صورت 'صیغہ'- ۲- بین للمذاہب کے حدودِ 'محل'- ۳- عارضی نکاح کی مدت ۴- اجل لور صلہ یا ادائیگی 'اجر'-

معاہدے کی قانونی صورت : صیغہ

'متعہ' ایک معاہدہ ہے لور اسلام میں کسی دوسرے معاہدے کی طرح' اس میں ایک پیش کش کا اقدام درکار ہوتا ہے : 'ایجاب' عورت کی طرف سے ہوتا ہے لور منظوری 'قبول' مرد کی طرف سے ہوتی ہے- چونکہ متعہ ایک معاہدہ ہے بہر حال ایجاب و قبول کا اقدام ہوتا ہے خواہ یہ مرد یا عورت کی طرف سے ہو- Khomeini 1977, P# 2363. لور تقریب کی رسم یا تو مرد لور عورت' خود ہی ادا کرتے ہیں یا ایک ملا انجام دیتا ہے- بالعموم ایک جوڑا' معاہدے کے مذاکرات کرتا ہے لور تقریب کی رسم نجی انداز میں یا اکیلے ہی کر لیتا ہے- 'متعہ نکاح کی تقریب نہایت سادہ ہوتی ہے لور یہ اس وقت قابل عمل ہو جاتی ہے کہ جب اس 'فارمولے' کے الفاظ بلند آواز سے ادا کیئے جاتے ہیں- عورت کہتی ہے : میں (نام) تجھ سے نکاح (یا متعہ) 'بالعوض (رقم) اور برائے مدت (فلاں فلاں) کرتی ہوں' اور مرد کہتا ہے : 'میں قبول کرتا ہوں'- یہ تقریب نجی طور پر کی جا سکتی ہے لور کسی بھی زبان میں یہ کلیاتی الفاظ ادا کیئے جا سکتے ہیں البتہ فریقین کے لئے یہ ٹھیک ٹھیک جاننا ضروری ہے کہ وہ (زبان سے) کیا کہہ رہے ہیں لور ان کے معاہدے (متعہ / عارضی نکاح) کی شرائط کیا ہیں' ہم عصر علماء سے زیادہ نمایاں حیثیت کے ساتھ' قدیم علماء نے 'متعہ' عورت کو یکساں' اور ترتیبی اعتبار سے

اجارے (لیز) کی شئے یعنی 'مستاجرہ' سے حوالہ دیا ہے- ایک ایسی اصطلاح کو استعمال کرنے کے نتیجے میں 'پیش آنے والی پیچیدگیوں پر زیادہ غور و فکر کرنے کے سبب سے' بہر حال' اور نکاح (متعہ) کی صورت میں' جب ایک عورت کے تصور (خیال) کو پروجیکٹ کیا جاتا ہے تو حاشیئے پر چڑھائی جانے والی شئے سے باخبر رہنا ضروری ہوتا ہے- ہم عصر علماء نے اس اصطلاح (متعہ) کے استعمال پر نہایت شدت کے ساتھ اعتراض کیا ہے- Mutahhari 1981, 54.

بین المذاہب نکاح کے حدود : محل

مذہبی اعتبار سے ایک مسلم مرد کو اہل کتاب 'عورتوں سے 'متعہ' نکاح کا معاہدہ کرنے کی اجازت ہے جن میں مسیحی' یہودی اور کبھی کبھی زرتشت کے پیرو شامل ہیں- یہ سفارش کی گئی ہے کہ عصمت و عفت والی عورتوں میں سے عورت منتخب کی جانی چاہئے اور ان سے یہ دریافت کر لیا جائے کہ وہ اپنی مدت انتظار میں ہیں یا نہیں؟ حالانکہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے ایسے سوالات کو غیر ضروری قرار دیا ہے- See also Hilli MN, 231; Khomeini 1977, P# 2397; Shafa'i 1973, 177-78..

عارضی نکاح (متعہ) کی مدت : اَجل

وقت اجل' یہ کہ ایک متعہ / عارضی نکاح کب تک جاری رہے گا؟ (معاہدے میں) مقداری / شماری اعتبار سے صاف و صریح (مثلاً دو گھنٹے یا ۹۹ برس) بیان ہونا چاہئے- اس معاملہ میں کوئی بھی 'متعہ' عارضی نکاح کی مدت کے لئے اپنی ساری زندگی (کا وقت) طے نہیں کر سکتا کیونکہ ایسی 'مدت وقت' صاف و صریح نہیں ہوتی تاہم' غلطی سے بہت سی ایرانی عورتیں اس اثر کے تحت ہیں کہ زندگی بھر

کے لئے' کیئے جانے والے 'صیغہ' (متعہ) کو 'صیغہء عمری' کہا جاتا ہے- یہ قانونی طور سے صحیح نہیں لیکن یہ کہ ان کے نزدیک' یہ (خیال) ایک مرد کے احترام کی علامت ہے-'اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس کی عارضی (موقتی) مشابہت' مستقل نکاح سے ہے جو ایک عظیم ترمالیاتی اور ہیجان خیز علامت ہے' اس کے علاوہ اسے زیادہ قابل عزت تصور کیا جاتا ہے-' جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ بہت سی عورتیں حقائق کی آگہی تک بڑی مشکل سے پہنچتی ہیں-

ایک معاہدہء اجارہ (لیز) میں' معاہدہء متعہ کی مدت اتنی ہی زیادہ یا مختصر ہو سکتی ہے جیسا کہ فریقین چاہتے ہیں-واضح رہے کہ یہ مدت مقررہ ہوتی ہے اور یہ کہ فریقین اس سے آگاہ ہوں اور اس سے متفق ہوں- معاہدہء اجارہ اور متعہ (عارضی نکاح) کے درمیان ایک مطابقت' بیان کرتے ہوئے کیٹوزیان لکھتا ہے: 'نکاح کی مدت کی بابت ایک فریق کے نزدیک معاہدے کی تشریح یہ ہے کہ عارضی نکاح (متعہ) اور اجارہ (لیز) بہت یکساں نظر آتے ہیں-' Katuzian 1978, 441- متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کی مدت کی صراحت اور خصوصی تعین کے مسئلے کی بابت شیعہ علماء نے خوب دلائل دیئے ہیں- بیشتر حضرات کا یقین ہے کہ انٹرکورس / 'جماع' کے مواقع کی تعداد کا خصوصیت کے ساتھ تعین ہو مثلاً 'ایک مرتبہ یا دو مرتبہ' (یہ تعداد) قابل قبول نہیں ہوتی ہے کیونکہ وقت (مدت) غیر متعینہ اور نامکمل ہے Hilli MN, 232; Shaikh-i Baha'i Amili 1911, 176; Imami 1973, 2: 102. بہر حال 'اگر شراکت دار / فریقین اپنے 'جماع' کی بابت یقینی خواہش رکھتے ہوں تو معاہدے کے غیر مبہم نظام الاوقات کے درمیان کثرت کا تعین (بار بار جماع) کر کے ایسا کر سکتے ہیں- حلی بتاتا ہے کہ یہ بات قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے خلاف نہیں ہے Hilli SI, 524 یہ کہنا بے کار ہوگا کہ یہ شرط' متعہ / عارضی نکاح کے لئے منفرد ہے-

صلہ یا ادائیگی :اُجرہ

متعہ (عارضی نکاح) کی ادائیگی 'اجر' (۲) قابل پیائش خصوصیت لور غیر مبہم ہونی چاہئے بصورت دیگر معاہدہ نکاح ایک خالی خولی شئے ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ صلہء دلہن 'مہر' ایک معاہدہء نکاح (مستقل) میں درج کیئے بغیر رہ سکتا ہے تاہم متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں 'اجر' کی رقم کا تعین لور اندراج نہ ہونے کی صورت میں' معاہدہ ناجائز (غیر قانونی) ہو جاتا ہے اگرچہ علماء کی ایک چھوٹی سی اقلیت نے اس نکتے کو چیلنج کیا ہے- امامی کہتا ہے : 'ایک قانونی نقطہء نگاہ سے 'ایک عارضی نکاح (متعہ) اپنی ساخت کے اعتبار سے قطعی اجارہء اشخاص کی طرح ہے لور ایک ایسے معاہدے کی حیثیت سے (یہ ضروری ہے کہ) ایک متعہ / عارضی نکاح میں اس کی مدت لور رقم مبادلہ صاف لور غیر مبہم ہونا چاہئے-' .Imami 1973, 5: 104- قانونی اعتبار سے معاہدہ' نکاح کی دو صورتوں (مستقل لور عارضی نکاح) کے درمیان یہ ایک بڑا فرق ہے-

اس کے باوجود کہ یا شاید' کیونکہ ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے لور ایک اجارے (لیز) کے معاہدے کے درمیان' ساخت کی یکسانیتیں ہوتی ہیں' اس لئے قانون یہ تعین کرتا ہے کہ کوئی اظہار یا مجموعہء الفاظ' اس معاہدے میں یہ مضمر معنی بتانے کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں کہ ایک عورت کو 'ایک مرد کے قبضے میں' ایک قیمتی صلے کے عوض میں دیا جارہا ہے یا کرائے Hire کے عوض ایک تحفہ دیا جارہا ہے' .Levy 1931, 1 : 166- یہاں ممانعت کی لسانی صراحت' مبادلے کی اصلیت پر نقاب ڈال دیتی ہے' جیسا کہ میں نے یہ دلیل دی ہے کہ معاہدہ نکاح بلاشبہ شوہر کے لئے ایک قسم کی ملکیت کی تخلیق کرتا ہے نہ کہ محض ایک شخص (مرد) کی حیثیت سے' وہ بیوی پر قبضہ رکھتا ہے بلکہ اس کے جنسی لور تولیدی عضو پر ملکیت رکھتا ہے خواہ ایک اصطلاح' جو ادا کی جائے یا نہیں' مبادلے کی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتی لور اس کے معنی کو نہیں بدل سکتی جو اس میں مضمر ہے-

'مہر' / صلہء دلہن کی ادائیگی جیسا کہ معاہدہء نکاح مستقل کے معاملہ میں ہوتا ہے' براہ راست مباشرت 'دخول' (۷) کے فعل پر منحصر ہوتی ہے۔ متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ یا تو مقررہ وقت کے خاتمے پر ختم ہو جاتا ہے یا عارضی شوہر اسے یک طرفہ طور پر منقطع کر دیتا ہے۔ اگر معاہدے کی تکمیل کے بعد 'لیکن جنسی فعل سے پہلے' شوہر اپنی عارضی بیوی کو بر طرف کر دیتا ہے تو وہ اس کے صلہء دلہن 'اجر' کا نصف حصہ دینے کا پابند ہے۔' Hilli SI, 519; Khomeini 1977, P# 2431. اس مسئلے پر علماء متحد نہیں ہیں۔ بعض علماء استدلال کرتے ہیں کہ اس کو کوئی شئے بالکل نہیں دی جانی چاہئے کیونکہ اس نے وہ کام نہیں کیا ہے جس کے لئے اسے 'کرائے' Hire پر لیا گیا تھا۔ (۸)۔ اگر نکاح میں خلوت صحیحہ ہوئی ہے مگر وہ واجب وقت (مقررہ) سے پہلے معاہدہ ختم کرنا پسند کرتا ہے تو شوہر اس امر کا پابند ہے کہ وہ زوجہ کو اس کے اجر (صلہ دلہن) کی پوری رقم ادا کرے Hilli SI, 519; Imami 1973, 5: 105, 121; Shafi'i 1973, 187- 91. تاہم اگر وہ اپنی متعہ / عارضی زوجہ کے ساتھ 'جماع' (انٹر کورس) کرنا نہیں چاہتا اور اسے اپنے لازمی فرائض سے بھی آزاد نہیں کرتا اور یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ وہ اس کی فرماں بردار رہی ہے تو وہ اسے پوری طرح معاوضہ دینے کا ذمہ دار ہے: 'یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ایک مکان کرائے پر لیتا ہے لیکن وہاں جانا (بھی) پسند نہیں کرتا' تو اسے پھر بھی (کرایہ) ادا کرنا ہوتا ہے۔' Murata 1974, 47.

متعہ / عارضی نکاح کے قانونی نتائج : احکام

معاہدے کی قانونی صورت : صیغہ

معاہدہء اجارہ (لیز) ہونے کی صورت میں 'ایک معاہدہء صیغہ / متعہ میں کی جانے والی خدمات کی نوعیت مکمل طور پر' ضرور متعین و مندرج ہونا چاہئیں تاہم اس صورتِ معاہدہ کی عطا کردہ حدود کے درمیان 'شراکت داروں / فریقین کو مختلف شرائط

کے متعلق مذاکرات کرنے کی اجازت ہوتی ہے-واضح رہے کہ یہ شرائط' قرآن مجید اور رسول اکرمؐ کی احادیث کے منافی نہ ہوں- متعہ معاہدے کا منفرد مقصد اور فراہمی Provisionایک غیر جنسی قربت کے معاہدے کی ممکنات ہیں: عارضی جوڑے ایک دوسرے کی صحبت company سے' جس طرح چاہیں لطف اندوز enjoy ہونے سے اتفاق کریں اور اس استثنٰی کے ساتھ کہ جنسی مباشرت سے پرہیز کریں-(۹) Khomeini 1977, P# 2421; Shafa`i 1973, 209.-اس شرط میں وراثتی ابہام نے متعہ / عارضی نکاح کے مرکزی خیال (باب ۴ کا موضوع) کو تاریخی اعتبار سے 'بے مقصد تشریحات اور حاضر جوابیوں کے لئے خود کو مستعار دیا ہے-

سرپرست کی اجازت :ولی

متعہ / عارض نکاح کے جائز ہونے اور ایک 'ولی' کے قریب قریب قطعی اختیار absolute power پر اعتراضات کے سلسلہ میں' سنیوں کے اٹھائے ہوئے سوالات کی مخالفت میں' شیعہ علماء نے یہ راستہ اختیار کیا کہ انہوں نے 'ولی' کی گرفت کو ڈھیلا کر کے مطلقہ یا بیوہ عورتوں کو خود مختاری عطا کردی- قاعدے کے مطابق' ان درجہ بندیوں کی عورتیں' اپنے نکاح کے معاہدوں کے مذاکرات کرنے کی عظیم تر قانونی آزادی اور شخصی خود مختاری کی حامل ہیں خواہ یہ نکاح مستقل ہوں یا عارضی (متعہ)-اپنے متعہ معاہدوں کے مذاکرات کرنے کے سلسلہ میں' کنواری عورتوں کی خود مختاری کے درجے کے لئے' علماء بہت زیادہ منقسم الرائے divided ہیں جیسا کہ دیکھا گیا ہے-

اس تنازع کو دیکھتے ہوئے 'شفائی ذیل کی حدیث' امام جعفر صادقؑ سے منسوب کرتا ہے: 'قمت نے ابو عبداللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جس نے امامؑ سے کہا (تھا)' اس کنواری نے جو اپنے والدین سے ناواقف ہے' مجھے دعوت دی ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں اور اس نے ایک متعہ / عارضی نکاح میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا

ہے- کیا میرے لئے یہ مناسب ہے کہ میں اس لڑکی سے متعہ کروں ؟' امامؑ نے کہا: 'ہاں' لیکن اس سے انٹر کورس (مباشرت) کرنے سے احتراز کرنا' کیونکہ متعہ کنواریوں کے لئے شرمناک ہے-' میں نے پوچھا: کیا اگر وہ خود رضامند ہو؟ امامؑ نے کہا: اگر وہ رضامند ہے تو پھر اس کی ممانعت نہیں'- Shafa'i 1973, 182, 226- 29; see also Hilli SI, 518

عزل: Coitus Interruptus

امام جعفر صادقؑ کے مطابق 'مادہ ء منویہ 'منی' کا مرد سے تعلق ہوتا ہے اور وہ اس سے ہر وہ فعل کر سکتا ہے کہ جو اسے خوش کرے (یا مرضی ہو) cited in Mu-rata 1974, 54. چونکہ متعہ / عارضی نکاح کا مقصد جنسی مسرت ہے' (اس لئے) شیعہ علماء یقین رکھتے ہیں کہ شوہر کو غیر مطلوبہ بچوں کا بوجھ اٹھانے کی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہئے- امام جعفر صادقؑ کا استدلال' جیسا کہ اس حوالے میں بیان کیا گیا ہے' میں (مصنفہ) نے جن مختلف درجات اور مراتب کے ملاؤں سے ملاقات کی' ان کی گفتگو میں یہ حوالہ بارہا گونجتا رہا ہے- یہ شیعہ قانون اور اخلاقیات کے ابتدائی اور ثانوی ذرائع میں کثیر اہمیت کا حامل تصور کیا جاتا ہے- شاذ ہی اتفاق رائے کے ساتھ' شیعہ علماء نے یہ قرار دیا ہے کہ ایک معاہدہ ء متعہ میں عزل (مرد و عورت کے جنسی اعضاء کا طبعی ملاپ' جس میں 'منی' سے لذت کشی ہوتی ہے) خاص طور پر مرد کا حق ہے- اس حق کی مخصوص حالت' شیعہ تصور سازی کے آئیڈیل کی اہمیت ظاہر کرتی ہے جو معاہدے کی اس صورت میں' مرد و عورت کے باہمی کردار سے تعلق رکھتی ہے' تاہم باہمی رضامندی کے ذریعہ ایک زوجہ بھی عزل (اخراج) انجام دے سکتی ہے-

آیت اللہ مطہری کے مطابق ''مقررہ شرائط کے نکاح میں' عورت مرد کے ساتھ مباشرت (انٹر کورس) سے انکار نہیں کر سکتی لیکن اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ جنسی لذت کشی کے دوران' مداخلت کے کسی سبب کے بغیر (جو مرد کے لئے نقصان

رساں ہو)'وہ وقوع حمل کو نظر انداز کر سکتی ہے'چونکہ وضع حمل کے مسائل کو پہلے ہی مکمل طور پر حل کیا جاچکا ہے-'(اس عبارت کا ترجمہ اصل مخرج فارسی سے کیا گیا ہے) Mutahhari 1981, 56- ہمیں آیت اللہ مطہری کے تبصروں پر غور کرنا چاہئے ایک طرف زوجہ اپنے شوہر کی جنسی پیش قدمیوں سے قانونی طور پر انکار نہیں کر سکتی لیکن دوسری طرف زوجہ کو وضع حمل کا بوجھ اٹھانے پر مجبور رکھا گیا ہے اور وہی ایک (محرک) ہے جو اپنے شوہر کو 'سکون' محسوس کرانے کی ذمہ دار ہے اور حمل سے بچاؤ کی ذمہ دار بھی ہے- شیعہ مسلم عورتیں'اکثر و بیشتر خود کو ایسی قانونی اور ثقافتی دوہری پابندیوں میں پاتی ہیں-

اگر عزل'(لغوی معنی :اخراج'ڈسچارج) کے باوجود'ایک زوجہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسلامی مسلمہ اصول کی بنیاد پر' بچے کا جائز ہونا' قانونی طور پر محفوظ ہو جاتا ہے (یعنی)'بچہ بستر کا ہے'- چونکہ متعہ معاہدہ نکاح میں گواہوں اور اندراج (رجسٹریشن) کی ضرورت نہیں ہوتی- تاہم ایک ایسے دعوے کو قانونی طور پر' جائز Validity ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے- مزید بر آں'اگر باپ بچے کے لئے اپنی 'پدریت'(ولدیت) سے انکار کرتا ہے اور معاملہ عدالت مجاز کو جاتا ہے- تعذیب 'لعن' کے واجب الادا عمل کے بغیر' اس کے الفاظ کو شرف قبولیت عطا کیا جاتا ہے جو ایک مستقل نکاح کے معاملہ میں درکار ہوتا ہے (۱۰) حالانکہ باپ کی حیثیت سے اس کی ذمہ داریاں (انکار کی صورت میں) کم ہو جاتی ہیں جو حالات اور منصف کے خاص اختیار پر منحصر ہوتی ہیں بہر حال اسے یاد دلایا جاسکتا ہے کہ وہ خدا سے مخلص رہے اور اس سے ڈرے- Hilli SI, 525, 524; Tusi 1964, 535; Shafa`i 1973, 221; Langarudi 1976, 123 ثقافتی اعتبار سے بھی' عارضی ملاپوں (متعہ / عارضی نکاحوں) سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں'اکثر ذلت ورسوائی کے ذریعہ زحمت اٹھاتے ہیں اور بالعموم اخلاقی اعتبار سے ماں کی محبت اور باپ کی شفقت سے محروم رہتے ہیں-

ترکہ / ورثہ : اِرث

عارضی (متعی) جوڑے' ایک دوسرے کی جائیداد میں' قانونی اعتبار سے' کوئی حصہ رکھنے کا حق نہیں رکھتے۔(اس ضمن میں) قائمی نے ایک استدلال فراہم کیا ہے :
'نکاح کی اس صورت یعنی متعہ میں بنیادی اصول یہ ہے کہ فریقین اخلاقی' معاشرتی اور معاشی ذمہ داریوں کے بوجھ سے دبنا نہیں چاہتے بصورت دیگر وہ مستقل نکاح کرتے۔' Qaimi 1974 ,305 چونکہ رشتے کی اس صورت میں اخلاقی اعتبار سے دوگرفتگی وابستہ ہوتی ہے اور سیکولر (غیر مذہبی) ایرانی دانشور طبقے کے بڑھتے ہوئے' پُر شور اعتراضات بھی ہیں تاہم' ہمعصر شیعہ علماء کی اکثریت نے یہ دلیل دی ہے :
کیونکہ عارضی نکاح (متعہ) ایک معاہدہ ہوتا ہے' اس لئے عارضی (متعی) جوڑے اپنے معاہدے میں ایک ایسی شرط کے متعلق مذاکرات کر سکتے ہیں۔' معاہدے کی صورت بیان کرتے ہوئے (جیساکہ قائمی نے اظہار کیا ہے) عام رائج شدہ عقائد کی اثر پذیری' معاہدہ نکاح کے اکثروبیشتر شرائط کی انتہائی. عارضی حیثیت' اور معاہدہ متعہ (عارضی نکاح) کرتے وقت عورت کی ناگفتہ بہ معاشرتی + معاشی حیثیت کے پیش نظر یہ امر انتہائی غیر متوقع ہوتا ہے کہ فریقین ایک ایسی شرط (ترکہ' جائیداد وغیرہ) کے متعلق معمول کے مطابق مذاکرات کر سکیں۔ مجھے (مصنفہ کو) ایک بھی ایسا معاملہ نہیں ملا کہ جس میں ایک عارضی بیوی نے ایک ایسے حق (اختیار) کا عملی طور پر فائدہ اٹھایا ہو یا اس پر سوچ بچار کیا ہو یا اسے اس سے آگہی بھی ہو۔

متعہ نکاح کا خاتمہ

متعہ / عارضی نکاح کا ایک معاہدہ' نہ صرف عارضی شوہر کی عطا کردہ طلاق کے ذریعہ' بلکہ سیدھے سادھے انداز میں' باہمی طور پر طے شدہ مدت گذرنے پر' ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں' متعہ / عارضی نکاح اور مستقل نکاح' ایک دوسرے

سے بہت زیادہ غیر یکساں (مختلف) ہیں- شیعہ نکاح کی دو صورتوں کے طریقوں کے فرق میں' نکاح اس وقت ختم ہو جاتا ہے کہ نظری طور پر' نکاح معاہدوں کی وسیع تر قانونی درجہ بندیوں پر بنیاد رکھتے ہیں جن سے ان کا تعلق ہوتا ہے- قرآن کی بنیاد پر' ایک شو کو طلاق دینے کا حق ہے تاہم ایک ایسا' یکساں حق عارضی (متعی) شوہر کو بھی حاصل ہے جسے حسن کلام کے اعتبار سے 'باقی ماندہ مدت کی ایک عطیہ' پذیر مدت' کہا جاتا ہے- عارضی شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہنگامی طور سے' جب چاہے' کسی وقت بھی اپنی متعہ زوجہ کے ملاپ کو ختم کر سکتا ہے- لفظ 'عطیہ' کا استعمال' بہر حال' یک طرفہ اقدامات 'ایقعت' کی قانونی درجہ بندی کو الجھاؤ میں ڈال دیتا ہے جس سے شوہر کے فیصلے کا تعلق ہوتا ہے-

(مستقل نکاح میں) طلاق سے مختلف انداز میں' بہر حال' متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کے خاتمے کے لئے گواہی کی ضرورت نہیں ہوتی' نہ ہی یہ طلاق' زوجہ میں مخصوص شرائط (حالات) کی موجودگی کی محتاج ہوتی ہے- مثال کے طور پر' طلاق کو موثر کرنے کے لئے' زوجہ کو حالت حیض کی مدت میں نہیں ہونا چاہئے مزید بر آں' ایک عارضی شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زوجہ کے تمام قانونی مدرکات : 'غیر اکملیت' imperfections (مثلاً اندھا ہونا) کی بنیاد پر ایک معاہدہء متعہ کو منسوخ کر دے (جس طرح کہ) ایک مستقل معاہدہ نکاح میں اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا حق حاصل ہوتا ہے- Hilli SI, 762; Khomeini 1977, P# 2509; Imami 1973, 5: 119-20; Katuzian 1978, 443. ایک معاہدہء متعہ کی منسوخی ہمیشہ نا قابل تغیر 'بائن' ہے جبکہ ایک طلاق یا تو قابل واپسی ہوتی ہے یا نا قابل تغیر' قسم کی ہوتی ہے-

ایک عارضی زوجہ' جو ایک مستقل بیوی سے مختلف ہوتی ہے' نکاح ختم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی' خواہ اس کا شوہر' معذور' ہی ہو یعنی اس کے خصیے / فوطے ہی نہ ہوں' نامرد ہو یا مخنث ہو- نظری اعتبار سے یہ (طلاق / منسوخی) اس کی پریشانی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ (الف) وہ اجارے (لیز) کی شئے ہے اور (ب) متعہ نکاح کا مقصد

لطف اندوزی (مسرت) ہے - دونوں شراکت داروں کی نہیں بلکہ صرف شوہر کی لطف اندوزی (اور مسرت) ہوتی ہے اس لئے اس (شوہر) کی غیر اکملیت -- پاگل پن کے علاوہ -- متعہ نکاح کی کارگری اور اثر انگیزی کے لئے بے تکی باتیں ہیں۔
Imami1973,5:116;Shafa'i 1973,224;Langarudi 1976, 199.

بہر حال' وہ اسے چھوڑنا چاہتی ہے یا اس سے الفت و قرب بڑھانے سے انکار کر دیتی ہے اور یہ بھی ہو کہ غیر جنسی صیغہ (متعہ) کی شرط نگران کے معاہدہ میں واضح نہ کی گئی ہو تو پھر اسے اسی حساب سے تلافی کرنا ہوگی - یہاں عورت' اجارہ دار کی حیثیت سے اجارے (لیز) کی شئے پر' مرد (شوہر) کے حق سے انکار کر رہی ہے یعنی اپنی جنسیت (شئے اجارہ) سے انکار کر رہی ہے - یہ امر منطقی تصور کیا جاتا ہے کہ زوجہ کو اپنے کل اجر کا ایک حصہ یا تمام' اسی خطا کی پاداش میں ضبط کرانا چاہئے - ایک ایسے معاملہ میں' عارضی عورت کا صلہ' شوہر کے استعمالِ فرج استفادہء "بُضع" کی بنیاد پر شمار کیا جاتا ہے - اہم مفروضہ یہ ہے کہ اجارے (لیز) کی شئے کی حیثیت سے' متعہ عورت کو اپنے شوہر کے اختیار امتیازی کے تحت رہنا چاہئے' صرف وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس سے قربت کی جائے یا نہیں؟ یا اسے بدطرف کر دے - Hilli SI, 519; Shafa'i 1973,
190; Imami 1973, 2: 64, 5: 106; Katuzian 1978, 443.

بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ اگرچہ متعہ نکاح کو مقررہ مدت کے گزرنے سے پہلے ہی توڑا جا سکتا ہے مگر اسے باہمی مرضی سے ختم کرنا چاہئے اور شوہر کو (اپنی زوجہ کی مرضی معلوم کیئے بغیر) اسے طلاق دینے کا کوئی اختیار نہیں' - Levy 1957, 117. - یہ کہ ایک شوہر' اپنی عارضی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا' ایک بدیہی امر ہے - کیونکہ نکاح کی اس صورت (متعہ) میں کوئی طلاق نہیں ہوتی - بہر حال' معاہدے کا خاتمہ' باہمی مرضی کی بنیاد پر ہونا چاہئے - اگرچہ فریب کاری اور مکاری کو الگ کرتے ہوئے' ایسی دلیل معاہدہء متعہ / عارضی نکاح کے سلسلہ میں نہیں دی جا سکتی - اگر ایک عارضی شوہر کو خاتمہء نکاح کے شرعی (الٰہیاتی) حق پر مجبور کر دیا جاتا ہے تو متعہ' نکاح کی مشابہت ہی کھو دیتا ہے - یہ دلیل دیتے ہوئے کہ متعہ ایک نکاح

ہے' شیعہ قانون' ساخت کے اعتبار سے اس سے مشابہت کا ایک حق عطا کرتا ہے کہ جو مستقل شوہر کے مقابلہ میں عارضی شوہر کو مستحق بناتا ہے اور اسے یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کی واجب تاریخ سے قبل ہی معاہدہ متعہ / عارضی نکاح کو منسوخ کردے- دوسرے الفاظ میں' جیسا کہ مستقل نکاح کی صورت میں ہوتا ہے' عارضی نکاح (متعہ) کا ایک معاہدہ شوہر کے ذریعہ قابل تنسیخ ہوجاتا ہے لیکن زوجہ ایسا نہیں کرسکتی-

مدت انتظار --- عدت

ایک معاہدہ متعہ نکاح کی لمبائی (مدت) کا خیال کیئے بغیر' اس کے خاتمے کے بعد' عورت کو انٹر کورس سے احتراز کی ایک مدت 'عدت' میں ضرور رہنا چاہئے- یہ مستقل نکاح کی ایک خصوصیت بھی ہے' بہر حال متعہ / عارضی نکاح کی عدت مختصر ہوتی ہے- ایک متعہ نکاح کے لئے مدت انتظار' عورتوں کے لئے دو ماہواری چکر ہیں جن کو حیض باقاعدہ آتا ہے جبکہ ۴۵ دن کی مدت' ان عورتوں کے لئے ہے جو ایک ایسی عمر میں ہیں جن کو بالعموم حیض آنا چاہئے لیکن کسی بدنی سبب سے انہیں حیض نہیں آتا ہے- جیسا کہ ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں' حمل کی 'عدت' بچہ ہونے تک جاری رہتی ہے اور شوہر کی موت کی 'عدت' چار ماہ دس دن ہے Tusi 1964, 548; Hilli SI,527; Khomeini 1977, P# 2515, Shafai 1973, 216; Imami 1973, 5: 129.

شیعہ علماء 'عدت' کو تعین حمل کی ضرورت کی بنیاد پر درست قرار دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں 'پدریت' (ولدیت) قائم کرتے ہیں- اگر قانون کا یہی مقصد ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عدت کی مدت (مستقل) نکاح سے مختصر کیوں ہے؟ میں (مصنفہ) نے یہ سوال بہت سے ملاؤں سے اور ان مردوں اور عورتوں سے پوچھا جن کو میں نے انٹرویو کیا- اگرچہ دلیل' خود عیاں ہوتی ہے مگر ہر ایک نے تقریباً اس طرح کا جواب دیا: 'ٹھیک ہے چونکہ ایک مستقل نکاح ہے اور دوسرا صیغہ (متعہ) نکاح ہے' اور

یہ کہ مستقل نکاح زیادہ محترم ہے'۔ آخر میں مجھے (مصنفہ کو) محسن شفائی کو انٹرویو کرنے کا موقع ملا جو زمانہ ءحال میں شیعہ قانون کے ایک مستند عالم ہیں اور اس کتاب کے مصنف ہیں جس کا اوپر کے بیان میں حوالہ دیا گیا ہے۔Shafa'i 1973- انہوں نے استدلال کیا ہے کہ طلاق کے معاملہ میں ہمیشہ شوہر کی طرف سے واپسی کا امکان ہوتا ہے' یہ خیال کرتے ہوئے کہ طلاق ایسا عمل ہے جو واپس کرنے کے قابل ہوتا ہے' اس لئے تین ماہ کی مدت انتظار 'عدت' مقرر کی گئی ہے' (یہ ممکن ہوتا ہے کہ) اس دوران' شوہر اپنا ارادہ بدل لیتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ بیوی کو طلاق واپس کردے۔ شوہر اور نکاح کی عزت و توقیر کے لئے' مطلقہ عورت کو ضرور انتظار کرنا ہے' اس کے مبادلہ میں' اس مدت کے دوران وہ مالی اعانت 'نفقہ' کی حق دار ہوتی ہے۔ دوسری طرف ایک عارضی نکاح / متعہ میں شوہر کو طلاق واپس کرنے کا کوئی حق نہیں اور اسی علامت سے 'متعہ' عورت مالی اعانت کی حق دار نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ شفائی استدلال کرتا ہے کہ ایک متعہ / عارضی زوجہ 'ایک مستاجرہ' (یعنی اجارہ کی شئے) ہوتی ہے اور اسے اپنی خود کی مصروفیت کار کے لئے آزادی سے چلا جانا چاہئے'۔

متعہ / عارضی نکاح کی تجدید

ایک متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ' قابل تجدید ہوتا ہے لیکن اس وقت تک نہیں' جب تک کہ چند خاص شرائط پوری نہ ہوں۔ ایک عارضی جوڑا' معاہدے کی میعاد ختم ہونے کا انتظار کرسکتا ہے اور پھر اپنے معاہدے کی تجدید کرسکتا ہے یا جاری معاہدے کی میعاد ختم ہونے سے ذرا پہلے' شوہر باقی ماندہ وقت کو بطور عطیہ / تحفہ پیش کرسکتا ہے خواہ یہ کتنا ہی مختصر وقت ہو' وہ اپنی زوجہ کو اپنی ذمہ داریوں سے آزاد کرسکتا ہے' تب وہ ایک نئے معاہدے پر متفق ہوسکتے ہیں' جو ایک دوسرا متعہ / عارضی نکاح ہوسکتا ہے ان خصوصی معاملات میں' عورت 'عدت' کی پابند نہیں ہوتی چونکہ اسی مرد (شوہر) سے ایک بار پھر

معاہدہ متعہ / عارضی نکاح کی تجدید کی گئی ہے (۱۱)- Hilli MN, 232 and SI, 528; Khomeini 1977, P#2432; Imami 173, 5: 103; Shafa'i 1973, 219.

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا تھا- کیا ایک مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایک ہی عورت سے' تین بار سے زیادہ متعہ / عارضی نکاح کرے؟ یہ حد مستقل نکاح کے لئے رکھی گئی ہے- امامؑ کا جواب بتایا جاتا ہے کہ 'ہاں' جتنی مرتبہ چاہے کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک آزاد عورت 'حر' کی طرح نہیں ہے- متعی عورتیں اجارے کی ایک شئے 'مستاجرہ' ہیں' وہ غلام عورتوں 'اماء' (واحد اَمَۃ / بمعنی لونڈی) کی طرح ہیں- دیکھئے Kulaini 1958, 5: 460 .

عارضی جوڑوں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں

ایک متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ طے پا جانے کے بعد' جوڑے ایک دوسرے کے حقوق اور ذمہ داریاں' کم سے کم تعداد میں' تسلیم کر لیتے ہیں- شوہر شئے اجارہ کا حق استفادہ usufruct حاصل کرتا ہے- یہاں عورت کی 'جنسیت' ہے اور عارضی زوجہ 'صلہ' 'اجر' وصول کرتی ہے بصورت دیگر اس امر پر اتفاق کیا گیا ہو جو مقررہ حد سے اوپر اور باہر ہو (مگر) ایک 'متعہ' عورت قانونی طور سے مالی امداد کی مستحق نہیں ہوتی اور اگر وہ حاملہ ہو تب بھی حق دار نہیں ہوتی- Khomeini 1977, P# 2424'

قائمی ایک عقلی استدلال کرتا ہے: 'وہ شخص جو ایک متعہ / عارضی نکاح میں حصہ لیتا ہے 'ایک ایسے فرد کی طرح ہے جو ایک جگہ سرائے یا ہوٹل (کمرے) میں' (اپنے ایک عارضی قیام کے دوران) کرائے پر لیتا ہے- اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ شروع سے یہ جانتا ہے کہ اس کی رہائش عارضی ہے-' Qaimi 1974, 304

اسی استدلال سے' حالانکہ ایک متعہ / عارضی بیوی کو اپنے شوہر کا حکم ماننا چاہئے مگر اس کی فرماں برداری کی وسعت محدود ہوتی ہے اور یہ اتنی مکمل نہیں ہوتی جتنی کہ ایک مستقل زوجہ کے لئے ہوتی ہے' یوں کہنا چاہئے کہ اس کی سرگرمیاں اور

نقل و حرکت، مکمل طور پر، اس کے عارضی شوہر کے کنٹرول کے تحت نہیں ہوتی، اسے عظیم تر آزادی اور انفرادی خود مختاری حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے روابط قائم رکھ سکے بیرونِ (معاہدہ) دلچسپیوں کو بر قرار رکھ سکے، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر بار چھوڑ کر جاسکتی ہے یا وہ ملازمت بھی کر سکتی ہے۔(۱۲) شوہر کو اس کی صحبت کا لطف اٹھانا ہے، یعنی اسے اپنی عارضی زوجہ (کی جنسیت) پر حق استفادہ Usufruct حاصل ہے لیکن یہ اس کی ملکیت نہیں ہوتی۔ نتیجہ میں ایک متعی / عارضی زوجہ کی معاشرتی اور قانونی ذمہ داریاں اپنے شوہر کے لئے، ایک مستقل زوجہ کی ذمہ داریوں سے بہت کم (محدود) ہوتی ہیں۔

ایک عارضی زوجہ اپنی مرضی کو اس حد تک عمل میں لاسکتی ہے کہ اس کی سرگرمیاں، اس کے شوہر کے حقوق بالخصوص، جنسی لطف اندوزی کے حق میں مداخلت، نہ ہو بصورت دیگر اس کی سرگرمیاں ممنوع کردی جاتی ہیں Khomeini 1977, P# 2427, Katuzian 1978, 443.

مبادلہ میں ایک متعہ / عارضی زوجہ نہ تو نفقہ اور نہ ہی انٹر کورس (کرنے کی خواہش) کی حق دار ہوتی ہے، جیسے یہ حقوق ایک مستقل زوجہ کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ بعد کی شق نے، بہر حال، علماء کے درمیان مناقشات کو ابھارا ہے۔ حلی نے اپنی کتاب 'شرائع' میں، یہ (شق) مقرر و مخصوص کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ایک مرد کو انٹر کورس کرنے میں چار ماہ سے زیادہ احتراز نہیں کرنا چاہئے'۔ حلی مزید کہتا ہے: 'یہ فرمان محض ایک مستقل زوجہ کے لئے محدود نہیں ہے۔ Hilli SI, 437. یہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انٹر کورس (کی خواہش) کرنے کا حق، اسی طرح ایک عارضی / متعہ زوجہ کے لئے بھی وسیع ہے وہ (حلی) اپنی کتاب 'مختصر' میں، یہ حق صرف 'باب نکاح' میں مقرر و مخصوص کرتا ہے illi MN,220 اسی طرح آیت اللہ خمینی (۱۹۷۷ء) اور آیت اللہ خوئی (۱۹۷۷ء) بہر حال، ایک متعہ زوجہ کے حق: 'ہر چوتھی شب کو ہم خوابگی' سے انکار کرتے ہوئے Khomeini 1977, P# 2425 یہ بیان کرتے ہیں کہ 'ایک شوہر کو اپنی متعہ بیوی سے قربت کے لئے چار ماہ کی مدت سے

زیادہ پرہیز نہیں کرنا چاہئے'- Khomeini 1977, P# 2422 دوسری طرف مجلسی 'ایک عارضی زوجہ کے سلسلہ میں 'ہم خوابگی یا جنسی انٹر کورس' سے انکار کرتے ہوئے' مردوں کو خبردار کرتے ہیں کہ 'وہ اپنی بیویوں کی جنسی تسکین سے آگاہ رہیں Majlisi n.d.,82 شیخ انصاری اور صاحب جواہر 'دوسری طرف' صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ ایک متعہ عورت کے لئے 'انٹر کورس (کرنے کی خواہش) کا کوئی حق وجود نہیں رکھتا- cited in Murata 1974, 57 تو مفروضہ یہ ہے کہ عارضی زوجہ 'اپنی جنسیت کا حق استفادہ Usufruct اپنے شوہر (مرد) کے حق میں چھوڑ دیتی ہے- فنی اعتبار سے 'وہ اس سلسلہ میں اس وقت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتی- جب تک کہ معاہدہ نافذالعمل ہے- دیکھئے جدول نمبر ۲ :

مستقل اور عارضی نکاحوں کے درمیان ایک موازنہ : جدول نمبر ۲

معاہدے کی شرائط	مستقل شادی : نکاح	عارضی نکاں : متعہ
معاہدے کی قسم	فروخت	اجارہ (لیز Lease)
بیویوں کی تعداد	چار	لامحدود
شوہروں کی تعداد	ایک وقت میں ایک	ایک وقت میں ایک
رقم کا مبادلہ	اجرِ دلہن : مہر	خدمت کا صلہ : اجر
ولی کی اجازت	ضرورت ہوتی ہے	ضرورت نہیں ہوتی
گواہان	درکار ہوتے ہیں	؟
اندراج (رجسٹریشن)	ضرورت ہوتی ہے	؟

کنوارپن (دوشیزگی)	ضروری ہے، اولین نکاح کے لئے	ضرورت نہیں ہوتی
ترکہ: ارث	جوڑوں کو ورثہ ملتا ہے	کوئی ورثہ نہیں ہوتا
خاتمہ	طلاق کے ذریعہ	معاہدہ ختم ہونے پر
مدتِ انتظار: عدت	تین ماہ	۴۵ دن
زوجہ کی مالی اعانت	ضرورت ہوتی ہے	ضرورت نہیں ہوتی
بچے	جائز (حلال اولاد)	جائز (حلال اولاد)
منی سے لذت کشی میں عزل / اخراج	بیوی کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے	بیوی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی
معاہدے کی تجدید (اس شخص سے نکاح)	محدود	لامحدود
پدریت (نسب) سے انکار	تعذیب کی قسم: لعن کی ضرورت ہے	تعذیب کی قسم: لعن کی ضرورت نہیں
بین المذاہب نکاح	عورتوں کو اجازت نہیں ہے	عورتوں کو اجازت نہیں ہے
ہم خوابگی کا حق	نافذ ہوتا ہے	نافذ نہیں ہوتا
مباشرت / انٹرکورس کا حق	نافذ ہوتا ہے	نافذ نہیں ہوتا

شیعہ اور سنیوں کے درمیان مناقشات

متعہ' نہایت متنازعہ اور مناقشانہ مسائل میں سے ایک کی حیثیت سے ہے۔ ایک خفیف سی نشان دہی کرتے ہوئے' ابن عربی (تیرھویں صدی عیسوی) نے اس الجھاؤ کا مختصر اور جامع خلاصہ کیا ہے جو رسول اکرمؐ (۶۲۱ء) کے عہد کے دوران' عورتوں کی متعہ حیثیت کے اطراف پایا جاتا تھا۔ اس کے بیان کے مطابق' اسلام کے آغاز کے وقت متعہ کی اجازت تھی' یہ عمل 'مباح' تھا لیکن غزوہء خیبر (۶۲۸ء) کے بعد اس کی ممانعت کردی گئی اور جنگ 'یوطاس' (۶۲۹ء) کے دوران ایک بار پھر اس کی اجازت دے دی گئی' صرف اس لئے کہ ایک بار پھر اس کی ممانعت کردی جائے۔ مختصر یہ کہ ابن عربی کے فیصلے میں' متعہ کی سات مرتبہ اجازت دی گئی اور پھر ممانعت کردی گئی cited in Murata 1874, 85. بہر حال اس نظریے کی نہایت شدت سے حمایت کرتے ہوئے' شیعہ علماء نے اسے متنازعہ بنادیا ہے ;Luma`ih, 126-27 Razi 1963- 68, 358; Kashif al-Ghita` 1968, 256- 63; Yusif Makki 1963, 13, 20, 29.

متعہ کی نکاح / شادی کی حیثیت سے' جائز ہونے کی 'دوگر فتگی' اور اس کی تعریفی خصوصیات میں استحکام واستقلال رہا۔ سنی علماء اپنے متقابل شیعہ علماء کے ساتھ' بالعموم اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اکرمؐ کے عہد (۱۳) میں متعہ کا وجود تھا اور یہ کہ رسول اکرمؐ نے اپنے اصحاب کرامؓ اور مجاہدین کو بھی اس کی سفارش کی تھی Fakhr-i Razi 1938, 38 -53 متعہ کے جائز ہونے کی حمایت' سورہ نساء ۴ کی آیت ۲۴ کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ دیکھئے آیت مذکورہ :

> اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں (یہ حکم) اللہ نے تم کو لکھ دیا ہے'
>
> اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح

سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی'

تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو (اسْتَمْتَعْتُمْ) ان کا 'مہر' (اُجُوْرَھُنَّ) جو مقرر کیا ہو ادا کردو'

اور اگر مقرر کرنے کے بعد' آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں'

بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے-O

--القرآن : سورہ نساء ۴-آیت ۲۴

'متعہ' کے اس متنازعہ حوالے کے سوا کچھ نہیں ملتا' بہر حال' قرآن مجید میں اس لوادرے یا اس کی صورت form' طریقِ عمل اور عارضی جوڑوں (میاں بیوی) کے باہمی حقوق کی بابت عملی طور پر کوئی دوسرا حوالہ نہیں ملتا حالانکہ سنی علماء کی اکثریت' شیعوں کے ساتھ یہ اتفاق کرتی ہے کہ یہ حوالہ' عورتوں کے متعہ کے متعلق ہے-- جیساکہ اکثر علماء اسی کا حوالہ دیتے ہیں-- البتہ وہ (سنی علماء) ذیل کے امور پر اتفاق نہیں کرتے (الف) یہ کہ قرآن مجید میں یہ حوالہ 'بعد' میں نازل ہونے والے قرآنی احکام کے ذریعہ منسوخ (نسخ) کردیا گیا ہو (ب) یہ کہ رسول اکرمؐ نے بنفسِ نفیس اس پر پابندی لگانے کے لئے کوئی واضح اور غیر مبہم اقدامات کیئے ہوں اور (ج) یہ کہ خلیفہء دوم حضرت عمرؓ کو یہ اختیار تھا کہ وہ متعہ نکاح کو خلافِ قانون قرار دے سکیں- شیعہ اور سنیوں کے درمیان قدیم تنازعہ کی یہ بحث 'مردانہ جنسیت' معاشرتی کنٹرول اور معاشرتی ترتیب و تنظیم کے متعلق ان اختلافات پر روشنی ڈالتی ہے-

انہی ذرائع علم پر اپنے دلائل وبراہین کو ٹھہراتے ہوئے شیعہ اور سنی علماء' قرآنی احکام اور رسول اکرمؐ کی احادیث کی تکمیل و اکمل' مختلف تشریحات اور عقلی نتائج کے ساتھ نمایاں نظر آتے ہیں- سنی علماء کا دعویٰ ہے کہ متعہ کے متعلق متذکرہ قرآنی حوالہ 'بعد کی کئی آیاتِ قرآن مجید کے ذریعہ منسوخ کردیا گیا- مثلاً سورہ مومنون (۲۳- آیت ۵-۶) سورہء طلاق (۶۵- آیت ۴) اور سورہء نساء (۴- آیت ۳) دیکھئے قرآن مجید :

۱-   اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ٥
مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں ٥

---القرآن : سورہء مومنون ۲۳- آیت ٦٥

۲-   اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت، وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے-
اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کرے گا-

--القرآن : سورہ طلاق ٦٥- آیت ۴

۳-   اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں، دو دو یا تین تین یا چار چار، ان سے نکاح کر لو،
اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی، جس کے تم مالک ہو،
اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے ٥

القرآن : سورہ نساء ۴- آیت ۳

Surahs of the Believers (23: 5-6); Divorce (65:4), and Women (4:3); see also Razi 1963- 68, 358- 59, Shafa'i 1973, 90-92 ان کے مطابق سنی علماء یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ متعہ، نکاح / شادی نہیں ہے کیونکہ / انٹرکورس / مباشرت صرف مستقل نکاح کی حدود کے اندر ہی قانوناً جائز 'حلال' ہے یا لونڈی کی ملکیت (سے حلال ہے)-دیکھیئے قرآن مجید :-

۱- سورہء نساء ۴- آیت ۳، بالا سطور میں درج کر دی گئی ہے-
۲- مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ

(ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں o
القرآن : سورہء مومنون ۲۳- آیت ٦

وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کا متعہ 'نہ تو نکاح (مستقل) کی ایک صورت ہے اور نہ ہی لونڈی کی ملکیت 'ملکِ یمین' ہے' اس لئے اس (متعہ) کی ممانعت کر دی گئی- سنی دلیل جاری رہتے ہوئے' بتاتی ہے کہ متعہ جوڑوں کے لئے وراثت کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے نیز یہ کہ متعہ کی 'عدت' غیر متعینہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں' اس کی مدت کو واضح نہیں کیا گیا ہے اور یہ کہ نتیجہ میں' اس قسم کے جنسی ملاپ کی صورت میں بچوں کی حیثیت واضح نہیں ہوتی ہے- مزید بر آں' سنی علماء کا استدلال یہ ہے کہ' چونکہ متعہ بیویوں کی تعداد لا محدود ہے جیسا کہ ایک مرد بیک وقت جتنی بیویاں چاہے کر سکتا ہے اور چونکہ ایک متعہ ملاپ میں کوئی طلاق نہیں' اس لئے عورتوں کے متعہ کا رواج خود قرآن پاک میں منسوخ کر دیا گیا Fakhr-i Razi 1983, 48-51; see Shafa'i 1973, 89-96; Kashif -al- Ghita, 1968, 256-61; Yusif Makki 1963, 54, 57; Murata 1974, 71.

ان تمام اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے' شیعہ علماء جواباً کہتے ہیں کہ متعہ بلاشبہ نکاح / شادی کی ایک صورت form ہے اور اس لئے یہ جائز ہے- ان کی دلیل یہ ہے کہ مدینہ کی سورہ نساء ۴ سے پہلے' رسول اکرمؐ پر سورہ مومنون ۲۳ مکہ میں نازل ہوئی' جس میں متعہ کا حوالہ دیا گیا ہے اس لئے' منطقی اعتبار سے' سورہ نساء میں دی گئی گنجائش (آیت) کو سورہء مومنون ۲۳ کے ذریعہ منسوخ نہیں کیا جا سکتا جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہے اگرچہ وراثت' مستقل نکاح کی ایک شرط ہے' اسے متنازعہ نہیں بنانا چاہئے اور ایک معاہدہء متعہ میں اس کی عدم موجودگی کا یہ مطلب نہیں کہ یہ (متعہ) ملاپ غیر قانونی (ناجائز) ہے- شیعہ دلیل دیتے ہیں کہ' چونکہ متعہ ایک معاہدہ ہے اور فریقین' اس طرح انفرادی طور پر مذاکرات کر سکتے ہیں اور معاہدہ نکاح میں ترکے (ورثہ) کو ایک شرط قرار دے سکتے ہیں-

عدت کی غیر متعینہ حالت پر سنی اعتراض بے معنی ہے (جیسا کہ) شیعہ کہتے

ہیں- کیونکہ متعہ ایک نکاح ہے (اس لئے) ایک مدتِ انتظار 'عدت' خود بخود مشکل ہو جاتی ہے 'بہر حال' یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ متعہ اور نکاح (مستقل) کے مقاصد مختلف ہیں 'شیعہ حضرات نے متعہ کے لئے مدتِ انتظار 'عدت' ماہانہ حیض کے دو چکر یا ۴۵ ایام مقرر کیئے ہیں جیسا کہ غلام / لونڈی کے نکاح میں ہوتا ہے نسلی سلسلے کے الجھاؤ کے لئے' جہاں تک سنی اعتراض ہے 'شیعہ وہی عقلی دلیل پیش کرتے ہیں کہ' کیونکہ متعہ ایک نکاح ہے اس لئے انٹر کورس / مباشرت جائز ہے اور جہاں پر مباشرت کی 'جائز حالت' کی حمایت ہے تو بچوں کی 'حلال زادگی' خود بخود قائم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ معاہدہ متعہ کی مدت ختم ہونے پر' جنسی تعلق سے پرہیز کریں- اس لئے اس قسم کے ملاپوں سے نہ صرف جو بچے پیدا ہوتے ہیں' جائز / حلال ہی تصور کیئے جاتے ہیں بلکہ اسی سبب سے نسلی سلسلے کو قطعی پیچیدہ بنانے کی ضرورت نہیں (۱۵) بیویوں کی ایک مقررہ تعداد کے لئے' قرآنی آیت (نص)' جو متعہ کو مسترد کرتی ہے 'ان اسباب کی بنا پر بھی مسترد کی جاتی ہے کہ یہ حکم اسی سورہ نساء میں متعہ کے حوالے سے پہلے آیا ہے اور اس لئے' منطقی اعتبار سے' متعہ نکاح کو منسوخ نہیں کر سکتا- شیعہ علماء یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اگر متعہ' قرآن مجید میں منسوخ کر دیا جاتا تو رسول اکرمؐ کو اس کی تنسیخ کے بارے میں بہتر طور پر علم ہوتا- Kashif al -Ghita, 1968, 260-61; Mazandarani Haeri 1985, 37-38; Shafa'i 1973, 95-96; Murata 1974, 66. مزید بر آں' خلیفہء اول ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں متعہ نکاح کی اجازت تھی اور اس کا رواج تھا' جن کی اپنی بیٹی اسماء نے ایک عارضی ملاپ 'متعہ' کا معاہدہ کیا تھا-

سنی کہتے ہیں کہ متعہ 'اگرچہ رسول اکرمؐ کے عہد کا ایک رواج ہے اور رسول اکرمؐ کے ارادے میں' حضرت عمرؓ کی مداخلت کے وصف کے ذریعہ نکاح نہیں ہے لیکن یہ کہ تاریخ میں ایک مقام پر اس کی اجازت 'افراد اور معاشرے کے غیر معمولی حالات سے وابستہ ہے جو کہ جنگوں کا نتیجہ تھے- افراتفری اور معاشرتی بد نظمی سے بچانے کے لئے 'انفرادی بے آرامی کو سکون دینے کے لئے متعہ کی اجازت دی گئی- شیعہ علماء اس

حقیقت کو متنازعہ نہیں بناتے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے مجاہدین کے لئے یقیناً متعہ کی سفارش کی ہوگی لیکن وہ (شیعہ علماء) اس سنی نظریے کے متعلق مسئلہ پیدا کرتے ہیں کہ 'تاریخ کے اس خصوصی وقت (زمانہ) میں متعہ کا مفہوم محدود تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ' شیعہ علماء کہتے ہیں کہ رسول اکرم محمدؐ نے کبھی بھی متعہ کو خلاف قانون قرار نہیں دیا اور یہ کہ سنی دلائل 'فی الحقیقت ان اسباب کی بنیاد پر' مساوی مقدار میں (یعنی اتنے ہی) بے حرمتی کے مرتکب ہیں جو زنا کے متعلق' رسول اکرمؐ کی اجازت (قرآن مجید میں صریح طور پر ممنوع ہیں) سے وابستہ ہیں۔ ان دلائل میں ٹھوس اخلاقی فیصلوں کی کمی اور فیصلہ نہ کرنے کی حالت ہے Kashif al- Ghita, 1968, 263-70; Tabataba'i 1975, 227; Yusif Makki 1963, 27 شیعہ استدلال کرتے ہیں کہ 'نہ صرف یہ کہ رسول اکرمؐ نے عورتوں کے متعہ رواج پر اعتراض نہیں کیا بلکہ حقیقت میں انہوںؐ نے جنسی ر نفسانی خواہش کے تقاضوں کی عجلت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی تسکین کے لئے 'متعہ' کو ایک وسیلے کے طور پر منظور کیا ہے۔ ایک قانونی ڈھانچے کی حدود میں' جنسی تسکین کو قابل حصول کرتے ہوئے' شیعہ علماء یہ کہتے ہیں کہ انسان کی جنسی جبلی خواہش کا اس طرح خیال رکھا گیا ہے اور اس طرح معاشرتی نظم و ضبط کو برقرار رکھا گیا ہے See Bihishti ca. 1980, 333

بلاشبہ یہ (حضرت) عمرؓ تھے اور رسول اکرمؐ نہیں' شیعہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'جنہوں نے متعہ کو زنائے محرم کے برابر قرار دیا اور ایسے لوگوں کے لئے سنگساری کا حکم دیا جو اس طریقے (متعہ) کو جاری رکھتے ہوں'۔ (حضرت) عمرؓ کی طرف سے مقررہ سزا اس قدر انتہائی تھی کہ اس نے متعہ کے نہایت پرجوش حامی کو بھی عملاً خاموش کر دیا Murata 1974, 75-77; Shafa'i 1973, 39-41; Yusif Makki 1963, 42. اگر رسول اکرمؐ نے عورتوں کے متعہ کی ممانعت کر دی ہوتی تو محمدؐ کے دوسرے اصحابؓ اس سے باخبر ہوتے اور اس کے عمل سے احتراز کیا ہوتا۔ اس لئے شیعہ نقطہ نگاہ سے حضرت عمرؓ کی ممانعت نہ تو جائز ہے اور نہ ہی پابندی کے قابل حکم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کی آیات اور رسول اکرمؐ کی احادیث کے خلاف

ہے حضرت عمرؓ کے فرمان کو مسترد کرتے ہوئے' شیعہ اس مشہور حدیث نبویؐ کی طرف رجوع کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ 'رسول اکرم محمدؐ نے جس شئے کو قانونی طور پر 'حلال' کردیا ہے روز قیامت تک 'حلال' ہے اور جس کی ممانعت کردی ہے یعنی 'حرام' قرار دیا ہے 'روز قیامت تک 'حرام' ہے- Hilli SI, 515; Luma'ih, 127; Razi 1963, 68, 358; Kashif al- Ghita, 1968, 372- 91; Nuri 1968, 179- 96; Mutahhari 1974, 21-52.(۱۶)

بعض شیعہ مومنین نے مزید الزام لگایا ہے کہ (حضرت) عمرؓ غیر عربوں کے خلاف نسلی تعصب سے متاثر و متحرک تھے جن کو وہ عرب خون کی خالصیت کے لئے ایک خطرہ سمجھتے تھے اور اسی لئے عربوں اور غیر عربوں کے درمیان' جنسی ملاپوں کی حوصلہ شکنی کی کوشش کی see Nasikh al-tavarikh n.d. 4:365; Qa'imi 1974, 4 96.(۱۷)- بہر حال' (حضرت) عمرؓ کے خلاف سب سے زیادہ متاثر کن' شیعوں کا دعویٰ جو ان کے حکم امتناع کو باطل قرار دیتا ہے کہ یہ حکم متعہ کے رواج کے خلاف ان کے اقدام کو ان کی خالص شخصی تحریک پر قائم بتاتا ہے- Razi Qazvini 1952, 601- 602; Shafa'i 1973, 119; Majlisi as cited by Donaldson 1936, 13:316- 17; see also Amin Aqa's interviw chapter 6.(۱۸)

شیعہ علماء متعہ نکاح کو انسانی فطرت کی بنیاد پر صحیح ثابت کرتے ہیں 'نر جنسی خواہش کی فطرت کو تسلیم کرتے ہیں اور' جسے اکثر علامتی طور پر' آتش فشاں' سے حوالہ دیا جاتا ہے' وہ متعہ کو اخلاقی طور پر قابل قبول ذریعہ قرار دیتے ہیں اور 'نر جنسی' تسکین کا سامان فراہم کرتے ہیں- ان کے دلائل کے مطابق' انسانی جنسیت کی فطرت کو تسلیم کرنے سے' انتشار اور بے راہ روی سے بچاؤ ہوتا ہے اور معاشرتی نظم و ضبط برقرار رہتا ہے- زمانہ قدیم سے شیعہ علماء' تعلیم یافتہ افراد اور عام آدمی 'نر جنسیت اور معاشرے میں اس کی مرکزی اہمیت کی بابت' اپنے تصورات (مفروضات) کی عکاسی کرتے آرہے ہیں- قانون' مردوں کو ان کی جنسی ضروریات کی تسکین کے لئے فریم ورک فراہم کرتا ہے' نظریہ ء حیات اور نظام عقیدہ' قانون کی مزید عکاسی کرتا ہے اور

اسے تقویت پہنچاتا ہے۔

عظیم ترین ہم عصر شیعہ فضلاء میں سے ایک 'آیت اللہ طباطبائی' (نر جنسیت کی) شیعہ نظریاتی حیثیت کو اس طرح بیان کرتا ہے: 'اس حقیقت پر غور کرتے ہوئے کہ مستقل نکاح' بعض مردوں کی جبلی جنسی خواہشات کی تسکین نہیں کرتا اور یہ کہ شادی شدہ افراد کی 'بدکاری' اور غیر شادی شدہ افراد کی 'زناکاری' اسلام کے نزدیک نہایت تباہ کن زہریات ہیں جو انسانی زندگی کی پاکیزگی اور نظم و ضبط کو برباد کر دیتے ہیں (اس لئے) اسلام نے مخصوص شرائط و حالات کے تحت 'متعہ / عارضی نکاح کو قانونی شکل دیدی ہے'. Ayatollah Tabataba'i ,1975, 229 یوسف مکّی نے (حضرت) عمرؓ کی ممانعت متعہ کو غلط ثابت کرتے ہوئے یہ دلیل دی ہے: 'نکاح / شادی (جنس کے لئے ایک خوش کلام لفظ) کی مرد کی ضرورت' اس کی خورد و نوش کی ضرورت سے زیادہ ہے' Yusif Makki: 1963,69 اس طرح 'جب ایک مرد کسی خوبصورت عورت کو دیکھتا ہے لیکن اپنی خواہش کی تسکین نہیں کر پاتا ہے' وہ ہمہ اقسام کی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے' Fahim Kirmani : 1975, 199;
see also Mutahhari 1974; Shafa'i 1973; Hakim 1971, 31-32.

نر جنسیت کی مرکزیت اور شیعہ استدلال کی صراحت' متعہ کی حمایت میں' اس دوگر فتگی ambivalence کے خلاف 'بے لچک انداز میں کھڑی ہے' (جس دوگر فتگی کو) شیعہ عالم فاضل مونث جنسیت کی طرف ظاہر کرتے ہیں' یہ بھی ہے کہ انہوں نے جائز / اجازت شدہ انسانی شہوت / جنسیت کی فطرت اور صورت کی مختلف اقسام پر' بڑی بڑی بحثیں کی ہیں۔ خلاصے کے لئے: see Taqavi- Rad 1977. اور وہ مادہ جنسیت / شہوت کے معاملات پر' صریحاً گونگے اور اظہار خیال نہ کرنے والے رہے ہیں۔ اگرچہ مردوں کے درمیان لواطت / سدومیت کے لئے موت کی سزا ہے (اس لئے) جنس / صنفِ مخالف کی طرف رجحان کے حوالے سے' مرد (نر) کو استحقاق کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ بہت سے علماء نے لواطت کو قابل ملامت 'مکروہ' قرار دیا ہے مگر علماء کی بہت کم تعداد نے اسے ممنوع 'حرام' قرار دیا ہے Hilli SI, 437; Khomeini n.d. , 450- 53. ۔ شاید دوگر فتگی کی بنیاد ذیل کی قرآنی آیت میں ملتی

ہے' جس سے لاتعداد مناقشات نے جنم لیا ہے :

تمہاری عورتیں' تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح
چاہو جاؤ- اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے
روبرو حاضر ہونا ہے
اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو O

--القرآن : سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳

Quran , 2: 223; see also Dashti ca. 1975, 195-96. (۱۹)

گفتگو

لیوی اسٹراس یہ اشارہ دیتا ہے کہ 'نکاح ر شادی کی بنیاد کے لئے باہمی حقوق کا معاہدہ' مردوں اور عورتوں کے درمیان طے نہیں پاتا بلکہ یہ عورتوں کے ذریعہ مردوں اور مردوں کے درمیان طے پاتا ہے جو اس موقع (تقریب) کے لئے 'خاص ر سربراہ' ہوتے ہیں.Levi -Strauss` quoted by Leacock 1981, 245. مبادلے کی نوعیت و فطرت پر تبصرہ کرتے ہوئے' بورڈیو لکھتا ہے : وقت کی گزرگاہ ہے' جو ایک تحفے کو بالمقابل تحفے سے علاحدہ کرتی ہے' جو سوچ سمجھ کر کی جانے والی فرد گزاشت' مجموعی طور پر بر قرار رکھتے ہوئے اور (مشترکہ) منظوری سے پیدا شدہ خود فریبی کو اختیار دیتی ہے' جس کے بغیر علامتی مبادلہ ایسا ہے' جیسے ایک جعلی سکے کی جعلی گردش ہوتی ہے' مبادلہ (سکہ) عمل میں نہیں آئے گا- اگر سسٹم کو کام کرنا ہے (تو) سوداکاروں agents کو اس مبادلہ exchange کی صداقت سے قطعی بے خبر نہیں ہونا چاہئے...... جس سے اسی وقت 'انہیں اپنی آگہی سے انکار کر دینا چاہئے اور بالاتر یہ کہ وہ اسے تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دیں'-.Bourdieu 1977,6 معاہدے اور ازدواجی مبادلے کے تصورات کے مضمرات کو ظاہر کرتے ہوئے' میں (مصنفہ) نے

اس ضمن میں کچھ بصیرت حاصل کی ہے کہ شیعہ نظریہ ءحیات کے طور طریقے' بالعموم معاشرتی نظم و ضبط کو اور بالخصوص ازدواجی اور جنسی رشتے کس طرح ادراک کرتے ہیں۔

معاہدے کا تصور' جیسا کہ میں (مصنفہ) نے عملاً ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے' ایک مسلم معاشرے میں باہمی شخصی ذمہ داریوں اور تجارتی لین دین کی نہ صرف ایک غالب خصوصیت ہے بلکہ یہ ایرانی تمدن میں باہمی شخصی نر-مادہ رشتوں کے لئے ایک نمونہ / ماڈل بھی ہے اس شعبے میں' میں (مصنفہ) ایسے ماڈل کی قانونی' معاشی اور معاشرتی پیچیدگیوں پر گفتگو کروں گی۔

قانونی جہت

میں (مصنفہ) نے یہ استدلال کیا ہے کہ ایران میں نکاح / شادی کی دو صورتیں: عارضی اور مستقل' نمایاں مظہر ہیں اور قانونی' تصوراتی اور ثقافتی اعتبار سے بہت کم باتیں مشترک ہیں' البتہ چند باتیں نکاح کی ممنوعات اور مباشرتِ محرمات کے درجے میں بعض یکسانیتوں میں حصہ لیتی نظر آتی ہیں۔ یوں کہنا چاہئے کہ اصناف (مرد و عورت) کی جنسی دوری اور شراکت کے لئے قانونی ضابطے' نکاح کی دونوں صورتوں پر یکساں طور پر نافذ ہوتے ہیں۔ دیکھئے باب ۴ میں شعبہ متعلق بہ 'محرم / نامحرم' کی مثال۔

بہر حال' معاہدہ ءنکاح کی ان دو صورتوں کے درمیان' سب سے زیادہ نمایاں فرق ' اجر دلہن' (مہر) کی تخصیص کاری اور ترتیب کاریٔ معاہدہ کے وقت' معاہدے میں وقت (مدت) کی شرط طے کرنے میں پایا جاتا ہے۔ مستقل نکاح کا ایک معاہدہ' متذکرہ ' اجر دلہن' کی کوئی رقم طے کیئے بغیر مکمل کیا جا سکتا ہے اور یہ ادائیگی' مستقبل کے وعدے پر ہوتی ہے لیکن طلاق کے وقت واجب الادا ہوتی ہے' دوسری طرف' کیونکہ متعہ / عارضی نکاح کا مقصد' اکثر فوری جنسی تسکین ہوتا ہے اور (کیونکہ) 'متعہ

ر عارضی نکاح کا مستحکم تر تجارتی پہلو' بھی ہوتا ہے Imami 1973, 5: 104- اجرِ دلہن کی عدم تخصیص کاری' متعہ معاہدے کو ناجائز قرار دیتی ہے حالانکہ شیعہ نکاح کی دونوں اقسام میں قیمتی اشیاء کی بعض صورتوں کا مبادلہ شامل ہوتا ہے- معاہدہ مستقل نکاح کے معاملہ میں' اس کے علامتی مبادلے اور طویل المدت مساوی تجارتی حقوق پر زور دیا جاتا ہے جبکہ متعہ ر عارضی نکاح کا دار و مدار فوری مبادلے اور معاہدے کے تجارتی پہلوؤں پر ہوتا ہے-

نکاح ر شادی کے دونوں اداروں کے تقابلی جائزے میں' میری (مصنفہ کی) خواہش ہے کہ اس درجہ تقابل کی طرف توجہ منعطف کراؤں کہ بذات خود جس کی قانونی صورتوں میں غیر یقینی حالت اور ابہام موجود ہوتا ہے- ہیشگی کی مہک کے باوجود' جو اصطلاح 'مستقل نکاح' میں مضمر ہوتی ہے' ایک اسلامی نکاح اپنے خاتمے :اسماً 'طلاق' کے لئے اپنے اندر ایک تعمیر شدہ میکانیت کا حامل ہوتا ہے حالانکہ طلاق کی گنجائش (قانونی فراہمی) کا ڈھیلا پن' ازدواجی رشتے میں ایک طاقتور واشتی کشیدگی ر تناؤ کا پتہ دیتا ہے جو بذات خود عورتوں کی سلیقہ مندی یا تحقیر کی طرف اشارہ کرتا ہے اس کے باوجود' اس معاہدے میں عظیم تر قانونی کڑا پن اور مضبوطیٔ صورت عطا کی گئی ہے اور اس کی ساخت میں بہت کم روزن ہیں جبکہ متعہ کے معاملہ میں بہت زیادہ خامیاں ہیں' میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمہ داریاں' زیادہ وسیع اور قابل برداشت ہیں- مزید یہ کہ معاشرے میں اس ادارے کی معقولیت کی بابت کسی اخلاقی دوگر فتگی کا وجود یا اس کی قدر' بدن کے کسی خاص حصے تک محدود نہیں ہے- مستقل نکاح' میاں بیوی' بالخصوص عورتوں کو معاشرتی نیک نامی اور اثر و نفوذ عطا کرتا ہے-

اس کے برعکس' عارضی نکاح کی صورت کا ڈھیلا پن اور اس میں وراثتی ابہامات' طرز عمل کی متبادل تشریحات' اس ادارے کی عظیم تر خوش تدبیری' اور اس کے عنوان (حصہ دوم کا موضوع : 'قانون مقامی آگاہی کی حیثیت سے') کی بر محل و بر جستگی کے لئے حاشیے (گنجائش) فراہم کرتے ہیں اسی علامت سے' حالانکہ متعہ ر عارضی نکاح کا ادارہ نظری طور پر' عورتوں کو عظیم تر خود مختاری اور قوت فیصلہ عطا

کرتا ہے اور ٹھیک اسی وقت' یہ انہیں رسوائی' شخصی دوگرفتگی اور مقامی گپ شپ کے لئے گھائل ہونے کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے۔

میں (مصنفہ) نے استدلال کیا ہے کہ معاہدے کا تصور' مردوں اور عورتوں' کی جنسیت و شہوت اور نکاح / شادی کے متعلق' موجود شیعہ نظریاتی مفروضات کی تفہیم کے لئے ایک کلید ہے۔ میری دلیل' ایک تاریخی حقیقت پر قائم ہے کہ رسول اکرم محمدؐ نے عورتوں کو خود اپنا نکاح کرنے کا حق عطا کیا ہے نظری طور پر' یہ مسلم دلہن ہے جسے اپنے معاہدہ نکاح کے لئے اپنی مرضی کا اور متفق ہونے کا اظہار کرنا ہوتا ہے بہر حال' وہ یہ اظہار اپنے ہی خطرات کی بنیاد پر کرتی ہے وہ معاشرتی عزت و توقیر' معاشی تحفظ اور شاید تاحیات رفاقت کے مبادلے میں اپنی کمزور قانونی خود مختاری کو (بھی) قربان کر دیتی ہے۔

حالانکہ' پہلے پہل یہ خلاف قیاس دکھائی دیتا ہے کہ ایک اسلامی نکاح میں زوجہ شئے مبادلہ نہیں ہے (۲۰) cf. Levi-Strauss 1969: 60, 65; 1974. قدرے وہ شئے مبادلہ (اس کی تولیدی صلاحیت اور شہوت و جنسیت) پر قابض سمجھی جاتی ہے جو قانون کی نظر میں' چند قیمتی اشیاء کے بدلے میں رضاکارانہ طور پر' مبادلہ کرتی ہے' طنزیہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بہر حال' یہی ساخت / ڈھانچہ جو ایک عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ فیصلہ کرنے کی اپنی قوت و اختیار کو استعمال کرے مگر جیسے ہی وہ اسے استعمال کرتی ہے ویسے ہی وہ اسے اس اختیار (آزادی) سے محروم کر دیتا ہے۔ معاہدہ نکاح پر دستخط کرنے سے پہلے' ایک بالغ شیعہ مسلم عورت کو نسبتاً (آزادانہ) قانونی خود مختاری دی جاتی ہے لیکن تکمیل معاہدہ کے بعد' وہ قانونی طور پر شئے مبادلہ (شوہر) کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے اور نتیجہ میں' وہ اپنے شوہر کے (اس) اختیار کی پابند ہو جاتی ہے جو حقوق و فرائض سے تعلق رکھتا ہے۔ شئے مبادلہ (شوہر) کے ساتھ عورتوں کا یہ اشتراک (رفاقت) عورتوں کے اسلامی نظریاتی دوہرے تصور (سادہ لوحی / چالاکی' جنسی اعتبار سے ناقابل تسکین / معصوم) کی مرکزیت میں ہے اور ان کی طرف نظریاتی دوگرفتگی کی بنیاد میں ہے۔

عورتوں کی ذو فرعی / دو کاٹ (یا کثیر ؟) تصور سازی' نظریۂ حیات اور

قانون سے باہر شاخہ مندی اور پیچیدگی کی حامل ہوتی ہے- یہ ذکور واناث کے رشتوں کی نوعیت پر اثر انداز ہوتی ہے اور اسلامی تمدن و ثقافت میں' یہ خود کو مختلف النوع طریقوں سے ظاہر کرتی ہے- اس عالمی نظریئے کے حوالے کی حدود میں 'ایک مرد' اپنی زوجہ سے دوہرے رشتے کے سلسلہ میں قانونی طور پر بااختیار ہوتا ہے اس کا زوجہ سے ایک رشتہ 'ایک شخص' کی حیثیت سے اور دوسرا رشتہ جنسیت کا ہوتا ہے اور ایک مقصد کی حیثیت سے ان کے تولیدی وظائف ہوتے ہیں-(اسی طرح) عورت بھی 'ایک شخص' اور ایک 'مقصد' کی دوہری خصوصیات کا ادراک رکھتی ہے--- یہ خصوصیات کہ 'اگرچہ وہ اکثر موضوعی طور پر' داغدار اور بدنما ہوتی ہیں مگر اس کے باوجود' وہ اپنی ذلت کے ادراک کو رنگ دیتی ہے- اور ایک ذلت کا یہ دوہرا پن' (اگرچہ) دوگرفتگی کا حامل ہوتا ہے' جیسا کہ ہم موضوعیت کے شیعی ایرانی عورتوں کے احساس کی صورتیں forms دیکھیں گے جو ان کی رہنمائی (یا غلط رہنمائی ؟)' جو ان کے منتقل ہونے والے نازک اور غیر یقینی رلوحیات کے عمومی قطعہء اراضی (مقصد) کے ذریعہ عمل میں آتی ہے- تصوریت کے اعتبار سے اس لئے' شوہر اور بیوی کے درمیان رشتہ' شئے مبادلہ کے زریعہ رابطہ اور اظہار کا حامل ہوتا ہے' ایک شئے (مقصد) جو اگرچہ عورت کے بدن کا ایک وراثتی حصہ ہے' علامتی طور پر اس سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور اس کے شوہر کی ملکیت اور کنٹرول میں کردیا جاتا ہے- ایک شئے (مقصد) جو اعلیٰ تر' لواشدہ ثقافتی علامت ہے' ایک ثقافتی پرکشش مرکز--- ایک تحفہ ہے' جو عورت کو یہ اختیار دیتا ہے' جو اس کی حامل ہے اور مرد پر اختیار عطا کرتا ہے جو اس پر قانونی کنٹرول رکھتا ہے-

اپنی نہایت ثقافتی قدر و قیمت کی صورت میں' یہ ایک عورت کی دوشیزگی (کنوارپن) ہے' جو خالص ہوتی ہے اور لامسہ سے پاک ہوتی ہے اور اسے ایک اعلیٰ ترین تحفے کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے یہ کہ ایران میں ایک عورت کی دوشیزگی کو علامتی اعتبار سے اس کی دولت 'سرمایہ' کے نام سے حوالہ دیا جاتا ہے- اس کی ایک شہادت یہ ہے کہ مطلقہ اور بیوہ عورتیں 'ایران میں دوسری شادی کا کمتر موقع مشکل ہی

سے پاتی ہیں (جیسا کہ ان آپ بیتوں / سرگزشتوں سے واضح ہوتا ہے جو یہاں آگے بیان کی گئی ہیں)- مزید شہادت یہ ہے کہ ان (عورتوں) کا 'تحفہ' سیکنڈ ہینڈ / استعمال شدہ تصور کیا جاتا ہے-

مردوں اور عورتوں کے شیعہ نظریاتی تصورات' جیسا کہ معاہدہ نکاح کی ان دو صورتوں کے ذریعہ سامنے آئے ہیں پہلے سے قائم' بہ ترتیب مدارج' فرامین الٰہی اور فطری حقوق کے ایک سیٹ کی بنیاد پر مقرر و متعین ہیں کیونکہ ایک اسلامی معاہدہ نکاح میں 'ملکیت اور خریداری کے وراثتی مفروضات پر ہوتا ہے' حالانکہ اس معاہدے میں مرد اور عورت دونوں ہی شراکت دار سمجھے جاتے ہیں' صرف مرد ہی خودکاری اور نظریاتی اعتبار سے مکمل 'اکمل' افراد سمجھے جاتے ہیں- حیاتیاتی' قانونی' معاشرتی اور نفسیاتی اعتبار سے صرف مرد کو 'اکمل' (پورا) سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کو آزاد و مختار' اعلیٰ ترین اور غالب ہستی سمجھا جاتا ہے-

دوسری طرف' عورت کا شیعہ تصور' اپنی بہترین حالت میں دوگرفتگی ہے' اس دوگرفتگی کا سراغ لگایا جاسکتا ہے- عورتوں کے ان کثیر تصورات سے' جن کی طرف قرآن مجید میں اشارے کئے گئے ہیں' حالانکہ ایک مکمل سورت (سورہ نساء ۴) عورتوں کے لئے وقف کی گئی ہے تاہم انہیں براہ راست مخاطب نہیں کیا گیا ہے- کبھی عورتوں کا اشیاء objects کی حیثیت سے حوالہ دیا گیا ہے (کہ) ان سے مہربان یا درشت رویہ روا رکھا جائے (مقابلہ کیجئے: سورہ بقرہ ۲: ۲۳۲-۲۳۳- کا ۲۳۵ سے ۲۳۷' سورہ آل عمران ۳: ۱۴- اور سورہ النساء ۴: ۳۴ سے' مثال کے طور پر)- (ہم یہاں ان آیات کو قرآن مجید سے نقل کر رہے ہیں تاکہ قارئین مقابلہ کر سکیں: مترجم)-

۱- اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ' جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں' نکاح کرنے سے مت روکو-
اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے-

یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے
اور تم نہیں جانتے ۲۳۲o

۲- اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں' یہ (حکم) اس شخص
کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے' اور دودھ پلانیوالی ماؤں
کا کھانا اور کپڑا' دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہو گا-
کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی-'
(تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ
باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے-
اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے-
اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا
دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں-
اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں' بشرطیکہ تم
دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق' جو تم نے دینا کیا تھا'
(دیدو)-
اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ
رہا ہے ۲۳۳o

---القرآن : سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۳۲- ۲۳۳

۱- اب متذکرہ بالا آیات کا' ذیل کی آیات ربانی سے مقابلہ کیجئے :
اگر تم کنائے کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش
کو) اپنے دلوں مین مخفی رکھو' تو تم پر کچھ گناہ نہیں-
اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت
میں) اس کے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہہ دو'
پوشیدہ طور پر ان سے قول و قرار نہ کرنا'
اور جب تک عدت پوری نہ ہولے' نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا'

اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے'
تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا (اور) علم والا ہے
۲۳۵۔

۲۔ اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو' تو تم پر کچھ گناہ نہیں'
ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو' (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق'
نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے ۲۳۶

۳۔ اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہو گا'
ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے)' اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے' اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔
کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۲۳۷
--القرآن : سورہ بقرہ ۲- آیات ۲۳۵ تا ۲۳۷-

۴۔ لوگوں کو ان کی خواہش کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں۔
(مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں
اور اللہ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے ۱۴
--القرآن : سورہ آل عمران ۳- آیت ۱۴

۵۔ مرد' عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں'
اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے'

اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں'
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں'
اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں'
اور جن عورتوں کی نسبت' تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں'
تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو' اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو'
اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو۔
بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے ۳۴۵

ور عورتوں کو' دوسرے مواقع پر بطور شخص person قرار دیا گیا ہے کہ جن کو مرد کے ساتھ ایک 'واحد روح' سے پیدا کیا گیا ہے (دیکھئے: سورہ نساء ۴۔ آیت ۱):

--القرآن: سورہء نساء ۴۔ آیت ۳۴

۶۱۔ لوگو' اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا'
(یعنی اول) اس نے اس کا جوڑا بنایا'
پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے۔
اور اللہ سے' جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو' ڈرو'
اور (قطع مودت) اِرحام سے (بچو)'
کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے ۱۵ القرآن: سورہء نساء ۴۔ آیت ۱

بعض اوقات انہیں بالغ تصور کیا گیا ہے کہ وہ معاہدے کر سکتی ہیں اور اپنے لئے خود ہی مذاکرات کر سکتی ہیں اور بعض مقامات پر انہیں 'نابالغ' (کمسن) سمجھا گیا ہے ایک مقام پر

عورتوں کو اپنے شوہروں کی 'کھیتی' کہا گیا ہے جس پر کاشت کی جاتی ہے (دیکھئے قرآن مجید: سورہ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳) :-

۷- تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ' اور
اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو'
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو
حاضر ہونا ہے' اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنادو ۲۲۳ O

--سورہء بقرہ ۲ آیت- ۲۲۳

کہیں وہ اللہ تعالی کے سامنے تقوی میں برابر کا قدم رکھتی ہیں ایک آیت میں مردوں کو یاد دلایا گیا ہے کہ عورتیں' ان کی طرح برابر کے حقوق رکھتی ہیں لیکن فوراً ہی ایک آیت ہے جو یہ بتاتی ہے کہ مرد' ان سے بلند منصب پر ہیں- (دیکھئے قرآن مجید: سورہء بقرہ ۲ آیت ۲۲۸ اور سورہء نساء ۴ آیت ۳۴) :-

۸- اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں'
اور اگر وہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ اللہ
نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں'
اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی
زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں-
اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں
کا حق) عورتوں پر ہے'
البتہ مردوں کو عورتون پر فضیلت ہے'
اور اللہ غالب (اور) صاحب حکمت ہے O

--القرآن: سورہء بقرہ ۲- آیت ۲۲۸

۹- مرد' عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں
اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے'

لور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں'
تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں'
لور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں'
لور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (لور بدخوئی) کرنے لگی ہیں'
تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو ۴ اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدو کوب کرو'
لور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو-
بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (لور) جلیل القدر ہے ۳۴۵

---القرآن سورہء نساء ۴- آیت ۳۴

عورتوں کی طرف ایسی دوگر فتگی نے تاریخی اعتبار سے قوت حاصل کی ہے- معاشرتی عمل، تعلیم' ثقافتی عمل لور جائز قرار دیئے جانے کے عمل سے' جو بزرگان قبائل کے اثر پذیر نظریہء حیات لور ثقافتی عقائد سے تشکیل پاتے ہیں-

ہم عصر شیعہ علماء نے بیان کے باوجود کہ اسلام نے عورتوں کا مرتبہ و مقام بلند کیا ہے مگر شیعہ لوب 'عورت کے نقص' female deficiency کے مفروضات سے بھرا پڑا ہے جو قیاس کے اعتبار سے ان کی اناٹومی / تشریح الاعضاء میں بنیاد رکھتے ہیں : حیاتیاتی اعتبار سے عورتیں' مردوں کے مقابلے میں کم تر ہیں (کیونکہ ان کو حیض آتا ہے)' جنسی اعتبار سے ان کا جنسی عضو قطع کر دیا گیا ہے (کیونکہ ان کے پاس مردانہ عضو تناسل / ذکر نہیں ہے) اس مسئلہ پر دیکھئے Maybud`s, 1:611 جو ظاہر میں' فرائیڈ Freud کا پیش رو ہے' عورت قانونی طور پر اطاعت شعاری کی پابند ہے (کیونکہ ترکے میں اس کو کم حصہ ملتا ہے)' وہ معاشرتی + معاشی اعتبار سے زیردست ہیں

(کیونکہ مرد اس کے لئے ادائیگی کرتے ہیں)۔ دیکھئے ,Imam Ali 1949, 1-4
170-71; Razi 1963, 68, 313; Majlisi n.d., 79-82 عورتوں کے وراثتی
'نقص' Deficiency کے مرکزی خیال کی توجہ افزونی' تاریخی طور پر گونجتی ہے اور
ایران میں ذیل کے محاورے کے ذریعہ اپنی عقلیت کو تلاش کرتی ہے: 'زن ہا ناقص
العقل اند' (عورتیں ناقص العقل ہیں)۔ عصری تشریحات کے لئے دیکھئے : see the
Islamic regime's `Layihih-i Qisas' ca. 1980, Tabataba'i 1959,
7-30; Mutahhari 1974; Fahim Kirmani 1975, 300-306.

وہ لوگ جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کا مرتبہ و مقام بلند کیا ہے اور جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس نے عورت کو 'شئے' جیسا قرار دیا ہے' دونوں جزوی طور پر' صحیح کہتے ہیں کہ : ہر ایک' مسئلے کے صرف ایک رخ کی طرف دیکھتا ہے عورت کی بلندی اور 'شئے استعمال' کے مقالاتِ تحقیق theses ایک ہی مظہر کے دو پہلو ہیں' بہر حال ان میں تضاد نظر آتا ہے اول' نقطہ ء نگاہ' عورت کی جزوی قانونی خود مختاری پر زور دیتا ہے' حقیقی زندگی کی پیچیدگیوں اور نکاح / شادی کے بعد 'شئے استعمال' سے پیدا ہونے والے حالات اور نتائج کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ دوسرا نقطہ ء نگاہ' نکاح / شادی کے ادارے کے درمیان' عورت کے سمٹے ہوئے قانونی مرتبہ و مقام پر روشنی ڈالتا ہے اور اسے اس کی زندگی کے چکر کے دوسرے مراحل میں عمومی صورت دیتا ہے۔

یہاں پیش کردہ تناظر' ایک زیادہ پیچیدہ نگاہ کی اجازت دیتا ہے' ایک یہ کہ جو عورتوں کی طرف نظریاتی دوگر فتگی پر روشنی ڈالتا ہے تاہم وہ مسلم عورتوں کے مرتبہ و مقام کو بیک وقت ایک ترقیاتی تناظر میں دیکھتا ہے' یہ عورت کے مرتبہ و مقام کو یک جہت اور جامد نہیں سمجھتا بلکہ اسے کثیر پہلودار سمجھتا ہے۔ (یہ کہ) یہ ایک متحرک مظہر ہے جو تبدیل ہوتا رہتا ہے' جیسے ہی وہ پختہ ہوتا ہے' خاندان قائم کرتا ہے اور آخر میں طلاق ہو جاتی ہے یا بیوہ ہو جاتی ہے۔ یہ کہ ایک مسلم عورت' مرد سے کم ترکہ پاتی ہے یا یہ کہ اس کی گواہی کو مرد کے نصف برابر شمار کرتے ہیں' اس کے تمام عرصہ ء حیات

کے دوران' یہ حیثیت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور یہ بات یہاں مطالعے کا موضوع نہیں ہے۔ جہاں تک وراثت کا تعلق ہے' ایک عورت کو مرد کے مقابلے میں ہمیشہ کم تر ہی سمجھا جاتا ہے۔ میں (مصنفہ) جن امور پر زور دیتی ہوں وہ ایسے طریقے ہیں جن میں عملیت اور ذمہ داری کی ایک شیعہ مسلم عورت کی صلاحیت یک جا مرتکز ہو یا نہ ہو' بہر حال' عورت کی یہ خود مختاری کہ اپنے حق کو عمل میں لائے --- مثال کے طور پر' ایک معاہدے کے مذاکرات کرنا --- (یہ حق) شوہر کی فرماں برداری کی ذمہ داری کے ذریعہ محدود ہو جاتا ہے' یہ حالت محدود (پابندی) ہے' جو اس کے عمل کے اختیار پر ہوتی ہے' نہ صرف اس لئے کہ قرآن کریم کے سخت احکام سے' بلکہ نکاح کے معاہداتی ڈھانچے (۲۲) کی وجہ سے اور زیادہ سخت ہو جاتی ہے حالانکہ عورتوں کے بعض قانونی حقوق نمایاں ہو جاتے ہیں' جیسے وراثت کے حقوق' عمل کا اختیار اور ذمہ داری کی صلاحیت نمایاں تبدیلیوں سے گزرتی ہے اور اپنے فروغ کے مخصوص مرحلے پر اس کا انحصار ہوتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ رشتوں کے شرائط (حالات)' باپ یا شوہر کے بر عکس تبدیل ہو جاتے ہیں۔

معاشی جہت

معاشی اعتبار سے' نکاح / شادی کی دو صورتیں (مستقل نکاح / عارضی نکاح: متعہ) ان مخالف اقدار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں جو ایک شئے کی ملکیت کے ساتھ شامل ہوتی ہیں اور اس سے حق استفادہ usufruct رکھنے کے حق کے بر خلاف عمل کرتی ہیں۔

مستقل نکاح' فروخت کا ایک معاہدہ ہے جس میں 'شئے برائے فروخت' کی ملکیت مکمل اور آخری ہوتی ہے جیسا کہ ایک مرتبہ ایک ملا نے تشریح کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ 'یہ ایک مکان خریدنے کے برابر ہے'۔ اس میں بالعموم عظیم ترمالیاتی مبادلہ شامل ہوتا ہے۔ اجر دلہن کی شرائط (بالخصوص اگر یہ ایک دوشیزہ کے اول نکاح کے لئے

ہوں) اور زوجہ کے مناسب ' یومیہ اخراجات کا انتظام ' دونوں شامل ہوتے ہیں جہاں پر شئے مبادلہ کی ملکیت مکمل ہوتی ہے جیسا کہ یہ مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتا ہے اس وقت لین دین میں عظیم تر معاشرتی قدر اور عزت و شہرت کو مستعار لیا جاتا ہے-

اس کے برعکس ' متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ ایک ' کرائے کی کار ' کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ میرے ایک اطلاع دہندہ نے اس کا تصور پیش کرتے ہوئے بتایا- بالعموم ' یہ نمایاں وسعت کے ایک مالیاتی لین دین کا حق ورث ' منتقل کرنے کا عمل نہیں ہے اور نہ ہی اس میں میاں بیوی کے لئے عظیم تر شخصی ' معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں- اجر دلہن کی ایک بہت معمولی مقدار کے باہر ' مرد مزید مالیاتی دباؤ میں نہیں ہوتا البتہ ' جب تک وہ اس سے اتفاق نہ کرے- چونکہ متعہ / عارضی نکاح کا مقصد جنسی تسکین ہے نہ کہ تولیدی عمل (ہے) اور عارضی شوہر ' اجارے کی شئے پر حق استفادہ رکھتا ہے نہ کہ ملکیت (رکھتا ہے) ' اس لئے ' بہت سے عارضی میاں بیوی مشترکہ نظام خانہ داری قائم نہیں کرتے- قانونی اور عملی اعتبار سے یہ شرط ' عارضی شوہر کے کنٹرول کو اپنی عارضی زوجہ پر کم کر دیتا ہے-

مستقل نکاح کے ایک معاہدے میں ' شئے برائے فروخت ' کو فروخت کر دیا جاتا ہے جیسا کہ وہ شئے تھی اس قسم کے مبادلات میں ' عام طور سے ' فروشندہ vendor ' شئے برائے فروخت ' (عورت) سے لین دین کی تکمیل کے بعد رفاقت و محبت کرتا ہے- بہر حال ' ایک معاہدہ نکاح میں ایک عورت ' شئے برائے فروخت ' (جنسیت) کے ساتھ ہوتی ہے : وہ اسے اپنے اندر ساتھ لے جاتی ہے- نظریاتی طور پر ایک مستقل زوجہ ' شئے برائے فروخت ' (جنسیت) کے ساتھ شریک رہتی ہے اور اس لئے یہ امر محض فطری سمجھا جاتا ہے کہ نکاح کی اس صورت میں ' اس کو زیادہ شدید دباؤ کے تحت کنٹرول میں رہنا چاہئے-

ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں ' ایک عورت ' ایک مُوجّر (کرایہ یا اجارہ پر دینے والی) اور ' شئے برائے اجارہ ' (جنسیت) دونوں حالتوں میں ہوتی ہے وہی ایک فریق ہوتی ہے جو اپنے معاہدہ متعہ نکاح کی شرائط کے مذاکرات کرتی ہے- بے

شک فنی اعتبار سے یہ اجارے کے کسی بھی معاہدے سے مختلف نہیں ہوتا' جہاں لوگ اپنے مخصوص مہارت فن کی بنیاد پر کچھ رقم کے بدلے میں 'ان کی محنت کا مبادلہ کرتے ہوئے' کرائے پر لئے جاتے ہیں' بہر حال ایک عارضی نکاح / متعہ کے معاملہ میں جس شئے کا مبادلہ کیا جاتا ہے' وہ ایک عورت کی محنت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جنسی عضو (کے استعمال) کا حق حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ متعہ / عارضی نکاح' اس خصوصیت میں مستقل نکاح سے مماثلت رکھتا ہے لیکن اپنے (عارضی) شوہر کے لئے یہ خصوصیت' زوجہ کی قطعی خدمت گذاری کو وراثتاً منتقل نہیں کرتی کیونکہ یہ مبادلہ محدود نہیں ہوتا۔ نکاح کی اس صورت (متعہ) میں 'ایک عورت کو قانونی طور پر' عظیم تر خود مختاری حاصل ہوتی ہے اور اپنی خود کی سرگرمیوں پر کنٹرول ہوتا ہے۔ اس طرح سے مالیاتی قدریں' جو عورت کے جنسی عضو میں اختیار رکھتی ہیں' نکاح کی ہر صورت (مستقل اور عارضی) میں مختار ہوتی ہیں اور مختلف معاشرتی + ثقافتی قدریں' معانی اور حرمت و ناموری کی ترجمانی کرتی ہیں۔

معاشرتی + ثقافتی جہت

تصوریت کے اعتبار سے' شیعہ اسلام عورت کے جنسی اور تولیدی عضو کو ایک شئے object' ایک 'تجارتی' شئے کی نگاہ سے دیکھتا ہے -- عملی اور علامتی اعتبار سے جو کہ عورت کی ذات سے علیحدہ ہے اور وہ ایک فرد کے مرکزی حصے میں ہے' معاشرتی اور مالیاتی لین دین -- ایک شئے (مقصد) جسے اخذ کیا گیا ہے' حقیقت بنایا گیا ہے' اور پھر ایک علیحدہ وجود (ذات) کی حیثیت سے طرز عمل اختیار کیا گیا ہے اگرچہ جنسیت ایک عورت کے بدن سے اس طرح الگ تھلگ کرلی گئی ہے' غالب مردانہ نظریہء حیات کے ذریعہ جنسیت کو اس کے تمام تر وجود کی نمائندگی کرنے والا سمجھ لیا گیا ہے اور عورت کو ایک 'شخص' کی حیثیت سے عورت کے اندر مختلف شکلوں میں ایک شئے قرار دیدیا گیا ہے اس طرح نظریہء حیات کے لحاظ سے عورت کو نہ صرف شہوت / جنسیت

کی علامت سمجھ لیا گیا ہے بلکہ اسے بذات خود شہوت ر جنسیت کی صورت گری (مادی صورت) قرار دیا گیا ہے- عورت اور 'یہ' (شہوت ر جنسیت) تقریباً نا قابل شناخت بن چکے ہیں اس علامت کو اگر اس شئے میں توڑ دیا جائے جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے' شیعہ اسلام عورتوں کو ایسی 'اشیاء' سمجھتا ہے کہ جن پر ملکیت قائم کی جاتی ہے اور جن پر حسد کے ساتھ کنٹرول کیا جاتا ہے' یہ اشیائے خواہش ہیں' جن کو جمع کیا جاتا ہے' مسترد کیا جاتا ہے' دوسروں سے ان کا میل جول ختم کر دیا جاتا ہے' اور چادر میں ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے' یہ اشیاء مردوں کے احساس قوت اور مردانگی کے لئے لازمی قدر و قیمت کی حامل ہوتی ہیں اس لئے ایرانی معاشرے میں شہوت ر جنسیت کو ثقافتی اعتبار سے نہایت مرکزِ توجہ 'منظر تصور کیا جاتا ہے La Barra 1980 کیونکہ اس کی وجہ سے (عورت) اپنے بنیادی آقا کے لئے بیک وقت قیمتی اور بے اعتبار (بے وفا) تصور کی جاتی ہے-

شیعہ قانون کے نقطہء نگاہ سے ایک 'لیوی- اسٹراسین' Levi straus-sian ثقافت ر فطرت کا دوھرا ماڈل' ذکور و اناث رشتے کے لئے ایک کامل نظری تمثیل پیش کرتا ہے- مردوں کے لئے سمجھا جاتا ہے کہ وہ نظم و ضبط کی نمائندگی کرتے ہیں اور ثقافتی روایت کے حامی تصور کیئے جاتے ہیں دوسری طرف' عورت کو نمائندہء فطرت تصور کیا جاتا ہے اور اس لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ نا قابل مزاحمت' ناگزیر' متلون مزاج' طاقتور اور خوف زدہ کر دینے والی ہوتی ہے' اس طرح جنسی قوت' جو عورت سے منسوب کی جاتی ہے' اسے قانونی ضابطوں اور ثقافتی عقائد سے قوت فراہم کی جاتی ہے' جو نہایت قوت سے مردوں کو تنبیہ کرتی ہے بلکہ منع بھی کرتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی 'فرج' کی طرف نہ دیکھیں بصورت دیگر ان کی آل اولاد اندھی پیدا ہو گی- Hilli SI, 434; Tusi 1964, 490; See also Vieille 1978. اس کے بعد نہ صرف یہ بات سامنے آتی ہے کہ عورت پر نہ صرف کنٹرول رکھا جائے بلکہ اسے عام میل جول سے' جنسی مقصد کے لئے دور رکھا جائے بلکہ' یہ کہ ہر مضر شئے کو 'مردوں کی نگاہوں' سے حفاظت کی جائے. Freud 1918 (۲۴)- حکمرانوں اور بادشاہوں کی طرح' فرائیڈ نے یہ اظہار کیا ہے کہ 'عورتوں کی بابت یہ سمجھا جاتا ہے کہ

وہ '(اس) پر اسرار لور خطرناک جادوئی قوت' کی حامل ہوتی ہیں.Freud 1918, 56
جو مردانہ جنسی مسرت کی تسکین لور کنٹرول کرتی ہیں لور ساتھ ہی اس کی لولاد لور نسل کے تسلسل کا یقین دلاتی ہیں- پس 'مرد اپنا اختیار' ایک ایسے ہی قانونی لور سیاسی نظام سے اخذ کرتا ہے جس کو الٰہیاتی وسیلے سے تحریک دی گئی ہو جو انہیں معاشرتی + سیاسی نظام مراتب کی بلندی پر بٹھادیتا ہے' اس کے برعکس عورتیں' اپنی قوت (اختیار) اپنے اندر سے اخذ کرتی ہیں جیسا کہ غالب مردانہ نظام قدر نے یہ نظریہ قائم کیا ہے-

اہمیت کے اعتبار سے' یہاں تک کہ شیعہ فقہ لور نظریہء حیات بھی عورتوں کو فطرت کے دائرہء اثر میں' غیر معروف مقام پر ڈال دیتا ہے لور اس کی وجہ سے عورتوں میں خود پر کنٹرول رکھنے کی کمی کی بابت سوچتا ہے' وہ مردانہ شہوت / جنسیت کی فوری تسکین' عدم تحفظ لور پیش گوئی نہ کرنے کی اہلیت کے پیش نظر مردانہ جنسیت کی جائز تسکین کرتے ہوئے' مختلف اداروں کے ذریعہ' جیسے مستقل نکاح' متعہ / عارضی نکاح لور لونڈیوں کی ملکیت وغیرہ' فراہم کرتا ہے لور بہر حال' عورت کی شہوت / جنسیت' عورت میں یابذات خود یعنی شہوت' قانونی لور نظریاتی تشریح کا موضوع نہیں رہی ہے-اس وقت بھی کہ جب عورتوں کو بعض حقوق عطا کیئے گئے' مثلاً ہر چوتھے مہینے مباشرت / انٹرکورس کا حق' مگر فی الحقیقت یہ حقوق' عورت کی شہوت / جنسیت کو تسلیم کرنے کے ساتھ' بہت کم اثر کے حامل ہیں ان حقوق کے پس منظر میں' جو منطق ہے' میری (مصنفہ) نظر میں اس قانونی امتیاز پر قائم ہے جو جنسیت کے تفریحاتی لور تولیدی پہلوؤں کے درمیان روا رکھا گیا ہے لور جیسا کہ عارضی نکاح / متعہ لور مستقل نکاح کے درمیان (علی الترتیب) فرق پیدا کیا گیا ہے لور مرد و عورت کی جنسیت کی نوعیت کے درمیان لوراک کیئے جانے والے امتیاز کی بنیاد پر ہے حالانکہ یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ شیعہ علمائے قانون' مرد لور عورت دونوں کی جنسیت کی دو جہتوں کے باہمی تعلق سے ناواقف ہیں- قانون یہ قیاس کرتا ہے کہ مرد' شہوت سے لطف اندوز ہوتا ہے جبکہ عورت بچوں سے مسرت حاصل کرتی ہے یا بچوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مالیاتی طور پر تلافی کی جاتی ہے-

مباشرت کا حق' اس لئے' ایک موقع ہے جو عورتوں کو فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی تجربے کو سمجھیں' (مگر) یہ بات 'عورت کی بے قابو شہوت کے خوف' کی وجہ سے نہیں ہے .Memissi 1975,25 --کم سے کم' شیعہ قانون کا تعلق ایسا نہیں ہے-(اکثریت کے نقطہ ء نگاہ کے مطابق) ایک عارضی بیوی کو ہر چوتھے ماہ مباشرت / انٹر کورس کا حق حاصل نہیں ہوتا اور اسے کسی وقت بھی رخصت کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ مباشرت کے فوراً بعد ہی رخصت کر دیا جاتا ہے-- یہ ایسی صورت حال ہے جو ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں فعل ممنوعہ ہے' مزید یہ کہ اگر وہ حیض سے گزر چکی ہے تو اسے قانونی طور پر' متعہ / عارضی نکاح کا دوسرا معاہدہ کرنے کی اجازت حاصل ہے' یہاں تک کہ اپنے عارضی نکاح / متعہ کے خاتمے کے فوراً بعد ہی دوسرا معاہدہ کر سکتی ہے کیونکہ پہلی مثال میں' ایک عورت کو اجارے کی شئے سمجھا گیا ہے' اس کی جنسی تسکین' مرد یا قانون سازوں کے لئے کوئی تشویش نہیں- دوسری مثال میں' کیونکہ اگر وہ بچے جنم دینے کی اہلیت نہیں رکھتی تو اس کی جنسی سرگرمیاں' مرد کے بیج seed کی خاصیت کے لئے کوئی خطرہ پیدا نہیں کرتی اور نہ ہی وہ قانون کے لئے باعث تشویش ہے- جب تک کہ وہ بعض مقررہ قانونی حدود (مثلاً بیک وقت چار شوہروں سے نکاح کر لے) کی خلاف ورزی نہ کرے' ایک ایسی عورت جس کا حیض (حیض ۴۵ سال سے ۵۰ سال تک بند ہو جاتا ہے) بند ہو گیا ہو' وہ جتنی بار چاہے' متعہ / نکاح کر سکتی ہے-

متذکرہ بالا بیانات کی روشنی میں' یہ مقالہ ء تحقیق thesis کہ اسلامی نظریہ ء حیات' عورت کی شہوت / جنسیت کو 'فعال' Active قرار دیتا ہے' Memissi 1975 (اور) اس کی از سر نو قدر و قیمت کا تعین کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ میں (مصنفہ) نے اشارہ کیا ہے کہ شیعہ اسلامی نظریہ ء حیات' اس امر کے ایک صریح اور غیر مبہم نشان کا حامل نہیں جو عورت کی شہوت / جنسیت کو 'تنہا' کر دیتا ہے- عورت کی شہوت / جنسیت کے ایک موضوعی نظریہ ء اناث یا ایک گہری قریبی مفاہمت پر' اس کی بنیاد نہیں اس سے قدرے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ جو شئے مرد کو 'اہمیت' دیتی ہے اور

اسے مرد کی شہوت / جنسیت کے رشتے میں زیادہ تر کیا ہونا چاہئے۔ اگر شیعہ مسلم مرد، جنسی طور پر اتنے ہی بے بس ہیں جتنا کہ شیعہ ڈاکٹر، قانونی اعتبار سے انھیں بناتے ہیں، تب یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو طاقت ان کی تسکین کرتی ہے، ماسواء لواطت (ہم جنسی)، وہ عورت ہے جو مرد کی خواہش کی شئے کی حامل ہوتی ہے کیونکہ یہ پیچ در پیچ باہمی تعلق ہوتا ہے کہ شیعہ نظریہ ء حیات عورت کی شہوت / جنسیت کو ایک مضبوط حس sense کا الزام دیتا ہے، اپنے میں یا اپنی بابت کوئی طاقتور شئے کی حیثیت سے نہیں، بلکہ اس مفہوم میں طاقتور ہے کہ جو مرد کے لئے اہمیت کی حامل ہے اور اس رد عمل میں، جو وہ مرد میں پیدا کرتی ہے، طاقتور ہے۔ عورت کی شہوت / جنسیت کی نوعیت عملی طور پر کیا ہے اور اس کی بابت خود عورت کس طرح محسوس کرتی یا سوچتی ہے یا یہ کہ کیا عورت کی شہوت / جنسیت فعال Active ہے یا مفعول Passive، ساکت (خوابیدہ) یا متحرک، قانونی طور پر یا نظریاتی طور پر مبہم چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایک شخص یہ استدلال کر سکتا ہے کہ سطحی طور پر، شیعہ قانون، عورت کی شہوت / جنسیت کی نفی کرتا دکھائی دیتا ہے جو مستقل نکاح میں تولیدی عمل پر زور دیتا ہے اور متعہ / عارضی نکاح میں مالی معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ عورت کی شہوت خواہ مفعول ہو، فعال ہو یا مرد کی ضروریات (جنسی) کے لئے ہمیشہ جوابی عمل کرنے (تیار رہنے) والی ہو، زیر بحث شیعہ مفروضہ، ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ یہ مردوں کو مشتعل کرنے کے لئے اختیاری قوت کی حامل ہوتی ہے۔

مختصر تشریحات

۳-عارضی نکاح : متعہ

(۱) حقانی زنجانی لکھتا ہے : 'اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جب اخلاقی پستی اور آزادانہ جنسی اختلاط' جبر و تشدد کی سطح پر تھے' تب نبیؐ نے لوگوں کو یاد دلایا کہ اسلام نے متعہ کی اجازت دی ہے اور غیر قانونی ذرائع کے استعمال کے مقابلہ میں انہیں یہ 'صحت مندانہ طریقہ' استعمال کرنا چاہئے' Haqqani Zanjani 1969 b, 31-33. see also Yusif Makki 1963, 10-12.

(۲) پتائی استدلال کرتا ہے کہ مشرق وسطےٰ مین متعہ / عارضی نکاح کی اولین اطلاعات' تالمودی اور رومی ماخذوں سے ملتی ہیں- یہودیوں کی کتاب فقہ تالمود کا حوالہ دیتے ہوئے' پتائی لکھتا ہے کہ 'تیسری صدی میں بابل کے یہودیوں کے درمیان نکاح کی یہ صورت قانونی تھی' اور یہ کہ 'حکماء اور ربی (یہودی علماء) جب بھی کسی دوسرے شہر کو جاتے تو وہ اس رواج پر عمل کرتے تھے-' Patai 1976, 127;see also Pomerai 1930, 160; "Muta" 1927, 774.

(۳) فیضی استدلال کرتا ہے کہ 'یہ قانونی عصمت فروشی' کی ایک صورت تھی جسے رسول اکرمؐ نے اسلام کے ابتدائی ایام میں گوارا کر لیا لیکن انہوں نے اسے بعد میں ممنوع قرار دیدیا-' Fayzee 1974, 8-9

(۴) 'دنیا ایک مالِ تجارت 'متاع / شئے' کی طرح ہے اور اس کا بہترین مال' ایک پاکیزہ عورت ہے'- Sana'i 1967, 173

(۵) متعہ / عارضی نکاح کے مکمل بیان کے لئے دیکھئے :

Tusi 1964,497- 502; Hilli ŞI, 515 -28; Lama'ih 2:126- 34; Kashif al-Ghita, 1968, 372-92; Khomeini 1977,P#2421-31; Khui 1977, P# 2421-31; Mutahhari 1974, 21-52; Bihishti ca.

1980, 329- 35; Yusif Makki 1963; Shafa'i 1973; Imami 1971-74; Murata1974; Langarudi 1976;Katuzian 1978.

For English sources refer to: Levy 1931, 1: 131- 90; Fayzee 1974, 117-21.

(۶) حالانکہ قرآن مجید میں اس رقم کے مبادلے کو 'اجر' (لغوی: اجرت یا صلہ) سے حوالہ دیا گیا ہے تاکہ اسے Brideprice صلہ دلہن رمہر سے الگ کیا جا سکے جو ایک مستقل نکاح کے معاہدے میں ہوتا ہے۔ اصطلاح 'مہر' کو بہت سے معاصر شیعہ علماء نے نکاح کی دونوں صورتوں کی ادائیگیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ قبول عام رواج اور استعمال' اسی رجحان کی پیروی کرتا ہے۔

(۷) اس حوالے میں قانونی اصطلاح کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے جو عورتوں کی ازدواجی حیثیت کی شناخت کے لئے استعمال کی جاتی ہے کیونکہ نکاح' ایک معاہدہء مبادلہ کی صورت ہے' اس بدلہ میں ذمہ داریاں فطری طور پر ابھرتی ہیں۔ اس بنیاد پر کہ شئے فروخت یا شئے مبادلہ کو استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔ اس قضیے کی تمہید کی بنیاد پر' قانونی طور سے' ایک عورت کو' جو اپنے شوہر سے انٹرکورس کرتی رہی ہے' مدخولہ Penetrated کہا جاتا ہے اور وہ عورت کہ جس نے نکاح کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ خلوتِ صحیحہ نہیں کی ہے' اسے غیر مدخولہ unpenetrated کہا جاتا ہے۔

(۸) فاضل ہندی کی کتاب 'کشف اللسان' کا حوالہ دیتے ہوئے شفائی لکھتا ہے: 'ایک عارضی زوجہ (قبل خلوتِ صحیحہ) کو علیحدہ کرنے کے معاملہ میں 'طے شدہ رقم کی نصف ادائیگی' اس ادائیگی کی طرح ہے جو معاہدہء مستقل نکاح کے معاملہ میں 'اجر دلہن' ہوتا ہے چونکہ شیعیت میں 'قیاس' (حرام رممنوع) ہے اس لئے ایک متعہ ر عارضی نکاح کے معاہدے میں ایک بیوی کل طے شدہ رقم کی قانونی طور پر مستحق ہوتی ہے خواہ خلوتِ صحیحہ (مدخولہ) ہو یا نہیں۔ Fazil-i Hindi 1973, 189

(۹) یہ حقیقت کہ غیر جنسی تعلقات کے لئے ایک شرط' جو ایک معاہدہء متعہ / عارضی نکاح میں شامل کی جاسکتی ہے' یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے اصول مسرت کو بے فائدہ قرار دیدے' یہ مسرت وشادمانی کے لئے قدرے وسیع بنیاد چاہتی ہے' ایک ایسی بنیاد' جو جنسی مباشرت / انٹر کورس تک محدود نہ ہو-

(۱۰) 'تمہید' کے مختصر نوٹ نمبر ۱۰ کو دیکھئے-

(۱۱) ظاہری طور پر' بعض خوش تدبیر مرد اور عورتوں نے اس فرمان / حکم نامے کی بابت ایک قانونی حربی حکمت عملی کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے- یہ حکمت عملی' عارضی شوہر سے چاہتی ہے کہ باقی ماندہ وقت کو عطیہ کردے اور اپنی متعہ زوجہ کو اس کی تمام ذمہ داریوں سے آزاد کردے- تب وہ اسی عورت سے' ایک اور متعہ / عارضی نکاح کے لئے ایک تازہ معاہدہ کرسکتا ہے- اسے چاہئے کہ وہ فوری طور پر' خلوتِ صحیحہ کیئے بغیر دوبارہ منسوخ کردے .Browne 1893, 462-63 کیونکہ پچھلے معاہدے میں جنسی انٹر کورس نہیں ہوا' تب عارضی بیوی' مدتِ انتظار (عدت) کی پابند نہیں ہوگی اور فوراً ہی دوسرے آدمی سے دوبارہ متعہ نکاح کرسکتی ہے حالانکہ مجھے (براؤن کو) بتایا گیا تھا کہ بعض عورتیں' اس حکمت عملی کو استعمال کرتی ہیں اور اس طرح مدت انتظار (عدت) کے تقاضوں سے نجات پالیتی ہیں- بہت سے ملاؤں نے' جن سے میں (براؤن) نے بات چیت کی' اس قانونی حسن تدبیر (حیلے) پر اعتراض کیا' انہوں نے اسے انتہائی قابل ملامت پایا گو وہ اس کی ممانعت نہیں کرسکے-

(۱۲) ولدیت / پدریت کی خالصیت پر انتہائی اسلامی' پریشانی میری نظر میں یہ ہے کہ ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاملہ میں' صرف منہ پر ولدیت سے انکار کو قبول کرلیا جاتا ہے' ظاہر ہے کہ ایک آدمی اپنی عارضی بیوی کے اتنے بچے کے متعلق کبھی بھی یقین نہیں کرسکتا اور نتیجہ میں' ایک مولد کی حیثیت سے اپنے کردار کو غیر یقینی

سمجھتا ہے-

(۱۳) کاشف الغطاء' قزوینی' متعہ' یوسف مکی : Kashif al-Ghita, 1968, 271; Qazvini n.d.,59-60; "Mut'a" 1953, 419; Yusif Makki1963,27;

کتاب کاشف الغطاء ' میں استدلال ہے کہ (رسول اکرمؐ کے قبیلے) قریش کے سرداروں (شرفاء) میں' رسول اکرمؐ کے اصحابؓ میں اور شرفاء میں متعہ کا رواج عام تھا اور یہ کہ ان کے بہت سے بچے 'متعہ' ملاپ کی پیداوار تھے- عبداللہ ابن زبیر' جن کا باپ رسول اکرمؐ کے اصحابؓ میں سے تھا' اس سلسلہ کی ایک مثال ہے- اس کی ماں اسماء تھی جو ابوبکرؓ خلیفہ اول اور رسول اکرمؐ کے خسر کی بیٹی تھی- Kashif al-Ghita 1968, 272; see also Tabataba'i 1977, 227. (خاتون) اسٹرن بھی استدلال کرتی ہے کہ رسول اکرمؐ کے متعہ و نکاحوں میں کم سے کم ایک 'متعہ' ر عارضی نکاح بھی ہوا ہوگا- .Stern 1939, 155 اس خاتون مصنف کی دلیل یہ ہے کہ اس مخصوص زوجہ کو 'ام المومنین' کا درجہ نہیں دیا گیا ہوگا جیسا کہ محمدؐ کی دوسری بیگمات تھیں اور یہ زوجہ محمدؐ کی وفات کے بعد' بیوہ بھی نہیں رہی ہوگی جیسا کہ ان کی دوسری بیگمات تھیں-

(۱۴) اے جے آربری نے ترجمہ کیا- بعض شیعہ علماء یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ ابتدائی قرآن کی عبارت میں متعہ کے متعلق ایک حوالہ تھا جو وقت کی حد مقرر کرتا تھا اور جسے بعد میں خارج کردیا گیا- Razi 1963, 68, 358; Kashif al- Ghit`a 1968, 225; Yusif Makki 1963, 21.

(۱۵) 'تمہید' کے مختصر نوٹ نمبر ۱۰ کو دیکھئے

(۱۶) ایک گفتگو جو میں نے اپنے ایک اطلاع دہندہ ڈاکٹر حجتہ الاسلام انوری سے کی تھی' اس نے یہ صاف صاف کہہ کر' متعہ ر عارضی نکاح کے متعلق اپنی

منظوری پر زور دیا: 'متعہ عصمت فروشی کی طرح ہے ماسوا کہ ایک میں خدا کا نام ہوتا ہے اور دوسرے میں یہ نہیں ہوتا-' باب ٦ میں ان کا انٹرویو دیکھئے-

(١٧) یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ بعض ہم عصر شیعہ علماء کے یکساں رجحان کی طرف اشارہ کیا جائے- قم میں نماز جمعہ کا ایک امام اور وکیل سرکار 'یوسف سنائی استدلال کرتا ہے کہ 'ایک مسلمان مرد کا ایک امریکن عورت سے نکاح نہ صرف بے فائدہ / باطل ہے بلکہ یہ ممنوعہ / حرام ہے اسلام نے ایسی شادیوں کی نہ صرف ممانعت کی ہے بلکہ وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ مسلمان غیر ملکیوں / اجنبیوں کے رابطے میں رہیں-' quoted in 'Iran Times' no. 788 [1986]: 5.

(١٨) علامہ محمد باقر مجلسی سترہویں صدی کا نہایت مشہور و معروف شیعہ عالم تھا' (حضرت) عمرؓ کی طرف سے 'متعہ' / عارضی نکاح کی ممانعت کا سبب ذیل کی داستان میں بیان کرتا ہے: 'ایک دن عمرؓ اپنی بہن عفظہ کے مکان میں داخل ہوئے' دیکھو! انہوں نے اس کے بازوؤں میں ایک بچہ دیکھا اور وہ اسے دودھ بھی پلا رہی تھی......وہ اس قدر غضبناک ہوئے کہ وہ اپنے غیظ و غضب سے کانپنے لگے اور پسینے میں ڈوب گئے- انہوں نے اپنی بہن کی چھاتی پر سے بچہ چھینا اور مکان سے باہر کی طرف دوڑے- سو سیدھے چلتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد تک پہنچے' جہاں وہ منبر کی سب سے بلند سیڑھی پر آئے اور زور سے کہا: لوگوں کو بلاؤ کہ وہ نمازوں کے لئے جمع ہوتے ہیں...... حسب دستور وہ سب مسجد کو آئے تب عمرؓ نے کہا: '......تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے گھر میں یہ دیکھ کر' خوشی محسوس کرے کہ کسی عورت کا شوہر نہ ہو اور وہ اس طرح (بچے کو اٹھائے ہوئے) کے بچے کو جنم دے......اور ماں کو اس انداز میں دیکھے کہ وہ اس کو دودھ پلا رہی ہو؟' ان حالات میں انہوں (حاضرین) نے فوراً جواب دیا: 'ہم یہ پسند نہیں کریں گے'......تب وہ یہ کہتے گئے کہ اس وقت میں اپنی بہن کے گھر گیا تھا اور اس لڑکے کو اس کے بازوؤں میں دیکھا اور اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ اس کے

پاس کس طرح آیا؟ اس نے بتایا کہ اس نے عارضی نکاح کیا تھا- اس لئے 'اے لوگوں کے ہجوم! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور یہ بات آپ ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں- یہ کہ عارضی نکاح ر نکاح متعہ 'جو اللہ کے رسولؐ کے زمانے میں مسلمانوں کے لئے جائز تھا اب میں اس کی ممانعت کا اعلان کرتا ہوں اور اس وقت سے جو بھی اس کا خطاوار ہوگا' میں اسے اس کی سخت سزا دوں گا-' quoted by Donald-son 1936, 361-62. From 'Bahar ul-Anwar', v.13.

(۱۹) عورتوں اور 'کھیتی' کی تمثیل کے درمیان بیان کرنے سے مقدس کتاب (قرآن مجید) کی کیا حکمت ہے ؟اسکی حقیقت جاننے کے لئے شیعہ اور سنی علماء نے بڑے مباحث ودلائل بیان کیئے ہیں 'بہت سے شیعہ ہم عصر علماء نے استدلال کیا ہے کہ اسے لواطت (ہم جنسی) کے طور پر نہ سمجھا جائے' قدیم علماء نے اس آیت ر عبارت کی تشریح زیادہ تر لغوی کی ہے اور اپنے استدلال کو رسول اکرمؐ کے ایک دوسرے قول سے حمایت کرتے ہوئے کہا: ایک عورت اپنے شوہر کی ملکیت ہوتی ہے وہ جس طرح چاہے اس سے سلوک کرسکتا ہے-' دیکھئے see "Zan Dar Islam" 1977, 50-51; Munzavi ca.1975, 194-96.

(۲۰) اسلام میں 'شغار' (اپنی بہن 'بیٹی کے عوض دوسرے کی بہن بیٹی سے بلا مہر نکاح کرنا- مترجم) نکاح ممنوع ہے اور یہ میرے (مصنفہ کے) اس نتیجے کی تائید کرتا ہے کہ اسلام سے قبل کے عرب میں نکاح ر شادی کی یہ ایک قسم تھی جس میں دو مرد 'آپس میں اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا مبادلہ کر لیا کرتے تھے 'ہر ایک عورت کو بطور 'تحفہ' یا بطور 'اجر دلہن' ایک دوسرے کو مبادلے میں 'پیش کرتے تھے- اسلامی قانون نے اس قسم کے نکاح کو ممنوع قرار دیا- قانون کے نقطہ ء نگاہ سے یہ امر 'ایک مخصوص عورت کی جنسیت میں 'شراکت' تصور کی جاتی ہے- دیکھئے Hilli SI, 512-14; Levy 1931-33, 2:150; Jabiri-Arablu-1983, 175-76.

(۲۱) عورت کو ایک 'شئے' تصور کرنے پر 'شدید اعتراض کے باوجود آیت اللہ مطہری' ایک بے اختیار لمحے میں رقم طراز ہیں : 'اسلام مرد کو 'خریدار' اور عورت کو 'آقائے شئے' کی حیثیت سے تسلیم کرتا ہے۔

(۲۲) دیکھیئے آیت اللہ خمینی کی حالیہ آراء 'فتویٰ' جو جریدہ 'زن روز' (آج کی عورت) میں شائع ہوا۔ Zan-i- Ruz,: 1986, 1069: 15, and 1071: 11.

(۲۳) فرائیڈ لکھتا ہے : 'یہ بات مشکل ہی سے حیران کن ہے کہ یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ خطرناک اشخاص مثلاً سرداران' پروہت / پجاریوں' کو ان کے چاروں طرف دیوار بنا کر انہیں الگ رکھا جائے جو انہیں دوسروں تک ناقابل رسائی بنا دیتی تھی۔ Freud 1918,58 یہاں ایک شخص یہ دریافت کرسکتا ہے کہ اسلامی معاشروں میں پردے دار عورتوں کے ساتھ اس قدر شدید ذہنی انہماک کیوں ہے ؟ بالخصوص عورتوں کے بالوں کو ڈھانپا جاتا ہے 'ان کے اطراف ایک دیوار بنانا ہے ؟' ابوالحسن بنی صدر 'انقلاب ۱۹۷۹ء کے اولین صدر ایران' نے سائنس science سے اپیل کی اور اسے عقلی قرار دیتے ہوئے کہ عورتوں کے بال خطرناک ہیں' کیونکہ 'یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عورتوں کے بال ایک قسم کی شعاع خارج کرتے ہیں جو (ایک) آدمی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں جو اسے عام اور طبعی حالت میں زیادہ پرجوش بنا دیتے ہیں۔' quoted in Tabari and Yeganeh 1982, 110. یہ بات صحیح طور پر دیکھنا باقی ہے کہ عورتوں کے بال دیکھنے سے ایک مرد' کس طرح عام حالت سے باہر ہو سکتا ہے ؟ تاہم یہ شعاع ریزی Radiation نہیں جو (انداز!) مرد کی ماہیت قلب میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے بہر حال' عورت کے سر کے بالوں اور اس کے پیڑو (مثانے کے نچلے حصے) کے بالوں کے درمیان' یہ قدرے ایک علامتی اشتراک ہے۔ جب عورت 'ایک شخص' person کی حیثیت سے کسی دوسری عورت سے 'ایک شئے' object کی حیثیت سے ملاپ کرتی ہے تو جیسا کہ میں نے استدلال کیا ہے کہ جنسیت کے لئے عورت ہی

کھڑی نظر آتی ہے وہ 'یہ 'تانہ' ہے 'جنس کا مجسمہ (بجائے خود)'- جہاں تک کہ عورتیں 'حفاظتی نقاب / چادر' کو استعمال کرتی ہیں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں اصناف (مرد- عورت) کا تحفظ ہو گیا ہے- 'خطرناک' صنف (عورت) اپنی نقاب / چادر کے نیچے الگ' تنہا ہو گئی ہے اور خطرے میں پڑنے والی انواع species (مرد) محفوظ ہو گئے ہیں اور انہیں 'خطرے' سے چھپالیا گیا ہے 'کم سے کم ذرا سی دیر کے لئے! لیکن جیسے ہی ایک مرتبہ 'نقاب / چادر (پردے) کی دیوار ہٹتی ہے 'تب کمزور نوع' (مرد) کے پاس 'اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ جستجو میں بوس و کنار کے سامان' کے مرکز ثقل کی طرف مائل ہو جائے- خواہش و حولسیہ کی یہ مبہم اشیاء (کتنی اثر انگیز ہیں!)

حصہ دوم

قانون، مقامی آگاہی کی حیثیت سے

۴۔ اِبہام کی قوت

۔۔۔۔۔۔۴۔۔۔۔۔۔

ابہام کی قوت

متعہ : عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بابت ثقافتی برجستگی

قانون ...... مقامی آگہی ہے' مقامی اس لئے نہیں کہ اس کا تعلق کسی مقام' وقت' طبقہ اور مختلف النوع اہم مسائل سے ہے لیکن (اس کا تعلق) لہجے کی دیسی خصوصیات سے ہے کہ کیا واقع ہوتا ہے جن کا تعلق دیسی سوچوں سے ہوتا ہے کہ کیا ہو سکتا ہے۔

کلف فورڈ گیرٹیز
(کتاب : لوکل نالج)

Clifford Geertz,

Local Knowledge.

حصہ اول میں جو قانونی ابہامات بیان کیئے گیے ہیں انہیں ایک شخص ایرانی ثقافت میں قدرے ذہانت اور اختراعی طور طریقوں میں رواں دواں پا سکتا ہے۔ ایران میں متعہ : عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بابت ثقافتی برجستگی کو قریب تر گہری سوچ اور جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ ایسی برجستگی کی میری ترتیب و تصنیف' جامع و کامل نہیں ہے۔ قدرے' اس میں وہ امور شامل ہیں جن کو میں اپنے فیلڈورک میں شناخت کر سکی ہوں حالانکہ تنظیم اور اصطلاحات کا بیان' جزوی طور پر میرا اپنا ہے اور جزوی طور پر' مقامی و علاقائی ہے' اور صیغہ (متعہ) کے انواع و اقسام کے بیانات قطعی علاقائی ہیں۔ عارضی نکاح / متعہ کی انواع کو شناخت کرنے کے ذریعہ' میں

ان حقائق کو روشنی میں لانا چاہتی ہوں : (۱) اس ادارے کی اندرونی گوناگوں اشکال، جو ذکور واناث کے رشتوں کے مکمل نظارے کی عکاسی کرتی ہیں۔ (۲) قواعد و ضوابط اور مذاکراتِ اخلاقیات کے لئے ایک ثقافتی بامعنی حوالہ، ایک ایسے معاشرے میں، جو جنسی دوری کے نمونہ وانداز کے اطراف منظم ہے۔ (۳) ندرت آمیز اور چالاکی کے بہت سے طور طریقے، جو بعض ایرانی اختیار کر سکتے ہیں اور قانون میں ابہامات کے ساتھ اور طریقوں میں دوگر فتگی کو چھپانے کے لئے تقدس کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں اور (۴) وہ طریقے، جو ایرانی اپنے نظریاتی 'نقشوں' کے طور پر استعمال کرتے ہیں تاکہ جنسی طور پر ایک اعلیٰ تر امتیاز کردہ 'علاقے' میں رہبری حاصل کر سکیں۔Bateson1972,180.

اصطلاح 'صیغہ' کے لغوی معنی ہیں 'ایک معاہدے کی قانونی صورت'۔ روزمرہ کی زبان میں 'اس کو' اس صورت' اس راستے یا مروجہ اصول کے طور پر "کچھ کرنے کے" معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک غیر مستقل یا چند روزہ صورت حال کا مفہوم بھی ظاہر کرتا ہے۔ یہ بات قطعی طور پر واضح نہیں ہے کہ کب، کیوں اور کس طرح 'متعہ' سے 'صیغہ' کی صورت میں اصطلاحی تبدیلی واقع ہوئی؟ 'دیہہ خدا انسٹی ٹیوٹ' تہران کے ڈائریکٹر، ڈاکٹر جعفری شاہدی تجویز کرتے ہیں کہ یہ تبدیلی ۱۹ویں صدی کے وسط میں واقع ہوئی ہوگی جب کہ متعہ نہایت مقبول عام ہو چکا تھا جیسا کہ اس رواج میں شاہی قاجر خاندان گہری دلچسپی کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر جعفری موصوف مزید بتاتے ہیں کہ یہ تبدیلی اس لئے برپا ہوئی ہوگی، کیونکہ آبادی کا زبردست رجحان، اختصار پسندی کی طرف تھا (جیسا کہ مستقل نکاح کی نسبت متعہ ایک مختصر عمل ہے۔ مترجم)۔ لگتا ہے کہ جو لوگ اس (اصول) پر عمل پیرا تھے، انہوں نے متعہ معاہدے کی قانونی صورت 'صیغہ - متعہ' میں سے اس کا آخری لفظ (متعہ) گرا دیا ہو اور رفتہ رفتہ وہ اس کے لئے صرف 'صیغہ' کا حوالہ دینے لگے ہوں۔Dr. Jafari Shahi-di, Personal Communication 1981. زمانہء حال میں اس اصطلاح کا استعمال یہ ہے کہ 'صیغہ' کے مفہوم میں ہتک آمیز اشارہ تصور کیا جاتا ہے اور یہ مقبول عام ہونے کے ساتھ 'ایک ایسی عورت کے لئے آتا ہے کہ جس نے متعہ / عارضی

نکاح کیا ہو- لیکن یہ اصطلاح مردوں کے لئے استعمال نہیں ہوتی- مزید بر آں ایک عارضی شادی شدہ جوڑے کو (اگر کبھی حوالہ کے لئے) 'شادی' (ازدواج کردہ) کبھی نہیں کہا جاتا لیکن 'صیغہ کیا' کے الفاظ سے حوالہ دیا جاتا ہے- میں (مصنفہ) یہاں ایک ایرانی روایت اور عمل کی پیروی کرتے ہوئے اس اصطلاح 'صیغہ' متعہ کو اسم اور فعل دونوں کے طور پر استعمال کروں گی-

صنفی (مرد و عورت) کے رشتوں کے قواعد

محرم / نامحرم کی مثال

ذکور واناث کے رشتوں کے متعلق اسلامی قانون دو درجوں : 'محرم' اور غیر قانونی 'نامحرم' کے درمیان سمجھا جاتا ہے- اسلام کے نزدیک 'مرد اور عورتوں کو اس وقت تک ہرگز آزادانہ طور پر اشتراک عمل نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ ان کا رشتہ / تعلق' خون یا نکاح (مستقل) سے ثابت نہ ہوتا ہو'- ایک 'محرم' رشتہ 'ولادت یا مستقل نکاح کے ذریعہ قائم ہوتا ہے- ہم نسبی اور عزیزداری کے اعتبار سے 'اس میں فرد (ذات) کے فوری / قریبی خاندان میں 'پدری اسلاف اور مادری و پدری بہن بھائی اور پھر ان کے بچے شامل ہوتے ہیں- ان ہم نسبی محرم رشتوں کے محدود دائرے کے باہر متصادم جنسی رشتے قائم کرنے کے لئے' واحد جائز ذریعہ نکاح (مستقل) ہے- بہ سبب مستقل نکاح' ایک محرم رشتے میں والدین' جوڑوں / افراد ego کے جوڑوں کے پدری اسلاف' بچوں کے جوڑے اور پھر ان کے بچے شامل ہوتے ہیں- (اور) ان (محرم) رشتوں میں عورتوں کو نقاب / چادر (پردے) کی ضرورت نہیں ہوتی- ذیل کی شکل دیکھئے-

شکل ر فرد ego کے محرم رشتے' بہ لحاظ تر تیب صعودی اور تر تیب نزولی

کلید = نکاح   - = بھائی بہن (خون کے رشتہ سے) ا نسل

○ = مونث   △ = مذکر
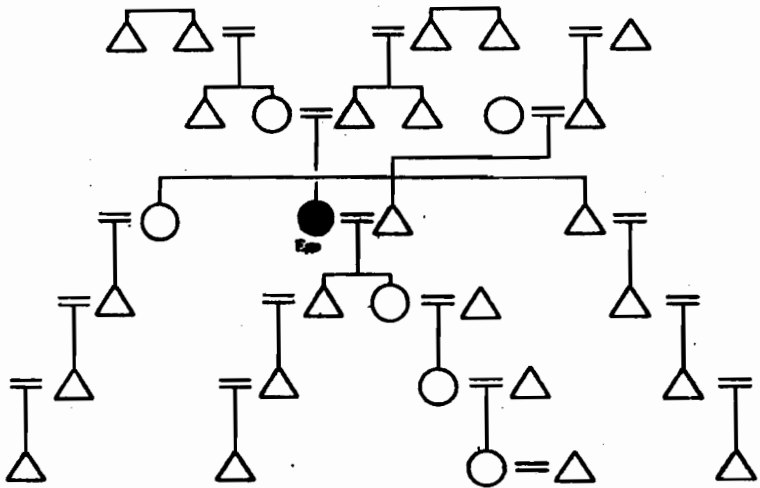
KEY: = Marriage – Sibling | Generation
O = Female Δ = Male

Mahram relationships to ego in ascending and descending order.

ان دو محرم درجوں کے باہر' ہر قسم کے صنفی (مرد و عورت کے) رشتے غیر قانونی 'نا محرم' (ا) ہوتے ہیں' عورتوں کو نقاب ر چادر (پردہ کرنا) ڈالنا پڑتی ہے اور عورت و مرد کو دوری segregation کے قواعد کی پابندی کرنی ہوتی ہے-

محرم ر نا محرم کی کلیاتی مثال یا اصناف (مرد و عورت) کی دوری اور رفاقت کے قواعد' ایران مین معاشرتی تنظیم' معاشرتی رشتوں اور معاشرتی کنٹرول کے انتہائی بنیادی اور اثر پذیر قواعد میں سے ایک ہیں- معاشرتی عمل' ثقافتی عمل اور تعلیم کے مدارج کے ذریعہ زندگی کے ابتدائی دور میں دل نشیں ہو جاتے ہیں جو ہمیشہ قائم رہنے

والے نشانات چھوڑ جاتے ہیں- نمایاں آدابِ مجلس' مذہبی رسوم اور مقامی مروجہ رسوم نے کنٹرول کو مزید بڑھایا ہے اور ذکور واناث کے رشتوں کو ابھارا ہے- مرد و عورت کی جنسی دوری' کی علامات ہر جگہ ظاہر ہیں' دیواریں اور چادریں ہر جگہ موجود ہیں' اور روایتی مکانات کے فن تعمیر سے ظاہر ہیں جو عورتوں کے رہائشی حصوں کے درمیان' مردوں کے حصوں سے امتیاز پیدا کرتا ہے- Haeri 1981, 215-16 مردوں کے حصے عام افراد کے لئے کھلے ہوتے ہیں جن کی حدبندی 'خطِ تقسیم (پارٹیشن) سے کی جاتی ہے' اور عورتوں کے مقررہ لباس تک' جو وہ انقلاب کے وقت سے پہنتی ہیں' دیواریں اور چادریں' عوامی اور نجی علاقوں میں' مردوں اور عورتوں کے مقررہ مقامات کی نہ صرف مسلسل یاددہانیاں ہیں بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے باہمی تعلق میں' ان حدبندیوں / امتیاز کا کیا مقام ہے- محرم / نامحرم کی مثال کا کلیہ اور اس کے علامتی اظہارات' لوگوں کی معاشرتی دنیا کو رنگ عطا کرتے ہیں اور ان کے روزمرہ اقدامات اور دو طرفہ اعمال میں' انہیں ان کے طرز عمل سے آگاہ کرتے ہیں- روزمرہ زندگی میں اصناف (مرد و عورت) کی صنفی دوری کے اصول' بہر حال' مستقل طور پر' عملیت کے مسائل اور اخلاقی تذبذب کو مرد و عورت کے لئے ظاہر کرتے ہیں جو رشتوں' رفاقتوں اور شناسائیوں کے متعدد نیٹ ورکس (تانے بانوں) میں' ایک دوسرے کو منقطع کرتے ہیں-

بہت سے ایرانی' صیغہ (متعہ) کی دو نمایاں اقسام کو بآسانی پہچانتے ہیں : جنسی اور غیر جنسی (صیغہ / متعہ)- 'علم البشریات کے لحاظ سے' ایک شخص حقیقی اور افسانوی طور پر (علی الترتیب)' ان دونوں صورتوں کا حوالہ دے سکتا ہے' اگرچہ عام آبادی بذاتِ خود ایسی اصطلاح استعمال نہیں کرتی- ہر دور کے شیعہ علماء نے جنسی صیغہ (متعہ) کی بابت بے پناہ لکھا ہے اور اسے ایک ایسی جنسی بھوک بتایا ہے کہ جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور صیغہ (متعہ) کو اس کی تسکین و تکمیل کے لئے' خدا کی طرف سے تجویز کردہ حل کے طور پر بیان کیا ہے یا زیادہ صراحت کے ساتھ : "مرد کی جنسی بھوک کی مسرت و تسکین کے لئے بیان کیا ہے' دوسری طرف وہ غیر جنسی صیغہ / متعہ

کے موضوع پر بالعموم گونگے نظر آتے ہیں اور اگر کچھ لکھا بھی ہے تو اسے بر سبیل تذکرہ' تبصرے کے طور پر لکھا ہے- چند علماء نے اسے ناجائز بھی بتایا ہے See Lan-garudi 1976, 3. -افراد کے باہمی ذکور واناث رشتوں اور رابطوں کے درمیان 'ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ ایک قطعی مختلف مقصد کو پورا کرتا ہے' خون کی قرابت کے تعلقات کے ایک نمایاں افسانوی نقشِ ثانی کے ذریعہ 'غیر جنسی صیغہ / متعہ 'عملیت کے ان مسائل کے بامعنی حل فراہم کرتا ہے جو اصناف (مرد و عورت) کی باہمی دوری کے قانون کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں حالانکہ جنسی صیغہ / متعہ 'ایک قانونی ساخت کا حامل ہوتا ہے خواہ وہ غیر واضح اور مبہم ہو اور اس کے لئے' اوپر سے 'نفاذ پذیر' قانون کے اعتبار سے استدلال کیا جاسکتا ہے' بہر حال' غیر جنسی صیغہ / متعہ 'ایک مقبول عام 'تخیل' کی حقیقی پیداوار ہے- اس کا وہ لوگ تسلسل کے ساتھ 'برجستہ استعمال کرتے ہیں جو اخلاقی رکاوٹوں کے بالمقابل آتے ہیں جو جنسی دوری کے کلیے نے نافذ کی ہیں- اب ہم صیغہ / متعہ کی ہر قسم پر ذرا تفصیلی نظر ڈالتے ہیں-

جنسی صیغہ - متعہ

صیغہ / متعہ کی طرف مردوں اور عورتوں کے کیا محرکات ہیں اور وہ اسے کیوں کیا کرتے ہیں ؟ بے شمار تنوعات اور حالات پر اس کا انحصار ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ 'شیعی کلیاتی نقطہء نگاہ یہ رہا ہے کہ مرد' جنسی خواہشات سے تحریک پاکر' صیغہ / متعہ (عارضی) نکاح کے معاہدے کرتے ہیں- بہر حال عورتیں کیوں صیغہ / متعہ کرتی ہیں' ایسا لگتا ہے کہ شیعہ حکماء کی نظر سے یہ نکتہ سرک گیا' یہ ماضی کے چند عشروں میں ایک اہم مسئلہ بنا- معاہدے کی منطق کی بنیاد پر' علماء نے اپنی فکر کو یہ مفروضہ دیا ہے کہ عورتوں کو مالی تحریکات' صیغہ / متعہ معاہدے کرنے پر مجبور کرتی ہیں ذکور واناث کے ان اختلافات کے سلسلہ میں' سرکاری طور پر' ترتیب دی ہوئی تحریکات' میرے (مصنفہ) بہت سے اطلاع دہندوں کی گفتگو سے بار بار بلند ہونے والی

صدائے بازگشت سے ظاہر ہیں حالانکہ ایسے مقبول عام عقائد میں صداقت کا ایک عنصر (بھی) ہوتا ہے' ان اجزاء کا سلسلہ' جو اصناف (مرد و عورت) کی شہوت کو متحرک کرتے ہیں' بالخصوص عورتوں کے اجزاء' بہت زیادہ پیچیدہ اور وسیع تر ہیں ان کے مقابلہ میں جو مذہبی آئیڈیالوجی کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے ہیں۔

زیارتوں سے وابستہ صیغہ - متعہ

جیسا کہ کرزن نے ۱۸۹۱ء میں شہر مشہد کا مشاہدہ کیا:

'شاید مشہد کی زندگی کی سب سے غیر معمولی خصوصیت...... وہ ہنگامی گنجائش ہے جو شہر میں زائرین کے قیام کے دوران' ان کے لئے مادی دلجوئی اور تسکین کے لئے پیدا کی گئی ہے' طویل سفروں کی قدر شناسی کے لئے' جو انہوں نے پیدا کی ہے' ان دشواریوں کے باوجود ہمت نہیں ہاری' اور وہ دوریاں جن کے ذریعہ' وہ خاندان اور گھر سے سختی کے ساتھ دور ہیں تو انہیں مذہبی ادارے کے قانون اور اس کے حکام کی چشم پوشی کے ساتھ' یہ اجازت حاصل ہے کہ وہ شہر میں اپنے عارضی قیام کے دوران متعہ / عارضی نکاح کر سکتے ہیں یہاں (ایسی) بیویوں کی ایک مستقل بڑی آبادی ہے جو اس مقصد کے لئے موزوں ہے...... اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ اتنے بے شمار شکایت نہ کرنے والے زائرین' جو امام کے مقبرے کی جالیوں کو بوسہ دینے کے لئے سمندروں اور ملکوں کے ایسے طویل راستے طے کرتے ہیں' ان کی آمد پر' ان کی حوصلہ افزائی اور سکون بخشی نہ کی جائے جس کے لئے ایک پسندیدہ 'یوم تعطیل' کے امکانات پیدا کئے گئے ہیں اور جس کو انگریزی زبان کی دیسی بولی میں good spree' یعنی 'عمدہ محفل ناؤنوش' کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے'-Cur-zon: 1892, 1: 164- 65.`

ایک صدی گزر چکی ہے مگر شہر مشہد آج بھی اس شہرت کا حامل ہے اگرچہ زیادہ محتاط اور مخفی طور پر جاننے والے بعض اعلیٰ منصب کے مذہبی رہنما اسے زیادہ ہی ناپسند کرتے ہیں (ایک رافضی خون' ایک مذہبی مبلغ) امین آقا نے کہا: 'پرانے دنوں مشہد میں' ۱۹۸۱ء میں' میری ملاقات ایک بوڑھے آدمی سے ہوئی جو ایک شیخ تھا جس کے پاس ایک پھٹی پرانی نوٹ بک تھی جس میں وہ ان عورتوں کے نام اور پتے ریکارڈ کرلیا کرتا تھا جو صیغہ / متعہ زوجہ بننے میں دلچسپی رکھتی تھیں- مرد زائرین یا شہر کے بعض باشندے' اس امید کے ساتھ' شیخ کے پاس جاتے کہ شہر میں قیام کے دوران وہ ایک عارضی ہم صحبت کو تلاش کر سکیں اور وہ ان کی مدد کرتے ہوئے' خود اپنے لئے اور زائرین کے لئے بھی کچھ ثواب (مذہبی صلہ) حاصل کر سکے'- امین آقا نے کہا کہ اسے شیخ مبہم طور پر یاد ہے کیونکہ وہ اس وقت ایک کم عمر لڑکا تھا بہر حال اس نے مجھے یہ یقین دلایا کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ شیخ کی وفات کے بعد کسی اور شخص نے اس کی پیشے کو اپنایا یا نہیں-

حالانکہ مشہد اور قم میں' بہت سے ملا یہ تسلیم کرنے کے لئے رضامند نظر نہیں آتے کہ جوڑا ملانے والوں Matchmakers کے ایسے نیم منظم نیٹ ورک موجود ہیں مگر وہ صیغہ / متعہ کے ثواب کی اہمیت بیان کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے- اور یہ حقیقت کہ بہت سے لوگ' ان سے اس لئے ملاقات کرتے ہیں کہ وہ ایک ممکنہ صیغہ / متعہ خاتون سے ان کا تعارف کرادیں- مشہد کے ایک دوسرے مذہبی مبلغ ملا ہاشم نے مجھے (مصنفہ کو) بتایا کہ خاتون- زائرین نے اسے نہ صرف بار بار صیغہ / متعہ کرنے کی تجویز دی' بلکہ اسے ایسے آدمی بھی ملے جو زائرین کے لئے صیغہ / متعہ تلاش کرنے میں' اس کے درمیانی واسطے mediating کی صلاحیت سے فائدہ اٹھائیں- اس نے بتایا کہ گذشتہ ۲۵ برسوں میں وہ ہر دوسرے ہفتے اپنے لئے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کرتا رہا ہے اور یہ کہ ان سب سے اس کی بیوی لاعلم رہی-

میں (مصنفہ) نے مشہد کی زیارت گاہ میں ایک ملا سے دریافت کیا کہ اس بات میں کتنی صداقت ہے کہ مشہد ایک صیغہ / متعہ شہر کی حیثیت سے مشہور ہے؟ وہ ملا ہنسا

اور اس نے 'نہ' کہا- بہر حال' اس نے اسی سانس میں مزید کہا کہ میری ملاقات چند ہفتے قبل' دس روزہ زیارت پر آنے والی دو نوجوان عورتوں سے ہوئی- جن کا یہ کہنا تھا کہ وہ تہران میں استانیاں ہیں اور انہوں نے ایک سید سے صیغہ / متعہ کرنے کی نذر کے بارے میں بتایا- سیدوں کو رسول اکرمؐ کا سلسلہء اولاد تصور کیا جاتا ہے چونکہ وہ خود سیّد نہیں تھا اس لئے اس نے انہیں ہدایت کی کہ 'وہ گوہر شاد مسجد کو جائیں' یہ ایک مسجد تھی' جو زیارت گاہ سے متصل تھی اور ایک صیغہ / متعہ تلاش کرنے کی جگہ کے لئے شہرت کی حامل تھی اور وہاں ایک خاص ملا سے ملیں' جسے وہ ایک سید کی حیثیت سے جانتا تھا'-

محسن' میرے (مصنفہ کے) مرد- اطلاع دہندوں میں سے ایک تھا' اس نے ایک دوست کی بابت جو قم کے نزدیک ایک چھوٹے سے قصبے کا باشندہ تھا' یہ بتایا کہ وہ اپنے مذہبی فرائض کی انجام دہی کے بہانے سے' کم سے کم دو مرتبہ قم جایا کرتا تھا جہاں وہ اپنی زیارت کے دوران' اپنے گھر واپس آنے سے قبل' دو دن کے ایک صیغہ / متعہ معاہدے کا اہتمام کرتا تھا- وہ شادی شدہ ہے اور اس کی عمر ۳۷ سال ہے- محسن کے بیان کے مطابق' اکثر وہ (سابقہ) اسی عورت سے صیغہ / متعہ کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جوڑا ملانے والی عورت (مشاطہ) سے کسی کا حوالہ حاصل کر لیتا' اس مشاطہ کو وہ کچھ عرصے سے جانتا ہے-

لیکن بسا اوقات ضعیف العمر عورتیں یا بعض مرد بھی' جو کسی طبعی نقص کی وجہ سے 'مکہ مکرمہ حج (بیت اللہ) کے لئے روانہ نہیں ہو سکتے تھے تو کسی دوسرے شخص کو 'کرائے پر' اس کی جگہ سفر کرنے کے لئے حاصل کر لیا کرتے' یہ شخص بالعموم ایک سید ہوتا ہے' وہ اس سید سے ایک صیغہ / متعہ نکاح کا اہتمام کرتے ہیں' کہ یہ عام طور سے غیر جنسی متعہ ہوتا ہے یہ سب کام اسے 'حج بدل' پر روانہ کرنے سے پہلے کر لیا جاتا ہے اسلامی قانون کے مطابق' میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف سے مذہبی رسوم ادا کر سکتے ہیں- اسی موضوع کی بابت ایک دوسری قسم کے جائزے کے لئے دیکھئے

Wishard 1908, 159.

نذر سے وابستہ صیغہ-متعہ : صیغہ ٴ نذری

سلام کے ابتدائی ایام میں 'رسول اکرم محمدؐ کی شہرت اور طاقت کی طرف' انہیں زیادہ سے زیادہ عورتوں نے تیز رفتاری کے ساتھ پالیا اور کوئی 'مہر' طلب کیئے یا وصول کئے بغیر خود کو 'بخش دیا'-اِسٹرن بیان کرتا ہے .Stern 1939, 155 اگرچہ یہ متعین کرنا' ناممکن ہے کہ آیا یہ 'متعہ' : عارضی نکاح کی ایک صورت تھی یا یہ رواج کہ عورتیں خود کو پیش کر دیں یا ہبہ کر دیں- یہ بھی مسلم علماء نے 'شریعت اور مورخین نے ریکارڈ کیا ہے جن کا یہ نظریہ تھا کہ صرف رسول اکرمؐ ہی ایسی پیش کشوں کو قبول کرنے کے مجاز تھے .Hilli SI, 438; Dashti ca. 1975, 50

نذر سے وابستہ صیغہ / متعہ 'صیغہ ٴ نذری / متعہ نذری' ہبہ کی روایت سے ایک قریبی مشابہت رکھتا ہے اس کے سوا کہ اکثر اوقات 'عورت کو اجر دلہن (مہر) مل سکتا ہے لیکن دوسرے مواقع پر' وہ خود اس مرد کو رقم ادا کرنے کی پیش کش کر سکتی ہے جس کی طرف وہ رجوع کرتی ہے- لگتا ہے کہ متعہ / صیغہ ٴ نذری 'ابتداء میں مذہبی رہنماؤں کی زیارت گاہوں کے اطراف واقع ہوتا تھا- یہ یقین کرتے ہوئے کہ متعہ / صیغہ میں مذہبی فائدہ 'ثواب' شامل ہوتا ہے 'ایک عورت' ایک 'نذر' کر سکتی ہے خود اپنے لئے یا اپنی بیٹی کی طرف سے نذر پیش کر سکتی ہے کہ اس کی مراد پوری ہوگی تو وہ ایک متعہ / صیغہ معاہدہ کرے گی' جو ایک سید کے ساتھ ہوگا- بہت سے ملا سید ہیں اور ان کا بڑا احترام کیا جاتا ہے بالعموم ایک عورت' براہ راست ملا سے رجوع کرتی ہے اور اسے اپنا پیغام دیتی ہے- یہ یقین کیا جاتا ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں ملا بالعموم زیادہ قابل رسائی اور ہم خیال ہوتے ہیں- مثال کے طور پر' مشہد سے آمدہ ایک مذہبی مبلغ' ملا ہاشم نے دعویٰ کیا کہ ایک زائرہ نے اس سے یہ رجوع کیا کہ اس نے ایک سید سے متعہ / صیغہ کرنے اور سو تمن (تقریباً بارہ ڈالر) ادا کرنے کی نذر مانی تھی- ملا ہاشم نے بتایا: 'میں نے اسے منع کر دیا کیونکہ وہ میرے مذاق کے مطابق نہیں تھی' وہ بوڑھی تھی'-

متعہ- صیغہ ٔ نذری کے تنوعات کثرت سے ہیں' قم میں ایک پچپن سالہ متولی' نہ کہ جاروب کش نے مجھے بتایا کہ ہماری ملاقات سے چند ماہ پہلے' اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی سولہ سالہ بیٹی کے لئے ایک سید سے متعہ / صیغہ کرنے کی نذر مانی تھی پھر اس نے پچاس تمن بطور 'اجر دلہن' کے مبادلہ میں' متولی سے اپنی بیٹی کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی- متولی نے کہا اس نے کمسن لڑکی کی طرف نظر ڈالی اور اس کی درخواست مسترد کر دی' بے شک' تمام عورتوں سے انکار نہیں کیا جاتا ہے (اور پسند پر ہی اقرار کیا جاتا ہے)-

متعہ / صیغہ کی صورت میں اہم بات یہ ہے کہ اکثر عورتیں خود ہی پہل کرتی ہیں اور عارضی معاہدے کے شرائط کے مذاکرات خود ہی کرتی ہیں- ان نقاب والی ایرانی عورتوں کی سرگرمیاں ایک 'لیوی اسٹراسین ماڈل' یعنی خون کی بنیاد پر ہونے والی رشتہ داریوں کی ساخت کے مثالی نمونے (Levi-Straussian Model) کو چیلنج کرتی ہیں جس میں مرد' عورتوں کو محض اشیاء برائے مبادلہ تصور کرتے ہیں تاکہ وہ رشتہ داری کے الحاقات پیدا کر سکیں- (۲) اس کے برعکس متعہ / صیغہ کی اس قسم میں عورتیں 'عامل موضوعات' active subjects ہوتی ہیں جو 'شئے مبادلہ' (ان کی جنسیت) کے کنٹرول میں ہوتی ہیں اور اس کے مبادلے کی شرائط کے مذاکرات' ذاتی طور سے کرتی ہیں-

ایک متعہ / صیغہ ٔ نذری اور متعہ صیغہ ٔ زیارت اکثر مشابہت کے حامل ہوتے ہیں یا تو ایک 'نذر' مانی جائے اور پھر زیارت کی جائے' یا 'زیارت' بذات خود 'نذر' کی شے بن جاتی ہے' اور جس کے دوران' ایک زائر کو 'متعہ- صیغہ' عارضی نکاح کا معاہدہ کرنے سے مزید روحانی انعامات حاصل ہو سکتے ہیں-

سفر سے وابستہ صیغہ- متعہ

علماء کے نقطہ ٔ نگاہ سے 'مقاصدِ متعہ میں سے ایک مقصد یہ رہا ہے کہ ایک

مرد کو ایک ایسے وقت زوجہ فراہم کی جائے کہ جب وہ اپنے گھر سے دور ہو' حالت جنگ میں ہو' فوجی خدمت پر مامور ہو یا تجارت میں مصروف ہو- Levy 1957, 116 کاشف الغطاء رقم طراز ہے : 'مرد جو سفر پر جاتے ہیں' اپنے ساتھ بیویوں اور بچوں کو نہیں لے جاسکتے اور نہ ہی وہ (سفر کے دوران) مستقل نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے بہت سی تیاری درکار ہوتی ہے اس کے علاوہ یہ مرد اپنی جوانی کی بلندی پر ہوتے ہیں اور تحریک جنسی کے باغیانہ زور اور جوش کے حامل ہوتے ہیں' اب اگر متعہ / عارضی نکاح کی ممانعت ہو گئی ہوتی تو وہ کیا کرتے ؟' Kashif al-Ghita 1968, 278- 79.

اس سلسلہ میں کچھ احادیث یا مذہبی اقوال ملتے ہیں ایک حدیث جو عبداللہ ابن مسعودؓ نے 'مسلم' میں نقل کی ہے' یہ بیان کرتی ہے کہ 'ہم جنگ پر جا چکے تھے' ہمارے ساتھ کوئی عورت نہیں تھی- ہم نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم خود کو خصی کرلیں- رسول اکرمؐ نے اس امر کی اجازت نہیں دی بلکہ ہمیں ہدایت کی کہ ہم کپڑے کے ایک ٹکڑے کے عوض اور مقررہ مدت کے لئے عورتوں سے متعہ کرلیں'- cited in Yusif Makki 1963, 12- ایک دوسری حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ 'غیر ایام' کے دوران حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے' (تو) مکہ کی عورتوں نے خود کو سنوارا اور اپنے گھر چھوڑ دیئے- رسول اکرمؐ کے اصحابؓ نے پرہیز مباشرت کی مدت کے بارے میں شکایت کی' تب انہوںؐ نے حکم دیا کہ وہ مکہ مکرمہ کی ان عورتوں سے متعہ کرلیں-(۳) Yusif Makki 1963, 27
اب تک یہ امر قدرتی سمجھا جاتا ہے کہ اگر مردوں کو اپنی بیویوں سے دوری کا اتفاق ہو جائے تو وہ مرد' (عارضی) نکاح کرنا چاہتے ہیں یا انہیں (عارضی) نکاح کرلینا چاہئے- سفر یا تجارت سے وابستہ ایک متعہ- صیغہ کی کئی ایک توعات ہو سکتی ہیں- کبھی ایک متعہ- صیغہ معاہدہ اس وقت کیا جاسکتا ہے کہ جب آدمی' اپنے پیشے کے فرائض انجام دینے کے لئے شہر شہر سفر کر رہا ہو' تو وہ ایک مختصر مدت کا صیغہ / متعہ کر سکتا ہے' کسی ایک شہر یا زیادہ شہروں میں جہاں وہ کثرت سے جاتا ہو- وہ ایک مقامی عورت

سے صیغہ / متعہ کر سکتا ہے اور جب وہ اس شہر میں ہو تو اس سے ملاقات کر سکتا ہے۔
میرے (مصنفہ) اطلاع دہندوں میں سے ایک اطلاع دہندہ نے بتایا کہ تقریباً ۲۵ سال قبل' جب اس کا باپ' اپنی بیوی بچوں کے ساتھ تہران میں رہتا تھا' اسے ایک سرکاری کام پر اصفہان بھیج دیا گیا۔ اس نے اپنے قیام اصفہان کے دوران' ایک مقامی اصفہانی عورت سے صیغہ / متعہ عارضی نکاح کا معاہدہ کیا۔ یہ بات اس کی وفات کے بعد' کچھ عرصہ تک ظاہر نہ ہو سکی البتہ اُس وقت معاملہ کھلا جب اس کی صیغہ / متعہ زوجہ کے بیٹوں میں سے ایک نے اپنے پدری رشتے کے بہن بھائیوں میں خود کو شامل کرنے کی کوشش کی تاکہ باپ کے ترکے میں سے اپنا حصہ حاصل کر سکے۔ اسی طرح سر آرنلڈ ولسن' ایران میں چند ہندوستانی مسلمانوں کی معیت میں' سر کی جانے والی مہم کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: 'انہیں (ہندوستانی مسلمانوں کو) مکمل طور پر خوش رکھنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے' ہر دیہات یا قصبہ میں جہاں بھی ہم گئے ایک زوجہ (صیغہ متعہ) ہوتی ہے' Sir Arnold Wilson 1941, 290.

ایک مسافر اپنی صیغہ - متعہ زوجہ کو اپنے سفر (وں) میں اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔ اکثر قاجر شاہی خاندان نے اپنی رعایا کے لئے اس رجحان کو بنایا۔ نصیر الدین شاہ قاجر (۱۸۹۶ء-۱۸۳۱ء) اور اس کے کچھ درباری' مختصر سفروں پر جاتے تو اپنی مستقل بیویوں کو حرم ہی میں چھوڑ جاتے لیکن ایک یا زیادہ صیغہ - متعہ بیویوں کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ اعتماد السلطنت (شاہ کا سرکاری مترجم اور روزیر رابطہ و مواصلات)' آقا علی امین حضور کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہے: 'آج میں (آقا علی) نے شاہ کو بتایا کہ آپ کے والد اور آپ کے دادا کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنی بیگمات میں سے ایک بیگم' اپنے خادموں (میں سے کسی ایک) کو دے دیا کرتے تھے (اور) اس میں کیا ہرج ہے کہ اگر آپ اپنی پرانی صیغہ - متعہ بیویوں میں سے ایک مجھے دیدیں جو دن کے وقت حرم میں آپ کے ساتھ رہے گی اور رات کو میرے خیمے میں آجایا کرے گی؟ (۴) qoted in Fath Ali Shah. 1968, 122 اپنے پوتے کی طرح 'خاتون رفقاء کے لئے فتح علی شاہ کی حرص' انہیں 'اغوا' کرنے پر ہی مستعدر کھتی۔ بزمین ختیاری لکھتا ہے کہ 'ایک

رات محمد خان دوّالو کے مکان میں چپکے سے داخل ہو کر عشاہ نے اس کی بیٹی کو اپنے لمبے لبادے 'عبا' کے نیچے چھپا کر 'اغوا کر لیا- اس نے فوراً ہی اس سے صیغہ - متعہ معاہدہ کر لیا اور پھر اس کے باپ کو ایک پیغام بھیجا کہ ہم نے اپنے دستور کے مطابق تمہاری بیٹی کو اغوا کر لیا ہے تم بھی اسی طرح' چوری' سرقت' کر کے میری کسی بیٹی کو اپنے لئے یا اپنے کسی بیٹے کے لئے کیوں نہیں اٹھا لیتے ؟'- Pizhman Bakhtia-ri,1965,156.

غیر ایرانی بھی' کبھی کبھی اس رواج کا فائدہ اٹھاتے - سر آرنلڈ ولسن کے بیان کے مطابق : 'ہمارے ہندوستانی افسران اور بعض سار جنٹوں نے ایک صیغہ متعہ عورت حاصل کی جو کسی رکاوٹ کے بغیر' خاموشی سے سامان کے ساتھ رہی اور فوج کے لوگوں کو اشیاء خورد و نوش اور شراب و غیرہ فروخت کرتی رہی 'اور اس کا 'نرم الفاظ میں' ایک باورچی cook کی حیثیت سے حوالہ دیا جاتا تھا- Sir Amold Wilson , 1941, 290. اسی طرح کچھ یورپی لوگ' جو ۱۹ ویں صدی کے اواخر میں اور ۲۰ ویں صدی کے آغاز میں' ایران سے گزرے 'انہوں نے جوڑا ملانے والوں کی ذرا سی مدد سے' مقامی عورتوں سے صیغہ - متعہ معاہدے کیئے- اس سے قبل' یہ جوڑا ملانے والے ایسے مقامات پر کثرت سے ہوتے تھے جہاں وہ کاروان سرائے اور نو آمدہ لوگوں کو 'نفیس اور حسین' عورتیں پیش کرتے تھے (۵)-

سر آرنلڈ ولسن ایک بار پھر ' ہمیں روایت' کا ذائقہ دیتا ہے : 'غیر رواجی اوصاف کی بعض عورتیں تھیں جن کی صحبت' مہمان نواز کیپٹن نے مجھ پر مسلط کی تھی' اس کیپٹن نے بہت سے سال سمندر پر گزارے تھے' وہ مجھے یقین دلاتا' وہ انگریزوں اور ان کے مذاق کو جانتا تھا- اس نے کہا : 'آپ شراب نہیں پیتے یا سگریٹ بھی نہیں مگر اس (عورت) سے لطف اندوز ہوں گے-' پھر اس نے ایک سب سے بڑی (عورت) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا : 'وہ ایک بہت نامور روسی کے ساتھ ایک طویل ہند حسن کے بعد واپس آئی ہے اور وہ...... اس سے نہیں تھکا...... ایک ایسے طویل سفر کے بعد' وہ آپ کو آرام و سکون مہیا کرے گی'- (۶) Wilson 1941, 10- 11 سر آرنلڈ ولسن'

اگرچہ کیپٹن کی طرف سے متعہ / عارضی نکاح کی پیش کش کو نرمی سے انکار کر دیتا ہے‘ بہر حال‘ اس کے ہندوستانی گائیڈ + ز‘ اس دور دراز سرزمین کی مراعات و سہولیات سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ See also Mehdavi 1953, 135- 47.

ناطق دعویٰ کرتی ہے کہ ۱۹ ویں صدی کے لواخر میں ’خصوصی جوڑا ملانے والے‘ ہوتے تھے جو متعدد سفارت خانوں لور قونصل خانوں میں ’نہایت عاجزی سے یہ کام انجام دیتے تھے۔ یہ جوڑا ملانے والے‘ یورپیوں کے نام اور ان کی مدتِ قیام کی تفصیل حاصل کرنے کے بعد‘ ان کے لئے موزوں متعہ / صیغہ معاہدوں کا اہتمام کرتے تھے۔ Natiq - 1975, 60 وہ مزید دعویٰ کرتی ہے: ’اکثر آرمینی لور آشوری نوجوان لڑکیاں‘ اپنے خاندانوں کی آگاہی لور مرضی سے‘ اس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی تھیں لور وہ اس عمل کو شان و شوکت کی علامت سمجھتے تھے۔ Natiq 59, see also Ker Porter 1821, vol.2

آقا۔لونڈی کا صیغہ۔متعہ

اسلامی قانون کے مطابق‘ ایک لونڈی slave girl سے معاہدہ نکاح طے پاسکتا ہے۔واضح رہے کہ اس لونڈی کے آقا سے اجازت حاصل کرلی گئی ہو۔ بہر حال‘ اپنی لونڈی کے ساتھ ہم خوابی و مباشرت جائز ہے حالانکہ لونڈی کی ملکیت لور نکاح مسلم معاشروں میں تمام تر نظر آتے ہیں لیکن متروک ہو چکے ہیں لیکن اس کے چند پہلو ایران میں ابھی استحکام کے ساتھ موجود نظر آتے ہیں اور یہ (مناظر) بعض مردوں لور ان کی گھریلو خادماؤں کے درمیان‘ صیغہ متعہ کی ایک صورت میں دوبارہ ابھر رہے ہیں۔

ایک بے رشتہ لور غیر وابستہ عورت کی حیثیت سے‘ (لور) مذہبی اعتبار سے ایسی کنواری عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ گھر کے تمام بالغ مردوں کے سامنے نقاب / چادر میں رہے اسی سبب سے ’بہت سے ایرانیوں کا یہ یقین ہے کہ گھر میں ایک کنواری خادمہ رکھنا‘ اخلاقی طور سے ایک مسئلہ ہوتا ہے‘ اس طرح کہ اس کی موجودگی‘

گھر میں مردوں کے ئے ایک مستقل ذریعہ تحریص بنی رہتی ہے- ٹھیک اسی وقت' یہ امر نا قابل عمل ہوتا ہے کہ وہ گھر کے کام کاج اور احکام کو انجام دے جبکہ وہ جنسی دوری اور مردوں کو نظر انداز کرنے کے قواعد پر عمل بھی کر رہی ہے قواعد اور عمل (کی پابندی) کے دوران' ایک ایسی کشیدگی کو طے کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ یا تو آقا اور لونڈی کے درمیان' یا اس کے کسی ایک فرزند اور لونڈی کے درمیان صیغہ / متعہ (جنسی یا غیر جنسی قسم) کر دیا جائے- ایسا کرنے سے آقا اور لونڈی ایک دوسرے کے لئے جائز' محرم' تصور کیئے جاتے ہیں (اور) لونڈی' اپنے آجر اور آقا کے سامنے اخلاقی غیر موزونیت کے کسی خوف کے بغیر' اپنی نقاب / چادر کو چہرے / بدن سے سرکا سکتی ہے-

یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض روایتی اور معاون' خاندان' اپنی نوجوان لونڈیوں کا اپنے نوجوان بیٹوں سے صیغہ / متعہ کر دیں اور اس سلسلہ میں ان کے ذہن میں دو مقاصد ہوتے ہیں- پہلا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ اخلاقی موزونیت کے رہبر خطوط کی پیروی کرتے ہوئے' لونڈی کو گھر بار کے مردوں کے لئے جائز' محرم' بنا دیں اور اس لئے اسے گھریلو امور' بے نقاب / بے چادری کی حالت میں انجام دینے کی اجازت دیدیں- دوسرا اور زیادہ اہم مقصد یہ ہے کہ نوجوانی کی پختہ عمر میں داخل ہونے والے لڑکوں کو شہر کے کسی ناپسندیدہ علاقے میں جانے سے روکا جائے میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے مجھے (مصنفہ) اپنے شوہر کے ایک سانحے کے بارے میں بتایا کہ جب وہ ایک طالب علم تھا اور ایک شام وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا تو اس نے ایک نیم برہنہ لڑکی' تشویشناک حد تک نوخیز کو اپنے بستر میں دیکھا- وہ فرانس سے' جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہا تھا' موسم گرما کی تعطیلات گزارنے کے لئے ایران واپس آیا تھا' اس کی ماں نے اپنی لونڈیوں میں سے ایک نوجوان لونڈی سے' اس کے صیغہ / متعہ کا اہتمام کر دیا تھا اور لونڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں جائے اور اس کی واپسی کا انتظار کرے- ایک دوسری قسم کے لئے وِس ہَرڈ کو دیکھئے- حوالہ See Wisherd for another variation 1908,211-12 (8)

لونڈیوں کی طرف سے یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر کے مالک (سربراہ) کے ساتھ صیغہ / متعہ بنائے جانے کی شرط پر کام کرتی ہیں جو اکثر غیر جنسی ہوتا ہے- اس سے انہوں نے فائدہ حاصل کیا' نہ صرف یہ کہ غیر استدلالی نتائج ملے بلکہ علامتی اثرات و نتائج حاصل ہوئے- ایک نامور مشہدی آیت اللہ کی بیٹی نے' جس کے والد نے اپنی چند لونڈیوں سے صیغہ / متعہ کیا تھا' اس حقیقت کو غیر مبہم طور پر بیان کیا ہے:
'یہ لونڈیاں اس لئے خوش ہیں کہ وہ صیغہ / متعہ کے درجے تک بلند کی گئی ہیں انہیں معاشرے / کمیونٹی کی نظروں میں عزت ملتی ہے جہاں وہ کام کرتی ہیں' اور جب وہ اپنے گھر جاتی ہیں تو اپنی ساتھی دیہاتیوں کی نظروں میں بھی عزت حاصل کرتی ہیں'- اس آیت اللہ کو وفات پائے کافی عرصہ گزرا' لیکن اس کی بیوی 'بی بی جان اور اس کی صیغہ / متعہ سوکن لونڈی نانہا جان' آج (بھی) ایک ساتھ رہتی ہیں- بی بی جان' صاحب فراش ہے اور نانہا جان اس کی تیمارداری کرتی ہے' دونوں کے اخراجات بی بی جان کا سب سے بڑا بیٹا اٹھاتا ہے- نانہا جان بنجر تھی- میں (مصنفہ) نے دیکھا اور خاندان کے مختلف افراد نے اکثر زور دے کر بتایا کہ نانہا جان اور پوتا پوتیوں' نواسا نواسیوں کے درمیان عظیم تر محبت و شفقت پائی جاتی تھی جبکہ بی بی جان اور اس کے اپنے پوتا پوتیوں' نواسا نواسیوں کے درمیان اس قدر محبت و شفقت نہیں تھی-

ایک دوسرے آیت اللہ نے تقریباً ۳۵ برس پہلے' اپنی ایک لونڈی سے' اپنی بیوی کی انتہائی ناخوشی کے ساتھ 'ایک صیغہ / متعہ کیا- ان کے پانچ بچے پہلے ہی تھے' اس کے بعد لونڈی نے ایک لڑکے کو جنم دیا' پہلی بیوی نے اپنے شوہر کو مجبور کیا کہ لونڈی کو نوکری (کام) سے نکال دے اور اس نے خود لڑکے کی پرورش و نشوونما کی ذمہ داری سنبھالی- لونڈی کو کچھ رقم دیدی گئی اور اسے رخصت کردیا گیا' اس معاملہ میں بھی صیغہ / متعہ بچے اور اس کے بہن بھائیوں کے تعلقات نہایت مخلصانہ تھے اور اس مقبولِ عام دقیانوسی ادراک کو دعوتِ مبارزت دے رہے تھے جو ایسے ملے جلے بہن بھائیوں کے درمیان دیکھا جاتا ہے-

بہت سے خدمتی اداروں کے درمیان' جو پہلوی حکومت کے آخری چند

برسوں کے دوران ابھر کر سامنے آئے تھے' ایک نام نہاد ادارہ، دوشیزگان لذہان مستحِرِم' کہلاتا تھا- یہ ادارہ اب بھی اسلامی حکومت کے تحت کام کررہا ہے حالانکہ اس کے پاس چند ہی بین الاقوامی دوشیزائیں ہیں- آج کل اسے ایک حاجی (۹) چلا رہا ہے اور ہر قسم کی خادماؤں کی گھریلو خدمات فراہم کرتا ہے جو یومیہ سے ماہانہ تک' ساتھ رہنے والی خادم دوشیزائیں ہوتی ہیں- ایک مخصوص متوسط' عمر والی خادمہ سے دریافت کیا گیا کہ ممکنہ خادمائیں' حاجی کی صیغہ / متعہ کیوں ہوتی ہیں؟ اس خادمہ نے جواب دیا: 'کیونکہ محض ایک خادمہ ہونے کے مقابلہ میں ایک صیغہ / متعہ زوجہ ہونا زیادہ باعزت ہے'-

مجھے (مصنفہ کو) یہ نہیں معلوم کہ وہ واقعی حاجی کی صیغہ / متعہ تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایک صیغہ / متعہ زوجہ کے درجے کا دعویٰ کرنے سے' وہ کم از کم تین مقاصد تسلیم کرتی نظر آتی ہے: اول' وہ صرف ایک خادمہ ہونے سے زیادہ کا سراب پیدا کرتی ہے' یہ ایک پیشہ سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ایرانی معاشرے میں اس کی طلب موجود ہے' (جیسا کہ) ایک صیغہ / متعہ زوجہ ہونے کا تاثر دیا جاتا ہے-- دوم' وہ جنسی بگاڑ اور اذیت کے مواقع کو کم کرتا ہے (ظاہر ہے کہ) بہت سے ایسے مقامات پر' جہاں وہ کام کرے گی' ان سے واقف نہیں ہوتی اور وہ اس کے لئے پریشان کن ہو سکتے ہیں- ایک شادی شدہ (عارضی ہی سہی) عورت کے درجے کا دعویٰ کرنے سے' ہرچند کہ وہ ایک صیغہ / متعہ قسم کی زوجہ ہے' ایک ایسی خادمہ ہے جو بہرحال اپنے اطراف ایک قسم کی سلامتی اور تحفظ کی فضا پیدا کر لیتی ہے- ممکن ہے کہ وہ بہت سی اچانک پیش آنے والی (ممکنہ) مشکلات کا توڑ کر سکتی ہو جس میں ایک آجر سے صیغہ / متعہ عارضی نکاح کی تجویز بھی شامل ہوتی ہے- فرخ خانم' میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ جو ایک مطلقہ عورت بھی ہے لیکن وہ حاجی کی ایجنسی سے تعلق نہیں رکھتی' (اس نے) مخلصانہ طور پر بتایا: 'جہاں بھی میں جاتی ہوں' مرد مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں- وہ کہتے ہیں خانم! آپ کا کوئی شوہر نہیں ہے تم میری بیوی کیوں نہیں بن جاتی ہو؟ (یعنی صیغہ / متعہ زوجہ بن جاؤ)-' تیسرا اور آخری مقصد: وہ حاجی اور اس کی تنظیم سے اپنے

اشتراک اور تعاون کو جائز بنالیتی ہے یہ آخری نکتہ' خاص طور سے' موجودہ اسلامی حکومت کے کٹرپن اور تعزیری (عقوبتی) رجحان کے پیش نظر اہم ہے جو مرد- عورت کے اشتراک کی بہت سی عوامی صورتوں اور سیرت و کردار کے روایتی 'اسلامی ضابطے کو نافذ کر کے اس اشتراک کی حوصلہ شکنی کرتی ہے-

آقا اور لونڈیوں کے درمیان کیئے جانے والے سارے صیغہ / متعہ معاہدے' مستقل بیوی کی مرضی اور لونڈیوں کی سپر اندازی اور رضامندی سے نہیں ہوتے-ایک شخص اپنی لونڈی یا لونڈیوں کو نکاح کی کسی بھی صورت (مستقل نکاح یا متعہ) کے وعدے پر' بعد میں اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کے بغیر' اسے دھوکا دے سکتا ہے-
تہران سے میرے (مصنفہ کے) ایک اطلاع دہندہ' محسن نے حسبِ ذیل معاملہ سنایا:

'اکبر' عمر کے تیسرے عشرے کے برسوں میں تھا' شادی شدہ تھا اور دو بچوں کا باپ تھا' اس کی ایک نوجوان کاشت کار' نوخیز خادمہ ہوتی تھی جس کو اس کے والدین نے اس کی سرپرستی میں اس کے پاس (گھر پر) چھوڑ رکھا تھا-ایک شام اپنی بیوی کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے 'اکبر نے اپنی خادمہ کو شراب پلا کر' اس سے منہ کالا کیا- دوسرے دن خادمہ نے تشویش کا اظہار کیا مگر اکبر نے اس کو تسلی دی اور ہدایت کی کہ وہ اس کی ہدایات پر عمل کرے-اس نے اس کو بتایا کہ وہ اس کی بیوی کے گھر واپس آنے تک انتظار کرے اور پھر چلاتے ہوئے اس کے پاس جائے اور کہے کہ اس نے اس کی عصمت دری کر کے اس کی نیک نامی کو برباد کیا ہے اور یہ کہ اس کے پاس' اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کرے-خادمہ نے اس کی ہدایات پر عمل کیا اور یہ خبر شبہ نہ کرنے والی بیوی پر ظاہر کر دی اور دھمکی دی کہ وہ اس کے شوہر کو عدالت میں طلب کرے گی-اس سے نہ صرف اس کی بیوی گمراہ ہوئی بلکہ وہ اپنے شوہر کے جیل جانے کے خیال سے خوف زدہ ہو گئی-اس عرصے میں 'اکبر نے اپنی بیوی کو قائل کر لیا کہ اگر وہ اس خادمہ سے نکاح کرنے کے لئے اپنی مرضی ظاہر نہیں کرے گی تو جب خادمہ شکایت کرے گی تو اسے جیل ہو جائے گی (۱۰)- بیوی' شوہر کے ہاتھوں میں کھیلنے لگی لیکن اس نے مطالبہ کیا کہ وہ اس خادمہ سے نکاح کرنے کی بجائے

صیغہ / متعہ عارضی نکاح کا معاہدہ کرے - اس بات کی تکمیل کرنے میں 'اکبر نے بڑی مسرت محسوس کی'- محسن نے مجھے (مصنفہ کو) بتایا کہ سر دست اس نے ایک دو رخہ مکان خریدا ہے اور ہر بیوی اور اس کے بچے علحدہ 'علیحدہ یونٹ میں رہتے ہیں 'بہر حال' ان دونوں سوکنوں اور ان کے نصف نسلی بہن بھائیوں کے درمیان مستقل کشید گی ہے اور لڑائی بھی ہوتی رہتی ہے-

شاید صیغہ / متعہ کی اس صورت کی انتہائی غیر معمولی قسم اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب ایک ہی وقت میں ایک زوجہ 'اپنے شوہر کے لئے ایک صیغہ / متعہ زوجہ' اور خود اپنے لئے ایک خادمہ تلاش کرنے کا کام سنبھالتی ہے- ایک عورت کے محرکات وسیع تر انواع واقسام میں ہوتے ہیں جن میں وہ اپنے شوہر کی پسند کو کنٹرول کرنے کے لئے' جس سے کہ وہ قریبی تعلق ورشتہ رکھتا ہے اور اس طرح وہ اس کی زناشوئی کی توانائی کو دوسری شراکت دار کی طرف موڑ دیتی ہے تاکہ وہ شوہر اور اس کی صیغہ / متعہ زوجہ دونوں کو ساتھ لے کر چلے اور ان پر کنٹرول کر سکے- محمد شاہ قاجر کی مستقل بیویوں میں سے ایک بیوی کا ایسا ہی معاملہ تھا- اس کی اس بیوی نے یہ اعتراف کیا کہ وہ شاہ کی حمایت اور نظر عنایت سے محروم ہو چکی ہے 'اس نے زیورات فروخت کر دیئے 'کچھ رقم قرض پر حاصل کی اور سر کیشیا (کوہِ قاف اور بحر کیسپین کے درمیان واقع ہے) کی ایک غلام دوشیزہ خریدی جس کو اس نے اپنے شاہ- شوہر کی خدمت میں پیش کیا- .Sheil 1856, 203- 204 اس کے برعکس فتی خانم' قم سے آمدہ' میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے اپنے شوہر کے عارضی نکاح (متعہ) کا انتظار کیا کیونکہ وہ اس کی مسلسل اور بے حد جنسی طلب سے بری طرح تنگ آچکی تھی-

بالآخر' پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں میں ذکور واناث رشتوں کے روایتی نمونے' معاشرتی تبدیلی کی گرفت میں پھنس گئے تھے اور غیر متوقع طرز عمل میں' بے یقینی ابھر کر آگئی تھی جیسا کہ متعہ / عارضی نکاح کا آئیڈیا زیادہ سے زیادہ مقبولیت حاصل کرتا جارہا تھا اس دوگر فتگی سے 'جو انہوں نے تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ خواتین کے لئے محسوس کیا' نمٹنے کے لئے طے کیا' تب مرد دانش وروں نے ایک

مستقل زوجہ کے مقابلہ میں ایک صیغہ / متعہ زوجہ کو منتخب کیا-۱۹۸۱ء میں میرے (مصنفہ کے) فیلڈ ورک کے دوران' مجھے (مصنفہ کو) ایک بلند پرواز مصنف سے متعارف کرایا گیا' اس کی مستقل بیوی طلاق لے چکے تھی اور مجھے (مصنفہ کو) بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے پاس' ایک ساتھ رہنے والی صیغہ / متعہ دوشیزہ ساتھی تھی-وہ دانشور' خواتین کی بابت نہایت تلخ گو تھے جن میں سے' قیاساً' اس کی سابقہ زوجہ بھی تھی- جیسے ہی میں نے ان صاحب کو اپنی ریسرچ کی بابت بتایا ویسے ہی ان کا رویہ طنز آمیز ہو گیا اور ایک ایسا موضوع منتخب کرنے پر' میرے محرکات کی بابت کئی سوالات کر ڈالے- پہلے پہل تو انہوں نے مجھ پر یہ منکشف نہیں کیا کہ ان کی ایک صیغہ / متعہ زوجہ بھی تھی لیکن انہوں نے ایسا اس وقت کیا کہ جب میرے دوسرے اطلاع دہندہ نے اس بارے میں ان کا منہ چڑایا اور مجھے ایک انٹرویو دینے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی- انہوں نے اس درخواست کو مسترد کر دیا اور طویل اور اکثر مقامات پر تلخ و کشیدہ مکالمات کے ساتھ' انہوں نے کہا: خواتین کو گھر پر قیام کرنا چاہئے اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنا چاہئے- خدا ہمیں دانشور عورتوں سے محفوظ رکھے! ایک صیغہ / متعہ زوجہ رکھنا' جو آپ کی بیوی ہونے پر فخر کرتی ہو بہتر ہے اس بیوی کے مقابلہ میں' جس کا دل توقعات سے بھرا پڑا ہو'۔

مذہبی صیغہ-متعہ: متعہ / صیغہء آقائی

لغوی طور پر' اس صیغہ کے معنی ہیں: مالک 'آقا' سے اجازت حاصل کیا ہوا'-اگر صحیح طور پر کہا جائے تو 'صیغہ آقائی' صیغہ / متعہ کی ایک صورت نہیں ہے بہر حال' یہ حقیقت ہے کہ لوگ اس کا صیغہ / متعہ کے طور پر حوالہ دیتے ہیں یا یہ معنی مضمر ہیں کہ شاید یہ مکمل طور پر صحیح نکاح نہ سمجھا جاتا ہو-عام طور سے یہ صیغہ / متعہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب معاہدہ نکاح کے وقت ایک فریق یا دونوں فریق' قانونی عمر سے کم ہوں-پہلوی حکمرانی (۷۹-۱۹۲۵) کے دوران' ایرانی مجلسِ قانون ساز نے دو مواقع

پر' مرد و عورت کے اولین نکاح کی عمر بڑھادی تھی' پہلی مرتبہ ۱۸ اور ۱۵ تک اور دوسری مرتبہ ۲۰ اور ۱۸ تک (علی الترتیب) بڑھائی گئی تھی- مزید یہ کہ تمام معاہدات نکاح کا اندراج (رجسٹریشن) کرانا ضروری قرار دیا گیا حالانکہ ان تبدیلیوں نے بہت سے خاندانوں کو قانون سے متصادم کر دیا- خاص طور سے' وہ والدین متاثر ہوئے جو اس امر کے متمنی تھے کہ اپنے بچوں کی شادی' جتنی جلد ممکن ہو' کر دیں- اس لئے انہوں نے ایک صیغہ / متعہ آقائی یا مذہبی نکاح کی انجام دہی کی صورت میں' قانونی عمر کی پابندی میں فریب کیا جیساکہ متعہ / صیغہ نکاحوں کا اندراج / رجسٹریشن زیادہ شدت سے نافذ العمل نہیں تھا' جس طرح کہ مستقل نکاح کا اندراج ہوتا تھا- تمام تر عملی مقاصد کے لئے جوڑے کو شوہر اور زوجہ' سمجھا جاتا تھا لیکن چونکہ نکاح کا اندراج نہیں ہوتا تھا (اس لئے) قانونی نقطہء نگاہ سے وہ غیر شادی شدہ سمجھے جاتے تھے اور جب کبھی لڑکی یا اکثر دونوں صحیح عمر کو پہنچ جاتے' تب صحیح طور پر نکاح کا اندراج کرالیا جاتا تھا- اسی طرح اگر کوئی بچہ / بچے ہو جائیں تو بچے (یا بچوں) کا اندراج اس وقت تک نہیں ہو سکتا تھا' جب تک کہ والدین کا نکاح قانونی طور پر جائز نہ ہو جائے- پہلوی حکمرانی کے ابتدائی ایام میں' صیغہ آقائی' ممکن ہے کہ آج کے مقابلہ میں اس وقت زیادہ عام ہو-

صیغہء آقائی' اولین نکاح کے وقت ایک لڑکی کی کم سے کم عمر کی دیوانی / سول قانون کی ضروریات اور شریعت کے احکام کے درمیان کی ایک کشمکش کا ظاہری جوابی عمل ہے- ذکور واناث کے اولین نکاح کی کم سے کم عمر کے متعلق انکار و اقرار کے بغیر' شیعہ قانون' عورت کی عمر نو برس اور اس سے اوپر مقرر کرتا ہے جیساکہ پختگی ہوتی ہے' (اور) پردے کی پابندی لازمی ہوتی ہے اور اس طرح سے وہ رشتہء ازدواج میں داخل ہونے کے قابل (اہل) ہو جاتے ہیں- Tusi 1964, 475 والدوں کو اکثر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو ایام ماہواری کے آغاز سے پہلے ہی بیاہ دیں- ایک دفعہ امام جعفرِ صادق نے کہا: 'ایک آدمی کی اچھی قسمت' سعادت' کا اشارہ یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا بیاہ اس کی ماہواری شروع ہونے سے پہلے ہی کر دے' --See also Kho meini 1977, P# 2459, Mishkini 1974, 42, 60. میری خاتون اطلاع

دہندگان کے پہلے نکاح کے وقت' ان کی اوسط عمر ساڑھے تیرہ برس تھی-(۱۱) See Khakpur 1975, 643 -744. کم سنی (بچپن کی) شادی' اگرچہ بعض قانونی تغیر و تبدل سے گزر رہی ہے' تاہم اب تک مسلم دنیا کے بہت سے حصوں میں' بشمول ایران گہری جڑیں رکھنے والا رواج ہے-

صیغہ / متعہ برائے فروختِ تولیدِ نسل

بہت سے ممالک میں عورت کا بانجھ پن بد قسمتی تصور کیا جاتا ہے اور عام طور سے اس کی بابت یقین کیا جاتا ہے کہ یہ عورت کا قصور ہے (۱۲)- بہر حال یہ مفروضہ' ایرانی مقبول عام عقیدے کی تہہ میں موجود ہے' شیعہ اسلام بانجھ پن کو دونوں (زن و شو) کی طلاق کے لئے کافی اسباب تصور کرتا ہے اور اگر کوئی مرد' اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا چاہے تو اسے ایک دوسرے نکاح کی اجازت دیتا ہے' خواہ یہ عارضی (متعہ) ہو یا مستقل قسم کا نکاح' ایران میں' یک زوجی کے قوانین کے تحت' عورت کو پابند رکھا گیا ہے لیکن بعض مرد' متعہ / عارضی نکاح کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح اولاد کی خواہش کی تسکین کرتے ہیں جبکہ ان کی اولین زوجہ سے نکاح برقرار رہتا ہے-

میری (مصنفہ کی) ایک اطلاع دہندہ نے' جو ایک عورت ہے اور اپنے چوتھے عشرے کے وسط میں ہے' مجھے (مصنفہ کو) اپنے شوہر کے' تولیدِ نسل Pro-creation کی خاطر کیئے ہوئے خفیہ' متعہ / صیغہ معاہدے کی بابت بتایا اور یہ ایک دردناک دریافت تھی' ایمن ابھی تین سال کی تھی کہ جب اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دی اور اسے اس کی (بڑی) بہن کی تحویل میں دیدیا اور اس کی بابت ایمن کو یہ یقین دلایا گیا کہ وہ اس کی اپنی ماں ہے-اس کے باپ نے جلد ہی شادی کر لی اور جلد ہی اپنی چھوٹی بیٹی کو بھول گیا- ایمن نے بتایا کہ اس نے پھر کبھی اپنی ماں کو دوبارہ نہیں دیکھا' وہ ابھی مشکل سے گیارہ برس کی تھی کہ اس کے ۲۳ سالہ کزن نے' جسے وہ اپنا بھائی سمجھتی تھی' اس کے ساتھ زنا بالجبر کیا اور اسے دھمکی دی کہ اگر وہ کسی کو یہ بات

بتائے گی تو وہ اس کو ہلاک کر دے گا (۱۳)۔ ایمن خوف اور تکلیف سے بھری ہوئی تھی کہ اس کی عصمت دری کی گئی اور اسے گمراہ کیا گیا تاہم اس نے فرماں برداری کی اور خاموش رہی' تقریباً دس برس تک' اس نے اس نفسیاتی اور طبعی درد سے تکلیف اٹھائی جیسا کہ اس کے کزن نے اس کے ساتھ ہولناک رویہ روا رکھا۔ وہ اس کی ظاہری بے بسی سے شیر ہو کر' اس سے زنا کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی شادی کے بعد بھی اس سے منہ کالا کیا۔

زندگی کو زیادہ عرصہ تک ناقابل برداشت پا کر' ایمن اس امید کے ساتھ مشہد بھاگ گئی کہ یا تو اپنی زندگی ختم کر ڈالے گی یا اپنے مصائب کا خاتمہ' بعض عورتوں کی دوستی اور مدد کے ذریعہ جن سے اسے مشہد میں ملنے کا اتفاق ہوا تھا' اس نے ہائی اسکول کا آخری سال مکمل کیا اور فی الواقعہ وہ ایک استانی بن گئی۔ اب اس کی زندگی سدھرنے لگی لیکن اس کی صحت بگڑ رہی تھی۔ ایک معالج سے مشورہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ امراض خبیثہ میں مبتلا تھی۔ ایک بار پھر اس کی خاتون دوست اس کی مدد کو آئیں' اس کو اخلاقی تقویت دی اور اس کی بحالی صحت کے لئے تیمارداری کی۔

ایک اجتماع میں ایمن کی ملاقات' ایک سبکدوش آرمی جنرل سے ہوئی جو ایک کرنل تھا اور وہ اس میں دلچسپی لینے لگا۔ چند ماہ کے بعد' اس نے ایمن کو شادی کی تجویز دی اور ان کی عمروں کے درمیان ۲۵ برس کا فرق ہونے کے باوجود' ایمن نے اس کی پیش کش کو قبول کر لیا۔ وہ جوشِ مسرت میں تھی مگر خوف زدہ بھی تھی کیونکہ وہ کنواری نہیں رہی تھی۔ اس کی خاتون ساتھیوں نے ایک جعلی دستاویز بنانے میں اس کی مدد کی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مطلقہ عورت تھی' اس کے بعد اس نے کرنل سے شادی کی اور وہ اس کے بعد بھی خوش و خرم رہی' کم از کم' جب تک وہ زندہ رہا۔

شادی ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایمن نے یہ تسلیم کیا کہ وہ 'بانجھ' تھی جیسا کہ اس نے کہا۔ لیکن اس کے شوہر نے اس کے لئے اخلاقی عظمت اور محبت کا مظاہرہ کیا اور اسے یقین دلایا کہ اس کے نقطہء نگاہ سے کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس قدر مہربان تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ ایمن نے احساس جمال و مسرت کے ایک لمحہ

میں' یہ طے کیا کہ اپنی بچت کی تمام رقم' کرنل کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دے-اس بات نے ان کو قریب تر کر دیا تھا-

جب وہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مر گیا تو ایمن غم اور صدمے سے نڈھال تھی- بہر حال' ماتم کے تیسرے دن سے' اس نے اور اس کی چند قریبی سہیلیوں نے دیکھا کہ مذہبی رسوم کے وقت' ایک اجنبی عورت بد ابر آ رہی تھی- یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون تھی؟ ایمن کی طرح وہ بھی غم زدہ دکھائی دیتی تھی اور بے اختیار حیرت نے ایمن اور اس کی سہیلیوں کے لئے ایک نہایت چونکا دینے اور دل توڑنے والی دریافت کی رہبری کی- یہ اجنبی عورت' حقیقت میں کرنل کی صیغہ / متعہ بیوی کے علاوہ کوئی اور نہ تھی جس سے اس نے اپنی موت سے کئی برس پہلے شادی کی تھی اور اس سے اس کے دو بیٹے تھے- یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایمن نے غصے کا اظہار کیا اور گمراہ ہو گئی- ایک پیارے شوہر سے محروم ہونے اور اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچنے کے ساتھ' وہ اپنی املاک کے ایک حصے کو بھی کھو بیٹھی تھی- وراثت کے اسلامی قانون کے مطابق' والدین کے ترکے میں بچوں کا حصہ' اپنی ماں یا بیوی سے زیادہ ہوتا ہے (۱۴)-

مشہد سے آمدہ میرے (مصنفہ کے) ایک اطلاع دہندہ' ملا امین آقا نے ایک دوسرے معاملہ میں مجھے بتایا' چونکہ اسے شدت سے ایک بیٹے کی خواہش تھی' اس کے پاس کوئی دوسرا انتخاب نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ ایک دوسری عورت سے صیغہ / متعہ معاہدہ کرے- وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا' کچھ اس لئے کہ' اس کی بیوی اب زرخیز نہیں رہی تھی اور کچھ اس لئے بھی کہ اس کی پہلی بیوی سے تین بچے زندہ بچے' جو سب کے سب لڑکیاں تھے' ان سب کی شادی ہو گئی تھی اور ان کے اپنے بچے تھے-

صیغہ - متعہ برائے مالی سہارا

بہت سے ایرانی جلد ہی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ عورت میں متعہ / عارضی نکاح کے لئے مالیات ہی تحریک پیدا کرتی ہے- ایسے فیصلے کے لئے عارضی نکاح کی معاہداتی

صورت' مبادلے کی نوعیت اور فن خطابت کا ولولہ ہی تحریک پیدا کرتے ہیں اور بعض عورتیں تو واقعی' متعہ / عارضی نکاح مالی ضرورت کے پیش نظر کرتی ہیں- بہر حال' جو بات ہماری توجہ سے نکل گئی' اُن کے ایسا معاہدہ کرنے میں' مردوں کے مالیاتی محرکات ہیں-

کاشان میں' جہاں عالمی شہرت کے حامل' نہایت نادر اور اعلیٰ درجے کے قالین تیار کیئے جاتے ہیں' بہت سی عورتیں' اپنی زندگی کی نہایت ابتدا سے قالین بافی کا ہنر سیکھتی ہیں- حقیقت میں بہت سے گھروں میں' کم سے کم ایک کھڈی (ضرور) ہوتی ہے جہاں نوخیز لڑکیاں اور عورتیں روزانہ کئی گھنٹے قالین بننے میں صرف کرتی ہیں' اس طرح وہ اپنے خاندان کی آمدنی بڑھانے میں مدد کرتی ہیں اور کبھی کبھی' اپنی امیدوں کے 'جہیزی صندوقچے' بھرنے کے لیئے اپنا کردار ادا کرتی ہیں- اس شہر میں بعض مرد ایک یا دو یا کئی صیغہ / متعہ معاہدے' عورتوں سے اس شرط پر کرتے ہیں کہ وہ ان کے لیئے قالین بافی کے کاریگروں کی حیثیت سے کام کریں گی- اگرچہ ایسا معاہدہ دونوں کے لیئے' مالی اعتبار سے سود مند ہوتا ہے مگر یہ مرد ہے جو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتا ہے- اسی طرح مازندران اور گیلان کے شمالی صوبوں میں' بعض مرد اس امید میں' متعہ / عارضی نکاح کے موسمی معاہدے کرتے ہیں کہ وہ چاول کے کھیتوں میں اپنی صیغہ / متعہ بیویوں کی محنت کو استعمال کریں-

غیر جنسی صیغہ / متعہ

صیغہ / متعہ کی ایک منفرد حالت' ایک غیر جنسی رشتے کا معاہدہ ہے جس میں عارضی میاں بیوی' جنسی مباشرت کے بغیر' ایک دوسرے کی صحبت سے اتفاق کرتے ہیں- شفائی کے بیان کے مطابق' اس شرط سے کیئے جانے والے صیغہ / متعہ معاہدے کا نہایت ابتدائی حوالہ' امام جعفر صادقؑ سے آتا ہے Shafa'i 1973, 209- اس قسم کے صیغہ / متعہ معاہدے کا تذکرہ گیارہویں صدی کے شیعہ عالم طوسی کی کتاب

'النہایہ' میں بھی ملتا ہے Tusi 1964, 502 غیر جنسی صیغہ / متعہ آج بھی جائز ہے.Khomeini 1977, P#2421, 2423- معاہدے میں ایک ایسی شرط کو مقرر کرنے کی ممکنات' اس ادارے کے ابہام میں عظیم تر قوت کے امکان کو ظاہر کرتے ہیں- حالانکہ 'ایرانی معاشرے میں' اس کا استعمال' ایک زیادہ آسان انداز میں قابل عمل اور مفید ادارے کے طور پر ہوتا ہے' لیکن یہ مرد عورت کے رشتوں میں بے یقینیوں کو بڑھاتا ہے ایک طرف تو اصناف (مرد و عورت) کے پیدا کردہ تذبذب کے لئے ذہانت آمیز ایرانی شیعہ جوابی عمل موجود رہتا ہے اور دوسری طرف' روزمرہ زندگی کے اخلاق اور فلسفہء عملیت کے تقاضے ہوتے ہیں-

روایتی اعتبار سے ایرانیوں نے غیر جنسی صیغہ / متعہ کو 'صیغہ متعہء محرمیات' کی حیثیت سے جانا پہچانا ہے- عملی طور پر' اس کی ترجمانی 'قانونی شرکت' کے طور پر کی جاسکتی ہے یعنی مرد و عورت ایک ساتھ شریک ہوسکتے ہیں (۱۵)- ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ' ان دو بالغوں کے درمیان ہوتا ہے جن کی 'مرضی شامل ہوتی ہے یہ ایک بالغ اور ایک بچے' بچوں یا معصوم بچوں کے درمیان بھی ہوسکتا ہے (بعد کے معاملات یعنی 'بچے' کے سلسلہ میں ان کے والدین یہ معاہدہ طے کرتے ہیں)- اس قسم کی صیغہ / متعہ 'شادی' کا مقصد' ان کے درمیان ایک افسانوی 'رشتہء ازدواج' ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان' قانونی دوری کو ہٹاتا ہے جیساکہ اس طرح ان کے درمیان ایک افسانوی 'رشتہء ازدواج' پیدا کیا جاتا ہے یا ان کے قریبی خاندانوں (علی الترتیب) کے درمیان ایک 'قرابت داری بوجہ شادی' بھی قائم ہوجاتی ہے اس طرح سے مرد 'رشتہ داروں' کا ایک قانونی حلقہ حاصل کرنے کی وجہ سے 'عورتیں' اپنے نئے رشتہ داروں' کی موجودگی میں' خود کسی نقاب / چادر کے بغیر ان کے سامنے آسکتی ہیں- اس طرح سے قائم (بوجہ شادی- غیر جنسی صیغہ / متعہ) 'رشتے' مرد اور عورتوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع دیتے ہیں- مثال کے طور پر' خسر اور بہو کے درمیان یا ساس اور داماد کے درمیان رشتہ'- اہم بات یہ ہے کہ اگرچہ 'یہ ازدواجی رشتہ' مقررہ وقت کے ختم ہونے کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے مگر اس طرح سے قائم رشتہ (بذریعہ

غیر جنسی متعہ) زندگی بھر جائز رہتا ہے- یہ ذہانت آمیز حیلہ' اصناف (مرد و عورت) کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ قانون کو فریب دیں' اور سماجی میل جول میں جنسی دوری کی ممنوعہ حدود کو جائز طور پر عبور کرلیں اور زیادہ آزادی کے ساتھ باہمی عمل کا اظہار کریں-

ایرانیوں کے درمیان یہ عام آگاہی ہے کہ ایک 'صیغہ / متعہء محرمیات' معاشرتی باہمی عمل کے مقصد کو پورا کرتا ہے نہ کہ 'جنسی رشتے' کے لئے ہوتا ہے' یہ ایک مستقل نکاح کے معاہدے کی طرح' مگر ایک جنسی صیغہ / متعہ سے مختلف ہوتا ہے- غیر جنسی افسانوی صیغہ / متعہ' اکثر کھلے عام تسلیم کیا جاتا ہے' خاندانوں میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے' ان کے ارکان کو عظیم تر لچک کا مظاہرہ کرنے کا موقع دیتا ہے اور 'پابند شرکت داری' کو کم کرتا ہے- صیغہ / متعہ کی یہ صورت' زیادہ روایت پسند ایرانیوں کے درمیان وسیع طور پر کیا جاتا رہا ہے-اسے جنسی صیغہ / متعہ کی طرح اخلاقی سطح پر رسواکن اور ثقافتی سطح پر کم تر نہیں سمجھا جاتا- بہت سے ایرانی یہ سمجھتے ہیں کہ جنسی اور غیر جنسی صیغہ / متعہ (عارضی نکاح) کی دو نمایاں صورتیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ غیر جنسی صیغہ / متعہ' اس کی محض ایک ذیلی قسم ہے جسے میں (مصنفہ) نے جنسی صیغہ / متعہ کہا ہے-

ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ میں ' پائے جانے والے فطری ابہام کو' اس حقیقت سے ترتیب وار مرکب کیا جاسکتا ہے کہ عورت غیر جنسی شق کو مسترد کرسکتی ہے'-.Tusi 1964- یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ معاہدہ (غیر جنسی) دو بالغوں کے درمیان طے پایا تھا اگر کسی وقت وہ (جنسی) خواہش محسوس کرکے اپنا ذہن بدل دیتی ہے تو وہ اپنے غیر جنسی صیغہ / متعہ کو 'جنسی صیغہ / متعہ' میں تبدیل کرسکتی ہے اسے جو کچھ کرنا ہے' صرف یہ کہ اپنی خواہش کو عمل آشنا کرنا ہے' دوسری طرف' ایک غیر جنسی قربت کی شرط سے متفق ہونے کے بعد' مردوں کو ہم آہنگی کی وہی / یکساں رعایت و سہولت نہیں دی جاتی' حالانکہ بلاشبہ' انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہیں اس رشتے کو ختم کردیں- کسی کے 'حق انتخاب' کے اختیار کے لئے کسی تقریب یا طریق

عمل کی ضرورت نہیں- Tusi 1964; Khomeini 1977, P#2423; see also Murata 1974, 54.- بہر حال ثقافتی اعتبار سے 'صیغہ محرمیات' ایک ایسی اصطلاح ہے جو جنسی مباشرت کے بغیر 'رشتے کا اظہار کرتی ہے-

تجزیاتی مقاصد کے لئے' صیغہ اور صیغہء محرمیات کو عارضی نکاح / متعہ کی دو نمایاں صورتوں کی حیثیت سے بیان کیا جاتا ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ حقیقت میں وہ دونوں باہمی طور پر' ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں- ان کی حدود قدرے قابل نفرت ہے اور بہت سی صورت حالات ہیں جن میں وہ دونوں' حد سے باہر نکل جاتے ہیں- ذیل میں ان تنوعات کو بیان کیا جاتا ہے کہ جن کو میں (مصنفہ)' دستاویزی شکل دینے کے قابل ہوئی ہوں-

متعہ - صیغہ برائے سہولتِ رفاقت

ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ 'ایک بالغ مرد اور ایک یا دو یا کئی قبلِ بلوغت عمر کی لڑکی / لڑکیوں کے درمیان کیا جاتا ہے تاکہ بالغ مرد اور لڑکی / لڑکیوں کی ماؤں (یا نانیوں / دادیوں) کو ایک دوسرے کا محرم (جائز) بنانے کے مقصد کے لئے کیا جاتا ہے جو متعلقہ فریقین کو آپس کی رفاقت اور معاشرتی عمل میں عظیم تر لچک کی مہلت / اجازت دیتا ہے-

آقا جلیلی نے اپنی بیوی کے مشورے اور مدد سے 'اس خاندان میں' جس کے ساتھ وہ ۱۹۷۸ء میں' قم میں رہ رہی تھی' اپنے پڑوس میں کئی چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ غیر جنسی صیغہ / متعہ کر رکھا تھا- یہ تمام نوخیز لڑکیاں قبل بلوغت کی عمر کی تھی اور متعہ / صیغہ عام طور سے ایک گھنٹے یا اس سے بھی کم مدت کا ہوتا تھا اور اجر دلہن تھوڑی سی قندی یا شیرینی ہوتی تھی- یہ تمام تقریب 'بھرپور اور پر شور قہقھوں اور ہنسی مذاق کے ساتھ ہوتی تھی حالانکہ معاہدہء متعہ / صیغہ بذاتِ خود' اپنے عمل کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے مگر آقا جلیلی اور لڑکیوں کی ماؤں کے درمیان 'قرابت داری' بوجہ نکاح

کے 'بندھن' سے ہمیشہ قائم رہتی تھی- یوں کہنا چاہیئے کہ ان کا رشتہ' ایک قانونی درجے میں آتا ہے' جو بالکل ایسا ہوتا ہے جو ایک مرد / داماد اور اس کی ساس (عورت) کے درمیان ہوتا ہے- اس لئے آقا جلیلی' جب بھی ان کے مکانات پر جاتا یا جب کبھی وہ اس کی بیوی سے ملنے اس کے مکان پر آتیں' تو یہ عورتیں اس کے سامنے آنے کے لئے نقاب / چادر کی پابندی نہیں کرتی تھیں اور اس کی موجودگی میں' اپنے چہروں کو پوری طرح نہیں ڈھانپتی تھیں- پڑوس میں' ایسے ہی دوسروں کے درمیان' غیر جنسی متعہ / صیغہ معاہدوں کے ذریعہ' فی الواقعہ سارے پڑوس میں' ہر شخص ایک دوسرے کے لئے جائز' (محرم) بن جاتا ہے' (اس طرح) ایک زیادہ پرسکون اور آرام دہ فضا میں 'باہمی عمل' ہوتا ہے اور اخلاقی یا مذہبی غلط روی کے کسی احساس کے بغیر' سب ایک دوسرے سے میل جول رکھتے ہیں-

اسی دوران' آقا جلیلی کی بیوی کیہ' (۱۹۸۱ء میں بیوہ ہو گئی) نے مجھ (مصنفہ) سے ایک غیر جنسی متعہ / صیغہ' اس کے اور میرے پانچ سالہ بھانجے کے درمیان کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ میرے والد کی موجودگی میں' کسی بے چینی کا احساس نہیں کرنا چاہتی تھی' وہ مجھ سے یہ چاہتی تھی کہ میں اپنے بھانجے کے والدین سے اجازت حاصل کرلوں کیونکہ وہ کم عمر تھا اور اپنے والدین کے ساتھ ریاستہائے متحدہ میں رہتا تھا- اس نے اپنی طرف سے مجھے قانونی مختار بنایا- جب ایک مرتبہ' میں نے صیغہ / متعہ کرادیا ہوتا تو پھر میرے والد کیہ کے نانا' خسر کا کردار ادا کرتے- (طنزیہ انداز میں) ہر چند کہ یہ ایک افسانوی بات ہوتی- وہ میرے والد کو ایک عرصے سے جانتی تھی' اور ان کے سامنے' اس نے صحیح طور پر' نقاب / چادر کبھی بھی استعمال نہیں کی اور نہ ہی میرے والد نے کبھی یہ پرواہ کی کہ وہ سختی سے عصمت و عفت کے قواعد کی پابندی کرتی ہے یا نہیں- بہر حال' وہ صیغہ / متعہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے 'اپنے دل کی گہرائیوں میں' یہ پریشانی تھی کہ ایک گناہ کی مرتکب ہو رہی تھی اور ایک غیر جنسی متعہ / صیغہ کے ذریعہ نے نہ صرف' اس کی آدھ کھلی نقاب / چادر رکھنے کی عادت کو جائز کیا بلکہ اسے اخلاقی معقولیت کے ساتھ عمل کرنے کی ایک 'مذہبی- قانونی بنیاد' بھی فراہم کی-

اس کے علاوہ اب اس نے اپنے پڑوسیوں کے لئے ایک اچھی وضاحت حاصل کرلی تھی جو میرے والد کے 'میرے ساتھ' بار بار قم جانے کی بابت متجسس ہو گئے تھے-

متعہ - صیغہ : سفر میں جگہ اور شرکت اخراجات کے لئے

ایک شخص نقاب / چادر کے بوجھ کو کم کرنے اور سفری رفقاء کے سامنے پردے کو نظر انداز کرنے کی خاطر 'ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر سکتا ہے 'ان رفقاء کے سامنے' جو ہم خون رشتہ یا قرابت داری 'بوجہ شادی' کے اجازت شدہ درجے سے باہر واقع ہوئے ہیں- یہ ایک عورت کے لئے بے آرامی ہو گی کہ جب بھی وہ ایک نامحرم مسافر کے سامنے آئے تو وہ عجلت میں ایک طرف ہٹے اور ہر بار نقاب / چادر کو درست کرے- قانونی حدود پر پل / کا راستہ بنانے 'اخلاقی معقولیت کو بر قرار رکھنے اور اخلاقی کشمکش کو طے کرنے کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کیا جاتا ہے- ایسا کرنے کے بعد 'ایک عورت اپنی نقاب / چادر کو ڈھیلا کر سکتی ہے اور مسافر اس کی طرف آسکتے ہیں' جگہ لے سکتے ہیں اور اس لئے 'اسی طرح اخراجات بھی ادا کرتے ہیں-

محترم اور محترمہ کشفی ۱۹۵۷ء میں 'عراق کے ایک طویل سفر پر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے- ان کے دو نو عمر بچے اور محترمہ کشفی کی بیوہ چچی (ان کے والد کے بھائی کی زوجہ)' ان کے ساتھ تھے- مذہبی اعتبار سے 'چچی اور محترم کشفی کے درمیان' ایک ممنوعہ درجہ بندی میں 'رشتہ تھا اور اس لئے سابقہ خاتون کے لئے محترم کشفی کے سامنے نقاب / چادر کی پابندی ضروری تھی- جب تک یہ خاندان' قواعد کو فریب دینے کا راستہ تلاش نہ کرے 'ان کا سفر نہ صرف بے آرامی میں ہو گا بلکہ اخراجات بھی زیادہ ہوں گے یا انہیں ہر قیام گاہ (موٹل) میں دو کمرے محفوظ (ریزرو) کرانے ہوں گے- غیر جنسی صیغہ / متعہ' بذاتِ خود آرام فراہم کرتا ہے اور بامعنی ثقافتی حل بھی پیش کرتا ہے' یہ چچی کو نقاب / چادر - ہٹانے کی مہلت فراہم کرے گا اور وہ کاشف کے اہل خانہ کے ساتھ جگہ اور اخراجات میں شراکت کر سکے گی کسی قسم کا تامل کیئے بغیر 'انہوں

نے چچی اور محترم و محترمہ کشفی کے دو سالہ فرزند کے درمیان' ایک گھنٹے کا غیر جنسی صیغہ / متعہ کیا- ایسا کرنے کے بعد چچی' محترم اور محترمہ کشفی کی افسانوی بہو' بن گئی!

ایک دوسرا واقعہ دیکھئے- جب تقریباً تیس برس قبل' زرین کے شوہر کا انتقال ہوا تو اپنے شوہر کی وصیت کی وجہ سے' وہ اس کی میت کو کربلا' عراق لے جانے اور اسے شیعوں کے تیسرے امام حسینؓ کی زیارت گاہ میں دفن کرنے کی پابند تھی جیسا کہ (ان دنوں) عراق تک کا آزادانہ سفر روز بروز دشوار تر ہوتا جا رہا تھا' تب زرین کے خاندان نے ایک باثر اور دولتمند حاجی کی نیک نامی goodwill کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو زرین کے شوہر کا دوست تھا' اس نے زرین اور اس کی شادی شدہ بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو عراق' ساتھ لے چلنے کی پیش کش کی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حاجی' ان دونوں میں سے کسی کے لئے بھی' محرم / جائز نہیں تھا- اس لئے اس نے اپنے اور زرین کے درمیان' تین ماہ کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کا اہتمام کیا-' یہ مدت زیادہ سے زیادہ' سفر کی مدت کے برابر تھی' اس طرح سے وہ ماں اور بیٹی دونوں کے لئے محرم / جائز ہو گیا-

فنی اعتبار سے' زرین کو اپنے شوہر کی موت پر' چار ماہ کی عدت رکھنا تھی اور اس لئے' وہ اس مدت میں دوبارہ شادی نہیں کر سکتی تھی- ثقافتی اعتبار سے بھی' ایک عورت' یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ وہ سوگ کی حالت میں خود کو ایک نئے رشتے میں مبتلا کر دے- بہر حال' غیر جنسی صیغہ / متعہ نے قانونی اور ثقافتی دونوں رکاوٹوں کو دور کر دیا اور زرین کو اس قابل کر دیا کہ وہ اپنے شوہر کی عراق میں تدفین کا موزوں انتظام کر سکے-(۱۶)- باثر حاجی نے' جو اپنے تجارتی مقاصد کے لئے پہلے ہی ایک پاسپورٹ رکھتا تھا' سخت نقاب / چادر والی زرین کو اپنی حقیقی بیوی کی حیثیت سے اسمگل کر دیا اور ان دونوں نے مل کر' نعش کو عراق ٹرانسپورٹ کیا اور تیسرے امامؑ کے روضے میں دفن کر دیا- اگرچہ تین ماہ کے بعد' زرین کا حاجی سے صیغہ / متعہ ختم ہو گیا مگر عارضی نکاح / شادی کی وجہ سے قائم رشتہ' جو اس کے اور زرین کی بیٹی کے درمیان تھا' غیر متغیر ہی رہا- اگر زرین اور چچی (سابقہ معاملے میں)' اب بھی شادی شدہ ہوتیں تو وہ کسی کے

ساتھ' ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ نہیں کر سکتی تھیں- عمر کے فرق یا ایک غیر جنسی رشتے کے لئے' ایک واضح معاہدے کالحاظ کیئے بغیر' یہ ممکن نہیں تھا-

ایک بالغ مرد اور ایک شادی شدہ عورت کے درمیان' شاید ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کی ممانعت کو سمجھنا مشکل نہیں ہے لیکن ایک شادی شدہ عورت اور دو سالہ لڑکے کے درمیان صیغہ / متعہ کی بابت کیا کہا جائے ؟ (۱۷)- ایک معاملہ میں' ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کے رشتے میں' کیا شے ممکنہ طور پر اندیشہ پیدا کر سکے گی جہاں پر ظاہراً ذکور و اناث کے درمیان' ایک کم سخت رفاقت کے لئے' تمام تر رشتہ بعض جائز درجہ بندیوں سے مشروط ہو ؟

ایک جانبدارانہ جواب' غیر جنسی صیغہ / متعہ کی دو گر فتگی کی نوعیت میں موجود ہے' (یہ کہ) جو عورت کے تغیر قلب کے لمحے کے وقت' ایک جنسی صیغہ / متعہ میں تبدیل ہو سکتا ہے- شاید یہ اس لئے ہے کہ بعض غیر جنسی صیغوں / متعوں میں' زن و شو کے درمیان عمر کا فرق' ارادتاً نا قابلِ عبور بنادیا جاتا ہے' اور اگر نا ممکن نہیں ہے تو ایک جنسی رشتے کی کسی پیچیدگی کو' بے معنی' ظاہر کرنے کے مترادف ضرور ہے- بہر حال' نہایت اہم بات یہ ہے کہ نکاح / شادی کے معاہدے کی صورت میں' اور اسلام کے نزدیک عورتوں کے لئے' کثیر شوہری شادیوں کی ممانعت میں اُس کا جواب موجود ہے- معاہدے کی منطق میں یہ بات مضمر ہے کہ ایک شادی شدہ عورت' اپنے شوہر کی ایک منفرد' بلا شرکت غیر' ایک' جائیداد' ہوتی ہے- اس لئے ان افسانوی اور علامتی رشتوں کے بندھنوں کو جائز بنانے کے لئے مستقل نکاح / شادی کے خطوط کی متابعت کرتے ہوئے' غیر جنسی صیغہ / متعہ کے متعلق قواعد کو ڈھالا گیا ہے- ایک شادی شدہ عورت سے ایک افسانوی غیر جنسی صیغہ / متعہ کو اس لئے خطرہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ علامتی اعتبار سے' یہ بیوی پر شوہر کے حق ملکیت اور منفرد بلا شرکت غیر' کی بنیاد پر' بیوی کی حیثیت سے بیوی کے فرائض سے انحراف ہے اور اس معاملہ میں اُس کے بیج کی خالصیت کے لئے بھی ایک خطرہ لاحق ہو جاتا ہے-

فیصلہ کرنے کی سہولت کے لئے صیغہ / متعہ

ایک نیم خفیہ تنظیم 'بنیاد ازدواج' 'Marriage Foundation' پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں کے دوران' جنوبی تہران میں' ایک چھوٹے سے دفتر سے اپنے امور انجام دے رہی تھی۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے عوامی بن چکی ہے اور شمالی تہران میں' سرکاری طور سے ضبط شدہ ایک عمارت میں کام کر رہی ہے' اس کے فرائض اب بڑھ چکے ہیں' عملہ بہتر ہے اور یہ عمدہ طور پر ایک منظم ادارہ ہے ایسا جیسے مغرب میں 'تاریخ دلانے والی ایجنسیاں' ہوتی ہیں اور یہ موزوں' خواہشمند مردوں اور عورتوں کو رشتہء ازدواج میں لانے کے لئے کام کرتی ہیں۔

قم میں' میرے ایک اطلاع دہندہ' ملا ایکس نے کہا کہ یہ ادارہ ۱۹۷۹ء میں پہلوی حکمرانی کے تختہ الٹنے سے کچھ عرصے قبل' دونوں اقسام کی شادیوں (مستقل اور عارضی نکاح) کے انتظامات کرتی رہی تھی۔ اس نے مجھے اس کا تہران میں' موجودہ پتہ بھی دیا۔ ادارہء بنیادِ ازدواج' دوسروں سے علیحدہ ہے' اس میں مرد و عورت کے لئے مختلف شعبے کام کرتے ہیں۔ عورتوں کا شعبہ' عمارت کے پچھلے حصے میں' ایک چھوٹا اور تاریک کمرہ ہے لیکن مرد' درخواست گزاروں کے لئے جو حصہ وقف کیا گیا ہے' وہ بڑا ہے' کشادہ ہے اور خوبصورتی سے مزین کیا گیا ہے' اور سب سے بڑھ کر یہ کہ' اس حصے میں بیٹھنے والے دھوپ کی مہربان مقدار کا لطف اٹھاتے ہیں۔

عدم تعاون اور فضولیات سے پاک' جامع شخصیت کے دو آدمی انچارج تھے' جیسے ہی انہیں یہ معلوم ہوا کہ میرا (مصنفہ کا) مقصد' ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا نہیں تھا' وہ صیغہ / متعہ نکاحوں کے متعلق' اپنے انتظامات کی خصوصیات پر' صراحت کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے رضامند نہیں تھے لیکن انہوں نے مجھے ایسی شادیوں کے سماجی اور مذہبی فائدے یاد دلانے میں کوئی تاخیر نہیں کی۔ ان میں سے ایک آدمی نے آخری طور پر کہا: عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ مرد' متعہ / عارضی نکاحوں کو طے کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ان واضح درخواستوں میں سے ایک

درخواست کو دیکھنے کی اجازت دی لیکن مجھے 'اسے اپنے پاس رکھنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے غیر جنسی صیغے / متعہ طے کرانے کا اعتراف بھی کیا۔ حقیقت میں یہ ایک 'طریقِ عمل' قرطاس پر چھپا ہوا تھا جسے بلیٹن بورڈ پر 'پن سے چسپاں کر دیا گیا تھا اور بورڈ داخلے پر لٹکا ہوا تھا اور عمارت / دفتر کے ہال کی طرف لے جاتا تھا جو مردانہ اور زنانہ حصوں کو الگ کرتا تھا۔

جب ادارہء 'ازدواجِ بجیاد' کے توسط سے ایک 'انتخاب' مکمل ہو جاتا ہے تب خوش نصیب جوڑے کے درمیان ایک ملاقات کرائی جاتی ہے' چونکہ نقاب / چادر کے تقاضوں کے تحت 'ایک مرد کے لئے 'اپنی 'ہونے والی دلہن' کی شکل وصورت دیکھنے کی ممانعت ہے (۱۸)۔ ایک جوڑے کو فیصلہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے --- بہت زیادہ نمایاں 'مرد کے لئے فیصلہ کرنے کی سہولت --- ادارہء بجیاد ازدواج کے اربابِ اختیار' اس جوڑے کے درمیان چند گھنٹوں کا ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر دیتے ہیں۔ اس طریقے کی بدولت' عورت کو اپنی نقاب / چادر سرکانے کا موقع ملتا ہے اور وہ مرد کو اپنے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کی اجازت دیتی ہے اگر فریقین' ایک دوسرے میں کشش محسوس نہیں کرتے تو وہ جدا ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے موقع کا انتظار کرتے ہیں اور ان کا غیر جنسی صیغہ / متعہ جلد ہی منسوخ ہو جاتا ہے۔ بہر حال' اگر وہ ایک دوسرے سے متفق ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے اپنے اہلِ خاندان کو نکاح / شادی کے اخراجات پر مذاکرات کرنے اور موزوں انتظامات کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس طرح وہ نکاح کے مذاکرات کے روایتی انداز کی پیروی کرتے ہیں۔ بے شک' ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ افراد 'براہ راست 'بجیاد ازدواج' کو حوالہ دیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان کے خاندان' اپنی عزیز اولاد کے لئے ایک موزوں رشتہ حاصل کرنے کے لئے ادارہ بجیاد ازدواج کی امداد حاصل کرتے ہیں۔

عام عقیدے کے مطابق' ادارہء بجیاد ازدواج کا حلقہء انتخاب 'ابتدائی سطح پر مذہبی مرد اور عورتیں ہوتے ہیں۔ میں (مصنفہ) جتنی دیر وہاں رہی' فاؤنڈیشن آنے والے درخواست گزاروں سے' اس عقیدے کی صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ ادارہء بنیاد

ازدواج کی خدمات استعمال کرنے والے بہت سے درخواست گزار' ایک مستقل رشتے کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان میں' وہ چند لوگ بھی ہوتے ہیں جو ایک صیغہ / متعہ (عارضی، نکاح) میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

لوارہ ءبنیادِ ازدواج لور اس کی ہم رشتہ تنظیم 'بنیادِ شہداء' Martyrs Foundation نے ایران۔ عراق جنگ سے واپس آنے والے سپاہیوں یا دوسرے سپاہیوں / آدمیوں کی بیواؤں کے درمیان' دونوں اقسام کی شادیوں کی حوصلہ افزائی کرنے لور سہولتیں فراہم کرنے میں شہرت حاصل کر رکھی ہے (۱۹)۔ سال ۸۳-۱۹۸۲ء کے دوران' شہر کاشان میں یہ پالیسی اہانت آمیز تناسب تک پہنچی جو بنیاد شہداء کے سربراہ کے جبری استعفے تک بلند ہوئی۔ ظاہراً اس نے کئی صیغہ / متعہ عارضی نکاح' خود اپنے لور جنگ سے بیوہ ہونے والی عورتوں کے درمیان کر لئے تھے جبکہ اس کا یہ فرض تھا کہ ان بیواؤں کے لئے' اپنے عملے کے افراد یا دوسرے موزوں پارٹنروں کے درمیان' دوسری شادیوں کا انتظام کرتا۔

فیصلہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کے طور پر' غیر جنسی صیغہ / متعہ 'ادارہ ءبنیاد ازدواج' سے ہی منفرد دیکھا نہیں ہے۔ مقبولِ عام بات یہ ہے کہ زیادہ روایتی' ایرانی خاندان' ایک ممکنہ جوڑے کو اختیار کا کچھ درجہ دیتے ہوئے' اپنے پسندیدہ جوڑے کو دیکھ کر فیصلہ کرنے کے لئے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کو استعمال کرتا ہے' تاہم ایسا کم ہی ہوتا ہے۔

تعاون کے لئے صیغہ - متعہ

بہت زیادہ پیچیدگی لور الجھن میں ڈالنے والے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ جس نے ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے ذرا پہلے کے برسوں میں گہری تحریک پائی' یہ انداز ہے جس میں بہت سی نوجوان تعلیم یافتہ عورتوں نے رضاکارانہ طور پر' نقاب / چادر کو اختیار کرتے ہوئے' مغربی برتری لور غلبے کو مسترد کیا ہے۔ اپنی نقابوں / چادروں

(۲۰) کے نیچے خود کو محفوظ اور نافرمان ہونے پر بھی' اپنے معاشرے کی تشکیلِ نو میں حصہ لینے کی تمنائی تھیں' ان میں سے بہت سی عورتوں نے متعدد انقلابی منصوبوں میں' مردوں کے شانہ بشانہ رضاکارانہ طور پر کام کیا' جیسے نام نہاد تعمیر کے لئے جدوجہد کا منصوبہ' جہادِ زندگی'۔ انقلابی کمیٹیوں کے زیر اہتمام اور قریب تر انتظام کی غرض سے' نوجوان مرد اور عورتوں کو بہت سے اہم اور چھوٹے کاموں میں مدد کرنے کے لئے' بے شمار دیہاتوں میں بھیجا گیا۔ چونکہ ذکور واناث کے درمیان' لازمی قریبی رفاقت اور اس کے نتیجہ میں' رونما ہونے والے اخلاقی مسائل اسی رفاقت سے وابستہ ہوتے ہیں' اس لئے' ان میں سے بہت سے افراد نے یا تو اپنی مرضی سے یا اپنے منتظمین (سپروائزر +ز) کی سفارش سے' اپنے / اپنی ہم جولیوں سے غیر جنسی صیغے / متعہ کر لیئے اور کبھی جنسی صیغہ / متعہ بھی ہو جاتا تھا۔

بے اصولیوں کے پیش نظر' بہت سی عورتوں نے ظاہری طور پر یہ تسلیم کیا کہ جس طرح نقاب / چادر نے عملی یا علامتی طور پر' مرد اور عورتوں کے درمیان (ایک معمولی) رکاوٹ پیدا کی ہے (اور تعاون کرتے ہیں)' اسی طرح وہ دوسرے حالات کے تحت' اپنے قریبی تعاون اور رفاقت کو سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔ نقاب / چادر کو استعمال کرتے ہوئے' وہ عوامی مقامات پر ایک دوسرے کا ہاتھ ہٹانے کے لائق ہو جاتے ہیں جبکہ وہ سرگرمی کے ایک روایتی مردانہ دائرے میں رہا کرتے تھے اور تاریخی اعتبار سے' اس دائرے میں عورتوں کو کام کرنے سے روکا گیا ہے۔

زیارتوں کا صیغہ - متعہ: بالاسرِ آقا

مشہد میں صیغہ / متعہ کی ایک رواج شدہ صورت وہ ہے کہ جسے وہاں کے مقامی لوگ خود' صیغہ ءبالاسر آقا' کے نام سے پکارتے ہیں' جس کے لغوی معنی ہیں: 'آقا کے سرہانے پر صیغہ / متعہ۔' شیعوں کے تقدس مآب آٹھویں امام رضاؑ کا حوالہ دیتے ہوئے کیا جاتا ہے' جو مشہد میں دفن ہیں۔

جب دو خاندان ایک جوڑے کی مستقل شادی کے تمام انتظامات مکمل کر لیتے ہیں' تو وہ اس جوڑے کو روضہ امام کی حدود میں' ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کرنے کی اجازت دیدیتے ہیں' اس سے انہیں امام سے روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی' انہیں کسی حد تک تنہائی بھی ملتی ہے- اس مذہبی رسم کے لئے جوڑے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئے کپڑے پہنیں گے اور اپنے نمائندوں کی معیت میں --- اکثر خاندان کے قریبی ارکان --- اور رشتہ دار' زیارت گاہ کو جاتے ہیں' صرف جوڑا اور اس کے نمائندے' مقبرے میں داخل ہوتے ہیں اور اس علاقے کی طرف بڑھتے ہیں جس طرف کہ امامؑ کا سر مبارک' ہونے کا یقین ہوتا ہے- اندر پہنچنے کے بعد 'جوڑے کے نمائندے' جوڑے / درمیان ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر دیتے ہیں اور پھر اپنے باہر رہ جانے والے رشتہ داروں میں شامل ہونے کے لئے واپس آجاتے ہیں' اور ان کے درمیان مٹھائی اور قندی تقسیم کرتے ہیں- خاندانی روایت پر اعتماد کرتے ہوئے' حقیقی 'نکاح' سے قبل 'زیارتی صیغہ / متعہ چند روز پہلے کر دیا جاتا ہے- 'صیغہ ءبالا سر آقا' کی مدت کے متعلق ابہام کے باوجود' مشہد کے لوگ اسے غیر جنسی صیغہ / متعہ کی ایک جائز صورت قرار دیتے ہیں اور نکاح / شادی کی حقیقی تقریب ہونے تک کی مدت کو (غیر جنسی صیغہ / متعہ کا طے کردہ) وقت سمجھا جاتا ہے-

محترم اور محترمہ بلبائی' مشہد میں میرے (مصنفہ کے) اطلاع دہندوں نے اپنے نکاح / شادی سے تین دن پہلے ایک زیارتی صیغہ / متعہ کیا تھا- اس سے انہیں اپنے والدین سے دعائیں ملنے کے ساتھ' کچھ تنہائی بھی میسر آئی اور اپنے بڑوں کی مسلسل اتالیقی / نگہبانی کے بغیر شاپنگ کے لئے جانے کی آزادی ملی' بالخصوص عورتوں کی نگہبان نگاہوں سے نجات ملی-

یہ غیر جنسی صیغہ / متعہ کی ایک نوع ہے جہاں رشتے کے چاروں طرف ابہام اور کشیدگی پائی جاتی ہے لیکن کشیدگی خاص طور سے ایک طویل المدت زیارتی صیغہ / متعہ کے معاملہ میں زیرِ حجاب آجاتی ہے- اس صورتِ حال میں ایک لڑکے' ایک لڑکی کی نیک نامی کا شدت سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے- جوڑے کے مرتبہ و مقام کے وراثتی

ابہام کے نتیجہ کے اعتبار سے' اور اسی طرح لڑکے کی نیک نامی بھی متاثر ہوتی ہے اور زیارتی صیغہ / متعہ کے ذریعہ خاندان اور کمیونٹی کی توقعات نشو و نما پاتی ہیں- ایک طرف تو جلد- ہونے والا شوہر اور بیوی' ایک برائے نام 'ازدواجی رشتے میں منسلک ہو جاتے ہیں لیکن دوسری طرف 'روایتی توقعات' حقیقی / عملی نکاح سے پہلے' قریب تر جنسی رشتے کی ممانعت کر دیتی ہیں- یہی وجہ ہے کہ بہت سے خاندان' جو صیغہ / متعہ کی اس صورت کو کرتے ہیں' اکثر اس کی مدت بہت مختصر مقرر کرتے ہیں-

صیغہ- متعہ کی نئی تشریحات

عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کی بہت سی ندرت آمیز اور تخیلی تشریحات' میں سے بعض کو 'اسلامی حکومت کے ماہرینِ قوانین و ضوابط نے آگے بڑھایا ہے انقلاب کے جلد ہی بعد 'اسلامی حکومت نے عارضی نکاح / متعہ کو حیاتِ نو عطا کرنے کے لئے ایک وسیع ترمیم کو شروع کیا (متعہ اور صیغہ کی اصطلاحات 'سرکاری طور پر کم ہی استعمال کی جاتی ہیں)- مقصد یہ تھا کہ اس ادارے (متعہ) کی بعض منفی ثقافتی تعبیر و مفاہیم اور اخلاقی رسوائی کی تطہیر' کرنا اور اسے (متعہ) کامل طور پر' نئے منظرنامے سے دوبارہ متعارف کرلیا جائے- اسلامی حکومت نے صیغہ / متعہ بحیثیت عارضی نکاح کی ایک جائز صورت کا دفاع کرنے کی اپنی حکمتِ عملی بدل ڈالی-' اور ایک ترقی پذیر ادارے کی حیثیت سے اور اسلام کے شاندار قوانین میں سے ایک' کی حیثیت سے اس (متعہ) کی حمایت کی- .Mutahhari 1981, 52 بالخصوص جدید معاشرے کی ضروریات کے مطابق موزوں قرار دیا- نہایت اہمیت کی بات یہ ہے کہ یہ مقصد' نوجوان بالغوں تک پہنچتا ہے جو متوسط عمر کی آبادی کے (مفادات کے) خلاف ہے جو روایتی اعتبار سے' صیغہ / متعہ بہت کثرت سے کرتے آرہے ہیں- اب سرکاری طور پر' تیار کی ہوئی کیفیت یہ ہے کہ عارضی نکاح / متعہ کا تصور مفکرِ اسلامی کے نہایت اعلیٰ اور دور بینی کے پہلوؤں میں سے ایک ہے جو جنسیتِ انسانی کی فطرت کی اسلامی تفہیم کو ظاہر کرتا ہے- عارضی

نکاح / متعہ کا تصور ایسی مختلف صورتوں کے ذریعہ عوام کے درمیان بڑے پیانے پر پھیلایا جاتا ہے جیسے مساجد، مذہبی اجتماعات، اسکول + ز، اخبارات، کتب، ریڈیو اور ٹیلی ویژن۔ اسلامی حکومت متعہ کی مقبولیت کے لئے مدارس میں وظائف دے رہی ہے اور آزاد جنسی تعلقات Sex - free کے زوال پذیر، مغربی طریقے پر، عوام کو متعہ کی برتری کی تعلیم دے رہی ہے۔

ذیل کی چار اقسام کی بابت 'اولین' آزمائشی شادی' کو آیت اللہ مطہری Aya-tollah Mutahhari 1974, 1981. نے بہترین انداز میں بیان کیا ہے جو پہلوی حکمرانی کے تختہ الٹنے سے قبل کے انتہائی اعلیٰ انقلابی نظریہ سازوں میں سے ایک تھے اور اسی وقت سے اس نظریے کی نہایت گرم جوشی سے وکالت کی جارہی ہے۔ صیغہ / متعہ کی صورت کے لئے عقلی استدلال اور طریق کار، ایران کے ہائی اسکولوں کی مذہبی نصابی کتب میں شائع کیا جاتا ہے۔ Bahunar 1981, 37-42 اور طلبا کو دسویں گریڈ سے اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دوم: قم میں ایک ملا اطلاع دہندہ نے مجھ سے دوسری قسم (گروپ صیغہ / متعہ) بیان کی اور دوسری دو اقسام (متعہ / صیغہ ء کفارہ اور متعہ / صیغہ برائے تعزیر) سے عوام کو آگاہی حاصل ہے جن میں زیادہ تر افواہ سازی اور تنازعہ گیری شامل ہے۔

آزمائشی شادی : ازدواجِ آزمائش

پہلوی حکمرانی کے دوران، آیت اللہ مطہری، ایک شدید تنقیدی ذہن کے مالک اور بااثر آیت اللہ حضرات میں سے ایک تھے جنہوں نے عارضی نکاح / متعہ کی بابت ایک مخالفتہ مضمون پر شدید اعتراض کیا جو ۱۹۶۰ء کے عشرے کے بعد کے برسوں کے دوران، ایک ایرانی ہفت روزہ جریدے میں طبع ہوا تھا۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بابت، اپنے ایک مضمون میں مطہری یہ استدلال کرتے ہیں:

,ہمارے جدید دور میں نمایاں خصوصیت' فطری سن بلوغت اور معاشرتی پختگی کے درمیان' وقفہء وقت کو طول دینا ہے جب ایک فرد' ایک خاندان کو قائم کرنے کا اہل بن جاتا ہے ---- کیا نوجوان عارضی رہبانیت کی ایک مدت سے گزرنے کے لئے تیار ہیں اور خود کو اس وقت تک' جامد سادگی کے تناؤ کے تحت رکھیں گے کہ جب ایک مستقل شادی کا موقع میسر آئے ؟ فرض کرو کہ ایک نوجوان (شخص)' عارضی رہبانیت سے گزرنے کے لئے تیار ہے' کیا فطرت nature خوفناک اور خطرناک نفسیاتی سزاؤں کی تشکیل سے پہلے' الوداع کہنے کے لئے مستعد ہوگی ؟ جو جبلی جنسی سرگرمی سے اجتناب (پرہیز) کے نتیجہ میں پائے جاتے ہیں اور جو طبِ نفس کے ماہرین' اب دریافت کررہے ہیں- (بنیادی مخرج سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا- مصنفہ)

Mutahhari : translated from 1981, 52-53-- the Researcher.

اس کے بعد انہوں نے تجویز کیا کہ نوجوانوں کے لئے صرف حق انتخاب کھلا ہے (۲۲)- یا تو وہ 'جنسی اشتمالیت' Sexual Communism کے زوال پذیر مغربی راستے کی پیروی کریں' (اور) اس معاملہ میں 'ہم نے نوجوان مرد اور نوجوان عورتوں کو برابر کی آزادی دے رکھی ہے' اور اس طرح سے 'انسانی حقوق کے منشور کی روح کو تسکین دیدی ہے-' یا پھر وہ 'مقررہ مدت کی شادی' (یعنی متعہ) کے جائز راستے کو قبول کریں اور اس طرح سے 'وادیٔ جہنم میں چھلانگ لگانے' کو نظر انداز کریں- اس بیان کی مطابقت کی روشنی میں' اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا : 'اصول کے تحت یہ ممکن ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت' جو مستقل طور پر شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں ایک دوسرے کو اچھی طرح جاننے کا موقع ہی نہیں ملا ہو' ایک تجربے کے طور پر' ایک مقررہ مدت کے لئے' عارضی طور سے نکاح / شادی کر سکتے ہیں- اگر وہ ایک دوسرے پر' پوری طرح اعتماد رکھتے ہوں اور مطمئن ہوں تو وہ اس عارضی نکاح' (شادی) کو مستقل حیثیت دے سکتے ہیں بصورتِ دیگر وہ ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں--Mutah

hari 1981, see also Bihishti ca. 1980: 331- 32

بلاشبہ' یہ عارضی نکاح (متعہ) کے لوارے کا ایک ذہانت آمیز مطالعہ ہے' اگرچہ ثقافتی اعتبار سے یہ قابل اعتراض ہے' بالخصوص ایرانی معاشرے میں' مظہر دوشیزگی کی عملی لور علامتی اہمیت کے پیش نظر قابل اعتراض ہے- آیت اللہ مطہری سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے' ڈاکٹر باہنر مرحوم (ایرانی وزیر اعظم ۱۹۸۱ء) لور گل زادہ غفوری (ایرانی مجلس کے ایک نمائندہ) نے' بہر حال' آیت اللہ مطہری کی غیر رواجی سفارشات کو ایک کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے ایرانی ہائی اسکولوں کے طلباء کے لئے مرتب کی ہے- ایرانی معاشرے میں' دوشیزگی کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے' انہوں نے ثقافتی اعتبار سے کام و دہن کو زیادہ گوارا تجویز دی ہے جو بہر حال ایک زیادہ مبہم نعم البدل ہے' یہ ایک ایسی تجویز ہے جو حسنِ عمل کے لئے زیادہ جگہ چھوڑتی ہے' عارضی نکاح (متعہ) کی یہ صورت' جو جنسی قربت کے ایک مخصوص درجے کی مہلت فراہم کرتی ہے' مباشرت (جنسی اختلاط) کو لازماً شامل نہیں کرتی ہے اس لئے نظری طور پر' اس سے نوجوان کنواری عورتوں کو خطرہ محسوس کرنے کی ضرورت نہیں- یہ دونوں مصنفین تجویز کرتے ہیں کہ ایک مرد لور ایک عورت اس قسم کی شادی (صیغہ / متعہ) پر متفق ہو سکتے ہیں تاکہ ان کی جنسی مسرت محدود رہے- مثال کے طور پر' یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ جنسی مباشرت نہیں کریں گے لور مرد کو ایسے معاہدے کی شرائط کا احترام کرنا ہے- اس لئے' ایسا عارضی نکاح (شادی)' جہاں قبل از وقت جنسی مباشرت نہ کرنے پر اتفاق کیا گیا ہو' اس وعدے (معاہدے) کی مدت کے دوران' ایک دلچسپ تجربہ ہو سکتا ہے- حقیقت میں' یہ ایک آزمائشی شادی یا 'ازدواجِ آزمائش' ہو سکتی ہے- یہ ممکنہ 'آئندہ (ہونے والے) زن و شو کے لئے گناہ یا قصور کے احساسات کے بغیر' ایک دوسرے کو جاننے لور سمجھنے کا راستہ ہو سکتا ہے-

Bahunar et al 1981, 40; see also Sani'i 1967; Alavi 1974; Hakim 1971.

دیکھنے کے لئے یہ باقی رہے گا کہ نوجوان مرد لور نوجوان عورتیں' یہاں پیش

کردہ ہدایات کی اعلانیہ یا خفیہ طور پر' کس حد تک پیروی کرتے ہیں- بہر حال' اس حقیقت کی بنیاد پر' ایک مثبت جوابی عمل کا استخراج کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی حکومت نے واقعتاً ہائی اسکولوں کے کتب خاتون سے اپنی ہی کتاب manual کو ذہنوں میں تازہ کیا ہے- ۱۹۸۴ء تک' جب میں (مصنفہ) دوبارہ ایران گئی تو مذہبی نصابی کتاب کو ایک نئی کتاب میں تبدیل کیا جاچکا تھا- بہر حال' عارضی نکاح / متعہ کا آئیڈیا' اب تک نہایت زندہ ہے' بالخصوص ایران- عراق جنگ کے دوران ذکور- آبادی کے تیز تر خاتمے اور اس کے نتیجے میں برپا ہونے والے 'مرد و عورت کے عدم توازن' کے سبب سے متعہ / عارضی نکاح کا تصور زندہ ہے (۲۳)-

حالانکہ 'ایک آزمائشی شادی کی صورت کی حیثیت سے صیغہ / متعہ کو مقبولِ عام بنانے کی کوشش' ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد سے' رسمی طور پر تسلیم کی گئی ہے- ایرانی سیاسی اور مذہبی ڈھانچوں میں' اس اچانک تبدیلی سے پہلے اسے (متعہ کو) 'آزمائشی شادی' کی حیثیت سے سمجھا گیا- اعلیٰ ترین مذہبی شخصیات میں سے ایک 'حجتہ الاسلام اور ایک کالج پروفیسر' جن کا میں (مصنفہ نے) تہران میں انٹرویو کیا' انہوں نے پہلوی حکمرانی کے آخری چند برسوں میں' متعہ / عارضی شادی کے آئیڈیا کو فروغ دینے میں' اپنے خود کے کردار کو بیان کیا- ان کے خیالات ideas' باب (۶) میں بیان کیئے گئے ہیں-

گروپ صیغہ - متعہ

ایک برجستہ 'برتر قدر کے ساتھ 'گروپ صیغہ / متعہ' ظاہر میں جنسی اور غیر جنسی صیغہ / متعہ کی آمیزش ہے- ایک انٹرویو' جو میں نے قم میں ایک ملا اطلاع دہندہ سے کیا تھا' اس نے صیغہ / متعہ کی اس قسم کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا- ایک گروپ صیغہ / متعہ' ایک عورت اور چند ایک مردوں کے درمیان کیا جاسکتا ہے- اندازے کے مطابق' یہ سلسلہ وار' لیکن چند گھنٹوں کی درمیانی مدت کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے (۲۴)-

ملا ایکس کے تہران کے سفروں میں سے ایک سفر (۱۹۸۱ء کے ستمبر میں کسی وقت) ہوا- ایک اجتماع میں 'نوجوان آدمیوں کے ایک گروپ سے اس کا سامنا ہوا- ان نوجوانوں نے ملا کو چھیڑنا شروع کیا جو شاید اپنے مذہبی لبادے کی وجہ سے 'انہیں اسلامی قانون اور نظریہء حیات کا نمائندہ اور اس موضوع پر ایک با اختیار ہستی ہونے کی حیثیت سے نظر آیا- انہوں نے دعویٰ کرتے ہوئے' ملا کو چیلنج کیا کہ اسلام نے انسانی مسرت کو محدود کیا ہے اور اس میں مسرت کے لئے کوئی گنجائش نہیں- مثال کے طور پر 'کثیر - جنسِ مخالف کی طرف رجحان (کثیر تعداد مردوں کا ایک عورت کی طرف اور کثیر تعداد عورتوں کا ایک مرد کی طرف رجحان) کے رشتے پر پابندی ہے- مثال کے طور پر' چار مرد اور ایک عورت کے درمیان رشتوں کی ممانعت ہے-

ملا ایکس' مجھ (مصنفہ) پر یہ ثابت کرنے کے خواہشمند تھے کہ اسلام' ہر چیلنج دینے والوں کو' قابلِ ادراک' معاصرانہ مسئلے کا جواب رکھتا ہے- ملا نے وضاحت کی: 'میں نے انہیں (ان نوجوانوں کو) بتایا کہ ایک اسلامی ضابطہء کار (فریم ورک) کے درمیان ایسا بہت آسانی سے ہو سکتا ہے- حقیقت میں 'ایسا' .نے کے لئے ایک اسلامی طریقہ موجود ہے-' جیسے وہ ابتدائی مصائب کے لئے مجھے (مصنفہ کو) کوئی بدل پیش کر رہا ہو- مجھے (مصنفہ کو) مخاطب کرتے ہوئے اس نے خطیبانہ انداز میں کہا: 'اگر آپ اپنے اعمال کو اسلام کے مطابق' عمل اشتراک کر لیں تو آپ جلد ہی اسلام کو حاصل کر لیں گے'- اس کے بعد ملا ایکس نے حسب ذیل طریق کار بیان کیا: 'میں نے انہیں بتایا اگر آپ سب میں سے ایک' ایک عورت سے صیغہ / متعہ کرتا ہے اور ایک غیر جنسی قسم (کے صیغہ / متعہ) سے اتفاق کرتا ہے تو پھر آپ اس کی صحبت کا لطف' جب تک چاہیں' اٹھاتے رہیں (گے)' مگر اس دوران' دخول / مباشرت جنسی نہیں ہونی چاہیئے' جیسا کہ ایک ایسے معاملہ میں یہ عورت 'عدت' رکھنے کی پابند نہیں ہوتی اور جب صیغہ / متعہ کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو وہ فوراً ہی دوبارہ شادی کر سکتی ہے- اس کے بعد' دوسرا آدمی اس سے غیر جنسی صیغہ / متعہ کر سکتا ہے اور اس کی صحبت کا لطف اٹھا سکتا ہے' لیکن اس بار پھر جنسی مباشرت نہیں ہونی چاہیئے- پھر تیسرا اور چوتھا آدمی' اسی

طریقہ کار کو دھرا سکتا ہے'۔ آخر میں' ملا نے کہا: 'میں نے انہیں بتایا کہ آپ اپنے درمیان ایک قرعہ نکالیں۔ کامیاب وہی ہے جو جیت جاتا ہے' تب وہ (عارضی) شادی میں' اس عورت سے خلوت صحیحہ کر سکتا ہے مگر اس آدمی (مباشرت کرنے والے) کو آخری فرد ہونا چاہئے کیونکہ اس مرتبہ عورت کو دخول / جنسی مباشرت کے بعد عدت رکھنا ہوگی'۔

اگرچہ صیغہ / متعہ کی اس قسم کی وضاحت' شاید رواج کی سب سے زیادہ نادر تشریح ہے حالانکہ صیغہ / متعہ کی یہ صورت' متعہ کو برقرار رکھنے کے اسی انداز کی پیروی ہے۔ جب عنوان content کی برجستگی' ایک کم ڈرامائی صورت مگر یکساں صورت حال میں موجود ہوتی ہے' تب یافتہ بادی Yaftabadi 1974 ان مرد و عورت' فلمی اداکاروں کو ہدایت کرتا ہے جنہیں پیار و محبت کے مناظر میں ظاہر ہونا پڑتا ہے'۔ جو اداکار جنسی جبلت کو مشتعل کرتے ہیں' انہیں ایک معاہدہ صیغہ / متعہ کرنا چاہئے۔ مصنف (یافتہ بادی) استدلال کرتا ہے کہ ایسا کرنے سے' یہ اداکار شروع سے آخر تک' فلم کی فلم بندی کے دوران ایک دوسرے کے لئے محرم (جائز) ہو سکتے ہیں اور اگر وہ پسند کریں تو دوسرے اوقات میں' دوسری باتیں (یعنی جنسی مباشرت) کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ حق حاصل ہے اور یہ ناجائز یا غیر قانونی نہیں ہے۔ Yaftabadi 1974, 163.

متعہ - صیغہ ء کفارہ

(زناکاری سے) پاک صاف کرنے 'پاک سازی' کے اولین اقدامات میں سے ایک اقدام کی حیثیت سے' مغربی 'زوال پذیری' کے ایران میں' انقلابی اسلامی حکومت نے تہران میں' سرخ بستی کے علاقہ 'شہر نو' (علاقہ ء قحبہ گری) میں بلڈوزر چلا کر' اسے میدان بنا دیا۔ پیشہ ور عورتوں کو گرفتار کیا' جیل بھیجا اور اس بدنام علاقے کی بعض عورتوں کو تختہ ء دار پر بھی کھینچا۔ بہر حال' بہت سی دوسری عورتوں کو بحالی اور پاکیزگی (پاک سازی) کے لئے' شمالی تہران میں' بحق سرکار ضبط شدہ ایک بڑی عمارت میں لے

جلایا گیا' اس مفروضے پر کہ مالیاتی ضرورت' عصمت فروشی کے پس پردہ مجرم ہے'
یہاں ایک بحالیاتی مرکز ہے جو (سابقہ) عصمت فروش عورتوں کو کمرہ اور کھانا فراہم
کرتا ہے اور اس کے بدلہ میں مرکز میں ان سے گھریلو امور مثلاً کپڑوں کی دھلائی'
استری' سلائی اور ایسے ہی کاموں کی انجام دہی میں مدد کی توقع رکھتا ہے۔ اجازت کے
بغیر 'حدودِ مرکز سے باہر جانے کی ممانعت ہے۔ بہر حال' یہ عورتیں' انقلابی محافظوں
کی مستقل نگرانی اور پاسبانی میں رہتی ہیں۔ ان کے لئے یہ امید کی جاتی ہے کہ ان کی بحالی
وپاکیزگی' پیداواری محنت کے ذریعہ ہو سکے گی۔ ان افراد کی طرف سے بے شمار روپیہ
پیسہ آیا جو انقلاب کے ذریعہ' پیدا ہونے والے احساسات اور نفسیاتی پاکیزگی کے تحت'
انقلابی پروگراموں میں امداد کرنا چاہتے تھے۔ میرے (مصنفہ کے) دو اطلاع دہندوں
نے مجھے (مصنفہ کو) راز ظاہر نہ کرنے کی یقین دہانی پر بتایا کہ انھوں نے بڑی بڑی
رقمیں بطور عطیہ اس بحالیاتی مرکز کے لئے دی ہیں' اس امید پر کہ 'معاشرہ میں گری
ہوئی عورتوں' کی زندگی میں تبدیلی برپا ہوگی اور ایک بہتر زندگی کا آغاز ہوگا۔

حالانکہ لازمی کار بحالیات کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ مکمل ہوگی اور
(گناہوں کا) کفارہ ادا ہوگا کہ جب ایک عورت کسی انقلابی محافظ یا ایران۔ عراق جنگ
سے واپس آنے والے' ایک سپاہی کی صیغہ / متعہ زوجہ بن جائے گی۔ ایک استعارہ کی
زبان' جو اگرچہ دقیق نہیں ہے: 'آبِ توبہ رفتن' (توبہ / کفارہ کے ذریعہ دھویا گیا) کے
مطابق ہے۔ بہر حال بعض عورتیں' مبینہ طور پر نجات کے لئے اس راستے کو پسند کرتی
ہیں۔ بہت سی دوسری عورتوں کو کثرت سے متعہ / صیغہ شادیوں میں دھکیل دیا گیا جو
ان کے لئے نہایت ناپسندیدہ تھا۔ عام طور سے یہ صیغہ / متعہ شادیاں' (عارضی اور)
مختصر مدت کی ہوتی ہیں اور عورت کی مدتِ انتظار گزرنے پر' ایسے انتظامات کیئے جاتے
ہیں کہ وہ ایک دوسرے انقلابی محافظ یا ایک دوسرے واپس آئے ہوئے سپاہی سے ایک
دوسری مختصر مدت کا متعہ / صیغہ کرسکیں۔

صیغہ - متعہ برائے تعزیر

جیسے ہی نو قائم شدہ اسلامی حکومت لور حزبِ اختلاف کے درمیان' صریح طور پر دھڑا بندی ہو گئی تو حزبِ اختلاف کی بڑے پیمانے پر 'صفائی' شروع کر دی گئی- چونکہ ان گرفتار ہونے والوں لور جیل بھیجے جانے والوں میں بہت سے افراد' (۱۴ سے ۱۹ سال کی عمر کی) نوخیز لڑکیاں تھیں لور انہیں تختۂ دار پر چڑھانے والے پریشان کن خطرناک صورتِ حال سے دوچار تھے کہ اگر ان نوجوان لڑکیوں کو کنوار پن کی حالت میں تختۂ دار پر کھینچ دیا گیا تو مذہبی عقائد کے مطابق' وہ جنت میں جائیں گی' یہ یقین کیا جاتا ہے اس لئے' پھانسی کے پھندے سے پہلے' ان دوشیزاؤں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے جیل کے آقاؤں کی صیغہ / متعہ زوجہ بنیں- Musavi- Isfahani ca 1985, 199; Women's Commission 1982, 3; Amnesty International 1986.

اسلامی قانون کی مقررہ تعلیم کے مطابق' ایک معاہدہ نکاح کے جائز ہونے کے لئے دونوں فریقین کی مرضی لازمی ہوتی ہے حالانکہ قانونی اعتبار سے' پختہ عمر کی کسی شیعہ عورت کو عارضی یا مستقل نکاح / شادی کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا مگر مخصوص حالات میں' اس شق کو فریب دیا جاسکتا ہے- غلام / لونڈی کی ملکیت کے سلسلہ میں' آقا کو اس کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے' ایک معاہدہ نکاح کرنے کا حق لور اختیار ہے' خواہ آقا مرد ہو یا عورت- دوسری اقسام' قیدیوں لور غیر مسلموں / بت پرستوں لور کافروں کی ہے- چونکہ جن بہت سی عورتوں کو پھانسی دی گئی" ان کے خلاف "زمین پر بگاڑ / کرپشن' پھیلانے لور کافر' ہونے کا الزام تھا' اس لئے انہیں ریاست / اسٹیٹ کی تولیت / وارڈ میں تصور کیا گیا' اگرچہ انہیں قانونی طور پر' صیغہ / متعہ (عارضی نکاح) کرنے پر' مجبور کیا جاسکتا تھا- ان نوجوان دوشیزاؤں کو حسن و تازگی سے محروم کرنے کا مقصد صرف یہ نہیں تھا کہ انہیں طبعی لور نفسیاتی طور پر رسوا کیا جائے بلکہ انہیں آسانی جنت میں جانے سے روکنا تھا-

بحث : گفتگو

میں نے متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے بہت سے طریقوں میں سے چند کو بیان کیا ہے جو ایران کے لوگ سمجھتے ہیں۔ ایران میں روزمرہ زندگی میں 'وہ طور طریقے' جن سے یہ ادارہ عملی طور پر' اپنے وظائف انجام دیتا ہے اور وہ مختلف طریقے' جو شیعہ اسلامی نظریہء حیات نے 'اس کی صداقت ثابت کرنے' معیارِ عقل پر اور اخلاقی اعتبار سے درست ثابت کرنے کے لئے نافذ کیئے اور ان میں شیعہ اسلام میں اکثر متصادم اعمال' عقائد اور تشریحات شامل ہیں۔ شیعہ اسلام میں' نظریاتی طور پر' متعہ / عارضی نکاح کے قانون کی ظاہری صراحت' اکثر اپنی ساخت اور اپنے معانی میں' ابہامات پر دوگرفتگیوں' ambivalences پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ قانون کی عدم تغیرپذیری کے یقین نے' خلافِ قیاس پر معنی ابہامات کی ایک متحرک اور زندگی آمیز دنیا کی حرکت کا آغاز کیا ہے جو تاریخی طور پر ابھر کر آئی ہے اور وہ ایک طرف' بہت سے ایرانیوں کو نظریاتی عقائد کے بے ترتیب' قطعہ آراضی میں سے اپنا راستہ بنانے کے قابل بناتی ہے اور دوسری طرف' روزمرہ زندگی کے ٹھوس حقائق سے نبرد آزما ہونے کے لائق بناتی ہے۔ ایسے تذبذب میں' وہ قانون کی پابندی کے عہد کا رجحان رکھتے ہیں اور قانون کے مندرجات پر برجستہ عمل کرتے ہیں۔ جب تک لوگ صورت form کو برقرار رکھتے ہیں' یا ایسا کرنے کا تاثر دیتے ہیں' تو وہ اسالیبِ عمل کے ایک وسیع سلسلے کے جائز ہونے کی سند دیتے ہیں' وہ اس طرح' مذہبی رہبر اور ادارے' متعہ / عارضی نکاح کی مخالفانہ تشریحات کے لئے' اپنے دلائل کو ان ہی مقررہ مذہبی حدود کے اندر رہتے ہوئے بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی قانون کے وراثتی ابہامات میں مفید اضافے کرتے ہیں۔

صیغہ / متعہ کی مختلف اقسام کو بیان کرتے ہوئے' میرے (مصنفہ کے) سامنے چار مقاصد تھے۔ اول' میں (مصنفہ) نے ہم عصر شیعہ۔ ایرانی ثقافت میں تصور نکاح کی پیچیدگی کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس سیاق و سباق میں نکاح / شادی بذاتِ خود' قابل نفرت عالمی انتسابات کے درمیان خوشی مستعار نہیں دیتا ہے۔ مثال

کے طور پر 'بچوں کی حلال زادگی'- بہر حال یہ اس ادارے کے ساتھ 'کہیں بھی بعض خصوصیات میں شریک رہتا ہے- اس کی ظاہری نظریاتی و قانونی شدت اور سخت گیری کے باوجود 'اس (نکاح) کی صورت form' مواد اور معانی کے متعلق مرد اور عورتیں' مستقل تبادلہ ء خیال اور گفتگو کرتے رہتے ہیں اور اس کی نئی تشریحات کرتے رہتے ہیں اور صنفِ مخالف کے ارکان کے ساتھ 'عملی یا علامتی رشتے قائم کرنے کے معاشرتی اور اخلاقی اعتبار سے' قابل قبول ذرائع تلاش کر لیتے ہیں خالانکہ صیغہ / متعہ کا سرکاری طور پر بیان کردہ مقصد 'اس وقت یہی ہے کہ ایک متحرک 'کثیر معنویت کا معاشرتی ادارہ ابھرا ہے- قیاساً جس نے جامد اور ناقابل تغیر حدود کے اندر لچک کی گنجائش رکھی ہے- اس کی تنوعات 'مسلسل کشادکاریں اور اس کی تعریف 'مستقل طور پر' ماہرین کے ذریعہ تبدیل ہوتی رہتی ہے جو اس (متعہ) کے قواعد و ضوابط کی تشریح' ان لوگوں کی طرح کرتے ہیں جو اس کو استعمال کرتے ہیں-

یہ امر اس حقیقت سے آشکار کیا گیا ہے کہ شیعہ عالمی نقطہ ء نگاہ میں 'جنس برائے مسرت'--- مردانہ جنسی مسرت --- ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن اصناف (مرد و عورت) کے درمیان 'اخلاقیات اور مسلمہ ضابطے کے مطابق' تعلقات صرف اس وقت ممکن ہوتے ہیں کہ اگر انہیں قرابت و ہم نسبی یا نکاح سے قائم رشتے کے بعض مقررہ درجات کی حد تک' محدود رکھا جائے- اس طرح سے صیغہ / متعہ کی نہایت اہم اور ثقافتی معنی آمیزی' اس کی جنسی اور غیر جنسی دونوں صورتوں میں 'کہ یہ 'نکاح' Marriage کی حیثیت سے 'ذکور و اناث (مرد و عورت) کے بہت سے متنوع رشتوں کی طرح ہے تاکہ وہ جنسی دوری segrigation کی حدود کو قانونی طور سے پار کر سکیں اور وہ اخلاقی الجھن' قصور و خطا اور نقاب / چادر کی حقیقی یا علامتی رکاوٹوں کی بارہا مزاحمتوں سے 'آزادانہ طور پر' ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کر سکیں-

میں (مصنفہ) نے ایران میں 'مرد و عورت کے درمیان جنسی دوری کی مثالی اثر انگیز قوت کی اہمیت بیان کرنے کی جستجو کی ہے اور ذکور و اناث کی روزمرہ سرگرمیوں کی تشکیل پذیری اور مقاصد کی از سر نو ترتیب کی اہمیت کو بیان کیا ہے- عارضی نکاح

ر متعہ کی صورت میں پائے جانے والے ابہامات اور معانی کی کثرت' جو یہ (متعہ) دوسروں تک پہنچاتا ہے جو زندگی کے ہر شعبے کے افراد کے لئے یہ ممکن بناتا ہے کہ وہ اس (متعہ) ادارے کی مقدارِ معلوم (کامل) سلیقے سے برتتے ہیں اور اس دوران وہ قانونی اور مذہبی متعینہ حدود کے درمیان بھی رہتے ہیں۔ وہ بعض ثقافتی تصورات Cul-tural Ideals کے مطابق' اپنے ظاہر رویے کو تبدیل کر لیتے ہیں اور اس دوران وہ ان ہی تصورات سے کنارہ کر لیتے ہیں۔

مزید یہ کہ میں نے یہ مظاہرہ کرنے کی جستجو اور سعی کی ہے کہ نقاب / چادر کی پابندیوں کے ساتھ اور اصناف (مرد و عورت) کی دوری کے قانون کی ظاہری' ٹھوس (بے لچک) حالت کے باوجود' خود ایرانیوں کے نقطہء نگاہ سے جائزہ لینے کی صورت میں 'ایسے پندو نصائح میں جو اگرچہ علامتی طور پر' معنی آفریں اور معنی آمیز ہوتے ہیں اور غیر متغیر اور غیر متبدل ہونے سے بہت دور' ہوتے ہیں' اس کے باوصف وہ (پندو نصائح) بیان کردہ عقیدے کے برعکس ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب مسلم معاشروں کے عظیم تر حوالوں کے درمیان دیکھا جائے تو یہ پابندیاں' حقائق و حالات کے معانی کو پر اثر بناتی ہیں'۔ جب اس سلسلہ میں' سبب سے نتیجے کی طرف استدلال کیا جاتا ہے' جس سے مشرقِ وسطےٰ کی اقوام اور ثقافتوں کی زندگی اور رویوں کا تعین کرنے میں ایک مفروضہ قائم ہوتا ہے' جو مشرقِ وسطےٰ میں نقاب / چادر کے ادارے اور جنسی دوری کے رجحان کے تصور کو جامہء حقیقت عطا کرتا ہے اور یہ (نتائج) اس علاقے میں' مرد و عورت کے رشتوں کے بگڑے ہوئے اور دقیانوسی اقوال (پندو نصائح) کی طرف لازماً رہبری کرتے ہیں۔ دوسری طرف' کیونکہ ان (مسلم) معاشروں میں' جب بعض عورتیں زیادہ دیر تک نقاب / چادر زیب تن نہیں کرتیں تو اس کے لازمی معنی یہ نہیں ہوتے کہ نقاب / چادر (پردہ)' کی اہمیت اور حسنِ ترتیب کو فراموش کر دیا گیا ہے جیسا کہ ایران میں ہے' جیسے مشرقِ وسطےٰ کے ممالک کی طرح' ذکور و اناث کے رشتوں پر تبصرہ کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم 'تصور سازی کی زبانوں' Conceptual Languages کی دریافت کریں کہ جن کے ذریعہ ذکور و اناث کے اختلافات اور امتیازات کو تسلیم کیا جاتا ہے اور جو ایک ثقافتی متعینہ' معاشرتی حوالے میں واقع ہوتے

ہیں' جیسا کہ میں (مصنفہ) نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نکاح / شادی کے معاہدے 'ایک ایسی زبانِ تصور سازی فراہم کرتے ہیں-

آخر میں یہ دیکھنا باقی رہ جاتا ہے کہ اسلامی حکومت کے رجحان میں حالیہ تبدیلیوں کے نتائج کیا رہے ہیں' مثلاً یہ کہ جنسیت Sexuality اصناف (مرد و عورت) کی باہمی شراکت و رفاقت 'اور صیغہ / متعہ (بالخصوص نوجوانوں کے لئے ایک آزمائشی نکاح / شادی کی ایک صورت form کی حیثیت سے حمایت کے ساتھ)' ایسے لوگوں کے لئے ہیں جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو چکے ہیں اور عارضی نکاح / متعہ کے تصور اور استعمالات سے (خوبی) آگاہ ہیں-

---

مختصر تشریحات

۴-ابہام کی قوت

متعہ: عارضی نکاح کے مرکزی موضوع کی بابت ثقافتی بر جستگی

(۱) نام نہاد 'دودھ / خون شریک رشتہ داری' محرم / نامحرم رشتوں کو پیدا کرنے کا 'ایک دوسرا قانونی اور ثقافتی ذریعہ ہے تاہم یہ حد اس باب کی وسعت کے باہر ہے۔ See Hilli S1, 458- 72; Khomeini 1977, P# 2464- 97

(۲) دیکھو باب ۳ میں نوٹ ۲۰-

(۳) حالانکہ حدیث میں مخصوص و مقرر نہیں کیا گیا ہے' یہ مفہوم لیا گیا ہے کہ یہ عورتیں شادی شدہ نہیں تھیں-

(۴) یہ دو قاجر بادشاہ 'اپنے حرم میں مستقل اور عارضی نکاحوں کی کثرت تعداد کے لئے خاص طور سے مشہور -- یا بدنام -- ہیں- فتح علی اور نصیر الدین کی بیویوں کی ایک جزوی فہرست میں' آزاد نے ۱۶۰ اور ۴۳-اسماء علی الترتیب درج کئے ہیں-.Azad' 1983, 393- 400- تاہم نصیر الدین کی بیٹی' تاج السلطنہ کا دعویٰ

ہے کہ اس کے باپ کی تقریباً ۸۰ بیویاں مستقل، عارضی اور لونڈیاں تھیں ــــــ
Azad: 1983, 14.

(۵) موریر Morier نے حاجی بابا کا جو بیان لکھا ہے، جو شاید ایک پیشہ ور جوڑا ملانے والے Match- maker کا ایک مضحکہ خیز خاکہ ہے، یہاں حوالے کے لئے بر محل دیا جاتا ہے 'ایک نو آمدہ شخص کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے' وہ کہتا ہے کہ حاکم کی بیوہ' تین میں سب سے زیادہ موٹی تھی اور اس لئے میں (حاجی بابا) نے کسی جھجک کے بغیر' اس کو عثمان کے لئے تجویز کیا جس نے فوراً ہی میری پیش کش کو اہمیت دی۔ اس عورت کے مزاج کی درشتی کو نرم کرنے میں' اس کی دو ابروؤں کو ملانے میں اور اس عورت کے ایک عام بیان کا اظہار کرنے میں' اسے عثمان کے مذاق کے مطابق قرار دیا اور اس کے پسندیدہ دولھا کو اس کے لئے ایک اچھی اور پسندیدہ زوجہ دینے میں کامیاب ہوا۔

(۶) سر آرنلڈ ولسن Sir Arnold Wilson مذکورہ عورت کا مذہبی پس منظر مختص نہیں کرتا ہے۔ قانونی طور پر' شیعہ عورتوں کو غیر مسلم مردوں سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے خواہ یہ عارضی نکاح (متعہ) ہو یا مستقل نکاح (شادی)۔'

(۷) Love and Marriage in Persia / فارس میں محبت اور شادی' (۱۸۶۲ء) میں عارضی نکاح کی بابت مطلع کرتے ہوئے' ایک گمنام مصنف دعویٰ کرتا ہے کہ 'ایک مختصر مدت کے لئے کرایہ / لیز پر ایک عورت کو حاصل کرنا عام ہے۔ یہاں تک کہ فارس میں رہنے والے عیسائیوں میں بھی یہ عام رواج ہے' اور یہ کہ 'ایک آرمینی خاتون کی اوسط قیمت / صلہ دس پندرہ تمن (سکہ) تک ہے' دراں حالیکہ ' فارس کی خواتین کا صلہ' زیادہ سے زیادہ چالیس تمن (سکے) ہیں (صفحہ ۴۸۹) مگر وہ یہ نہیں بتاتا ہے کہ وہاں اس قسم کا فرق کیوں تھا؟

(۸) ایک دوسرے شخص کی طرف سے ایک نکاح / شادی کا انتظام کرنا' اس مرد / عورت کے علم میں لائے بغیر 'عقدِ فضولی' کے نام سے مشہور ہے تاہم علماء کے درمیان' رائے کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کا استدلال ہے کہ ایک ایسے

معاملہ میں معاہدہ درست ہے لیکن خلوت صحیحہ ر دخول اس مرد ر عورت کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ See Hilli SI,451;Lama'ih 96-97;Khomeini 1977, P#2373-74.

(۹) حاجی (مونث: حاجیہ) ایک شرف یافتہ لقب ان لوگوں کے لئے ہے جو مقدس شہر مکہ سے حج کی تکمیل کر کے آئے ہیں۔ ایران میں یہ اصطلاح (حاجی ر حاجیہ) اتفاقیہ طور پر' مناسب دولت کے مالک بوڑھے یا متوسط عمر کے شخص کا حوالہ دینے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کی انگریزی میں ڈھلی ہوئی شکل Hajji (حجی) ہے

(۱۰) یہ واقعہ پہلوی عہد میں ہوا تھا' جب کہ ۱۹۶۷ء کا قانونِ تحفظ خاندان Family Protection Law, 1967 نافذ العمل تھا۔ قانون یہ عہد (اقرار) حاصل کرتا تھا کہ اگر کسی شخص نے اپنی پہلی زوجہ کے بغیر دوسری زوجہ کرلی تو اس شخص اور متعلقہ افسر عدالت کو' جس نے یہ نکاح پڑھایا' دو سال تک کے لئے جیل بھیج دیا جائے گا۔

(۱۱) اقوام متحدہ کی ۱۹۸۶ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق' دیہی اور شہری ایرانیوں کے لئے پہلی شادی کی اوسط عمر ۱۶٫۴ اور ۱۶٫۸ علی الترتیب ہے۔ ناخواندہ عورتوں کی قومی اوسط عمر ۱۶٫۳ ہے اور خواندہ افراد کی اوسط عمر ۱۷٫۵ ہے۔ تاہم کالج کی ڈگری رکھنے والی خواتین کی اوسط عمر ۲۲٫۳ ہے۔ Kayhan 1987, 141: 12.

(۱۲) اس موضوع خیال کی ایک ڈرامائی پیش کش کے لئے دیکھئے۔ See Kupper 1970.

(۱۳) بھائی۔بہن' کے درمیان جنسی مباشرت کے معاملہ کے سلسلہ میں' دیکھئے: جریدہ زن روز' ۱۹۸۷ء۔ See`Zan-i Ruz 1987,1104:14-15, 45.

(۱۴) شیعہ قانونِ وراثت کے مطابق' عارضی نکاح ر متعہ سے پیدا ہونے والے بچے' مستقل نکاح والے بچوں کے برابر حق رکھتے ہیں۔

(۱۵)خطیب شہیدی Khatib- Shahidi (۱۹۸۱ء) نے اس اصطلاح کا ترجمہ 'سہولت کی شادی'/ marriage of convenience کیا ہے- حالانکہ ایسے ادارے میں ایک ایسے اہتمام کی معنویت پوشیدہ ہے'- میں سمجھتی ہوں کہ اصطلاح 'قانونی رفاقت' معاہدے کے مقصد سے قریب تر ہے- ایک مضمون' جو جریدہ Iranian Studies 19 (1986): 23- 54 (ایرانی مطالعات ۱۹۸۶ء) میں شائع ہوا تھا' (اس میں) میں (مصنفہ) نے اس اصطلاح کو 'جائز واقفیت و بے تکلفی' سے ترجمہ کیا تھا- اس وقت سے' میں نے اگرچہ اپنی تشریح پر نظر ثانی کرلی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ دو متذکرہ تراجم کے مقابلہ میں 'قانونی رفاقت' ایک بہتر تشریح ہے-

(۱۶) میں (مصنفہ) اس امر کی صداقت کی جانچ پڑتال نہیں کر سکی کہ ایک عورت جو (اپنے شوہر کی موت واقع ہونے پر) عدت پوری کر رہی ہے اُسے ایک 'غیر جنسی صیغہ / متعہ کرنے کی قانونی اجازت حاصل ہے یا نہیں؟ جو بات یہاں یقینی ہے' وہ یہ حقیقت ہے کہ زرین نے ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کا اہتمام کیا اور یہ کہ اس کے کسی بھی آشنا نے غیر موزوں نہیں سمجھا- میں (مصنفہ) یہاں جس نکتے پر زور دینا چاہتی ہوں' یہ جلد ہی' از خود ایک رواج کی راہ ہموار کر دیتا ہے جو بے حد مختلف حالات کی نشان دہی کرتا ہے مگر ثقافتی طور پر معنی خیز ہے-

— (۱۷) یہ بات نہایت ناقابل فہم ہے کہ کسی دل و دماغ پر 'بچے کا ناجائز استعمال' child abuse مسلط تھا جبکہ یہ قانون تشکیل دیا جا رہا تھا-

(۱۸) شیخ طوسی (گیارھویں صدی) کے زمانہ میں' یہ طے کیا گیا کہ ایک شخص' جو اپنی طلب شدہ دلہن' پر ایک نظر ڈالتا ہے یہ بالکل ٹھیک ہے- See also Hilli -SI, 434- 35. لیکن ظاہری طور سے' بہت سے معاصر مذہبی مرد اور عورتیں اس رواج کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں-

(۱۹) ریاست کی انتظام کردہ شادیوں کی ایک دوسری قسم کے لئے: ایرانی جنگی بیواؤں اور شامی شیعہ مردوں کے درمیان' عارضی نکاح / متعہ کا اہتمام کیا گیا See New York Times, July 5, 1985, pp.1-2

(۲۰) ان میں سے بہت سی عورتیں' لمبے سیاہ روایتی لبادے نہیں پہنتی تھیں۔ وہ ان لبادوں کو' جو اسلامی پردے کے نام سے مشہور ہو چکے تھے' قدرے استعمال کرتی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک لمبا اوور کوٹ اور ایک بڑا' سیاہ یا ہلکا سیاہ اسکارف'۔

(۲۱) ظاہر ہے کہ ان صیغہ / متعہ نکاحوں / شادیوں کی وسعت 'خوف کی حد تک بڑھ گئی کہ آیت اللہ خمینی سے رجوع کرنا پڑا۔ آخر کار انہوں نے ایک نیا مذہبی فرمان جاری کیا جس کی رو سے ہر قسم کی صیغہ / متعہ شادیوں کے لئے 'باپ کی اجازت' ضروری قرار دی گئی۔ Khomeini n.d., 300- 301

(۲۲) 'جوان' youth ایک جنسی اصطلاح ہے جس میں ذکور و اناث (مرد و عورت) دونوں شامل ہیں۔ تاہم مقبول عام فارسی استعمال میں 'اسے ابتدائی سطح پر' نوجوان مردوں کے لئے بولا جاتا ہے

(۲۳) حجتہ الاسلام ہاشمی رفسنجانی' پارلیمنٹ کے اسپیکر سے انٹرویو+ز' جو جریدہ 'زن روز' میں شائع ہوئے۔ Zan-i Ruz, November 1985, 1045:4-5, 52- 53, 58.

(۲۴) شاید صیغہ / متعہ کے اس تنوع کی اک قسم / ٹائپ کی طرح درجہ بندی نہیں کرنا چاہئے۔ یہ اطلاع دہندہ 'فرد واحد تھا کہ جس نے مجھے (مصنفہ کو) اس امر کے امکان کی بابت بتایا' تاہم میں اسے شامل کرتی ہوں تا کہ اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکے کہ اس ادارے (متعہ) کی سرحدیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں اور اس میں نئی پیدا ہونے والی صورتِ حالات کو شامل کرنے کی وسعت بھی ہے'۔

حصہ سوم

قانون جیسا کہ سمجھا گیا

۵ ۔ عورتوں کی سرگزشتیں

۶ ۔ مردوں کی سرگزشتیں

اور

خلاصۃ الکلام

۵

عورتوں کی سرگزشتیں

نسائیت کا مضمون.........اپنی صنف کی بنیاد پر' ان تمام حالیہ' جلد جلد موضوع بدلنے والے رفقائے جامعہ (فیلوشپ + س) سے جدا ہو گیا ہے...... نتیجہ میں' وہ (عورت) طاقت واختیار اور علم و آگہی سے محروم کر دی گئی ہے جس کا رفقائے جامعہ' الفاظ کے ظاہری مطالب سے زیادہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں نیز وہ کسی شے پر قبضہ رکھنے کی اہلیت کی حامل نہیں' البتہ اسے ایک 'بولے جانے والے مضمون' کی حیثیت ضرور حاصل ہے-- یہ کہ اگر وہ کسی شے کی حامل ہے بھی تو' جہاں تک وہ قواعد و ضوابط کے ذریعہ مظاہرہ کرتی ہے' گفتگو سے اس کا رشتہ محض غیر متحرک رہ جاتا ہے-

-- کاجا سلورمین

The subject of Semiotics

(علم علامات کا مضمون)

وہ کون سی عورتیں ہیں جو متعہ/صیغہ معاہدے کرتی ہیں؟ وہ کون سی قوت متحرکہ ہے جو انہیں شادی کی اس قسم میں پیوست کر دیتی ہے؟ ان کے معاشرتی + معاشی پیشہ ورانہ' مذہبی اور تعلیمی پس منظر کون سے ہیں؟ ان کی تاریخی مناکحت اور زمانے کی حدود کیا ہیں؟ وہ کون سی معاشرتی + ثقافتی اور معاشی قوتیں ہیں جو بعض عورتوں کو مناکحت (نکاح) کی ایک ایسی قسم کو منتخب کرنے کی طرف لے جاتی ہیں جو

ثقافتی اور اخلاقی دوگر فتگی سے تحریک پائی ہے ؟دو مختلف مناکحتی معاہدوں میں ڈھانچے کی دوگر فتگی کس طرح عورتوں کے داخلی شعورو احساس پر اثرانداز ہوتی ہے ؟ ان عورتوں کا خود اپنے بارے میں' ادارے (متعہ) کے بارے میں اور مردوں کے بارے میں کیا ادراک ہے ؟وہ صیغہ / متعہ کے بارے میں کس طرح اور کہاں سیکھتی ہیں ؟ایک ایسے معاشرے میں'جو اصناف (مرد و عورت) کی دوری کے قواعدو ضوابط اور معیار سے سرایت پذیر ہے'وہ کس طرح اور کہاں مردوں سے ملتی ہیں ؟

ایران میں عورتوں کے مقام کے تصورات' اور مشرق وسطی میں' اکثر تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں جس میں وہ مخصوص مناظر بھی شامل ہوتے ہیں' جو مشاہد اور مشہود کے بیان کردہ ہوتے ہیں اور وہ مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں کہ جب انہیں نظری طور پر مخصوص عالمی تصورات اور طریقیات کے طور پر نافذالعمل کیا جاتا ہے۔ تناظری اثرات کے ایسے مسائل نہ صرف عورتوں کے مقام اور عالمی تصورات کی صورتگری پر اثرانداز ہوتے ہیں بلکہ معاشرتی عمل' رشتوں کی تعریف اور تجزیے پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں۔

سب سے زیادہ فیصلہ کن طریقیاتی متنازعہ مسئلہ تھا' جس سے کہ مجھے لڑنا پڑا' بلکہ میں اپنے ڈیٹا کو پیش کرنے کا راستہ بنا سکوں جو متنازعہ مسائل کی کثرت اور عورتوں کی پیچیدگی کا عکس پیش کرتا ہے' ان عورتوں نے مجھ پر یہ کرم کیا کہ میں ان کی دنیاؤں میں سفر کروں اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں انہیں' ان کے اپنے چشموں کے ذریعہ دیکھوں' میری خواہش ہے کہ میں ان کی اس کرم فرمائی کا' اس طرح صلہ دوں کہ انہیں اپنے مضامین کی گویائی کا موقع دوں اور انہیں ان کی اپنی تواریخ دوبارہ تخلیق کرنے کا موقع فراہم کروں۔ میری اس کاوش کے بدلے میں قاری کو عورتوں کی دنیاؤں۔س' ان کی معاشرتی حقیقت کو' براہ راست اور قریب سے دریافت کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔حالانکہ میں اپنے اطلاع دہندوں سے مسلسل مکالمہ آرائی میں مشغول رہی اور میں نے اپنی آواز کو پس منظر میں رکھا۔ یہ متعہ /صیغہ عورتوں کی آواز ہے جو میں اس باب میں' پیش منظر میں رکھنے کی آرزو مند

آنے والے صفحات میں آٹھ متعہ / صیغہ عورتیں اپنے بارے میں بولیں گی- ہمارے انٹرویو + ز کی صورت نے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ اپنی زندگی پر نظر واپسیں ڈالیں اور شاید اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ وہ ان معاشرتی واقعات' شخصی متحرکات اثرپذیری اور اعمال کو گویائی عطا کریں گی جن کے ذریعہ انہیں ایک یا زیادہ متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کرنے کے لئے رہبری ملی- اس اظہار نے انہیں ایک اور موقع دیا کہ وہ اپنے احساسات' خواہشات توقعات' اوہام اور محرومیوں کی تصویر کشی کریں اور اس سیاق و سباق میں ان کی قدر و قیمت بھی بیان کریں جن کو وہ ثقافتی مثالیت کے نمونے تصور کرتی تھیں میرا ارادہ یہاں یہ دلالت نہیں کرتا ہے کہ ان عورتوں کی سرگزشتیں صداقت کے طور پر قبول کرلی جائیں یا یہ کہ ان کے بیانات آزادانہ' قابل تصدیق معاشرتی حقائق اور واقعات کے ساتھ ایک ایک کر کے مکمل مطابقت رکھتے ہیں یا یہ کہ وہ حقیقت سے کامل موزونیت رکھتے ہیں- میری تجویز یہ ہے کہ ان کا ایک فرد کے سفر زندگی کی درمیانی تواریخ کی حیثیت سے مطالعہ کیا جائے- ایک فرد کی زندگی کی کہانی جس میں وقوع کے لمحے سے یاد آوری تک وقت گزرنے کی مدت' ایک فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ غور و فکر کرے' عقلی استدلال کرے اور اپنے خود کے طرز عمل اور اقدامات کو ثقافتی اعلیٰ تصورات اور عقائد کی روشنی میں منصفانہ طور پر ثابت کرے جو عورت ہونے کی حالت ماں ہونے کی حالت' مناکحت' دوستی اور ایسے ہی تصورات (آئیڈیل + ز) سے تعلق رکھتے ہیں- یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حقیقت اور افسانے کے درمیان حدیں ہوتی ہیں خیال اور حقیقت' آئیڈیل اور عمل' آسانی سے سرایت کرسکتے ہیں اور یہاں تک ممکن ہے کہ اداکار اور ناظر' دونوں کے لئے ناقابل امتیاز ہوتے ہیں-

عورتوں کی سرگزشتیں خاص طور سے اسی انداز اور لہجے میں لکھی گئی ہیں جو مجھ تک پہنچائی گئی ہیں البتہ چند معمولی تنظیم نو کی گئی ہیں اور ضمنی (سائیڈ) کہانیوں کو نکال دیا گیا ہے- میرا ارادہ ہے کہ میں اس احساس و مفہوم کی ترسیل کروں کہ مجھے بنیادی طور سے اطلاع کس طرح دی گئی ہے تاہم اکثر اوقات ایک اطلاع دہندہ کا بیان' بے ترتیب و بے تکا نظر آتا ہے- بعض بیانات بہت طویل اور وسیع ہیں اور دوسروں کے

مقابلہ میں بہتر طور پر ادا کیے گئے ہیں اور ان میں سے بعض افراد کے لئے باہمی شناسائیوں سے زیادہ معلومات جمع کرنے کے قابل ہو گئی پہلے تین انٹرویو+ز قم اور تہران کے شہروں میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران کیے گئے تھے اور باقی کے میرے دوسرے سفر کے دوران ۱۹۸۱ء میں، قم، مشہد، کاشان اور تہران کے شہروں میں اختتام کو پہنچے۔

قدامت پرست شیعہ نظریاتی عقیدے کے مطابق، مرد اور عورتیں اپنے مختلف محرکات و مقاصد کے ساتھ متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کرتے ہیں۔ علماء کی نظر میں مرد کی خاص قوت متحرکہ، جنسی تسکین کا حصول کرتی ہے اور اس متنازعہ مسئلے پر، عظیم صراحت اور معاملے کی صداقت کے اعتراف کے ساتھ انہوں نے لامحدود اور بیکراں مضامین لکھے ہیں۔ بہر حال عورتوں کی قوت متحرکہ کے سلسلہ میں، جو وہ دوگرفتگی میں رہی ہیں اور انہیں کبھی بھی قطعی طور پر یہ یقین نہیں رہا ہے کہ وہ کیا شے ہے جو ایک عورت چاہتی ہے؟ اس کے باوجود انہوں نے نہایت تسلسل اور استقامت اور یکسانیت کے ساتھ، اپنے مقصد کے لئے مالیاتی تلافی کا جواز پیش کیا ہے صنفی اختلاف کی بنیاد پر اولین متحرک مقصد کی گونج بار بار سنائی دیتی ہے۔ جب ایک معاہدے کی منطق کے درمیان یہ دیکھا جاتا ہے اور علماء کا عقلی استدلال بھی یہ بتاتا ہے کہ عورتوں کے محرکات و مقاصد، زیادہ پیچیدہ اور غیر قدامت پسندانہ نظر آتے ہیں خاص طور سے اس وقت کہ جب متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ اپنے ہی اسباب و وجوہ کو قوت گویائی عطا کرتی ہیں۔ آیئے ہم ان کی زبانی سنیں۔

ماہ وش خانم

میری ملاقات ماہ وش خانم (۱) سے قم میں معصومہ کی زیارت گاہ میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران ہوئی جو پہلا تبصرہ اس نے کیا یہ تھا: عورتوں کے لئے عدت میں رہنا، غیر منصفانہ، بے انصافی، ہے۔ اس نے کہا: کیا یہ منصفانہ ہے کہ

عورتوں سے یہ توقع کی جائے کہ وہ دو گھنٹے کا صیغہ / متعہ کریں اور اس کے بعد ......(دوسرے معاہدے کے لئے) دو ماہ انتظار کریں؟ اس کا بے لاگ تبصرہ اپنے میں روشن خیالی اور حیرت' دونوں لئے ہوئے تھا۔ اس نے کھلے عام اعتراف کیا کہ اس نے جنسی تسکین کے لئے متعہ / صیغہ معاہدہ کیا تھا اور اس خواہش کا اظہار کیا: کاش! وہ ہر رات متعہ / صیغہ کر سکتی!'

میں نے ماہ وش کا تین بار انٹرویو کیا۔ دو مرتبہ انفرادی طور پر اور ایک مرتبہ تین عورتوں کے ایک گروپ کے درمیان' اپنی میزبان کے مکان پر کیا۔ میری ملاقات اس سے اتفاقیہ طور پر ہوئی۔ جب میں زیارت گاہ میں دو دوسری عورتوں کو اپنی ریسرچ بیان کر رہی تھی تب ایک نرم اور خوش گوار آواز نے ہمیں بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ اس نے ہماری بات چیت کو سن لیا تھا اور اس کا پہلا تبصرہ جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا ہے' عورتوں کی مدت انتظار (عدت) کے مسئلے کی متنازعہ نوعیت کی بابت تھا زیادہ سوالات کئے بغیر ہی اس نے رضاکارانہ طور پر معلومات فراہم کیں۔

مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ آخر کار میں نے اپنی اولین اطلاع دہندہ' ایک متعہ / صیغہ عورت کو پا لیا تھا اور اپنے اس جوش و خروش میں کہ اس کی ہر بات ریکارڈ کر لوں۔ مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوئی۔ میں اس کی آواز ٹیپ کرنے کے لئے بے چین تھی میں نے اسے انتظار کرنے کے لئے کہا تاکہ میں اپنے گھر جاؤں اور اپنا ٹیپ ریکارڈر لے کر آؤں جو زیارت گاہ سے' صرف دو منٹ کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس نے اتفاق کیا اور میں باہر کی طرف دوڑی لیکن جیسے ہی میں زیارت گاہ کے گیٹ سے باہر جا رہی تھی تو میں نے ماہ وش کو بھی دوڑتے ہوئے دیکھا' میں اس کی طرف عجلت سے بڑھی اور اس سے اس کے ارادوں کے لئے پوچھا تو وہ بڑی مشتعل دکھائی دیتی تھی اور وہ اپنے بڑے شاپنگ بیگ (۲) سے' اپنے سلیپر باہر نکالتے ہوئے بات کرتی جا رہی تھی۔ مجھ سے کہنے لگی کہ میں اسے اکیلا چھوڑ دوں اور اس نے کہا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے اپنی ریسرچ کی نوعیت کی بابت اسے دوبارہ یقین دلانے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ ہماری مختصر سی ملاقات میں' فارسی کی یہ ضرب المثل: جس کے سر

میں درد نہیں ہو تا وہ رومال نہیں باندھتی' کہتے ہوئے چلی گئی- میں برباد ہو گئی! چونکہ ایران میں جو کشیدہ اور محتاط رویے' کی فضا تھی' میں نے نادانستہ طور پر یہ تجویز کر کے اسے خوف زدہ کر دیا تھا کہ 'میں ہماری بات چیت کو ٹیپ کروں گی'-

میں مایوسی کے عالم میں زیارت گاہ سے باہر آئی اور بڑے پر ہجوم اجتماع کے درمیان کھڑی ہو گئی- مجھے گھر جانے کا احساس نہیں ہو رہا تھا اور اسی لئے ہجوم کے درمیان بے مقصد چلتی رہی- میں لوگوں کی طرف دیکھ رہی تھی اور بڑی کوشش سے یہ جاننے کی کوشش کرتی رہی کہ (ان عورتوں میں) کون متعہ / صیغہ ہو سکتی ہے؟ اور پھر وہ مجھ سے بات چیت کرنے کے لئے رضامند بھی ہو؟ میں سوچتی رہی کہ کس طرح کوئی ایک متعہ / صیغہ فرد کو تلاش کر سکتا ہے؟

سورج غروب ہونے والا تھا اور تنکوں کی بنی ہوئی چند چٹائیاں قطار اندر قطار' صحن میں پھیلائی جانے لگیں جہاں مومنین نماز مغرب ادا کرنے کے لئے جمع ہونے والے تھے- صحن کے دوسری طرف پہنچنے سے پہلے میں نے ماہ وش کو اپنے چھوٹے مصلے پر' دونوں گھٹنے سمیٹے بیٹھی ہوئی دیکھا اور اس کا شاپنگ بیگ اس کے سامنے تھا- اس نے بھی مجھے دیکھا اور مسکرائی- میں نے بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب دیا لیکن اس سے بات کرنے کے لئے عجلت کا مظاہرہ نہیں کیا' میں اسے دوبارہ اچانک خوف زدہ کرنے کو نظر انداز کرنا چاہتی تھی مگر مجھے بے حد خوشی تھی بہر حال اس نے مجھے اپنے پاس آنے کے لئے انگلی سے اشارہ کیا اور اپنے پاس بیٹھنے کے لئے کہا اور میں نے خوشی سے تعمیل کی- جب میں نے اس سے پوچھا کہ اسے کس بات نے خوف زدہ کیا تھا؟- اس نے جواب دیا کہ یہ قطعی خوف کا معاملہ نہیں تھا مگر کچھ ایسی باتیں تھیں جو وہ کہہ نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کی نگرانی کی جا رہی تھی- اس نے کہا: دشمن اس بہانے کی تلاش میں ہے کہ کس طرح مجھے کسی دارالامان میں ڈلوا دے یا پھر مجھے خود کشی کرنے پر مجبور کر دے- وہ جلدی جلدی بول رہی تھی اور اسے سمجھنا مشکل تھا- میں نے بڑھتی ہوئی حیرت کے باوجود اسے یقین دلایا کہ وہ آزاد ہے خواہ وہ مجھ سے بات کرے یا نہ کرے-

ہمارے دوسرے انٹرویو میں اس کا رویہ دوستانہ تھا اس لئے میں نے اس سے پوچھا کہ دشمن کون تھا؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ ساوک تھا' شاہ کی سیکیورٹی پولیس۔ میں نے اس سے پھر پوچھا کہ ساوک اس کا پیچھا کیوں کرتی ہے؟ اس نے بتایا: چونکہ میں امام غائب امام زماں کی پیرو ہوں اور جو کچھ وہ کہیں گے میں وہی کروں گی۔ دشمن مجھے عصمت فروشی کی طرف دھکیلنا چاہتا ہے یا مجھ سے خودکشی کرانا چاہتا ہے مگر میں ایسا کبھی نہیں کروں گی۔(۳)

حالانکہ مجھے صحیح طور پر کبھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس کی بات کر رہی تھی۔ اس کا وہم مجھے اس وقت صداقت پر مبنی دکھائی دیا کہ جب میں اس سے رخصت ہو کر گئی تو مجھے پولیس کے ایک سپاہی نے حیرت زدہ کر دیا۔ اس نے مجھے روکا۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ میں ماہ وش کو کس طرح جانتی ہوں اور میں نے اسے کچھ رقم کیوں دی؟ (جو میرے پاس تھی)۔ وہ یقیناً تمام وقت ہماری نگرانی کرتا رہا ہے۔ میرے ہوش اڑ گئے' میں نے اسے بتایا کہ میں نے اپنی کتاب کے سلسلہ میں ابھی اس کا انٹرویو کیا ہے۔ یہ سننے کے بعد وہ چل دیا اور مجھے ماہ وش کے تبصروں پر غور و فکر کرنے کے لئے چھوڑ گیا اور میں ایسی نگاہ رکھنے کے عمل کے مقاصد کی بابت سوچتی رہی۔

بعد کے ایک انٹرویو میں ماہ وش نے بتایا کہ ابتدا میں وہ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ایک فوری غیب کی فال 'استخارہ' نے اس کے پریشان کن تسبیح کے دانوں کے ذریعہ نفی ثابت کر دی تھی۔ اس نے مجھ سے انتظار کرنے کے لئے کہا۔ مجھے اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جب تک کہ وہ نماز مغرب کے لئے وضو نہ کر لے' پھر ایک نئی فال نکالے گی اور پھر وہ بات کرے گی۔ تاہم ماہ وش نماز مغرب کے وضو کے لئے نہیں گئی اس نے اسی وقت بات کرنا شروع کر دیا اور اسے سن کر مجھے مسرت ہو رہی تھی اور میں اپنے ذہن میں اہم نکات محفوظ کر رہی تھی۔

ماہ وش شیراز کے ایک مذہبی' افلاس زدہ خاندان میں پیدا ہوئی تھی۔ ابھی وہ سات یا آٹھ برس کی تھی کہ اس کا باپ' اپنی بیوی اور چھ بچوں کو چھوڑ کر تہران چلا گیا اس امید میں کہ وہاں کوئی کام حاصل کر لے گا۔ مگر وہ کبھی واپس نہیں آیا۔ تمام

مشکلات کے باوجود ماہ وش جو چھ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھی کسی نہ کسی طرح اسکول گئی- ماہ وش نے بتایا چونکہ میری ماں ایک مذہبی رہنما کی بیٹی تھی' پانی لانے کے لئے کبھی کنویں تک یا روٹی خریدنے کے لئے کبھی باہر نہیں گئی' وہ سمجھتی تھی کہ ایسے کام اس کی حیثیت سے کم تر ہیں' اس لئے مجھے ایسے چھوٹے موٹے کام ٹھیک ایسے وقت میں کرنے پڑتے تھے کہ جب میں اسکول جا رہی ہوتی- مجھے کبھی عمدہ یونیفارم نہیں ملی- جو ایک یونیفارم میرے پاس تھی وہ بعض جگہوں سے پھٹ گئی تھی لیکن میں اس پر استری کرتی اور کسی نہ کسی طرح پہن لیتی- ماہ وش نے ابتدائی اسکول کی چھ جماعتوں تک بڑی جدوجہد اور محنت سے پڑھا اور بالآخر اس نے اپنا سرٹیفکٹ حاصل کیا اس نے بڑے فخر سے مجھے یہ دستاویز دکھائی- اس کے بعد ہی تیرہ برس کی عمر میں' اس کی شادی ایک شخص سے کر دی گئی جو اس سے عمر میں گیارہ سال بڑا تھا اس طرح خاندان کے بعض مالی بوجھ میں کچھ سہارا میسر آگیا-

اس کی شادی کی زندگی ناخوش گوار واقعات کی ایک کہانی تھی- تھوڑی سی بیوقوفی اور عاقبت نااندیشی سے اس نے اپنے ہمسایوں پر اپنے شوہر کی سیاسی دلچسپیوں کا انکشاف کر دیا تھا- اس نے بتایا: میرا شوہر مصدق کا حامی اور شاہ کا مخالف تھا وہ حکومت اور دوسروں کو اول فول بکا کرتا تھا- میں جوان تھی مگر جاہل' میں اپنی نجی زندگی' اپنی جنسی زندگی اور ہر بات بیان کر دیتی تھی- نتیجہ میں شاہ کی ساوک نے اس کے شوہر کی بابت پتہ چلا لیا اور فی الواقعہ اس کے آجر کو مجبور کیا کہ اس کو جلا کر ہلاک کر دے- اس نے ماہ وش پر اتنا غصہ کیا کہ اس نے جلد ہی اسے طلاق دیدی اور اس کے تین بچوں کو اپنی تحویل میں رکھا- اس نے کبھی بھی اسے اپنے بچوں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی- ماہ وش نے بتایا کہ اسے جب طلاق ہوئی تو اس کی عمر ۲۱ سال تھی اور ہماری گفتگو کے وقت اس کی عمر ۴۴ سال تھی- اس نے بتایا کہ اب وہ اپنے بچوں کا اتا پتہ بالکل نہیں جانتی-

طلاق کے بعد ماہ وش نجف (عراق) گئی جو قم کی طرح ایک متعہ / صیغہ شہر ہونے کی شہرت کا حامل تھا جہاں اس نے ایک عراقی آدمی سے متعہ / صیغہ' عارضی

نکاح کر لیا جس کے لئے اس نے دعوی کیا کہ وہ نامرد تھا' جنسی طور پر محروم تھا- اس نے بتایا: میں پیہم مشت زنی کیا کرتی' اس حد تک کہ میں تقریباً زخمی ہو جاتی تھی' اس سے بدتر یہ کہ وہ شخص اسے کبھی اپنے گھر نہیں لے گیا' نہ تو وہ اسے گھر فراہم کرتا تھا اور نہ ہی اسے طلاق دیتا تھا- میں اپنی قوت برداشت کی آخری حدوں تک پہنچ چکی تھی- ماہ وش نے اسے چھوڑ دیا اور ایران واپس آ گئی جہاں ایک شخص صیغہ رمتعہ کے لئے بآسانی جان سکتا تھا- وہ ایک عارضی شوہر تلاش کر سکتی تھی یا ایک عارضی بیوی بن سکتی تھی- اسے نہایت اعلی قوت بیان حاصل تھی اس نے بڑی آسانی سے اپنی مصیبت بھری کہانی سنا دی اور مجھے حیرانی کی حالت میں چھوڑ گئی! وہ میری واحد خاتون اطلاع دہندہ تھی جس نے مجھے بتایا کہ وہ مشت زنی کیا کرتی تھی-

ایک گروپ بات چیت میں جو تین عورتوں پر مشتمل تھا اکثر مواقع پر ماہ وش بات چیت پر غلبہ حاصل کر لیتی تھی (۴)- اس کی رسائی مشفقانہ تھی لیکن اس کا لہجہ متکبرانہ تھا- ظاہر ہے کہ وہ جانتی تھی کہ اسے ان عورتوں کے درمیان کوئی نیک نامی حاصل نہیں تھی- ایک عارضی نکاح کے متعلق ایک نوجوان عورت کی تنقید سے انکار کرتے ہوئے اس نے بتایا: میرا پہلا شوہر نوجوان خوبصورت تھا لیکن اس نے مجھے طلاق دیدی- اور میرا دوسرا شوہر (عراقی آدمی) بوڑھا تھا- عورتوں کو پسند نہیں کرتا تھا اور مجھے طلاق بھی نہیں دیتا تھا! سولہ سے سترہ برس تک اس نے مجھے دکھ دیا وہ مجھے نہ تو طلاق دیتا تھا اور نہ ہی اخراجات دیتا تھا میں اس قدر تنگ دست تھی- اتنی دل برداشتہ تھی- میں ان تمام برسوں میں جنسی تسکین سے محروم رکھی گئی- میں جوان تھی- میں ایک سید ہوں (جن کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی طور پر زیادہ طاقتور ہوتی ہیں) (۵)- مجھے اس کی ضرورت تھی- اس کے لئے مجھے استعمال کیا گیا لیکن اسے عورتوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی' جو کچھ وہ چاہتا تھا یہ کہ صرف اس کے لئے کھانا پکانے کے لئے کوئی ہو-____ اکثر مواقع پر ماہ وش مبہم اور رمزیہ ہو جاتی تھی- سو اس وقت پہلو تہی کرنے لگی کہ جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ وہ یہ بات زیادہ واضح طور پر بتاتے ہوئے کہ اس نے بوڑھے عراقی آدمی سے آخر کار طلاق کس طرح حاصل کی؟ اس نے صورتحال پر نظر ڈالنے کے انداز میں' کسی وضاحت کے بغیر بتایا کہ وہ

مر گیا' مجھے اس بات کا قطعی یقین نہیں ہے کہ وہ واقعی مر چکا ہے یا اس نے خود کو مطمئن کر لیا کہ وہ ضرور مر چکا ہو گا اسکے بعد کسی واقعہ میں وہ ایک متعہ/ اصیغہ بن گئی اور پھر یہ عمل بار بار کرتی رہی۔ تاہم اس نے یہ بتایا کہ ایک مستقل شوہر کی تلاش کی امید میں وہ متعہ/ اصیغہ کرتی رہتی جو اس کی رائے میں کہیں بہتر ہے۔ایک مستقل نکاح نہ ہونے کی صورت میں وہ ایک لمبی مدت کے متعہ/ اصیغہ کو ترجیح دیتی ہے۔" تین یا چار ماہ کے لئے اور اجر دلہن کے طور پر چار سے پانچ ہزار تمن تک' تاکہ میں جس کے لئے فراہم کی جاؤں کم از کم چند ماہ کے لئے۔' وقتی طور پر جب بھی اسے موقع ملتا ہے وہ ایک متعہ/ اصیغہ معاہدہ کر لیتی ہے وہ یقیناً مختصر ہوتے ہیں ایک یا دو گھنٹے کے لئے یا زیادہ سے زیادہ ایک رات کے لئے۔اس کے لئے اپنے الفاظ میں 'سارے ہی وقت' ہر رات شادی کرنا چاہتی ہوں۔(یہ فقرہ' جنس کے لئے کی خوش کلامی کا مظہر ہے۔)

ماہ وش کا سب سے زیادہ حالیہ متعہ/ اصیغہ قم کی ایک ہوٹل (سیاحوں کے ہوٹل) میں واقع ہوا تھا اس نے ایک نوجوان خوبصورت آدمی کو دیکھا جو زیارت کے لئے قم آیا تھا اس کے ساتھ اس کا باپ اور بھائی تھا وہ اس نوجوان کے حسن سے متاثر ہو گئی اس نے حسن اور طاقت میں اس کا مقابلہ رخش سے کیا (رخش' رستم کے گھوڑے کا نام ہے جو قدیم ایرانی ثقافتی ہیرو تھا) وہ عاجزانہ انداز میں ان کے پاس گئی اور ان سے کہا کہ وہ اکیلی ہے اور بے سرپرست ہے (یعنی اس کا کوئی محافظ نہیں) اس نے روزمرہ کی زبان میں بے سرپرست کہا جس کے معنی ہیں "غیر شادی شدہ"۔اس نے مزید کہا کہ وہ سرائے کے نگراں سے خوف زدہ ہے اور وہ اسے اپنے کمرے میں لے جانے کے بہانے تلاش کرے گا۔ان کے عزو شرف کے احساس کو متاثر کرتے ہوئے اس نے خود کو ان تینوں مردوں کے تحفظ میں دیدیا۔نوجوان آدمی واقعی اس کے پوشیدہ پیغام کو سمجھ گیا تھا' جیسے ہی اس کا بھائی اور باپ سو گئے تو اس نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

انہوں نے ایک رات کے لئے متعہ/ اصیغہ معاہدہ کیا اجر دلہن کے طور پر ماہ وش نے کچھ ایرانی نبات (قندی) طلب کی' یہ کہنے کا مطلب تھا کہ وہ صلہ دلہن کی پرواہ نہیں کرتی لیکن نوجوان نے اسے بہر حال ایک سو تمن ادا کیئے۔ کس نے کس

کو متعہ/صیغہ کا آئیڈیا تجویز کیا؟ یہاں یہ بالکل واضح نہیں۔ ماہ وش نے کہا کہ نوجوان نے اسے یہ تجویز دی تھی لیکن میرا اندازہ ہے کہ ماہ وش نے اسے نشانہ بنایا تھا۔ وہ خود عمر میں اس سے دگنی تھی اور متعہ/صیغہ کے قوانین اور طریق عمل کی بابت سب کچھ جانتی تھی۔

ہماری گروپ بات چیت میں میں ماہ وش نے مردوں کے حقوق کی حمایت میں تقریر کی دوسری موجود عورتوں کی بہت زیادہ ناراضگی کے ساتھ ماہ وش نے کہا خدا نے مرد کو نوازا ہے (جنسی طاقت و جرأت سے نوازا ہے) یہ بات مردوں کے لئے اچھی ہے اور وہ خود بھی اسے چاہتے ہیں' ایک عورت ان کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ یہ بات قرآن مجید میں بھی بیان کی گئی ہے لیکن مردوں کو اپنی بیویوں سے منصفانہ سلوک روا رکھنا چاہئے۔ وہ جتنے متعہ/صیغہ کرنا چاہیں' کر سکتے ہیں۔ یہ مردوں کے لئے اچھی بات ہے۔ خدا نے مردوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے لیکن یہی حق عورت کو نہیں دیا ہے اگر ایک عورت اچھی ہے'۔ ماہ وش نے وعظ کے انداز میں کہا: اگر وہ پاکیزہ ہے۔ اگر اس کا شوہر بھی یہی کام (متعہ/صیغہ) ایک ہزار عورتوں کے ساتھ کرتا ہے' تب بھی اپنے عقیدہ و وفاداری کو نہیں کھوئے گی۔' یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ممکن ہے کہ دوسری موجود عورتوں نے اسے اپنی شادیوں کے استحکام کے لئے ایک زبردست خطرہ محسوس کیا ہو' ماہ وش نے اس طرح اس صحیح طریقے کی اہمیت بیان کی جسے ایک مسلم عورت کو اپنے طرز عمل میں اختیار کرنا چاہئیے۔

ماہ وش نے مجھے بتایا کہ زندگی کے ہر شعبے کے مردوں اور عمر کے ہر گروپ کے افراد نے مجھے ایک سودے کی طرح استعمال کیا لیکن اس امر پر زور دیا کہ وہ محض ان افراد کو منتخب کرتی ہے جن کی جسمانی کشش اسے متاثر کرتی ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا: 'کیا وہ زیارت گاہ میں بالعموم زائرین کو اپنے عارضی شوہر کی حیثیت سے منتخب کرتی ہے؟ اس نے کراہیت کے ساتھ کہا: 'خدا میری قسمت کا مجھے دیتا ہے'۔ جب اس سے پوچھا گیا: 'کیا اس کے منگیتر قم کے طلبا ہیں؟' اس نے نہایت حقارت کے ساتھ کہا: 'نہ' ان گدھوں کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ وہ یا تو ایک لمبی سیر پر چلنے

کے لئے کہیں گے یا قبرستان میں کسی لوح مزار کے پیچھے آپ سے محبت کرنا چاہیں گے۔ایسی شادی میں کوئی مسرت نہیں ہوتی'۔ اسی سانس میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کبھی کبھی پرکشش دکھائی دینے والے ملا سے شادی کر لیتی ہے۔ اس کا حقارت آمیز لہجہ میرے لئے حیرت کا باعث تھا بالخصوص ایک ایسے وقت (۱۹۷۸) میں' جب ملا سارے ایران میں مقبولیت حاصل کر رہے تھے اور مذہبی اعترافات پر اہمیت دینے کے نقطہ نگاہ سے 'ماہ وش' عورتوں کی بابت قم میں' ہماری طویل گفتگو کے ہر موڑ پر میری دقیانوسی باتوں کے غبارے کی ہوا نکال دینے کا سلیقہ رکھتی تھی۔

پوچھا گیا کہ وہ ان مردوں سے کیسی ملتی ہے؟ ماہ وش نے کہا' یہ ناقابل یقین ہے کہ کتنے آدمی متعہ/صیغہ کرنا چاہتے ہیں؟ وہ تمام عمروں اور پس منظروں سے تعلق رکھتے ہیں نوجوان اور بوڑھے' امیر اور غریب اس نے کہا۔ کبھی کبھی وہ خود مرد کی طرف بڑھتی ہے اور کبھی دوسری طرف' مرد اس سے دوستی کا آغاز کرتے ہیں۔ زیارت گاہ میں ایک آدمی اس کی طرف آرزو اور تجویز کرنے کے انداز میں دیکھ سکتا ہے' اگر وہ اس سے متفق ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف چل کر جاتی ہے' اور سلام و آداب کا مبادلہ کرتی ہے جیسے وہ کچھ عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ یہ مظاہرہ ہمیشہ حاضر تماشائیوں کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے جو غلطی سے یہ سوچ رہے ہوں کہ کوئی شے قابل اعتراض ہو رہی ہے! ماہ وش نے مسکراتے ہوئے کہا: 'اس کے بعد حالات اپنا قدرتی راستہ رکھتے ہیں۔' کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مرد اپنے چہرے کے اظہار سے اسے اشارہ دیتا ہے یا کوئی اپنی چابیوں کی نہایت احتیاط سے نمائش کرتا ہے یعنی یہ کہ اس طرح نمائش کرنے سے' وہ بتاتا ہے کہ اس کے پاس ذرائع ہیں اور اپنا خود کا کمرہ رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ (کمرہ) قم میں بہت زیادہ تلاش کی جانے والی شے ہے تب وہ ایک دروازے کی طرف اشارہ کر سکتا ہے جس میں یہ معنی مضمر ہوتے ہیں کہ انہیں زیارت گاہ سے باہر چلنا چاہیئے۔ ہمیشہ موجود رہنے والے تماشائی اور چھپ کر سماعت کر لینے والے افراد' جب ایک مرتبہ نظر سے دور ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے متعہ/عارضی نکاح کی شرائط پر مذاکرات کرتے ہیں اور ضروری انتظامات کرتے ہیں

حالانکہ ماہ وش نے کہا تھا کہ اسے مردوں کی طرف سے اشارہ ملنا چاہیے' اس سے پہلے کہ وہ خود اس کی طرف بڑھے۔ وہ ایسی دکھائی دیتی تھی کہ جیسے وہ بالکل جانتی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے کس طرح جانا چاہیئے۔

ماہ وش کے بیان کے مطابق اس کا ایک بھی متعہ/صیغہ (عارضی نکاح)' کسی جوڑا ملانے والے matchmaker کے ذریعہ نہیں ہوا۔ وہ نجف (عراق) میں ایک خاتون جوڑا ملانے والی کو جانتی تھی لیکن قم میں کسی کو نہیں جانتی تھی۔ ماہ وش نے بتایا کہ اس نجفی عورت کے پاس قرب وجوار کی بہت سی عورتوں کے نام اور پتے ہوتے ہیں اگر وہ دلچسپی لینے والے مرد کو سن لیتی تو انہیں مطلع کر دیتی۔ یہ جوڑا ملانے والی اپنی خدمت کے صلہ میں ایک فیس وصول کرتی تھی اور وہ عورت کے اجر دلہن کا ایک حصہ اپنے پاس رکھ لیتی تھی۔ ماہ وش کا یہ کہنا کہ قم میں جوڑا ملانے والی عورتیں نہیں' اس سے اس کا مقصد' میرے خیال میں شاید اپنی خدمت خود کرنا تھا اس کا رجحان 'جزوی طور پر' اس بات کی عکاسی کرتا تھا کہ ایران میں جوڑا ملانے کا کام دوگر فتگی سمجھا جاتا ہے اس کے باوجود کہ اس سے مذہبی اہمیت وابستہ ہے اور یہ کہ جوڑا ملانے والے کبھی کبھی شک وشبہ کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔' ماہ وش اتنی غریب تھی کہ وہ ایک جوڑا ملانے والی (یا جوڑا ملانے والے) کی استطاعت نہیں رکھتی تھی اور وہ اتنی ہوشیار تھی کہ اسے ایک جوڑا ملانے والی کی ضرورت نہیں تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ خود جوڑا ملانے والے کی حیثیت سے جانی پہچانی جاتی تھی۔

ابتدائی طور پر اجر دلہن کے مذاکرات' ممکنہ عارضی جوڑے خود ہی کیا کرتے ہیں ماہ وش نے بتایا کہ اس نے آغاز معاہدہ کے وقت اور خلوت صحیحہ سے پہلے ہی' اجر دلہن وصول کرنے کو ترجیح دی ہے بصورت دیگر یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ جب وہ مجھے اپنے گھر لے جاتا ہے تو وہ مجھے کچھ دینے سے انکار کر دیتا ہے' وہ اجر دلہن کے مسئلہ پر غیر یقینی دکھائی دیتی تھی۔ ایک موقع پر اس نے مجھے بتایا کہ اس نے متعہ/صیغہ (عارضی نکاح) کے سلسلہ میں مالی انتظامات کی کبھی پرواہ نہیں کی بلکہ اس نے اپنے پارٹنر کی جسمانی خصوصیات کو پیش نظر رکھا ہے۔ ہماری اجتماعی ملاقات

میں ماہ وش نے خطیبانہ انداز میں کہا تھا 'وہ جو صاحب ایمان ہے اپنی نظر صرف خدا پر رکھتی ہے۔ کسی کو ایک قسم کی سرگرمی (صیغہ برائے رقم) کے ذریعہ کبھی اپنی مدد و اعانت نہیں کرنا چاہئے۔ خدا نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ وہ سب کو رزق دیتا ہے۔ خدا ہی رزاق ہے۔ میں صرف خدا کی اعانت کی طلبگار ہوں' تاہم ایک دوسرے موقع پر اس نے یہ بات واضح کردی کہ وہ مستقل نکاح کی تمنائی ہے جو اسے عظیم تر سلامتی دیتا ہے مالی اور جسمانی دونوں یا پھر ایسا نہ ہونے کی صورت میں وہ ایک طویل مدت کے متعہ/صیغہ کو پسند کرتی ہے'۔

ہماری گروپ بات چیت میں اسے دو نوجوان عورتوں نے چیلنج کردیا جو متعہ/صیغہ (عارضی نکاح) کے خلاف تھیں۔ ماہ وش نے اپنے نرم لہجے کے ساتھ بلکہ واعظانہ اسلوب میں یہ عقلی استدلال پیش کیا: '(جنسی اور مستقل نکاح دونوں کے مفہوم میں) اگر ایک عورت نکاح/شادی کرنا چاہتی ہے لیکن اگر اسے شوہر نہیں ملتا تو کیا ہوتا ہے؟ اس کچھ نہ ہونے سے متعہ/صیغہ (عارضی نکاح) ہی بہتر ہے۔ یہ بات نہیں کہ وہ رقم چاہتی ہے یا وہ اس طرح سے زندگی بسر کرنا چاہتی ہے یہ صرف 'جبلت غریزہ' (فطری ضرورت) کی وجہ سے ہے' چونکہ وہ ایسا چاہتی ہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔' اب اگر وہ اسے رقم ادا کرتا ہے تو ٹھیک اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو بھی ٹھیک ہے کم سے کم 'وہ (جنسی طور پر) مطمئن تو ہوگی۔

۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں' ماہ وش زیارت گاہ کو اپنی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کررہی تھی کیونکہ اس کے پاس اس کی اپنی کوئی جگہ نہ تھی اس نے بتایا کہ مالکان مکان اسے کرائے پر کمرہ نہیں دیتے کیونکہ وہ صیغہ رو (ایک ایسی عورت جو بار بار متعہ/صیغہ کرتی ہے) کی حیثیت سے بدنام ہوچکی ہے' یہاں تک کہ اس کے اپنے اور ماں' ظاہری طور پر' اس کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کرتے۔ تاہم ماہ وش تلخ رود کھائی نہیں دیتی تھی وہ اس دوگرفتگی سے آگاہ ہونے کے باوصف' جو اس کے ساتھ پیش آتی تھی اور بدیہی طور پر وہ' اسے اپنے مقدر پر چھوڑ دیتی تھی۔ اس نے کہا' میرے متعلق ہر قسم کی غلط سلط افواہیں عام ہیں جیسے میں ایک صیغہ رو' یا جوڑا ملانے والی عورت کی

یثیت سے پہچانی جاتی ہوں مگر ان میں سے ایک الزام بھی درست نہیں- میں اللہ اور
سولؐ کے راستے پر چل رہی ہوں-

اس نے بہت زیادہ مذہبی ہونے کا دعویٰ کیا اور حقیقت میں' وہ شریعت
سے اچھی طرح آگاہ دکھائی دیتی تھی- وہ قرآن مجید اور دوسری دعاؤں کی کتابیں
ھ سکتی تھی اور وہ عورتوں کو قرآن مجید سنا کر اور ایک فیس وصول کر کے اپنی اس
لاحیت کو استعمال کر رہی تھی- زیارت گاہ میں کئی مرتبہ میں نے اسے ان عورتوں کی
رف براہ راست جاتے ہوئے دیکھا جو زیارت گاہ میں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ ان سے
چھتی: کیا وہ انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنائے یا ان کے لئے کچھ دعائیں پڑھے یا
یت اللہ حضرات کے انداز میں ان کے سامنے بعض مذہبی مسائل وامور کی وضاحت
ے؟ قرآن مجید اور شریعت سے آگہی اور انہیں بیان کرنے کے ساتھ یوں لگتا تھا
ہ اسے اختیار اور قوت کے اعتبار سے کوئی مقام حاصل ہے' جس طرح کہ دوسری
ورتوں کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے- ہماری اجتماعی گفتگو میں ماہ وش نے علمی طور پر'
پنے تمام تبصروں اور آرا کو رسول اکرمؐ کی حدیث سے شروع کیا یا ایک شیعہ امام کے
والے سے اور اس تکنیک سے ہر چیلنج کرنے والی عورت سے مقابلہ آرائی کی-

حےٗ کہ وہ جانتی تھی کہ اب وہ بچہ جننے کے لائق نہیں رہی تھی کیونکہ اس
نے ایک آپریشن کرالیا تھا مگر وہ اپنی عدت نہایت خلوص سے پورا کرنے کی دعویدار
ھی تاہم وہ اپنے ہر متعہ / عارضی نکاح کی عدت گذرنے پر' جنسی ملاپ سے دوبارہ
ہیز کرنے کی ضرورت (حکم) سے بڑی مایوس تھی- ایسا لگتا تھا کہ ایک طرف وہ اپنے
ہبی عقائد و اعمال کے درمیان الجھی ہوئی تھی اور دوسری طرف اپنی جنسی خواہشات
ں مبتلا تھی- ماہ وش نے کہا: 'اس کا ایک سوال ہے لیکن وہ اسے دریافت کرنے میں
ل کر رہی تھی- میری دلچسپی کے پیش نظر اس نے دوبارہ یقین دلاتے ہوئے کہا کہ
ب متعہ / صیغہ عارضی نکاح میں جہاں انٹرکورس ایک عورت کی ٹانگوں کے درمیان
ے یا پیچھے سے کیا جاتا ہے' تو کیا اسے اب بھی عدت پوری کرنا ہوگی؟ میں ساکت و
امت رہ گئی یہاں ایک سخت پردے کی پابند عورت تھی' قم میں' ایک مذہبی زیارت

گاہ کے قلب میں' ایک ایسی جگہ جو ہمیشہ عصمت مآب' باپردہ اور جنسی تعلقات سے احتیاط کرنے والی عورتوں سے بھری ہوتی تھی وہ مجھ پر اپنی سب سے زیادہ قلبی تشویش و پریشانی کا انکشاف کر رہی تھی- سچ تو یہ ہے کہ میں نے اسکے سوال سے بھی روشنی حاصل کی' میں نے صرف اس وقت سے اس کے متعہ عارضی نکاحوں کے' ہر ایک معاہدے کے بعد' جنسی فعل سے اجتناب کے مسئلہ کی نوعیت کو ماننا شروع کیا- ان میں سے زیادہ تر معاہدے تو چند گھنٹوں کے بعد ہی ختم ہو جاتے تھے- اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: 'شاید میں ایک مرد کو یہ باور کرا سکتی ہوں کہ ایسا کرنے سے میں زیادہ رقم کما سکتی ہوں تو مجھے کسی حالت میں بھی دو ماہ تک انتظار نہیں کرنا پڑتا-' اور شاید اس معاملہ میں وہ' مجھے شعور و آگہی سے بہرہ ور نہ پاتے ہوئے مایوس ہو گئی ہو- ماہ وش زور سے ہنس دی مگر احتیاط کے ساتھ اور پھر تجویز کیا کہ ہمیں اس سوال کے جواب کے لئے' قم میں کسی آیت اللہ کو ضرور لکھنا چاہئے- میں نے نرمی سے منع کر دیا-

ماہ وش قم میں دوسری متعہ / صیغہ عورتوں کی بابت جانتی تھی اور ان سے خصوصیت کے ساتھ اپنے دل میں حسد رکھتی تھی- ماہ وش نے مجھے مطلع کیا کہ یہ عورت پچاس برس سے اوپر تھی اور اس کا حیض بھی بند ہو چکا تھا- وہ قانونی تقاضوں کی پابند نہیں تھی کہ جنسی اجتناب کی ایک مدت پوری کرے' وہ نظری طور پر' جتنی بار چاہے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کر سکتی تھی ظاہر ہے کہ ایسی عورت کو آدمی بار بار حاصل کر سکتے ہیں جو جانتے تھے کہ وہ بچہ جننے کی عمر سے گزر چکی تھی- (٦) لیکن وہ ان سب سے انکار کر دیتی تھی! ماہ وش نے اس بات کو غیر معمولی پایا اور خواہش کی کہ وہ اس کی جگہ ہوتی! کچھ تحفوں اور رقم کے عوض' ماہ وش نے اس عورت سے میری ملاقات کا انتظام کیا تاہم اس عورت کی صحت اچھی نہیں تھی اور اس نے انٹرویو سے انکار کر دیا-

جب ماہ وش سے یہ پوچھا گیا کہ اس نے ہم بستری سے پیدا ہونے والے امراض خبیثہ سے خود کو کس طرح محفوظ رکھا اور اس نے تندرستی اور صحت بدن کے

مسائل سے کس طرح مقابلہ کیا۔اس نے بتایا کہ وہ بڑی ہوشیار تھی اور مرد کا انتخاب کرنے میں خاص توجہ دیتی تھی وہ کنڈوم + ز کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ 'مانع حمل کا نہیں جانتی تھی لیکن یہ بھی کہا کہ وہ ان کو اپنے مرد پارٹنروں کی وجہ سے استعمال کرنا پسند نہیں کرتی تھی کیونکہ یہ مسرت چھین لیتے ہیں اور اس کے علاوہ پھول کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔'

معصومہ

ماہ وش اس سے بھی متفق تھی کہ وہ مجھے معصومہ سے متعارف کرائے گی جو مجھ سے بات کرنے کی خواہش مند تھی۔ ماہ وش سے مختلف معصومہ' کچھ حواس باختہ دکھائی دیتی تھی وہ ایسی نظر آتی تھی کہ جیسے وہ آہستہ آہستہ گھلتی جارہی ہے اور وہ اپنی بیان کردہ عمر' چالیس برس سے زیادہ بڑی دکھائی دیتی تھی۔ اپنی سرکنے والی نقاب سے اور زیارت گاہ میں اپنے ماحول سے غفلت برتتے ہوئے' معصومہ نے اپنے چند نامعلوم دشمنوں کے خلاف اپنا چھپایا ہوا 'غبار' نکالا اس نے مجھ سے اپنا خواب بیان کرنے کے ساتھ بات شروع کی اور انہیں بے ربطی سے بیان کیا۔ میں نے جلد ہی یہ سمجھ لیا کہ معصومہ کے لئے خواب اور حقیقت کی درمیانی حد کی صورت بگڑ چکی ہے اور وہ حقیقت اور خیال کی بات میں الجھ کر رہ گئی ہے۔ اکثر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اپنے خوابوں کو استعمال کررہی ہے اگرچہ وہ الجھتے ہوئے تھے تاکہ وہ اپنی پریشانی کے اسباب معلوم کرسکے یا وہ اپنے مستقبل کی بابت پیش گوئی کرسکے۔

معصومہ 'بنیادی طور سے قزوین سے تعلق رکھتی تھی ایک روایت پسند اور مذہبی خاندان میں پیدا ہوئی تھی وہ اپنے ماں باپ کے تین بچوں میں سے صرف ایک بیٹی تھی اس کا باپ نوکر شاہی کا ایک کم منصب فرد تھا اور اس کی ماں اپنی بیٹی کی طرح ان پڑھ تھی ماہ وش کی طرح معصومہ بھی بہت نوجوان تھی جب اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کردی گئی جو عمر میں بہت بڑا تھا۔ وہ بہت بد مزاج تھا اور وہ اسے بے رحمی کے

ساتھ مارتا رہتا تھا اگرچہ معصومہ کا شوہر ایک چھوٹا افسر تھا مگر خیال و عمل میں قدامت پسند تھا تقریباً اپنے خسر کا ایک چربہ تھا۔ 'معصومہ گھر میں بہت محنت کرتی تھی اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتی تھی اور اس کے لئے زندگی کو آرام دہ بناتی تھی۔ اس نے اس کے تین بچوں کو جنم دیا لیکن اس کی تعریف کم ہی کی گئی۔ اس کا شوہر گھر میں اس زہریلے سانپ کی طرح تھا جو ہر وقت پھن پھیلائے کھڑا رہتا تھا لیکن دوسرے معاملات میں پرکشش بھی تھا' - اس نے بتایا۔

معصومہ خود کو ایک 'احمق - سادہ لوح' کی طرح بتایا کرتی تھی۔ اس نے کہا کہ اس نے اپنی سابقہ زندگی اپنے بہت سے ہمسایوں اور دوستوں کے ساتھ حساس نجی معلومات اور عام معلومات میں امتیاز کیئے بغیر گزاری' وہ اپنے دوستوں کو گوشے میں واقع کبابی کے متعلق بتایا کرتی جو اسے دیکھ کر اکثر مسکرایا کرتا اور اسے کچھ کباب پیش کر دیتا تھا جب وہ بالعموم اپنے ایک بچے کے ساتھ ہوتی تو اس کی پیش کش قبول کر لیتی اور اپنے بچے کے ساتھ کباب کھا لیتی تھی۔ اس نے اپنے افعال کی بابت ذرا نہیں سوچا کہ ان کی تشریح کس طرح کی جائے گی یا دوسرے انہیں کس طرح غلط معنی پہنائیں گے۔

کسی عذر کے تحت کہ اس نے اپنے شوہر کو بے عزت کیا ہے 'ایک دن اس کے شوہر نے اسے گھر سے نکال دیا (۷) اس نے معصومہ پر الزام لگایا کہ وہ گوشہء ذخیرہ گاہ پر کبابی کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے اس سے عاجزی کی کہ وہ مجھے کہانی کے اپنے حصے کو بیان کرنے کا موقع دے۔ میں نے اپنے بچوں کا واسطہ دے کر' اس سے منت سماجت کی کہ وہ مجھے ایک موقع دے لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھے باہر نکال دیا۔' اس نے کبھی اسے دوبارہ اپنے بچوں کو دیکھنے کا موقع نہیں دیا۔ معصومہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے ان لوگوں کو خوب کوسا' جنھوں نے اس کے پیچھے اس کی باتیں کیں اور اس کی زندگی کو برباد کر دیا معصومہ کو یقین تھا کہ اس پر سحر کیا گیا تھا اور وہ کسی کی نظر بد کا نشانہ بن گئی تھی۔

پریشانی اور بدنامی کی حالت میں' وہ اپنے باپ کے گھر گئی جسے اپنی بیٹی (معصومہ) کی وجہ سے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ اس نے کبھی اس کی طرف دوبارہ نہیں

دیکھا یا کبھی اس کے سلام کا جواب دیا ہو- معصومہ کے بھائی بھی بہت شرمندہ تھے کیونکہ وہ اس کی بے عزت طلاق پر سخت ناراض تھے جو اس کے منہ پر زبانی مار دی گئی تھی-

بلا شبہ کبابی اس میں دلچسپی رکھتا تھا- اس کی پریشان کن خطرناک صورتحال کا احساس کرتے ہوئے اس نے اسے تین ماہ کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی- معصومہ نے مجھے بتایا کہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ متعہ / صیغہ کیا ہے؟ لیکن اس کی پیش کش کو قبول کر لیا کیونکہ وہ اپنے والدین کے گھر میں کشیدہ ماحول کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتی تھی- کبابی سے اس کے ملاپ کے دوران' اس نے محسوس کیا بلکہ وہ اپنے باپ کے رد عمل سے خوف زدہ ہو کر' اپنے عارضی شوہر کبابی کو بتائے بغیر تہران بھاگ گئی وہ اتنی خوف زدہ کیوں تھی یا شرمندگی تھی' اس کے باپ کا رد عمل مجھ پر بالکل واضح نہیں تھا- میری تشریح یہ ہے کہ اس کی سختی اور جبر سے واقف ہونے کے ساتھ' شاید وہ اپنے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کی معقولیت اور شائستگی کے متعلق غیر یقینی تھی اور اسی لئے وہ اپنے حمل سے شرمندہ تھی' ایران میں بہت سے دیہی علاقوں یا چھوٹے شہروں (قصبوں) میں بدنامی کے خوف یا شاید شرم و حیا سے مجبور ہو کر' نوجوان عورتیں اپنے والدوں سے' جہاں تک ممکن ہو' اپنے حمل کی حقیقت رواجی طور پر چھپاتی ہیں-

معصومہ اپنے خوابوں کی دنیا میں لوٹ گئی اور اس کو سمجھنا دوبارہ مشکل ہو گیا- اس نے کہا کہ اس نے مقدس آدمیوں اور عورتوں کے خواب دیکھے جن سے اس نے پانی مانگا- انہوں نے اسے پانی دیا' وہ درد و غم سے چلانے لگی- جب وہ اپنی سرگزشت مجھے سنا رہی تھی اور اگرچہ وہ اپنے شدید غم سے سکون حاصل کر رہی تھی' مصیبت اور درد سے نجات پا رہی تھی- اس نے اپنی ایام حمل کے دوران نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا تھا-

تہران میں معصومہ' رے کے قدیم شہر میں' شہر کے باہر اس علاقے میں رہتی تھی جہاں مجبور و محتاج' بے آمدنی والے لوگ رہا کرتے تھے- اور یہ علاقہ شاہ عبدالعظیم کی مقدس درگاہ کے نزدیک واقع تھا اور تہران کے جنوب میں تین یا چار میل دور تھا- بقائے زندگی کے لئے اس کی جدوجہد نے' اسے گلی کوچوں میں بھیک مانگنے پر

مجبور کر دیا- یہاں تک کہ ایک ہمسایہ کی مدد سے ایک گھریلو خادمہ کا کام مل گیا- جب اس کی زچگی کا وقت قریب تر آیا' وہ تنہا' بے سہارا حالت میں کسی نہ کسی طرح فیروز آباد ہسپتال میں پہنچی مگر انہوں نے اسے داخل کرنے سے انکار کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ ذہنی طور پر بیمار تھی اس کے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے' ہسپتال کے بااختیار حکام نے اسے فرح ہسپتال بھیج دیا اور اس سے قبل کہ اسے کمرہ ۶ زچگی میں لے جایا جاتا اس نے ایک لڑکی کو جنم دیا-

چند ماہ کے بعد اپنی طاقت کو بحال کرتے ہوئے' معصومہ اپنی بچی کو لے کر بچی کے باپ "کبالی سے ملنے کی امید کے ساتھ قزوین پہنچی- معصومہ سے مختلف "کبالی کی قسمت کا ستارہ بلندیوں پر تھا- اس نے اپنے چھوٹے سے اسٹور کو وسیع کر لیا تھا- اس نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر لی تھی اور وہ اپنے پہلے بچے کی ولادت کی امید رکھتے تھے- جب اس نے معصومہ کو دیکھا تو وہ خوف سے چونک اٹھا اور کم آمیزی کے ساتھ ذرا فاصلہ پر' کھڑا رہ گیا- اس نے نوزائیدہ بچے سے اپنے رشتے کو جھٹلایا اور عملاً یہ تجویز کیا کہ وہ اسے کسی یتیم خانے میں لے جائے- ایک بار پھر اکیلی اور پریشان حال معصومہ نے اپنی ماں سے ملنے کی تمنا کی لیکن اسے اپنے والدین کے گھر جانے کی ہمت نہیں ہوئی-

معصومہ شہر رے کو واپس چلی گئی لیکن ایک فیکٹری میں سخت محنت کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ننھی منی بچی کو ایک یتیم خانے میں ڈال دے- اسے بتایا گیا کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنی بیٹی کو دیکھنے آسکتی ہے اور اسے "ملاقاتی پاس" دیا گیا جسے وہ اپنی ذہنی غیر حاضری کی حالت میں کہیں کھو بیٹھی- اس کے بعد جب بھی وہ اپنی بچی کو دیکھنے جاتی تو وہ اسے اندر نہیں جانے دیتے کیونکہ اس کے پاس اپنا ملاقاتی پاس نہیں تھا- آخر کار اس کی ایک ملاقات میں اسے مطلع کیا گیا کہ وہ اپنی بچی کو دیکھ سکتی ہے مگر یہ کہ اسے یتیم خانے سے لے جانا ہوگا کیونکہ بچی کی عمر کافی (یعنی ڈیڑھ سال) ہو گئی تھی اور اب یتیم خانے میں اس بچی کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی- معصومہ نے درخواست کی کہ وہ بچی کو کچھ عرصے اور رکھ لیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا- انہوں نے اسے بچہ دیدیا اور دروازے سے باہر کا راستہ بتا دیا-

معصومہ رے میں' واپس اپنے ہمسایوں میں آئی- اس کا ایک ہمسایہ تھا جو ایک مہربان درمیانہ عمر کا افیون کھانے والا (پائپ کے ذریعہ) 'تریاکی' تھا وہ ماں اور بچی کا دلدادہ ہو گیا- اس نے معصومہ کو عملی طور پر دو ماہ کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش کی اور اس نے یہ قبول کر لی- تریاکی نے ان دونوں کے ساتھ کافی وقت گزارا اور جب کبھی اس کے پاس افیون کے اخراجات سے کچھ رقم بچ رہتی تو وہ ننھی بچی کے لئے قندی یا شیرینی خرید لاتا تھا- وہ تقریباً ایک خوش گوار خاندان سے مشابہ تھے اور اب ان کی زندگیوں میں معنی اور حسن ترتیب' شامل ہو رہے تھے افسوس! ان کی خوشی زیادہ عرصہ تک بر قرار نہیں رہ سکی- معصومہ کا عارضی شوہر افیونی' موٹر کار کے حادثے میں جاں بحق ہو گیا- اور ایک بار پھر ماں اور بچی تنہا اور زخم خوردہ حالت میں رہ گئے! رے میں زندگی زیادہ دنوں تک قابل برداشت نہ رہی اور یہ کہ اس کی ننھی منی بچی مسلسل اپنے 'پدر' (باپ) کو دریافت کرتی رہی- معصومہ نے اپنا قلیل سامان باندھا اور قم چلی گئی جہاں وہ ان لاتعداد عورتوں کی صفوں میں شامل ہو گئی جو زیارت گاہ کو اپنے گھر کے طور پر استعمال کرتی ہیں- (۸)

جب ۱۹۷۸ء میں' میں نے معصومہ کا انٹرویو کیا تھا یہ اس کی مہاجرت سے چھ سال بعد کی بات تھی ان دنوں وہ کثرت سے متعہ / صیغہ معاہدے کرتی ہے تاکہ وہ اپنی ننھی بچی کے لئے زندگی کے سامان فراہم کر سکے- خود معصومہ کے لئے' گھڑی ظاہری طور پر' تقریباً چھ برس پہلے رک چکی تھی اور کوئی بات جو اس کے بعد واقع ہوئی کچھ زیادہ قابل توجہ نہیں-

فرخ خانم

فرخ خانم عشرہ چالیس کی درمیانی عمر کی عورت ہے' تندرست و توانا اور خوش انداز ہے میں نے ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں اس کا انٹرویو کیا اور جو لوگ اسے جانتے تھے' ان سے طویل گفتگو کی- جب فرخ صرف ساڑھے بارہ برس کی تھی تب

اس کی شادی ایک بیس سالہ دلکش آدمی سے ہو گئی۔ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی اور اس کی شادی پر اعتراض بھی نہیں ہوئے۔ اس نے اپنے ہونے والے شوہر کو اس دن دیکھ لیا تھا جب وہ (شوہر) اور اس کا خاندان اس (فرخ) کے گھر اسے مانگنے آیا تھا۔ اس نے اسے چائے اور شیرینی پیش کی تھی اور اسے دلکش اور پرکشش پایا۔

اس کی شادی کے بعد، جلد ہی اسے پتہ چل گیا کہ اس کا شوہر شک کرنے والے ذہن کا مالک ہے اور وہ بدمذاق بھی تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہ اس کے ساتھ برا سلوک کرتا، اس سے جھوٹی قسمیں کھاتا اور اکثر اس کو مارتا تھا، اس نے ایسے حالات میں بھی اس کی زندگی کو آرام دہ اور خوش گوار بنانے کی کوشش کی۔ پڑھی لکھی ہونے کی وجہ سے، چھ گریڈ پرائمری تعلیم کے مساوی، فرخ نے اپنے شوہر کی مالیات منظم کرنے میں اس کی معاونت کی اور اسے خاکے اور گراف (ترسیم) بنانے میں بھی مدد دی جو اس کے کام کا ایک حصہ تھا۔ اس کا یقین تھا کہ یہ سب کچھ اس کی جدوجہد اور ذاتی محنت ہی تھی کہ جس کے ذریعہ وہ کچھ دولت جمع کرنے کے لائق ہو گیا۔ وہ بھی ہیروئن کا عادی ہو گیا۔ اس نے جلد ہی اس بری عادت اور دوسری عورتوں پر روپیہ پیسہ خرچ کرنا شروع کر دیا۔ فرخ نے بتایا کہ وہ جتنا زیادہ حالات کو دوبارہ بہتر بنانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی زیادہ لاپرواہ ہو جاتا تھا۔ وہ اس کو مارتا اور اپنے پانچ بچوں سے بھی سختی سے پیش آتا تھا۔

ان کے وسائل تیزی سے خشک ہوتے گئے اور اس کا صبر اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ آخرکار فرخ نے اپنا گھر چھوڑ دیا اور اپنے ایک شناسا کے گھر چلی گئی جہاں وہ خاندان میں ایک بڑی عمر کے آدمی کے ساتھ ایک رفیق کی حیثیت سے کام کر سکتی تھی۔ وہ اپنی سب سے کم عمر بچی کو جو اس کی واحد بیٹی تھی اپنی ساتھ لائی تھی اور باقی بچوں کو ان کے باپ کے پاس چھوڑ آئی تھی۔ جب اس نے اپنے شوہر کو چھوڑا تو اسے نہ صرف یہ کہ اپنا چھوٹا سا اجر دلہن پانچ سو تمن بھی نہیں ملے بلکہ وہاں اپنا سارا سامان بھی چھوڑ دیا اور اس نے اسے کچھ رقم بھی دی اور اس کے گھر سے ایک میلی سی چادر کے ساتھ باہر نکل آئی حالانکہ اس نے اپنی محنت سے اسے لکھ پتی بنایا تھا۔ دو سال بھی نہ

گزرے تھے کہ فرخ' آخر کار طلاق حاصل کرنے کے قابل ہو گئی۔ (باب ۲ میں خلع 'طلاق' کا شعبہ دیکھئے) اس کے چار بیٹے' اپنے باپ ہی کی تحویل رہے جبکہ چھوٹی بچی فرخ کی نگرانی ہی میں رہی۔

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۳ء کے خاتمے تک' فرخ اور اس کی کمسن بچی' اسی خاندان کے ساتھ رہے۔ فرخ کے خوش گوار طور طریقے اور اچھی نظریں' دونوں ہی اس کے لئے قیمتی سرمایہ بھی تھے اور وجہ زحمت بھی! 'میں جہاں بھی' جاتی مرد کہا کرتے۔ خانم! تمہارا کوئی شوہر نہیں تو آپ میری زوجہ کیوں نہیں بن جاتیں؟ اسے اپنے ظاہر کا احساس ہوتا اور ذہنی تکلیف بھی ہوتی تھی۔

فرخ کے احساس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی' جب اس نے اپنے عارضی شوہر سے اپنی پہلی ملاقات کو اپنے حافظے سے دھرانا شروع کیا۔ حاجی سے اپنی پہلی ملاقات کا دن اور وقت قطعی طور پر صحیح یاد تھا۔ حاجی ایک شادی شدہ آدمی تھا اور اس کے پاس تھوڑی سی دولت تھی۔ فرخ کی ایک سہیلی جو درزن تھی' اس نے فرخ سے کہا کہ کچھ کپڑا خریدنے کے لئے اس کے ساتھ تہران کے مین بازار کو چلے مگر کپڑا خریدنے کی بجائے وہ فرخ کو حاجی کی دکان پر لے گئی جو اس کا ایک پرانا شناسا تھا۔ فرخ نے ہنستے ہوئے کہا کہ سلام و آداب کے بعد پہلے ہی لمحے سے 'وہ مجھ پر نظر جمائے رہا۔ حاجی فرخ میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اس نے ان دونوں سے کہا کہ وہ کورنر اسٹور میں' کبابی کے یہاں' اس کے ساتھ لنچ کریں۔ تھوڑے سے تامل کے بعد فرخ نے قبول کر لیا۔

حاجی نے فرخ کو اپنا ٹیلی فون نمبر دیا اور اس سے فون پر بات کرنے کے لئے کہا مگر اس نے نمبر کو استعمال نہیں کیا۔ کم از کم کافی دنوں تک فون نہیں کیا۔ تاہم حاجی کی تحریک پر' ایک نامعلوم فرد' اس کی دوست نے ان دونوں کی ملاقات کے لئے' ایک دوسرے موقع کا اہتمام کیا۔ اس بار حاجی نے فرخ میں بے حد دلچسپی کا اظہار کیا اور اس سے درخواست کی کہ وہ اسے نجی طور پر ملنے کی اجازت دے اس نے حاجی کی یہ بات مان لی۔ وہ وقتاً فوقتاً ملتے رہے اور ان ملاقاتوں میں سے ایک میں حاجی نے اسے مطلع کیا کہ وہ مکہ مکرمہ کو دوسرے حج پر جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ پھر

اس نے کہا کہ اس کے واپس آنے تک وہ اس کا انتظار کرے (یعنی اس عرصے میں کسی سے شادی نہ کرے)۔ فرخ نے وعدہ کر لیا۔ یوں سمجھئے کہ حاجی کے خوف کی شدت کی اہمیت بتاتے ہوئے' فرخ نے کہا کہ ان دو مہینوں میں فی الحقیقت' اس کے پاس کئی ایک منگیتروں کے پیغامات آئے تھے لیکن اس نے سب سے انکار کر دیا۔۔۔ حاجی اچھی صحت کے بعد واپس آیا۔ مقدس عبادت گاہ کے ہر قسم کے تحفے ساتھ لایا۔ وہ دوسرے ہی دن فرخ سے ملنے گیا۔ تب اس نے یہ درخواست فرخ کے سامنے رکھی کہ اگر میں آپ کو دس تمن یومیہ دوں تو کیا آپ کا کام چلے گا؟ اس نے جواب دیا: 'ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جب انسان کا ایک سو تمن سے بھی کام نہیں چلتا اور ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جب انسان صرف دو تمن سے کام چلا لیتا ہے' رقم مقصد نہیں ہے۔ خوش اخلاقی اور سماجی ہم آہنگی ایک رشتے کا لازمی عنصر ہوتے ہیں۔ اگر یہ باتیں موجود ہوں تو ایک مرد اور ایک عورت ساتھ رہ سکتے ہیں۔' فرخ کا فلسفہ سن کر حاجی فی الواقعہ بے حد خوش ہوا اور اسی وقت اس سے کہا کہ وہ اس کی صیغہ / متعہ زوجہ بن جائے۔

ان کی متعہ / صیغہ عارضی نکاح کی تقریب میں فرخ کی درزن سہیلی اور حاجی کے ایک ملا دوست نے شرکت کی لیکن اس نکاح کا اندراج نہیں ہوا۔ فرخ سوچتی ہے کہ اس کا عارضی نکاح ایک مذہبی نوعیت کا فریضہ ہے اور ایک صیغہ (قانونی متعہ) نہیں ہے (جو اس کا اندراج ہوتا)' تاہم وہ کسی طرح بھی کسی قسم کی تشویش محسوس نہیں کرتی تھی۔ اپنے متعہ نکاح کے اندراج پر رضامند نہ ہونے پر حاجی کی وضاحت محض رسمی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی پہلی بیوی کو اس کی نئی بیوی کے متعلق کچھ معلوم ہو جائے۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۴ء میں قانون تحفظ خاندان نافذ العمل تھا جو ۱۹۶۷ء میں منظور ہوا تھا۔ اس قانون کے تحت کسی شخص کو عدالت کی اجازت کے بغیر' دوسری زوجہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ دو سال تک کی قید کی سزاؤں سے بچنے کے لئے عام طور سے لوگ دوسرے نکاح / عارضی نکاح کو رجسٹر نہیں کراتے تھے بالخصوص ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کو رجسٹر نہیں کراتے تھے۔

اس بات سے فرخ خوف زدہ نہیں تھی' اس نے کہا: اگر حاجی کی بیوی ان کا پتہ بھی لگالے اور ان پر عدالت میں مقدمہ بھی دائر کردے تو اس کے پاس اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہوگا- اگر بااختیار حکام بھی مجھ سے طلب کرتے تو میں کہتی کہ حاجی میرا محبوب ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ کچھ بھی ثابت نہیں کرسکتے تھے (یعنی یہ کہ) وہ یہ ثابت نہیں کرسکتے تھے کہ وہ شادی شدہ تھے-(۹)

اس نے کچھ سوچ کر کہا: 'ان دنوں جب دو افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان کی شادی / نکاح کا قانون اندراج بے معنی ہے' ایک باہمی طور پر' پُر معنی رشتے کی پہلی شرط محبت ہے-میں حاجی سے محبت کرتی ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے مجھے اس سے زیادہ کیا چاہئے؟ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ مجھے اس سے ترکہ میں کچھ ملے یا نہیں'- پس جب حاجی نے اسے دو ہزار تمن کا چیک بطور اجر دلہن دیا' فرخ نے رسمی طور پر اسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہی الگ رکھ دیا- حاجی سے اپنی محبت کو ڈرامائی رنگ دینے کے لئے فرخ کو یاد آیا کہ اس نے حاجی سے کہا تھا: 'مجھے ایک اجر دلہن کی کیا ضرورت ہے؟' میں نے اس کو بتایا: میرا اجر دلہن تمہاری محبت ہے میرا اجر دلہن تمہاری عزت ہے میرا اجر دلہن تمہاری خوش اخلاقی اور انسانیت ہے'-بہر حال ایک ناکام شادی کے تجربے کے بعد' فرخ اجر دلہن کی ادائیگی کی حقیقی بے اثریت کا مفہوم سمجھنے لگی تھی-اس سبب سے اس نے صریحاً سمجھ لیا کہ سرمائے میں اس کی دلچسپی میں آشکارا کی سے' حاجی اس کی محبت کا باہمی صلہ اور زیادہ دلچسی سے دیگا جیسا کہ اس نے اسے پاک محبت پیش کی تھی جس کے ساتھ زیادہ تحفے اور زندگی میں مدد کرنے کے وعدے بھی شامل تھے-

۱۹۷۸ء میں ہمارے انٹرویو کے وقت تک' حاجی کے خاندان نے ان کی عارضی شادی کا سلسلہ معلوم کرلیا تھا اور ظاہری طور پر وہ حاجی کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی پریشانی میں نہیں پڑے حالانکہ اس کی ماں اور ہمشیرہ کے فرخ سے تعلقات نسبتاً اچھے تھے اور وہ اکثر اس سے ملنے آیا کرتی تھیں مگر وہ اس کی پہلی بیوی اور اس کے بچوں سے زیادہ قریب تھیں- یہ واضح تھا کہ دونوں سوکنوں کے درمیان کسی قسم کا

معاشرتی رشتہ نہیں تھا۔

فرخ نے مسرت کی لہر محسوس کی اور وہ ان واقعات کو یاد کر رہی تھی جو اس کو حاجی سے متعہ رجیغہ معاہدے کی طرف لے گئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ اس کی زندگی' ایک آرام دہ معمول میں قرار پا چکی تھی۔ حاجی نے اس کے لئے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لیا تھا اور وہاں پابندی سے ملنے آتا تھا جب اس کی پہلی بیوی شہر سے باہر ہوتی تو وہ ان دنوں فرخ کے مکان پر رات گزارتا تھا۔ ایک بار پھر ایسا لگتا تھا کہ فرخ کو آخری لفظ ملنے والا ہے فرخ نے کہا: 'مجھے اس کے آنے اور جانے پر ذرا بھی اعتراض نہیں تھا۔ وہ جس وقت بھی آتا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتی ہوں' اس کے علاوہ اس کے زیادہ غسل طہارت (جنسی انٹر کورس کے بعد کی پاکیزگی)' یہیں پر ہوتے ہیں۔

فاتی خانم

جب میں پہلی مرتبہ قم گئی تو میں فاتی خانم کی بابت ۱۹۷۸ء مین سن چکی تھی لیکن چونکہ اس کے اور میری میزبان (جو رشتہ میں اس کی نند تھی) کے درمیان ایک پرانی عداوت تھی' میں اس کا انٹرویو نہیں کر سکی۔ ۱۹۸۱ء میں فاتی ادھر ادھر کی باتوں میں' قم میں میری موجودگی کی بابت سن چکی تھی اور ایک دن وہ اچانک آئی کہ کوئی محافظ اسے نہ دیکھ لے' تب میری میزبان نے کسی خاص مقصد کے پیش نظر' گھر سے بھاگ جانا اور ہمیں اکیلا چھوڑ دینا ہی مناسب سمجھا۔ اور آخر کار مجھے فاتی کو انٹرویو کرنے کا موقع مل ہی گیا۔ ہم نے دیر تک باتیں کیں اور بعد میں' میں نے اس کے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے انٹرویو کیئے۔ وہ میری سب سے زیادہ رنگین مزاج اطلاع دہندہ ثابت ہوئی۔ اپنے انٹرویو کے وقت اس کا تیسرا شوہر (میری میزبان کا بھائی)' تہران کے ایک ہسپتال میں کینسر کے مرض میں زیر علاج تھا اور وہ تہران اور قم کے درمیان' اپنے سماجی رشتے کی بنا پر چکر کاٹ رہی تھی۔ جب وہ تہران میں ہوتی یا جب وہ قم واپس آجاتی تو اس کے شوہر کے رشتہ دار' اس کے اتے پتے سے ناواقف رہتے تھے۔ وہ گھر پر شاذ و

نادر ہی ہوتی تھی اور مجھے اپنی میزبان کو بڑی مشکل سے سمجھانا پڑتا کہ وہ مجھے فاتی کے گھر پر لے جائے کیونکہ مجھے یقین تھا کہ صرف خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے ؟'

بظاہر فاتی اپنی عمر کے چوتھے عشرے کے درمیانی برسوں میں تھی حالانکہ وہ اس سے بھی زیادہ کم عمر ہونے کا دعویٰ کرتی تھی- وہ ہشاش بشاش اور سرگرم رہتی' اور پرمزاح تھی لیکن وہ مجھے ذرا ذہنی پریشانی میں دکھائی دیتی تھی- وہ مسلسل پانچ برس گزرنے کا حوالہ دیتی رہی کہ جب وہ اپنے پہلے شوہر اسماعیل سے ملی جو اس سے بڑا اور تیس سال کا تھا اور وہ زور دیتی رہی کہ وہ کس قدر خوبصورت تھی (فربہ' سفید اور سنہرے بھورے بالوں والی عورت تھی)' اور جب اس نے اسماعیل سے شادی کی تو اس کا وزن کس طرح کم ہوا (مطلب یہ کہ اس نے گھر میں بڑے دکھ اٹھائے تھے)- مجھے تو وہ اب تک وزن سے زیادہ ہی معلوم ہوتی تھی' جب وہ گھر سے باہر جاتی تو فاتی نہ صرف روانگی کے مطابق چادر لوڑھتی بلکہ ایک سیاہ نقاب "پوشیہ" اپنے چہرے پر ڈالا کرتی تھی- جب وہ اس طرح کے لباس میں ہوتی تو کوئی اسے پہچان نہیں سکتا تھا عصمت و عفت کے لئے بہر حال' اتنے حجاب کے باوجود' قم میں یہی افواہ ہے کہ وہ چہرے پر نقاب ڈالتی ہے حقیقت میں متعہ / صیغہ زوجہ بننے کے لئے اپنی رضامندی کے اشارے دیتی ہے جبکہ سیاہ نقاب استعمال کرنے کے لئے فاتی خانم کی دلیل یہ تھی کہ 'اس کا حسن دلفریب ہو جائے' اسے یہ خوف بھی تھا کہ بعض لوگ اسے اغوا نہ کر لیں اور اسے قابل رحم حالت میں کسی ایسی ویسی نامعلوم جگہ لے جائیں اور اس کے ساتھ زنابالجبر کریں-

فاتی تین سال ہی کی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دیدی تھی مگر اسے اپنے قبضہ میں رکھا- جلد ہی اس کے باپ اور ماں نے دوبارہ الگ الگ شادیاں کرلیں- جلد ہی انہوں نے فاتی کو تیرہ اور سگے بہن بھائیوں سے ملایا. نو اس کے باپ کی طرف سے اور چار اس کی ماں کی طرف سے تھے- ایک سوتیلی ماں کے ساتھ اس کی زندگی اس حسد و رقابت کو ظاہر کرتی تھی کہ جس طرح سندریلا کے ساتھ اس کی ماں سلوک کرتی تھی لیکن کبھی بھی خوش گوار انجام نہیں ہوا- فاتی نے بار بار اس واقعہ

کو دھرایا کہ اس کی پرورش ایک ماں کے بغیر ہوئی- اس کا باپ ایک کم آمدنی والا تاجر تھا' بے حد مذہبی اور قدامت پسند تھا- یہی وجہ ہے کہ اس نے فاتی کے وجود کو نظر انداز کیا-

فاتی کو خاندان میں کالی بھیڑ (غدار) سمجھتے ہوئے' فاتی کے رشتے کے بہن بھائی اس کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے تھے' یہ بات فاتی کی نند نے بتائی- فاتی اپنی والدین کی اولاد سے میل جول نہیں رکھتی لیکن اکثر اپنی ماں سے ملنے جاتی تھی' وہ ایک یا دو افراد سے ملتی جو اس کی ماں کے رشتے سے اس کے نصف بہن بھائی تھے- اس نے اپنے خاندان سے دوگر فتگی کا رجحان ظاہر کیا- کبھی ایسا ہوتا کہ وہ اپنے خاندان میں تقریباً ملاقاتیں کرتی اور ایک دوسرے حوالے سے اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہ ان کے درمیان زیادہ سماجی تعلقات محسوس نہیں کرتی- دوسرے اطلاع دہندوں نے فاتی کو تھوڑا سا پاگل 'خلل' سمجھا (۱۰) اور انہوں نے کہا کہ اس کا خاندان بالعموم اسے نظر انداز کرتا ہے- یہ معلوم ہوا کہ وہ بسا اوقات ان کے گھروں پر جاتی حالانکہ اس کے ساتھ ان کا رویہ نہایت سرد ہوتا تھا!

نو سال کی عمر میں ایک کمسن دلہن کی حیثیت سے فاتی کی شادی اس کی پھوپھی کے بیٹے سے ہو گئی جو تھوڑا ساذہنی معذور اور غفلت شعار لگتا تھا- وہ اس کے نکاح میں اس لئے دیدی گئی تھی کہ اس کے والدین سمجھتے تھے کہ یہ بات لڑکے لئے اچھی ہو گی- 'یوں کہنا چاہئے کہ وہ اس طرح اپنے ہوش و حواس میں آجائے گا- شادی کے بعد ہی اسے تپ دق ہو گئی (وہ اس بیماری میں پہلے سے مبتلا نظر آتا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی)- ابھی وہ مشکل سے چودہ سال کی ہو گی کہ اس کے بیمار شوہر نے اسے طلاق دیدی- فاتی نے اس دوران یہ دریافت کر لیا تھا کہ وہ ایک عورت کی حیثیت سے 'بانجھ' ہے-

فاتی کی دوسری شادی ایک دولتمند ۱۷ سالہ بوڑھے سے ہوئی جو صرف ڈھائی ماہ تک بر قرار رہی- وہ ابھی تک یقین کی کمزور تھی- وہ زور دے کر یہ کہا کرتی کہ اس نے اس کو شدید پریشانی میں مبتلا رکھا اور احباب اور ہمسایوں کے مسلسل

سوالات کی بارش تھی جو یہ جاننا چاہتے تھے کہ جنسی ملاپ کے بعد وہ غسل طہارت کے لئے عوامی غسل خانے میں کب جائے گی (۱۱)-اس نے اعلان کر دیا کہ اس نے مجھے چھوا تک نہیں- اس کے بر عکس وہ اس سے توقع رکھتا تھا کہ اس کے پاس مستقل آنے والے مہمانوں کے لئے چائے اور شیرینی لائے اور اس کا سامان افیون تیار کرے- شوہر سے مطمئن نہ ہونے کے باوجود اس نے طنزیہ دعویٰ کیا کہ اس نے اس شادی سے کیا حاصل کیا! اس نے اسی سانس میں کہا: 'اپنے لڑکپن سے میری خواہش تھی کہ میں کسی ضعیف العمر آدمی سے شادی کروں کیونکہ جب تک وہ زندہ رہے گا' زندگی خاموش و پر سکون رہے گی اور جب وہ مر جائے گا تو اس کی پنشن اسے ملے گی اور اس حتمی رائے کو وہ اپنی عقلمندی 'عقل' سے منسوب کرتی تھی-بلاشبہ ہمارے انٹرویو کے اختتام تک مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ حالات کو اسی طرح محسوس کر رہی تھی جو اس کی حالیہ شادی سے تعلق رکھتے تھے- چند ماہ کے بعد میں نے ایران چھوڑ دیا بعد میں مجھے اس کے ۷۵ سالہ شوہر کی موت کی خبر ملی جو اس کے لئے اپنی قلیل پینشن چھوڑ گیا اور ساتھ ہی ایک چھوٹے مکان میں بھی حصہ ملا-

اس کی تیسری شادی کے وقت تک' یا وہ ایسا ہی دعوی کرتی تھی-فاتی خانم کا یہ تصور واضح تھا کہ ایک رشتے سے وہ کیا چاہتی تھی-زیارت گاہ میں ادھر ادھر کی باتیں سننے کے دوران' اسے اسماعیل کے متعلق علم ہوا کہ وہ ایک ستر سالہ بوڑھا آدمی ہے اور دو بیویوں کو طلاق دے چکا ہے-فاتی اس بوڑھے آدمی کی بہن (میری میزبان) کے گھر پر گئی' اسے اور اس کی ماں کو بتایا کہ اسے اسماعیل سے ملاقات کرنے کا بڑا اشتیاق ہے- ماں اور بیٹی نے جو اسماعیل کے لئے ایک مناسب رشتے رزوجہ کی تلاش میں تھیں' اسے مطلع کرنے اور ملاقات کیلئے ایک تاریخ مقرر کرنے سے اتفاق کیا- دوسری مرتبہ جب وہ وہاں گئی تو اسماعیل بھی موجود تھا' بہر حال اس کی ماں اور بہن کو بڑی حیرت ہوئی کہ فاتی نے ان سے کہا کہ وہ کمرے سے باہر چلی جائیں- ہمیں اکیلا چھوڑ دیں تاکہ ہم آزادانہ طور پر اختلاط کر سکیں- فاتی نے کہا کہ اس سے امام جعفر صادقؑ See also Khomeini 1982a, 4o کے چند موزوں و بر محل حوالوں سے اپنے

.رخواست کی حمایت کی-اسماعیل کی ماں اور بہن نے کمرہ چھوڑ دیا-وہ اس کے رویے سے مایوس اور پریشان تھیں- یہ ایک بغض تھا جو اب تک ان کے دل میں تھا-

جیسے ہی فاتی کو کمرے میں اسماعیل کے ساتھ اکیلا چھوڑا گیا اس نے آپس میں ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر لیا-ایک بار پھر اس نے بعض مذہبی حوالوں سے اپنی پیش کش کو سہارا دیا اور فوراً ہی اپنے سارے بدن سے لپٹی ہوئی چادر کو ڈھیلا کر دیا-اسماعیل کو رضامند پاتے ہوئے' تب اس نے تجویز کیا کہ انہیں چوبیس گھنٹے کا ایک غیر جنسی صیغہ / متعہ کر لینا چاہئے' یہ دیکھنے کے لئے کہ ان کے مزاج میں کتنی مطابقت ہے-دوسرے دن اسماعیل کے مختلف انداز میں' فاتی نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ ان کے مزاج میں موزونیت نہیں اور وہ ان سے الگ ہونا چاہتی تھی- بہر حال اس کی چاہت کو دیکھتے ہوئے' اس نے چالیس دن کا ایک دوسرا متعہ / صیغہ تجویز کیا اور ایک بار پھر غیر جنسی صیغہ / متعہ کی شرط رکھی-اس مرتبہ وہ اس کے مکان میں منتقل ہو گئی-اس سے قبل کہ مایوس و محروم آدمی اس سے مستقل نکاح کا معاہدہ کرے' انہوں نے ایک تیسرا غیر جنسی صیغہ / متعہ طے کیا-اس نے یہ پیش کش قبول کر لی اور ایک بڑا اجر دلہن وصول کیا- میری میزبان کو یقین ہے کہ فاتی نے اس کے خام اور احمق بھائی کو اپنے دام تدبیر میں پھنسا کر اس سے اتنی بڑی رقم وصول کر لی-

مجھے ایسا لگتا تھا کہ فاتی نے اب اپنے بیمار شوہر کے ساتھ خود غرضانہ رویئے کا مظاہرہ کیا-وہ اپنی آواز کو اتنا کم کر لیتی تھی کہ اس کی نیم بہری ساس جو اکثر کمرے میں موجود رہتی تھی اسے سن نہ سکے-اس نے مجھے بتایا کہ اس کا شوہر کس طرح مر رہا تھا اور اس کا مزاج اپنے شوہر کے مزاج سے مختلف تھا اور اس کے ساتھ رہنا سہنا کتنا دشوار تھا' تب اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے اس نے یہ مزید بتایا کہ تمام مشکلات کے باوجود وہ اسے کتنا چاہتی تھی اور اس نے اس کے لئے کتنی قربانی دی تھی-اس نے ایک بار پھر خاموشی سے یہ تسلیم کر لیا کہ وہ ہمیشہ سے اس کی گھر سے باہر کی سرگرمیوں پر اعتراض کرتا تھا- وہ چاہتا تھا کہ وہ گھر پر ہی رہا کرے لیکن وہ لوگوں کے گھروں پر جانا چاہتی تھی اور ان کے لئے مذہبی رسوم ادا کرے- یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے

لئے وہ مشہور تھی اور اکثر لوگ اسے تلاش کر کے لے جایا کرتے تھے-ایک مرتبہ تو اس نے اسے طلاق بھی دیدی تھی لیکن اس نے اپنے عجلت میں کیے ہوئے اقدام پر اظہار افسوس کیا اور مصالحت کر کے دوبارہ ملاپ کر لیا-

جنسی ملاپ (ہم بستری) کے لئے اپنی ناپسندیدگی بتانے میں' فاتی کے ضمیر میں کوئی کھٹکا نہیں ہوتا تھا-(ثقافتی طور پر' عورت کے رویے" سے متوقع طور پر مختلف نہیں) لیکن اس نے یہ تسلیم کیا کہ اس نے جنسی مباشرت سے پہلے تحریک دینے والی حرکات کو برداشت کیا ہے جیسا کہ وہ تیز فہم اور زیرک تھی- وہ جنسیت کی قوت سے بخوبی آگاہ تھی اس نے اسماعیل کو مجبور کیا کہ وہ اس سے الگ سویا کرے اور مجھے بتایا کہ اس نے اسے مہینے میں ایک بار سے زیادہ کبھی بھی قریب ہونے کی اجازت نہیں دی- اور کبھی اس سے کم مدت بھی ہوتی تھی اس نے اپنے بارے میں ڈینگیں ماریں اور یوں لگتا تھا کہ اسے یہ بیان کرتے ہوئے ایک شرارت آمیز مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ اس نے اسے کس طرح نظر نواز مناظر دکھا کر ترسایا' اپنے ورغلانے والے لباس شب خوابی' میں کس طرح مکان کے اطراف پھرا کرتی تھی-اس نے اپنے شوہر کے لئے زندگی کو اس قدر دشوار بنا دیا تھا کہ وہ اسے 'چار سے پانچ تمن' دینے کی پیش کش کرتا کہ وہ اس کے ساتھ قربت کرنے کے لئے رضامند ہو جائے-وہ اپنے اس عمل کو بھی اپنی دانش مندی کا کمال سمجھتی تھی-

فاتی خانم اپنے شوہر کی جنسی طاقت کو بہت زیادہ بتاتی تھی- فاتی نے کہا: اگر میں اسے یہ اجازت دوں تو وہ دن میں تین مرتبہ غسل طہارت کرے گا (یعنی وہ اس سے دن میں تین مرتبہ مباشرت ر جنسی اختلاط کرتا ہے)-'(۱۲) اب بھی' جب وہ بیمار ہے اور ہسپتال میں ہے' اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: میں ہر روز اس سے ملنے جاتی ہوں تو اس کی شہوت جاگ اٹھتی ہے-وہ مجھ سے مذاق کرتا ہے اور مجھے مسلسل چھوتے ہوئے رہنا چاہتا ہے'-اس نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے' زور دیکر کہا: بلاشبہ اسے میری ضرورت ہونی چاہئے-وہ میرے والد کی طرح ہے اور میں اتنی خوبصورت' فربہ اور برف کی طرح سفید ہوں-' اس نے دعویٰ کیا کہ اسے اپنی مستقل

شادی ناپسند ہے' اس حقیقت کے باوجود کہ اس طرح وہ زیادہ حفاظت میں رہتی ہے اور بے شک اس نے اپنے حسن تدبیر سے اسماعیل کو اپنے سے معاہدہ کرنے پر مجبور کیا- اس نے کہا کہ وہ ایک متعہ / صیغہ بیوی بننے کو ترجیح دے گی- حقیقت میں اس نے کہا کہ اکثر اسماعیل سے طلاق طلب کی اور چاہا کہ اس کی بجائے متعہ / صیغہ کر لے- وہ کہتی رہی: کیونکہ متعہ / صیغہ کا مذہبی صلہ 'ثواب' ہوتا ہے- اس کے علاوہ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک شخص سے بندھ کر رہ جائے- (۱۳)- فاتی خانم دانستہ طور پر' اپنی بیرون خانہ سرگرمیوں پر اپنے شوہر کے اعتراضات کو نظر انداز کرتی رہی اور اپنا زیادہ وقت اس سے دور رہ کر ہی گزارتی رہی چونکہ وہ ایک ضعیف اور کمزور آدمی تھا اور وہ اسے من مانی کرنے سے نہیں روک سکتا تھا-

فاتی کا دعویٰ تھا کہ اس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ہے وہ شریعت کا اچھا علم رکھتی ہے وہ اپنی علمی لیاقت کو دوسری عورتوں کی رہنمائی کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے- اور کچھ مرد بھی اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں- اور وہ مذہبی رسوم انجام دیتی ہے' وعظ کرتی ہے یا لوگوں کے لئے دعا کی کتابیں پڑھتی ہے- ماہ وش کی طرح فاتی متعہ / صیغہ کے قواعد و ضوابط کی اچھی معلومات رکھتی تھی لیکن ماہ وش سے مختلف' وہ اس کے جنسی پہلوؤں میں بہت زیادہ دلچسپی نہیں رکھتی تھی- وہ ایک معلم اخلاق زیادہ لگتی تھی اور مختلف اقسام کے ملاپوں کے لئے ایک جوڑا ملانے والی حیثیت کو ترجیح دیتی تھی- فاتی مجھے متاثر کرنے کے لئے بہت آگے نکل گئی کہ متعہ / صیغہ کا مذہبی فائدہ کتنی اہمیت رکھتا ہے اور اس نے کثرت سے خواہشمند مردوں عورتوں کے درمیان ملاقات کرانے کے لئے درمیانی واسطے کا کام کیا اور اس طرح سے انہیں گناہ کے کام' کرنے سے بچایا- متعہ / صیغہ کی اخلاقی درستی کے لئے اتنی پرجوش حامی تھی کہ اس نے 'متعہ / صیغہ کس طرح کریں؟' نامی پمفلٹ بھی طبع کرایا- وہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا کرتی- ابتدائی طور پر مردوں کے درمیان مسجدوں' زیارت گاہوں' دعا کے اجتماعوں' ٹیکسی' کاروں اور بسوں میں تقسیم کرتی تھی- فاتی کے بیان کے مطابق' پمفلٹ میں متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے قواعد اور طریق کار تفصیل سے بیان

کیئے گئے تھے- خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ یہ معاہدہ کتنی آسانی سے ہو سکتا ہے اور اس کا مذہبی اور اخلاقی صلہ کس قدر عظیم تھا اور اس کے شخصی فائدے کس قدر مطمئن کرنے والے تھے-

فاتی خانم کو اپنی رشتہ طے کرانے کی اہلیت اور دلچسپی رکھنے والے مرد عورتوں کو قریب تر لانے کے لئے درمیانی کردار ادا کرنے کی صلاحیت پر بڑا فخر تھا- اس نے یاد کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ بس کا سفر کرتے ہوئے دیکھا کہ ایک خاتون مسافر بس ڈرائیور سے فلرٹنگ (پیار سے چھیڑ چھاڑ) کر رہی تھی جسے فاتی نے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا- ان کے باہمی عمل کو قابل اعتراض محسوس کرتے ہوئے' فاتی خانم نے فیصلہ کیا کہ انہیں متعہ / صیغہ کی بابت ایک یا دو باتیں سکھائے اور اس نے انہیں ہدایت بھی دی اس طرح وہ خوشی سے ایک عارضی ملاپ میں شامل ہو گئے اور یہ کام صرف فاتی نے انجام دیا- وہ جوڑوں کے لئے نہ صرف متعہ / صیغہ تقریب انجام دیتی تھی بلکہ وہ خواہشمند مردوں اور عورتوں کو تلاش کرتی اور متعہ / صیغہ کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتی تھی- اس نے بات دھراتے ہوئے کہا: وہ رہبری اور حوصلہ افزائی اس لئے کرتی ہے کہ متعہ / صیغہ کا مذہبی صلہ ہے-

متعہ / صیغہ کی فعالیاتی ضرورت کی بابت' اپنے اعترافات کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فاتی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے ہی شوہر کے لئے بھی ایک متعہ / صیغہ کا اہتمام کیا- ممکن ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مسلسل جنسی پیش قدمیوں سے خوف زدہ ہو کر' جیسا کہ وہ بیان کرتی ہے یا اس کو سلیقے سے آگے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کر رہی تھی یا دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں- فاتی ایک دن قم میں اپنے شوہر کے لئے ایک متعہ / صیغہ زوجہ کی تلاش کی امید میں گئی- اس نے کہا: میں نے ایک نوجوان عورت کو زیارت گاہ کے ایک گوشے میں بیٹھا دیکھا جو بیکار بیٹھے وقت گزار رہی تھی (۱۴) یہ جانتے ہوئے کہ وہ قم میں زیارتوں کے لئے تہران سے آئی ہے اور اس کا کوئی دوست بھی نہیں ہے' تب اس نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ ایک رات کے لئے اس کے شوہر کی متعہ / صیغہ زوجہ بننا پسند کرے گی؟ اس تہرانی خاتون نے اپنی دلچسپی کا اظہار

کیااور فاتی اسے گھر لے گئی- فاتی نے اپنے شوہراوراس عورت کے درمیان متعہ / صیغہ کی تقریب انجام دی(۱۵)اور خوداس نے رات' باہر صحن میں گزاری- دوسرے دن اس کے شوہر نے عورت کو دس تمن بطور صلہ دلہن ادا کئے- الوداع کہتے ہوئے' فاتی نے اسے ہدایت کی کہ وہ مدت انتظار (عدت) میں وقت گزارے-ایک دوسری مثال میں فاتی نے ایک مرتبہ 'اپنا متعہ / صیغہ پمفلٹ ایک ٹیکسی ڈرائیور کو دیا- وہ اس کے نتیجہ میں 'اس تصور میں اتنی دلچسپی لینے لگا کہ اس نے اس سے پوچھا: کیاوہ کسی ایسی عورت کو جانتی ہے جو اس کی متعہ / صیغہ زوجہ بنناپسند کرے گی؟ وہ ایک عورت کو جانتی تھی'اس کو لے آئی اور ان کے درمیان تقریب انجام دی- فاتی خانم نے بتایا کہ ایسی خدمات کے صلہ میں وہ کوئی فیس نہیں لیتی تھی اور اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ضرورتمند جوڑوں کو کچھ رقم بھی دیتی تھی- اس نے زور دے کر کہا کہ وہ یہ سب بھلائی کے کام' خدا کی خوشنودی کے لئے کرتی ہے اور یہ امید رکھتی ہے کہ اسے دوسری دنیامیں زیادہ سے زیادہ ثواب ملے گا-

اپنی خود کی متعہ / صیغہ شادیوں کے لئے' جن کے لئے اس کی خاصی شہرت تھی' فاتی ضرورت سے زیادہ رازداری سے کام لیتی تھی-اس کے اپنے نقطہ نگاہ سے یہ اہم تھا کہ وہ پہلے بڑی عمر والے اسماعیل کی متعہ / صیغہ بنے اور یہ دیکھے کہ وہ ایک ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس نے جنسی مباشرت (ہم بستری) کے لئے اپنی ناپسندیدگی کا صاف گوئی سے اعتراف کیا اور یہ کہا: 'اگر یہ لوگ جنسی مباشرت (ہم بستری) سے لطف اندوز ہونے پر رضا مند ہوں تو میں ان کی متعہ / صیغہ بننے سے اعتراض نہیں کروں گی لیکن افسوس! ایسا کر کے آدمی کو کیا ملے گا؟'

ایک مرتبہ اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ معاملہ انتشار اور بدنظمی میں ختم ہوگیا- فاتی نے بتایا کہ اس نے ایک شادی شدہ آدمی سے ایک بے معنی متعہ / صیغہ معاہدہ کیا لیکن جب وہ اسے اپنے گھر لے گیا تو اس کی پہلی بیوی' ہمیں ساتھ دیکھ کر خوف سے بے ہوش سی ہوگئی اور فاتی تیزی سے باہر آگئی- اس واقعہ سے ہٹ کر فاتی اپنی متعہ / صیغہ شادیوں کی نوعیت لور تعداد کا انکشاف کرنے کے

لئے رضامند نہیں تھی- بہر حال اس نے اپنے مشہد کے متعدد سفر بیان کیئے اور اس وقت کے دوران' اس نے مذاکرات کیئے اور اِس نے اُس شخص یا اس شخص سے متعہ / صیغہ معاہدہ کا اہتمام کیا- جب میں نے اس سے پوچھا کہ وہ بار بار مشہد کیوں جاتی تھی تو اس نے بے اطمینانی سے اپنے کندھے ہلائے اور کہا: زیارتوں کے لئے'- ایک مقام پر اس نے یہ چونکا دینے والا تبصرہ کیا کہ اگر میں (یعنی انٹرویو کرنے والی) شادی شدہ نہ ہوتی تو ہم متعہ / صیغہ بن کر ایک منافع بخش کاروبار کا سبی' (کمائی) کرتے- میں نے مزید تفتیش کی لاحاصل کوشش کی- وہ خوب ہنستی رہی اور کہا کہ وہ تو صرف مذاق کر رہی تھی-

جب میں نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کیا محرکات ہیں جو عورتوں کو متعہ / صیغہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں؟ اس نے فوراً ہی جواب دیا: عورتیں متعہ / صیغہ کرتی ہیں کیونکہ انہیں روپے کی ضرورت ہوتی ہے- ان میں سے ایک بڑی تعداد بے حد مصیبت زدہ اور بد قسمت ہے' فاقہ کشی میں مبتلا ہے اور ضروریات کی تسکین و تکمیل کے لئے آخر روپئے کی ضرورت ہوتی ہے-' اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: لیکن بعض عورتیں ایسی ہیں جو یہ جنس (کی تسکین) کے لئے کرتی ہیں- ایک متعہ / صیغہ زوجہ بننا بڑا خوش گوار عمل ہے کیونکہ مرد سارے وقت' آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہے- اس نے آپ کے لئے رقم ادا کی ہے- وقت مختصر ہوتا ہے اور وہ اپنے موقع کو گنوانا نہیں چاہتا- وہ جانتا ہے کہ اس کی زوجہ ہمیشہ وہاں ہوتی ہے' کسی وقت بھی جب وہ چاہے اس کے پاس جا سکتا ہے' اسے عجلت کی کوئی ضرورت نہیں- (۱۶) میں نے پوچھا: 'اگر متعہ / صیغہ اس قدر آسان ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ عورتیں ایسا کیوں نہیں کر رہی ہیں؟' اس نے جلدی سے جواب دیا: کیونکہ لڑکیوں کی بہت بڑی تعداد متعہ / صیغہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ...... طاغوت (ایک بت / 'ایک اصطلاح ہے جو آیت اللہ خمینی نے پہلوی حکومت کا حوالہ دینے کے لئے وضع کی) کے وقت میں اس کا استعمال قابل نفریں تھا- آج کل زیادہ سے زیادہ لڑکیاں اس کا فائدہ اٹھا رہی ہیں اگرچہ اس میں جنس بھی شامل ہے تاہم کنواری لڑکیاں اسے پس پردہ

کرتی ہیں- فاتی کو یقین تھا کہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے متعہ / صیغہ بہت عام ہو چکا ہے طاغوت کی حکومت کے دوران لوگوں کو متعہ (عارضی نکاحوں کے) معاہدے کرنے پر ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی- سرائیں اور سیاحوں کے ہوٹل متعہ / صیغہ عورتوں کو کمرے فراہم نہیں کر سکتے تھے-' فاتی نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'اب اگر ان میں بعض مخصوص سرگرمیاں ہوتی ہیں تو یہ کسی کا کاروبار نہیں' کیونکہ یہ اسلامی ہے'-

مرد اور عورتیں کس طرح متعہ / صیغہ زوج (رشتہ ازدواج) تلاش کرتے ہیں؟ وہ ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے کیا تکنیک اختیار کرتے ہیں؟ میں نے دریافت کیا' فاتی نے ایک موزوں متعہ / صیغہ رشتہ تلاش کرنے کے کئی راستے بیان کیئے- ایک سب سے زیادہ عام تکنیک' جو دوسرے اطلاع دہندوں نے بھی مجھ سے بیان کی 'اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب عورت کا تعاقب ایک ملا (یا شیخ جیسا کہ فاتی نے ان کا حوالہ دیا) کرتا ہے- عورت کی یہ قسم جو بازار میں غیر ضروری طور پر' رک رک کر بولتی ہے' اپنے چاروں طرف بلا وجہ دیکھتی رہتی ہے اور اپنے سر کو بے مقصد طور پر ادھر ادھر حرکت دیتی رہتی ہے- ایسی عورت کا عام طور سے تعاقب کیا جاتا ہے اور ایک مناسب لمحے پر اس سے براہ راست بات ہو جاتی ہے- فاتی کے بیان کے مطابق ایک دوسرا طریقہ' اس وقت واقع ہوتا ہے کہ جب کوئی ملا (یا دوسرے آدمی) ایک عورت کا تعاقب کرتے ہیں جس کو اس نے (انہوں نے) اپنے خیال میں متعہ / صیغہ کے لئے سمجھا ہے' اس کے مکان کا اندازہ کرنے کی امید میں اور اس کی ازدواجی حیثیت کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے تعاقب ہوتا ہے- جب ایک مرتبہ یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ شادی شدہ نہیں ہے' تب وہ اس سے براہ راست رسائی حاصل کرتا ہے اور اسے اپنی دلچسپی بتاتا ہے یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عورت جو اپارٹمنٹ دیکھتی پھر رہی ہے' اسے متعہ / صیغہ تجویز کر دیا جاتا ہے- ظاہر ہے کہ یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ ایسی عورت شادی شدہ نہیں ہے بصورت دیگر وہ ایک کمرے کی تلاش میں نہیں ہوتی وہ اپنی شوہر کے ساتھ رہ رہی ہوتی یا اپنے خاندان کے ساتھ رہتی کیونکہ وہ کنواری ہے'-

فاتی نے کہا کہ اس قسم کا ایک واقعہ اس کے ساتھ پیش آیا کہ جب وہ کرائے پر ایک جگہ تلاش کر رہی تھی۔ وہ ہر جگہ گئی ہر وہ شخص جس سے اس نے بات کی کہتا: 'خانم! اوہ! آپ تو بہت خوبصورت ہیں سفید فربہ ہیں' آپ کو تو کرائے پر کمرے کی تلاش نہیں ہونا چاہئے'۔ آپ کو تو شادی کر لینا چاہئے۔ دوسری طرف کرائے پر اپارٹمنٹ تلاش کرنا کسی سچ بات کو چھپانے کا ایک عذر ہوتا ہے جس کے ذریعہ ایک عورت اپنے بارے میں بعض مخصوص پیغامات ارسال کر سکتی ہے یعنی یہ کہ وہ غیر شادی شدہ ہے اور دستیاب ہے اس کے برعکس وہ مقامی گپ شپ کا پتہ لگا سکتی ہے' جس سے وہ کچھ رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔ جیسا کہ فاتی کے اپنے معاملہ میں ہوا۔ بہت سے لوگ جو متعہ / صیغہ تجویز کرتے ہیں' ملا ہوتے ہیں۔ فاتی نے رائے قائم کی۔

ان کے علاوہ ایک اور طریقہ 'رشتہ طے کرانے والوں کا ذریعہ ہے۔ وہ ملا' بوڑھی عورتیں' یا آدمی' یا وہ لوگ جو عورت کی قسم میں امتیاز کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں کہ وہ متعہ / صیغہ کرے گی' فاتی کے مطابق یہ رشتہ طے کرانے والے' اپنے گاہکوں سے ایک متعہ / صیغہ تلاش کرنے کی فیس وصول کرتے ہیں۔ متعہ / صیغہ کی مدت کی بنیاد پر اور اسی طرح متعہ / صیغہ کرتے وقت دوسرے انتظامات (جو معاہدے) ہوتے ہیں' ان باتوں پر صلہ دلہن کے تعین کا انحصار ہوتا ہے اس سلسلہ میں عورت کی عمر اور جسمانی ساخت اہم عناصر ہوتے ہیں اس نے کہا کہ بہت سے مرد اپنے ذاتی اپارٹمنٹ+س رکھتے ہیں اور وہ اپنی متعہ / صیغہ ازواج کو وہاں لے جاتے ہیں۔

فاتی عدت کرنے کی اہمیت کو خوب سمجھتی تھی لیکن وہ تہران میں کچھ عورتوں کو جانتی تھی جو اپنی مدت انتظار 'عدت' کو برتنے کی بابت محتاط نہیں تھیں۔ وہ اس بات کو بہت بڑا جرم سمجھتی تھی۔ میں نے اس کے سامنے ماہ وش کا سوال رکھا: کیا ہم جنسی کے لئے ایک مدت انتظار درکار ہوتی ہے؟ ہاں' اس نے بڑی عجلت سے جواب دیا' وہ اسے جانتی تھی کیونکہ اس نے ایک صاحب علم اور باخبر ملا سے اس مسئلہ کی بابت دریافت کیا تھا اور اسے بتایا گیا تھا کہ ہم جنسی (مرد + مرد) کا فعل' (عورت + مرد کے) جنسی اختلاط (مباشرت) کے برابر ہے اور اس لئے جنسی اجتناب کی 'مدت

وعدہ' درکار ہوتی ہے-(۱۷)

ہم نے آئندہ ملاقات کے لئے ایک تاریخ طے کی اور فاتی نے رخصت ہونے کی تیاری کی- جیسے ہی وہ مکان سے باہر جا رہی تھی' اس نے ازراہ مذاق کہا کہ مجھے اس کے پند و نصائح کے لئے معاوضہ ادا کرنا چاہئے- بلا شبہ میں چاہتی تھی کہ اسے کچھ رقم دیدوں لیکن میں نے تامل کیا کیونکہ وہ میری میزبان کی رشتہ دار تھی- اس سے پہلے کہ مجھے یہ موقع ملتا کہ میں اپنے پرس تک اپنا ہاتھ پہنچاؤں' میری میزبان جو چند منٹ قبل واپس آچکی تھی' اس نے اسے برا بھلا کہا- یہ کہہ کر کہ رقم مانگتے ہوئے اسے خود پر شرم آنی چاہئے- فاتی نے ایک بار پھر اپنی بلند اور پردہ پھاڑنے والی آواز میں ہنسنا شروع کر دیا' یہ کہتے ہوئے کہ وہ صرف میرا منہ چڑا رہی تھی- فاتی نے ہماری آئندہ ملاقات کو اہمیت نہیں دی اور میں بھی دوبارہ اس تک پہنچنے کے قابل نہیں تھی-

شاہین

شاہین نسبتاً مالی طور پر مضبوط اور محفوظ متوسط طبقے کے خاندان میں پیدا ہوئی اس کا باپ ایک فوجی افسر تھا اور اس کی ماں ایک خان کی بیٹی تھی جو ایک قبائلی سردار تھا- شاہین کے بیان کے مطابق دونوں آمریت پسند اور بد مزاج تھے بالخصوص اس کی ماں'- شاہین اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اور وہ اپنے خونی رشتے کے تین بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی- شاہین نے کہا: 'میری ماں لڑکوں سے پیار کرتی اور لڑکیوں سے نفرت کرتی تھی- مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی میری ماں نے مجھے بوسہ دیا ہو- حقیقت میں' مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے ایک مرتبہ مجھے اپنی کہنی سے کس طرح دھکا دیا تھا' میں نے اس وقت اس کی گود میں دراز ہونے کی کوشش کی تھی- میں صرف دو سال کی تھی- اس (کہنی) کا درد اب تک اپنے سینے میں محسوس کرتی ہوں- میرے والدین نے مجھ سے کبھی بھی محبت نہیں کی میں نے ان سے کبھی بھی ایک عمدہ لفظ نہیں سنا'-

یہ اس کی ماں ہی تھی جو گھر چلاتی تھی-اس کے ہاتھ میں عظیم تر اختیارات تھے اور اس سے نہایت درشت سلوک روا رکھتی تھی-

شاہین نے کہا: ابتدائی عمر سے' میں مردوں کی موجودگی سے آشنا تھی اور جب بھی موقع ملتا تو میں اپنے پڑوس میں لڑکوں سے نظریں چار کرتی تھی-اس کی پہلی سنجیدہ محبت اس وقت شروع ہوئی کہ جب وہ صرف بارہ سال کی تھی-ایک دن جب' میں اپنے مکان کی بالکنی میں بیٹھی تھی کہ میں نے ایک نوجواان کی نگاہ محبت محسوس کی جو اتفاق سے ہمارا ہمسایہ ہی تھا-میں مسکرائی اور اپنا سر پیچھے کی طرف کیا اور اپنے گھر کے اندرونی حصے کی طرف بھاگنے لگی-دوسرے دن میں نے دیکھا کہ وہ ہمارے صحن میں ماچس کی ڈبیہ پھینک رہا تھا-میں اسے اٹھانے کے لئے دوڑی اور میں نے اس ڈبیہ میں ایک محبت نامہ پایا-دوبرس تک ہم خفیہ طور پر' ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کرتے رہے-وہ اپنے گھر کے نوکر کو استعمال کرتی تھی- رفتہ رفتہ میں جرات مند ہو گئی اور اس سے ملنے کے لئے ایک تاریخ دیدی-' ہم دونوں ایک ساتھ فلم دیکھنے سینما گھر گئے اور گھنٹوں پارکوں میں گل گشت کی- ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے-اس نے ماضی پرستی کے انداز میں کہا کہ انہوں نے اپنے خفیہ تعلق کو جاری رکھا- یہاں تک کہ اس کی ماں کو شک ہو گیا اور اس نے ان کے ممنوعہ رشتے کا پتہ لگالیا-اس کی ماں غصے سے بے قابو ہو گئی- اس نے اپنے شوہر کو ذلت آمیز الفاظ سے اکسایا اور شاہین کی خوب پٹائی کی اور اپنے نوکر کو بھی سزا دی-میرے والد مجھ سے اس قدر ناراض ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ وہ آئندہ کبھی میری صورت نہیں دیکھیں گے'-

اس کا محبوب جو اس سے سات برس بڑا تھا اس وقت تک ایک چھوٹے سے منصب کا فوجی افسر بن چکا تھا اور تبریز کے شمال مغربی شہر میں ادائیگی فرض کے لئے اس کا تقرر ہوا-وہ شاہین کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا-یہ جانتے ہوئے کہ اس کے والدین ان کی شادی پر راضی نہیں ہوں گے' اس نے منع کر دیا-کیونکہ اس کا خاندان آذربائیجان سے تعلق رکھتا تھا اور میرے خاندان کی طرح خوش حال بھی نہیں تھا-

مجھے قطعی یقین نہیں تھا کہ میں کبھی اس سے شادی کر سکوں گی لیکن جب میرے والد نے مجھ سے اتنا برا سلوک کیا تو میں نے گھر سے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا۔ تبریز میں اپنے نوجوان دوست کا پتہ حاصل کرنے کے بعد' شاہین نے ہائی اسکول سے تعلیم ترک کر دی۔ ایک چھوٹے سوٹ کیس میں ضروری چیزیں رکھیں اور ایک بس پکڑ لی جو شمالی مغربی ایران (تبریز) کی طرف جا رہی تھی۔ اس وقت اس کی عمر سولہ برس تھی۔ اس نے کہا کہ اس کے محبوب کے خاندان نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اسے اپنے درمیان قبول کر لیا۔ چند ماہ کے بعد انہوں نے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تہران واپس آگئے اور شاہین کے والدین کے مکان سے متصل اپنے مکان میں اترے۔

شاہین کے والدین سے ایک براہ راست ملاقات بے نتیجہ معلوم ہوتی تھی' اس لئے کہ شیعہ ایرانی سول قانون کے مطابق' چونکہ ایک کنواری بیٹی کی پہلی شادی کے لئے والد کی اجازت ضروری ہے۔ اس جوڑے نے ایک روزنامہ اخبار میں شادی کرنے کے ارادے کا نوٹس شایع کرایا۔ (۱۸) جب پندرہ دن کے بعد بھی انہیں شاہین کے والد کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو انہوں نے شادی کے انتظامات کی تیاری شروع کر دی اور یہ تقریب اپنے ہی مکان پر کی۔ شاہین کے والدین نے شرکت نہیں کی۔ اس کے دو بھائی غیر ممالک میں تھے۔ ایک فرانس میں اور دوسرا جرمنی میں تھا۔ اسی سال کے بعد اس کے والدین نے اپنا مکان بازار کی قیمت کے مقابلہ مین صرف ایک چوتھائی قیمت میں فروخت کر دیا۔ شاہین نے بتایا کہ انہوں نے ہمارا پڑوس چھوڑ دیا تاکہ اس کے شوہر اور افراد خاندان کی آمد و رفت سے صرف نظر کر سکیں۔

شاہین کے والدین کی مایوسی' اس حقیقت سے مزید بڑھ گئی کہ اپنے والدین کے رشتے کے حوالے سے اپنے کزن سے شاہین کی منگنی ہوئی تھی۔ شاہین کی رائے میں اس کا کزن ایک عمدہ آدمی تھا لیکن عمر میں اس سے زیادہ ہی بڑا تھا اور وہ اسے 'ایک بھائی کی طرح چاہتی تھی۔ اپنی ماں کے رویے سے جو اس کے کزن کے ساتھ تھا' اس کے متعلق' اس نے بیان کیا کہ یہ رویہ احمقانہ جذبات کے ساتھ' محبت کا اظہار تھا۔

میرا اندازہ ہے کہ میری ماں میرے کزن سے محبت کرتی تھی۔ جب بھی وہ ہمارے گھر آتا تو وہ اس پر بوسوں کی بوچھاڑ کر دیتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے لبوں کو بوسہ دیتی تھی۔ اس کے ساتھ ماں کی عشوہ گری اور عشق بازی سے' مجھے بے حد شرمندگی ہوتی تھی۔

شاہین کی زندگی اپنے شوہر کے ساتھ ابتدا میں بہت خوش گوار تھی لیکن یہ رفتہ رفتہ تلخ ہوتی چلی گئی حالانکہ وہ اس سے زیادہ والہانہ محبت کرتی تھی۔ اس کی نظر میں وہ ایک خوبرو نوجوان تھا اور وہ یہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ وہ دوسری عورتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی تھی لیکن وہ اس کے ساتھ نہایت تنک مزاجی سے پیش آتی تھی۔ ان کی شادی دس برس تک قائم رہی۔ شاہین کا یہ فیصلہ کہ وہ ہائی اسکول واپس جائے اور اپنا ڈپلومہ حاصل کرے اس کی نظر میں یہی تنکا تھا' جس نے اونٹ کی پیٹھ کو توڑ دیا تھا۔ اس کے شوہر نے اس خیال کو پسند نہیں کیا اور خوف زدہ ہو گیا کہ مجھے ایک جوب (کام) مل جائے گا اور پھر وہ مجھے کنٹرول کرنے کے قابل نہیں رہے گا۔ وہ اپنے شوہر کی طرف' اپنے احساس کی دو گرفتگی میں مبتلا تھی۔ یہ احساس ایک ہی وقت میں محبت کرنے اور مسترد کر دینے کے درمیان شدید پس و پیش پر مبنی تھا اس نے اسے اسکول جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اور زیادہ ضدی ہو گئی۔ ہم آپس میں بحث کرتے رہے اور آخر کار میں نے اس سے طلاق دینے کے لئے کہا۔ اس نے فوراً ہی اس طلب کی تعمیل کی۔ اس کے بعد ہی اس نے ایک عورت سے شادی کر لی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اسے کچھ عرصہ سے پوشیدہ طور پر جانتا تھا۔

اس کے شوہر نے دو بیٹیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا لیکن شاہین کو اجازت دیدی کہ وہ جب چاہے اپنی بیٹیوں سے ملاقات کر سکتی تھی۔ بہر حال دو سال کے بعد اس کا تبادلہ تہران ہو گیا۔ اس نے شاہین کو تبریز میں چھوڑ دیا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت' اس کو طلاق (۱۹) ہوئے تقریباً سات آٹھ سال ہو چکے تھے لیکن شاہین اب تک' اپنے عجلت میں کئے ہوئے فیصلے پر افسوس کرتی تھی اس نے یاد ایام کے انداز میں

کہا: میں اب بھی اس سے محبت کرتی ہوں۔

شاہین کی تنہائی نے اسے جوب حاصل کرنے پر مجبور کردیا اور فی الحقیقت اسے ایک نجی کمپنی میں ایک سیکریٹری کے منصب کا کام میسر آگیا۔ اپنے نئے ماحول میں ایک نوجوان، بڑی سبز آنکھوں والے فرانسیسی سے اس کی شناسائی ہوگئی۔ کچھ عرصے تک وہ تاریخ پر ملتے رہے اور شاہین واقعتاً اس کے اپارٹمنٹ میں منتقل ہوگئی۔ شاہین نے ہنستے ہوئے کہا: ہم دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی زبان نہیں جانتا تھا لیکن ایک ڈکشنری کی مدد سے میں نے کچھ فرانسیسی زبان سیکھ لی۔ وہ ایک سال تک پرمسرت طور پر رہتے رہے۔ اس وقت تک جب ۱۹۷۹ء کے انقلاب ایران نے ان کے سماجی تعلقات میں مداخلت کی۔ شاہین کے بیان کے مطابق، فرانسیسی شخص کی مالک مکان خود اس میں دلچسپی لیتی تھی۔ اس نے ان دونوں کے متعلق ایک مقامی انقلابی کمیٹی میں رپورٹ کردی۔ وہ دونوں گرفتار کیئے گئے اور کمیٹی کے سامنے پیش کیئے گئے۔ شاہین نے کہا: ہم دونوں بے حد خوف زدہ تھے۔ فرانسیسی قطعی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہورہا ہے اور ہر طرف حیرت اور انجانی کیفیت سے دیکھتا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ انقلاب کا ابتدائی دور تھا اور انہیں کوئی جسمانی سزا نہیں دی گئی تاہم انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ آئندہ کبھی ایک دوسرے سے نہیں ملیں گے۔ اس کے فوراً بعد ہی کمپنی نے اس کا تبادلہ، ایران سے باہر کہیں اور کردیا۔ شاہین نے تفکر کے انداز میں بتایا: اب مجھے اس کے اتے پتے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، میں صرف اس کا نام جانتی ہوں۔ میں نے یہ سوچتے ہوئے کہ ہم دونوں فرانس ساتھ ہی جائیں گے، کبھی بھی اس کا پتہ نہیں لیا۔ اس نے مجھے فرانس لے جانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ میں اس کی بے حد کمی محسوس کرتی ہوں۔ میں ایک ایسی بد قسمت عورت ہوں کہ جس سے بھی محبت کرتی ہوں وہ کسی نہ کسی طرح مجھے چھوڑ کر چلا جاتا ہے لیکن میں امید کا دامن پکڑے رہتی ہوں۔

چونکہ فرانسیسی جا چکا تھا اس لئے شاہین کے لئے تبریز میں، مزید قیام کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی اس نے ایک بار پھر سامان باندھا اور تہران واپس چلی گئی

اور اپنے نسبی چچا کے مکان میں اتری - یہ وہی چچا تھا کہ جس کا فرزند اس سے شادی کے لئے منسوب کیا گیا تھا- یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ حقیقت میں وہاں کسی نے اس کا خیر مقدم نہیں کیا- وہ اس بات سے آگاہ تھی لیکن اس کے پاس جانے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی- وہ اپنے والدین کے گھر واپس نہیں جاسکتی تھی- اس کا باپ مر چکا تھا اس کی ماں نے اس کی صورت دیکھنے سے انکار کر دیا- اس کا بڑا بھائی جو ۵۵ برس کا تھا اور اب تک غیر شادی شدہ تھا- اپنے ملک ایران واپس آچکا تھا اور اپنی ماں کے ساتھ رہ رہا تھا- اگر کبھی اتفاق سے اسے مل جاتا تو وہ لعن طعن کے فقروں سے اس کے دل کے ٹکڑے کر دیتا تھا- اور اس کے بار بار ناجائز جنسی تعلقات اور نکاحوں پر اس کی توہین کرتا-

اپنے ایک کزن کے ذریعہ 'شاہین نے ایک ضعیف العمر آدمی سے تعارف حاصل کیا جو اس سے متعہ / صیغہ کرنا چاہتا تھا- اس نے براہ راست صاف صاف بتادیا کہ وہ نامرد ہے- شاہین نے خود کو ضرورت سے زیادہ جنسی میلان کی عورت' محسوس کرتے ہوئے (۲۰)' ہر قسم کے خاندانی اور سماجی دباؤ کا مقابلہ کیا- شاہین اس بوڑھے سے متعہ / صیغہ معاہدے پر متفق ہو گئی لیکن یہ نکاح دوماہ سے کم مدت ہی میں طلاق پر ختم ہو گیا تاہم اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ شاہین نے یہ تسلیم کیا کہ بوڑھے آدمی سے اس کے ملاپ کے دوران' دوسرے لوگوں نے اس کی بہت عزت کی- یہ بات اس نے اس وقت سیکھی کہ جب اس کے ایک کزن نے' اس کے سامنے یہ اعتراف کیا کہ 'اس نے مجھے اپنے مکان پر مدعو کرنے میں بڑا سکون اور موزونی طبع محسوس کی کیونکہ میں اکیلی عورت نہیں تھی- میرے اہل خاندان نے یہ پرواہ نہیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے موزوں نہیں تھے یا میں خوش بھی تھی یا نہیں- جب تک میں شادی شدہ رہی' یہ بات ان کے لئے کافی تھی- وہ اگرچہ میرے لئے کوئی شوہر بھی نہ تھا اور میں اسے پسند نہیں کرتی تھی'-

اپنی دو ناکام شادیوں کے بعد شاہین 'اپنے چچا کے مکان پر واپس آئی اور وہاں مزید کئی ہفتوں تک رہتی رہی اس نے یہ بات دھرائی' ظاہر تھا کہ میرا چچا میرا وہاں

رہنا پسند نہیں کرتا تھا- تب شاہین نے جوب تلاش کرنا شروع کر دیا اور اسے ایک نجی ہوم میں بحیثیت ایک نرس، جگہ میسر آ گئی- کمرہ رہائش، کھانا اور ماہانہ تنخواہ کے بدلہ میں اس نے جوڑوں کے درد کی ایک مریض بوڑھی عورت کی دیکھ بھال کی خدمت سنبھالی -اس کی مالکہ نے مجھے (مصنفہ) بتایا کہ بظاہر شاہین نے کبھی بھی اپنے کام کی سنجیدگی کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ کوئی کام کرے گی بلکہ اپنا فرض ادا کرے گی اور یہ کہ وہ فی الحقیقت اپنے رہنے کے لئے ایک محفوظ اور آرام دہ جگہ کی تلاش میں تھی تاکہ اپنے چچا کے مکان سے کہیں چلی جائے- شاہین خاندان کی مدد کرنے کے مقابلے میں، جلد ہی ایک بوجھ محسوس کی جانے لگی اور اس سے مکان سے رخصت ہو جانے کے لئے کہا گیا تاہم اس کی حالت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اس کی مالکہ نے اس کے ایک خوش حال رشتہ دار سے کہا کہ وہ شاہین کو ایک کمرہ دیدے، جہاں وہ قیام کرے اور اس دوران وہ کوئی دوسرا کام تلاش کر سکے-

اس مرتبہ شاہین نے ایک اشتہار کا جواب دینے کا فیصلہ کیا جس میں ایک ہاؤس کیپر کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی- اس کے انٹرویو نے اسے شمالی تہران میں، ایک خوبصورت عمارت (مینشن) میں پہنچا دیا- وہاں وہ بے شمار دولت کی نمائش پر حیرت زدہ رہ گئی اور اس نے اپنے ہونے والے شوہر، ضیا کی ظاہری شباہت اور طرز عمل سے زبردست کشش محسوس کی، ابتدائی بات چیت کے بعد، اس نے بتایا: (شاہین کے اپنے الفاظ میں) "تمہیں حقیقت میں ایک ایسی کمتر حیثیت کے کام کی تلاش نہیں کرنا چاہئے تمہیں تو ایک گھر کی خاتون ہونا چاہئے- شاہین کو جو توجہ مل رہی تھی، وہ اس کے لئے ایک نئی تباہی لائی- ضیا نے اسے کام پر نہیں لگایا- کم سے کم فوری طور پر اس نے ایسا نہیں کیا، بہر حال اس نے وعدہ کیا کہ وہ اسے جلد ہی فون کرے گا-

کئی ہفتے گزر گئے اور شاہین نے ضیا سے کوئی بات نہیں سنی- ایک حوصلہ ہارنے والی شاہین نے بالآخر ایک بوتیک میں قلیل تنخواہ پر نوکری کر لی، جس کا مالک اس کے سابق آجر کا ایک دوست تھا تاہم دو ماہ کے بعد، شاہین نے ضیا کے مکان پر ملازمت کی تمام امیدیں ترک کر دیں، اپنا کام چھوڑ دیا اور اپنے بچوں سے ملنے کے لئے تبریز چلی

گئی جن کا باپ ایک بار پھر' وہاں تبادلے کے بعد آچکا تھا وہاں اس نے قیام کیا ہی تھا کہ اسے غیر متوقع طور پر ضیا کا فون ملا کہ وہ تہران واپس آجائے- شاہین نے خوشی اس بلاوے کی تعمیل کی اور فوراً ہی تہران واپس آگئی لیکن ضیا نے اب بھی اس کو ملازمت نہیں دی اور اپنی ہاؤس کیپر کی حیثیت سے بھی کام نہیں دیا- اس کی بجائے اس نے ایک تاریخ دینے کے ئے کہا- اس نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے لئے 'ضیا کو بے حد مکمل' خیال کرتی تھی' وہ درمیانہ عمر کا تھا مالدار اور مہربان تھا' وہ شادی شدہ بھی تھا اور چار بڑی عمر کے بچوں کا باپ تھا-

جلد ہی ضیا نے شاہین سے شادی کرنے کا وعدہ کر لیا- اس کے لئے ایک بڑا مکان خریدے گا اور اسے امریکہ بھی لے جائے گا- اس نے اپنی زندگی میں کبھی خوشی محسوس نہیں کی- وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی زحمت کئے بغیر 'برابر وعدے کرتا رہا- اس دوران اس کے اہل خاندان کو' اس کے اس معاملے کا پتہ چل گیا- کسی طرح ضیا کے بیٹوں کو شاہین کا ٹیلی فون نمبر معلوم ہو گیا اور وہ اسے ٹیلی فون کالوں کے ذریعہ دھمکیاں دیتے رہے- اپنے بیٹوں کی تنبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنے وعدے پورے کرنے کے لئے شاہین کے دباؤ سے' ضیا نے شاہین کو ایک نوٹری پبلک افسر کے پاس لے جانے اور اپنے عارضی نکاح کو رجسٹر کرانے کی تاریخ مقرر کی- تقریب شروع ہونے سے بالکل ذرا پہلے' بہر حال' اس نے شاہین کو مطلع کیا کہ چونکہ 'ابھی اس کی پہلی بیوی کی طلاق کی تکمیل نہیں ہوئی اور چونکہ وہ انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کرنا نہیں چاہتا' یا وہ عدالت کی اجازت حاصل کرنے کے لئے وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا' اسے اس سے متعہ / صیغہ عارضی نکاح پر اتفاق کر لینا چاہئے- شاہین نے مجھے بتایا کہ وہ شدید الجھن میں پھنس گئی اور یہ پریشانی لاحق ہو گئی کہ اگر اس نے اتفاق نہیں کیا تو شاید وہ اسے کھو بیٹھے گی تاہم اس کے سابق آجر کے مطابق' شاہین نے ابتداء ہی میں ضیا کے ارادے کو محسوس کر لیا تھا مگر وہ اس کا اپنے آپ سے اعتراف نہیں کرنا چاہتی تھی' نہ صرف یہ کہ اس کے سابق آجر نے ضیا کے محرکات پر اپنے شک و شبہ سے شاہین کو متنبہ کر دیا تھا لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا- بہر صورت رجسٹرار کی سفارش پر جو ضیا کا ایک

ملا دوست تھا' شاہین کے لئے اجر دلہن کا تعین نہیں کیا۔ یا شاید شاہین نے ایسا ہی سوچا ہو بلکہ اس نے شاہین کو پچاس تمن یومیہ دینے سے اتفاق کیا (۲۱) مزید بر آں انہوں نے متعہ / صیغہ برائے زندگی 'صیغہ عمری' پر اتفاق کیا جیسا کہ ضیا نے شاہین کو سمجھایا تھا کہ یہ ایک مستقل نکاح کے برابر ہی ہے۔

شاہین کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی جب ماہ عروسی (ہنی مون) کے لئے ضیا اسے بحر کیپسین لے گیا اور بہترین ریستورانوں اور ہوٹلوں میں اس کی پذیرائی کی۔ وہ تہران واپس آ گئے۔ وہ اسے کئی مکان دکھانے کے لئے اپنے ساتھ لے گیا جو برائے فروخت تھے لیکن اس نے ہر بار ایک مکان میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا لیکن ضیا اسے خریدنے میں کوئی دشواری ضرور محسوس کرتا تھا مگر وہ اسے ایک خوبصورت مکان دلانے کے وعدے سے باز نہیں آتا تھا' ایک ایسا مکان جو اس کے نئے مرتبے کے لئے موزوں ہو!

ان کے متعہ / صیغہ کے پہلے ماہ کے خاتمے پر' کسی وقت ضیا نے شاہین کو اپنے مکان پر لے جانے کا فیصلہ کیا جہاں پر اس کی پہلی بیوی اور بچے رہتے تھے۔ شرم اور غیر خوش آمدید کیفیت محسوس کرتے ہوئے اور اس کی پہلی بیوی کی طرف اچھے اخلاق کے طور پر' شاہین نے یہ تجویز منظور کر لی اور یہ کہ وہ ایک الگ کمرے میں سویا کرے گی۔ اسے ایک بالائی کمرے میں رکھ دیا گیا جبکہ ضیا ایک دوسرے فرشی کمرے میں رات گزارتا تھا۔ رات کے درمیانی حصے میں ضیا کے بیٹے اور اس کی بیوی آہستہ آہستہ شاہین کے کمرے میں آتے' اسے جگاتے اور بڑی بے رحمی سے مارتے پیٹتے تھے۔ ضیا نے کبھی کوئی آواز نہیں سنی اور اس پر حملے کے دوران ساری رات سوتا رہتا۔

انتقام لینے کے دعوے کے ساتھ ضیا' شاہین کو شمالی تہران میں کہیں کسی گیسٹ ہاؤس میں لے گیا۔ شاہین کے جذبات میں ضیا کے لئے کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس نے اسے ایک کمرہ کرائے پر دلایا۔ ایک بار پھر اس کے لئے اپنا مکان خریدنے کا وعدہ کیا۔ اس نے اسے مزید یقین دلایا کہ کرایہ ادا کر دیا گیا ہے اور یہ کہ وہ وہاں جب تک چاہے قیام کر سکے گی۔ چند روز کے بعد وہ واپس آیا۔ شاہین کو بلایا اور اسے بڑی

ہوشیاری سے اپنے ساتھ اسی نوٹری پبلک آفس چلنے اور اپنا متعہ / صیغہ (عمری)
منسوخ کرنے پر آمادہ کرلیا- اس کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح وہ اپنی پہلی بیوی کی اس
کوشش کو ناکام بنادے گا جو وہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کی صورت میں کرے گی
اور اس سے مراعات طلب کرے گی' اس کے علاوہ شاہین اس کے بیٹوں کے مزید
حملوں سے بھی محفوظ رہے گی- اس نے دوبارہ یقین دلایا کہ کوئی بھی اس کے جذبات
میں تبدیلی پیدا نہیں کرسکتا- شاہین نے ذرا تامل کیا لیکن اپنے خیر خواہوں کے
مشوروں کے برعکس' ایک بار پھر شاہین' ضیا کے منصوبے کے ساتھ چلنے لگی اور خود کو ا
فریب کے حوالے کردیا- اس نے سرکاری اہل کار کے سامنے اپنا متعہ / صیغہ نکاح
(عمری) منسوخ کردیا اور دوبارہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں چلی گئی- اب تک اس کے
دل و دماغ مختلف امیدوں اور توقعات سے معمور تھے- شاہین نے اس کے بعد ضیا کو
دوبارہ کبھی نہیں سنا-

اس سے پہلے کہ مہینہ ختم ہو' ہوٹل کی انتظامیہ نے اسے مطلع کیا کہ اسے
وہاں سے رخصت ہوجانا چاہئے کیونکہ اس کی رہائش کے لئے صرف ایک ماہ کا کرایہ دیا
گیا ہے- شدید وعدہ خلافی اور خلاف قاعدہ حرکت کی وجہ سے' اس نے ضیا سے رابطہ
کرنے کی کوشش کی لیکن یہ بے سود ثابت ہوئی- اس نے کبھی بھی اس کی فون کالوں
کا جواب نہیں دیا اور شاہین میں اتنی جرات نہیں تھی کہ وہ تلاش میں' اس کے گھر جائے
ایک بار پھر شاہین نے خود کو شکستہ دل اور تنہا پایا-

خود کو احمق اور سادہ لوح محسوس کرتے ہوئے' اب شاہین یہ سمجھتی ہے کہ
ضیا نے اسے متعہ / صیغہ بنا کر' اپنی بیوی سے بدلہ لینے کی بجائے' اسے دھوکا دیا شاہین
صحیح طور پر یہ نہیں جان سکی کہ ضیا اور اس کی بیوی کے درمیان وجہ تنازعہ کیا بات
تھی؟ لیکن یہ ضرور جانتی تھی کہ اس طریق کار میں اس کو قربان کیا گیا- اپنی طویل
گفتگو کے خاتمے پر وہ بہت پریشان اور متفکر نظر آتی تھی اور اس نے یہ اعتراف کیا کہ
متعہ / صیغہ کے قواعد و ضوابط سے لاعلمی کے باعث' وہ اپنے متعہ / عارضی نکاح کے
معاملات میں ناکام رہی- اس نے کہا کہ اس نے متعہ / صیغہ کی بابت صرف سنا تھا لیکن

اس نے اس خیال کو کبھی پسند نہیں کیا۔ اپنے ناکام متعہ / صیغہ کے بعد اس نے کہا:
اس نے متعہ / صیغہ کے بارے میں زیادہ جاننے کی کوشش کی اور اب وہ سمجھتی ہے
کہ اسے تمام سسٹم کے بارے میں اچھی خاصی معلومات ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا
کہ وہ دوبارہ متعہ / صیغہ کرے گی؟ اس نے نفی میں جواب دیا تاہم اس نے فوراً ہی یہ
اضافہ کیا: اگر اس میں کسی قسم کی گارنٹی ہو یا اگر یہ زندگی بھر کے لئے ہو تو اسے دوبارہ
کر سکتی ہوں'۔ بظاہر اس نے یہ فراموش کر دیا تھا کہ ضیا کے ساتھ اس کے
متعہ / صیغہ عمری میں (بھی) کوئی گارنٹی نہیں تھی!

ہمارے انٹرویو کے وقت شاہین اپنی ماں اور بڑے بھائی کے خلاف ایک
مقدمے میں شامل تھی۔ بڑا بھائی ماں کا دلدادہ بچہ' جیسا کہ شاہین' برابر کہتی رہی' وہ
دونوں اسے اس کے باپ کے ترکے میں سے اس کا جائز حصہ دینے سے محروم کرنے
کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ اب ایک خاندان کے ساتھ رہ رہی تھی اور روزمرہ کے
گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹاتی تھی لیکن ظاہری طور پر' وہ ایک توسیع شدہ مدت کے لئے
کسی کام کا سلسلہ جاری رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔ شاہین کے کسی کام کو زیادہ
عرصہ تک برقرار رکھنے کی نااہلیت' قابل فہم تھی۔ متوسط طبقے کی ایک عورت کی
حیثیت سے۔ اسے شادی کرنے اور پھر چند بچوں اور ایک مکان کی توقع تھی جو باقی زندگی
میں اس کا سہارا ثابت ہوتے۔ یہ سب اس کے پاس تھے اور کھو چکی تھی۔ اس کے
سماجی طبقے میں' ایک جوب کرتے ہوئے' جو ایک گھٹیا کام ہوتا ہے' حقیر اور اس کے
مرتبے سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ میرے (مصنفہ) تہران چھوڑنے سے چند ہفتے قبل'
میں نے سنا کہ وہ شدت کے ساتھ ایک شوہر کی تلاش میں تھی اور اکثر اپنے آجر کو یہ
تجویز دیتی کہ کسی خاندان کے غیر شادی شدہ مرد دوست سے اس کا تعارف کرایا
جائے۔

نلنہہ

نلنہہ' اپنی ابتدائی پچاس سالہ عمر کی عورت ہے (۲۲)- وہ گزشتہ بیس برسوں سے یا اس سے کچھ زیادہ مدت سے' ایک خانگی ملازمہ ہے- میں نے اس کے مالک کے مکان پر اس کا انٹرویو کیا- نلنہہ کو رواجی تعلیم نہیں ملی اور متعہ / صیغہ نکاح کے موضوع پر عام طور سے میری دلچسپی اور خاص طور سے خود اس کی دلچسپی پر وہ حیرت زدہ دکھائی دیتی تھی- اس نے کچھ زیادہ معلومات فراہم نہیں کیں اور اس کے جوابات نسبتاً غیر واضح تھے- اکثر مجھے کئی بار سوالات کرنے پڑتے تاکہ ہاں یا نہ یا شاید کی جگہ ذرا مفصل جوابات حاصل کر سکوں حالانکہ اس نے وہ تحفہ اور روپیہ بڑی خواہش کے ساتھ قبول کر لیا جو میں نے اسے دیا اس نے اصرار کے ساتھ ایسے طریقے معلوم کر لئے کہ وہ ہمارے بعد میں کیئے جانے والے انٹرویو + ز میں تاخیر کر سکے-

نلنہہ خراسان کے شمال مشرقی صوبے میں' سبزوار کے نزدیک' ایک دیہات میں پیدا ہوئی تھی- وہ کبھی اسکول نہیں گئی اور اس کی شادی بہت کم عمر میں اس کے ماموں کے فرزند سے ہو گئی- وہ اپنی شادی سے خوش تھی لیکن بدقسمتی سے یہ زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکی- اس کا شوہر چند برس کے بعد ہی مر گیا اور ایک بچے سمیت اسے دنیا میں اکیلا چھوڑ گیا- اس وقت نلنہہ اپنے دیہات میں دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح افیون کی عادی ہو گئی- نلنہہ نے کہا: 'ہمارے گاؤں میں ہر شخص افیون کا دھواں چھوڑتا رہتا ہے- مرد' عورت اور بچے بھی' چلم سے افیون کا نشہ کرتے ہیں- وہ سب افیون کے نشے کے عادی ہیں-

جہاں وہ ایک خانگی خادمہ کی حیثیت سے کام کرتی تھی' اس جگہ کے نزدیک ایک چھوٹا سا آٹو گیراج تھا یہاں وہ چھپ کر افیون کا دھواں چھوڑتی تھی- اس نے اپنے ایک تفریحی سفر کے دوران اپنے پڑوس میں کوڑا کرکٹ جمع کرنے والے شخص' احمد سے شناسائی پیدا کر لی جو اسی گاؤں کا رہنے والا تھا حالانکہ بسا اوقات' افیون کا نشہ کرنے کے دوران وہ اتنا عادی نہیں تھا جتنا کہ نلنہہ عادی ہو چکی تھی- وہ جلد ہی ایک دوسرے

میں دلچسپی لینے لگے اور جب احمد نے اسے ایک سال کے متعہ / صیغہ کی پیش کش کی تو اس نے اسے فوراً ہی منظور کر لیا حالانکہ وہ اس سے چند برس کم عمر تھا۔ احمد کی پہلی بیوی 'اب تک بے نتیجہ ثابت ہوئی تھی اور اس نے طے کر لیا تھا کہ اس کی بیوی غلطی پر تھی۔ احمد نے نلنہہ سے متعہ / صیغہ کر لیا اور یہ طے کیا کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے گی تو وہ اس سے مستقل نکاح کر لے گا۔

نلنہہ نے بتایا کہ 'چونکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایک متعہ / صیغہ کیا ہے؟ وہ لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھتی رہی۔ اس نے کہا: میں جاننا چاہتی تھی کہ اگر میں حاملہ ہو جاؤں گی تو کیا وہ میرے بچے کے لئے ولدیت کا سرٹیفیکٹ حاصل کرے گا؟ وہ ایک ملا کے پاس گئے جو ان کی رسم نکاح ادا کرے۔ اس کی یہ شادی بھی لاحاصل ثابت ہوئی جس میں احمد کی پریشانی کو زیادہ دخل تھا۔ انھوں نے یہ پتہ کر لیا کہ یہ میرا قصور نہیں تھا بلکہ وہ خود بنجر تھا۔ بہر حال اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بالکل پرشوق تھے اور انھوں نے اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کی تجدید کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ واقعہ تھا کہ نلنہہ اپنے پڑوس میں نہایت ہردلعزیز تھی۔ اس کی آجرہ نے مجھے بتایا کہ پڑوس کے کئی دکانداروں نے اس کی طرف رجوع کیا اور وہ نلنہہ سے کہتے کہ وہ ان سے شادی کر لے۔ اس کی آجرہ نے بتایا کہ ان پیش کشوں میں سے زیادہ متعہ / صیغہ معاہدے کی ہوتی تھیں۔

اپنے معاہدے کی تجدید کے وقت احمد نے نلنہہ کو عدت میں رہنے کی ہدایت کی اس نے کہا: اس طرح اس سے پہلے کہ ۹۹ سال (۲۳) کے 'ایک نئے معاہدے پر دستخط ہوتے' پہلے اسے عملاً ۴۵ دن ٹھہرنا پڑا۔ نلنہہ نے کہا: میں نے اجر دلہن یا یومیہ ضروریات زندگی کے لئے دریافت نہیں کیا لیکن وہ میرے لئے وقتاً فوقتاً تحفے خریدتا رہتا تھا۔ وہ اسے دو مرتبہ مشہد لے گیا جہاں وہ ایک ہوٹل میں ٹھہرے جس کا مالک نلنہہ کا ایک شناسا تھا' جس نے انہیں کچھ افیون بھی فراہم کی۔ یہ اسی دوران سفر کی بات تھی کہ احمد کے صبر اور ترغیب دینے پر نلنہہ اس بری عادت سے نجات پا سکی۔ اس نے کہا: اس نے مجھے نشہ کرنے سے کبھی نہیں روکا لیکن وہ مجھے اخلاقی سہارا دینے

میں بہت اچھا تھا اور میری اس عادت کو ترک کرنے کے لئے میری حوصلہ افزائی کرتا تھا- نائیہہ اور احمد نے عملاً ایک ساتھ بہت کم وقت گزارا کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ رہتا تھا- احمد اپنی مستقل بیوی کے ساتھ اور نائیہہ اپنی آجرہ کے ساتھ رہا کرتی تھی لیکن وہ ایک دوسرے کی صحبت کا لطف اٹھاتے- جب کبھی بھی وہ اکٹھا ہوتے' نائیہہ نے بتایا: اس سے پہلے کہ اس نے حج کیا' وہ مجھے سینما گھر لے جایا کرتا تھا لیکن ہم اس کے علاوہ کہیں اور نہیں جایا کرتے تھے- جس وقت میں نے نائیہہ کا انٹرویو کیا' اس وقت احمد اور نائیہہ اپنے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے سولہویں سال میں تھے-

احمد یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی پہلی بیوی کو ان کے متعہ / صیغہ معاہدے کے متعلق علم ہو اور اسی طرح نائیہہ بھی یہ انتہائی کوشش کرتی تھی کہ اس کے واحد فرزند اور بہو کو ان کے متعہ / صیغہ کے متعلق علم نہ ہو وہ نائیہہ کی آجرہ کے مکان میں ایک دوسرے سے ملا کرتے جو خود مطلقہ عورت تھی مگر نائیہہ کے متعہ / صیغہ معاہدے میں نایہہ کی بڑی مددگار تھی- نائیہہ اور احمد نے اپنے نصف پوشیدہ ملاپ کو کئی سال تک جاری رکھا یہاں تک کہ احمد کی بیوی کو پتہ چل گیا' اس نے احمد کو دوبارہ نائیہہ سے ملنے سے منع کر دیا اور اس کی آجرہ کے مکان پر جانے سے روک دیا جس کے لئے خود احمد کبھی کبھی کام کرتا تھا-

اپنی بیوی سے وعدے کے باوجود' احمد کو جب بھی موقع ملتا' نائیہہ سے ملتا- اس نے نائیہہ سے ملنا جاری رکھا- (اگرچہ وہ ایک ہی گاؤں کے تھے) ان کے خاندان کبھی باہم نہیں ملے نائیہہ کے سارے رشتہ دار اپنے گاؤں میں تھے اور کوئی بھی اس کے متعہ / صیغہ معاہدے کی بابت نہیں جانتا تھا- اس نے کہا: ہمارے گاؤں میں کوئی بھی متعہ / صیغہ نہیں کرتا- یہ شرمناک بات ہے- کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ میں صیغہ / متعہ زوجہ ہوں-

جب اس سے یہ پوچھا کہ اسے احمد سے متعہ / صیغہ کرنے کے لئے کس بات نے محرک کیا' اس نے بتایا: چونکہ میں اس سے محبت کرتی تھی' مجھے اس کی ضرورت تھی' میں اس کی متعہ / صیغہ زوجہ ہونے پر خوش تھی حالانکہ میں' عمر میں اس سے کافی

بڑی تھی- سولہ برس کے بعد بھی' میرا فرزند ہمارے رشتے کی بابت نہیں جانتا تھا- اگر اسے کچھ علم بھی تھا تو وہ اس کے اظہار کو نظر انداز کر دیتا تھا- جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ اس کا فرزند اس کی متعہ شادی پر کیوں اعتراض کر سکتا ہے؟ اس نے بتایا: وہ اعتراض کر سکتا ہے کہ میں نے ایک اپنے سے کم عمر آدمی سے متعہ / عارضی نکاح کیوں کیا؟ جو مجھے روپیہ بھی نہیں دیتا' جس نے میرے لئے ایک مکان کرائے پر نہیں لیا- بہر حال میں نے یہ متعہ / صیغہ کیا کیونکہ میں اسے پسند کرتی تھی-

طوبےٰ

طوبےٰ کاشان سے تعلق رکھتی ہے اور اب اپنی عمر کے بیس برس سے اوپر ہے' میں نے دو مرتبہ اس کا انٹرویو کیا- ایک مرتبہ کئی گھنٹے تک اور دوسری بار سارے دن' اس وقت تک' جب ہم نے ایک ساتھ شاپنگ کی' ایک ساتھ دوپہر کا کھانا پکایا- میں نے روٹی اور نمک میں حصہ لیا اور اس سے باتیں کرتی رہی-

طوبےٰ سات بچوں کے ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئی تھی- اس کی ماں کی عمر ۵۵ برس ہے- طوبےٰ کے بیان کے مطابق' اس کی ماں ۲۳ مرتبہ حاملہ ہوئی ہے اس کے صرف سات بچے زندہ رہے اور بلوغت کو پہنچے- طوبےٰ پانچواں بچہ اور تیسری بیٹی ہے- وہ اسکول نہیں گئی اور اپنی دوسری بہنوں کی طرح قالین بافی میں اپنی ماں کی مدد کرنے کے لئے گھر پر ہی رکھی گئی-

سولہ برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی اور چھ ماہ کے بعد طلاق پر ختم ہو گئی کیونکہ اس کا شوہر' ہم جنس پرستی' کو ترجیح دیتا تھا وہ کاشان کے اطراف میں کسی گاؤں سے تعلق رکھنے والا' پولیس کا سپاہی تھا- طوبےٰ نے بتایا: وہ میرے ساتھ نہایت بیہودہ تھا- وہ مجھے روپیہ نہیں دیتا تھا اور مجھے مارا پیٹا کرتا تھا- وہ مجھے صرف اس وقت روپیہ دیتا کہ جب میں اسے اس کے طریقے (پیچھے سے کرنے) کی مہلت دیدیتی- طوبےٰ نے اپنی یادداشت سے بتایا: ہماری شادی کے بعد اس نے صرف دو راتیں میرے ساتھ

گزاریں- اس کے بعد وہ باقاعدہ جنسی عمل نہیں چاہتا تھا- طوبےٰ نے دعویٰ کیا کہ وہ کنواری ہی رہی-

طوبےٰ کا شوہر اسے ایک مکان پر لے گیا' جس کے بہت سے کمروں میں کئی کرائے دار موجود تھے- وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے' عذاب میں مبتلا رکھتا تھا اور اس دوران' اپنی ہمسایہ عورتوں پر فیاضانہ توجہ رکھتا تھا اور ان میں سے ایک کے ساتھ اس کے تعلقات تھے۔ طوبےٰ نے بتایا: پڑوس کے کمرے میں جانے پر میں نے ہر بار اعتراض کیا وہ کہا کرتا تھا کہ یہ عورتیں مجھے وہ کچھ کرنے دیتی ہیں جو میں چاہتا ہوں- اپنی خواہشات کی تسکین کی خاطر مجبور کرنے کے لئے' ان نے اسے ہر قسم کا سہارا دینے سے انکار کر دیا- غیر مطمئن اور مایوس ہو کر طوبےٰ نے اس کا معاملہ کئی مرتبہ عدالت میں پیش کیا لیکن پریشانی اور مزاحمت کے عالم میں' وہ عدالت کے سامنے' اصل سبب بیان کرنے کے قابل نہیں رہتی تھی جو اسے اس کے شوہر کے انکار کے پس پردہ تھا- طوبےٰ کے بیان کے مطابق' دوسری طرف وہ یہ کہہ کر' منصفوں کو دھوکا دیتا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا- بہر حال جب گھر واپس آتے تو دوبارہ اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا اور اسے یومیہ اخراجات نہیں دیتا- بالآخر طوبےٰ تنگ آگئی- 'میں نے اپنا اجر دلہن (حق مہر تیس ہزار تمن) اس کے حق میں چھوڑ دیا اور اسے ایک ہزار تمن نقد دیئے اور اس طرح طلاق حاصل کر لی'- (۲۴) اسے طلاق حاصل کرنے میں چار برس لگے- طوبے کو یقین تھا کہ اس کے شوہر کی کئی محبوبائیں تھیں اور ان میں سے ایک نے اس پر جادو کر رکھا تھا-

وہ اپنے والدین کے مکان پر واپس چلی گئی- مختصر یہ کہ طوبےٰ کے یقین کے لحاظ سے اس کے والدین نے کبھی بھی اس کی پرواہ نہیں کی- آنے والے چار برسوں کے درمیان قالین بافی میں وہ اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی رہی اور گھر کے دوسرے روزمرہ کے امور میں مدد کرتی رہی-

کاشان میں ایک چھوٹا بینک تھا جہاں طوبےٰ کی اپنے پہلے عارضی شوہر' آقا رجب سے ملاقات ہوئی وہ اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ تھی جو بینک میں کچھ لین دین

کر رہی تھیں اسی دوران اس نے دیکھا کہ آقا رجب اس پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ وہ اس کی توجہ سے بے حد متاثر ہوئی۔ یہ پہلی نظر کی محبت تھی۔ نگاہ محبت کی اپنی اولین تکرار پر' تبصرہ کرتے ہوئے طوبےٰ نے کہا: ان دنوں میں زیادہ حسین دکھائی دیتی تھی میرا بدن گداز' رنگ سفید' بال سنہرے اور بھورے تھے (۲۵)۔ اس نے مضبوط ارادے سے' اور واقعتاً میرا تعاقب کیا۔ ایک ہمسائے کی مدد سے ہمسائے کے مکان پر ہی طوبےٰ سے ملاقات کا اہتمام کیا جہاں آقا رجب نے اس کو بتایا کہ اسے اس کی کس قدر زیادہ ضرورت' تھی اور یہ کہ اگر اس نے مثبت انداز میں اس کی التجا کا جواب نہیں دیا تو وہ اس کے لئے مصیبت پیدا کر دے گا۔ اس نے کہا: میں آپ کے لئے یہ کروں گا' میں آپ کے لئے وہ کروں گا اور میں بھی اسے چاہتی تھی۔ بعد میں وہ اپنے دوسرے متعہ / صیغہ شوہر کے ساتھ' باہمی تعلقات کو بیان کرتے ہوئے' اپنے لئے اپنے دوسرے شوہر کی شدید محبت کا اظہار ایسی ہی زبان میں کرتی تھی۔

آقا رجب نے وعدہ کیا کہ اگر وہ اس کی تمناؤں میں' اس کی تسکین کرے تو وہ اس کے لئے سب کچھ کرے گا۔ اس نے اپنے چہرے پر' ایک وسیع مسکراہٹ کے ساتھ کہا: ہمیں ایک دوسرے سے محبت ہو گئی اس کے بعد جلد ہی اس نے زندگی بھر کے لئے متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کش۔ کی طوبےٰ نے کہا: میں متعہ / صیغہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ میں نے صرف یہ سنا تھا کہ ایسا ہوتا ہے۔ میرے اہل خاندان بھی اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتے تھے لیکن ہم میں سے ایک فرد بھی دوسرے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس نے طوبےٰ کو ایک پرامیسری نوٹ دیا اور انہوں نے پچاس ہزار تمن کے اجر دلہن پر اتفاق کیا (۲۶)۔ تقریباً دو ماہ ہوئے تھے کہ آقا رجب نے آخری طور پر' طوبے کو مطلع کیا کہ وہ شادی شدہ ہے اور یہ کہ اس کی بیوی اور ایک فرزند اصفہان میں قیام پذیر تھے' بہر حال اس نے اسے بتایا کہ وہ اپنی بیوی کو پسند نہیں کرتا ہے اور اسے طلاق دینے والا ہے۔

آقا رجب نے اس کے لئے کرائے کا مکان لیا اور اسے یومیہ اخراجات ادا کئے۔ طوبےٰ نے بتایا کہ ہم دونوں دن رات ایک ساتھ رہتے تھے' اس کے والد کے سوا

اس کا خاندان' ان کی شادی سے خوش تھا وہ سب ان کو میاں بیوی ہی سمجھتے تھے اور ان سے کثرت سے میل جول رکھتے تھے- ہر ایک آقا رجب سے مل کر خوش ہوتا تھا میرے والد بھی متاثر تھے جنہوں نے بنیادی طور پر ہمارے متعہ / صیغہ معاہدے کو منظور نہیں کیا تھا-

اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کے دوسرے سال کے دوران' آقا رجب کا تبادلہ تہران ہو گیا- اس نے رقم اخراجات دیئے بغیر' طوبےٰ کو چھوڑ دیا اور اپنے ایک سالہ فرزند کے لئے کوئی بندوبست کئے بغیر چلا گیا- طوبے نے بتایا: مجھے اس کی ضرورت تھی میں اس کے تعاقب میں تہران گئی- وہاں اس نے مجھے ایک بار پھر دھوکا دیا- میں دوسری مرتبہ حاملہ ہو چکی تھی لیکن اس کے باوصف' اس نے مجھے روپیہ دینے سے انکار کر دیا- بہر حال تہران جانے سے پہلے' آقا رجب نے ایک موزوں موقع پر وہ پرامیسری نوٹ چوری کر لیا جو اس نے اپنے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے دن طوبےٰ کو دیا تھا-

حوصلہ شکنی اور ترک شدہ حالت میں طوبےٰ ایک بار پھر عدالت گئی اس بار آقا رجب پر مقدمہ چلانے کے لئے گئی (۲۷) لیکن اس کے پاس اپنے رشتے یا اس رقم کا کوئی ثبوت نہیں تھا جس کا بطور اجر دلہن اس سے وعدہ کیا گیا تھا' بہر حال آقا رجب نے اپنے بچوں کے ولادت کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے پر اتفاق کیا حالانکہ اس نے کبھی بھی ان کے یومیہ اخراجات ادا نہیں کئے- اس نے عدالت میں بتایا کہ اس نے مجھے چار سال کے لئے متعہ / صیغہ کیا تھا- اس نے جھوٹ بولا اور میں اس کی بے ایمانی ثابت' نہیں کر سکی- نعم البدل کے طور پر عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ اس نے کافی لمبی مدت تک انتظار کیا ہے اور اسے اب عدت رکھنے کی مزید ضرورت نہیں- اسے بتایا گیا کہ وہ دوبارہ شادی کرنے کے لئے آزاد ہے یہ بالکل واضح نہیں ہوا کہ عدالت نے بچوں کی کفالت کے لئے کوئی بندوبست کیوں نہیں کیا؟ جس کے لئے قانونی طور پر باپ پابند ہوتا ہے- طوبےٰ نے دعوی کیا کہ پچھلے سات برسوں میں آقا رجب نے' کبھی بھی اپنے بچوں کے لئے کچھ نہیں دیا اور یہی وجہ تھی کہ طوبے کوئی ملازمت کرے-

آقارجب کے اسے دو بچوں کے ساتھ چھوڑ جانے اور خود اس کے والدین کے بیدردی سے الفاظ کے تازیانوں اور شدید طور پر ستانے کی وجہ سے طوبےٰ نے 'دن کے نگراں مرکز' میں نوکری حاصل کرلی- وہ کہتی ہے کہ میں نے دوسرے لوگوں کے بچوں کی دیکھ بھال کی اور اپنے دو بچوں کو اپنی ماں کی نگہبانی میں چھوڑا- طوبےٰ نے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے صلہ میں اپنی ماں کو کچھ روپیہ دینے کا بندوبست کیا- طوبےٰ نے یاد کرتے ہوئے کہا: بد قسمتی سے میری چھوٹی بچی میرے والدین کے مکان کے چھوٹے تالاب میں مردہ حالت میں پائی گئی- اس نے اس المیے کے لئے آقارجب کو ذمہ دار ٹھہرایا اور اپنے خود کے بچوں کو چھوڑنے پر اسے نہایت شدت سے کوستی تھی-

تقریباً دو سال کے بعد 'ایک نوجوان پولیس افسر جو پڑوس ہی میں رہتا تھا' طوبےٰ میں دلچسپی لینے لگا- طوبےٰ نے کہا کہ وہ پولیس کے سپاہیوں کو پسند کرتی ہے- ان کی وردی اس کے لئے پرکشش ہوتی ہے- یہ بات وہ بار بار کہتی کیونکہ وہ ایک نوجوان مطلقہ عورت تھی- بہت سے آدمی اس کی صحبت کا لطف اٹھا چکے تھے' اسے اپنے پیغامات بھیجتے ٭لوگ آپس کے شناساؤں کو درمیانی واسطہ بنا کر اسے اپنے پیغامات ارسال کرتے تھے وہ اپنے دوستوں یا خطوں کے ذریعہ یا اتفاقیہ ملاقاتوں میں اسے اپنے پیغامات ارسال کرتے تھے- جب اس کے ساتھ کام کرنے والی ایک خاتون نے جو خود بھی ایک پولیس والے کے متعہ / صیغہ عارضی نکاح میں تھی' طوبےٰ کو اس خاص پولیس افسر کی اس میں دلچسپی کی بابت بتایا تو ایک بار پھر اس نے جوش مسرت کا اظہار کیا- وہ رضا سے اپنی دوستانی کے مکان پر ملاقات کرنے کے لئے راضی ہو گئی- اس نے طوبےٰ کے لئے اپنی گہری تمناؤں کا اظہار کیا اور اسے نہایت اصرار اور اشتیاق سے اپنی طرف مائل کیا- طوبےٰ کے بیان کے مطابق 'وہ کوچوں میں اسے روک لیتا اور اپنی دوستی کی پیش کش کو قبول کر لینے کا مطالبہ کرتا- وہ کہتی: (طوبےٰ کے اپنے الفاظ میں) اگر میں تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا تو میں تمہیں مار ڈالوں گا' (۲۸)- ایک یا دو مرتبہ اس نے اسے اپنی پولیس کی گاڑی میں گھر پہنچانے کی پیش کش بھی کی اور رفتہ رفتہ اسے طوبےٰ کے دل.

میں اترنے کا راستہ مل گیا۔ اس کے احترام کی علامت کے طور پر' اس نے طوبیٰ سے کچھ رقم مستعار حاصل کی اور اس کے لئے ایک سیاہ چادر کا کپڑا خریدا۔ طوبیٰ کو بعد میں اس مالی بندوبست کا علم ہوا۔

ان کے دوستوں نے رضا اور طوبیٰ کے درمیان' ان کے مکان پر کئی ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ ان کی کسی ایک ملاقات میں یہ ممکن ہوا کہ رضا اور طوبیٰ کے درمیان بذات خود اپنی شادی کے مذاکرات ہوئے۔ رضا طوبیٰ سے متعہ / صیغہ کرنا چاہتا تھا لیکن س بار طوبیٰ نے اپنی ماں سے مشورہ کیا اور انہوں نے طے کیا کہ رضا اس سے مستقل نکاح کرے۔ اس معاملہ پر طوبیٰ نے رضا سے تبادلہ خیال کیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ رضا کے دوست نے ایک ملا کو اس کے مکان پر مدعو کیا اور اہل خاندان کی عدم موجودگی میں ملا نے نکاح کی تقریب انجام دی۔ رضا نے پانچ ہزار تمن کا ایک پرامیسری نوٹ دیا اور ساتھ ہی چالیس ہزار تمن کا اجر دلہن 'موخر' دینے کا وعدہ کیا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ملا نے اپنی لیجر بک میں نکاح کا اندراج نہیں کیا' طوبیٰ نے اعتراض کیا لیکن اسے بتایا گیا کہ وہ اپنی بڑی لیجر بک دفتر میں چھوڑ آیا ہے اور یہ کہ جیسے ہی وہ اپنے دفتر واپس پہنچے گا تو ان کے نکاح کو رجسٹر کردے گا۔ طوبیٰ نے شکایت نہ کرنے کے انداز میں متفکرانہ طور پر کہا' تب مجھے علم ہوا کہ اس نے میری آنکھوں پر ہیٹ سرکا دیا تھا۔ میری سہیلی کے عارضی شوہر' ملا اور رضا نے مل کر یہ سازش کی تھی اور پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی تھی۔ طوبیٰ اس قدر پریشان تھی کہ ایک ہفتے تک اس نے رضا پر کوئی توجہ نہیں دی اور جب اس نے ان کے متعہ / صیغہ کو مستقل نکاح میں بدلنے کا وعدہ کیا تو اس نے نظر التفات کی۔ ایک مرتبہ جب انہوں نے اپنی شادی میں خلوت صحیحہ کرلی تو اس کے بعد رضا نے کبھی بھی اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس نے یہ دلیل دی کہ اگر اس کا باپ اس کی شادی کی خبر سنے گا تو اسے اندیشہ ہے کہ اس کی حرکت قلب بند ہو جائے گی۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ طوبیٰ کے اجر دلہن (مہر) نسبتاً بڑے تھے اور بلاشبہ سب وعدے کے مطابق موخر تھے' میں نے اس سے دریافت کیا کہ اس نے ان

اعداد تک کس طرح رسائی حاصل کی؟ اور اس کی تین شادیوں کے معاہدہ نکاح کس نے کئے تھے؟ اس کی پہلی شادی کے مذاکرات' چونکہ یہ ایک مستقل نکاح تھا' اس کے والدین نے کئے اور تمام معاملات طے پائے' تھے- طوبیٰ کو کچھ نہیں معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور وہ پردے ہی میں' ان کے آخری فیصلے کا انتظار کرتی رہی لیکن دوسرے متعہ / صیغہ معاہدوں کے لئے اس نے سودے بازی کے طریق کار کو خود ہی انجام دیا تھا- طوبیٰ نے کہا: تم عام طور سے سودا کرتی ہو' تم یہ کہتی ہو' آدمی 'نہ' کہتا ہے' تب وہ شخص جو موجود ہوتا ہے' خاموش رہتا ہے- اس صورت میں اس کے دوست احباب کہتے ہیں: 'نہ عورت کے الفاظ اور نہ ہی مرد کے الفاظ' مگر کوئی رقم ان کے درمیان طے کر دیتے ہیں- طوبیٰ نے زور دے کر کہا: "جتنی زیادہ آپ حسین ہوں گی' اتنا ہی زیادہ آپ کا اجر دلہن اور آپ کی عزت ہوگی- اگر آپ ایک دوشیزہ خوبصورت' جوان اور پڑھی لکھی ہیں تو آپ یہ یقین کر سکتی ہیں کہ آپ کو ایک اچھا اجر دلہن (مہر) ملے گا- طوبیٰ نے کہا: اس سے ہٹ کر' بہر حال یہ کہ آدمی جو کچھ دے' وہی آپ کو ملتا ہے- رضا نے جو طوبیٰ کے پہلے عارضی شوہر سے مختلف تھا' نہ تو کبھی" اس کے لئے علیحدہ گھر بار فراہم کیا اور نہ ہی اس کو یومیہ اخراجات ادا کیئے مگر وہ اکثر و بیشتر طوبیٰ کے والدین کے گھر جاتا تھا- طوبیٰ کے خاندان میں کوئی بھی رضا کو پسند نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اس کے سگے رشتے داروں میں سے کسی نے کبھی انہیں اپنے گھروں پر مدعو کیا بلکہ دونوں کے والدین اسے بار بار متعہ / صیغہ کرنے اور ایک موزوں مستقل شوہر خود تلاش کرنے میں' اس کی نااہلیت پر طوبیٰ کو برا بھلا کہتے تھے اور اسے ڈراتے دھمکاتے رہتے تھے- طوبے کا باپ اس قدر ناراض تھا کہ وہ مستقل طور پر اپنی بیوی سے لڑا کرتا تھا جو باپ اور بیٹی کے درمیان مغائرت کو کچھ کم کرنے کی کوشش بھی کرتی تھی- طوبیٰ کے والدین نے آپس میں بات کرنا بھی چھوڑ دیا حالانکہ وہ اسی ایک مکان میں ساتھ رہتے رہے- اس کے باپ نے اپنی بیوی کو مزید سہارا دینے سے انکار کر دیا- یہ ایک سبب ہے کہ متصادم جذبات کے باوجود' طوبیٰ نے اپنے بچے کی دیکھ بھال کرنے کے بدلے میں اپنی ماں کو کچھ روپیہ دینا جاری رکھا-

طوبیٰ نے سبب بتایا: اس (رضا) نے یہ کسی خلوص کے بغیر کیا تھا- اگر رضا واقعی مجھے چاہتا تھا تو واقعی وہ مجھ سے مستقل نکاح کر لیتا- میں نے واقعی اس سے دکھ پایا ہے- متعہ / صیغہ معاہدے کے بعد وہ کبھی بھی اس کے لئے دوبارہ کوئی تحفہ نہیں لایا اس سے بدتر یہ کہ 'اس کی وجہ سے طوبیٰ کو اپنی ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا کیونکہ 'دن کے نگراں' مرکز کے ارباب اختیار اپنے یہاں ایک متعہ / صیغہ ملازمہ کو رکھنا پسند نہیں کرتے تھے اور طوبیٰ جو ان سب باتوں سے بالاتر' حاملہ بھی تھی- رضا بھی بچہ نہیں چاہتا تھا اور اس نے طوبیٰ سے کہا کہ وہ اسقاط حمل کرا لے- جیسے وہ خود سے باتیں کر رہی ہو- طوبیٰ نے اپنے حافظے سے یہ بات نکالی کہ امی کے شوہر سے کسی اور محبت کرنے والی نے اس پر جادو کر رکھا تھا- اس کو یقین تھا کہ اس (جادو) کی وجہ سے کوئی مرد تین ماہ سے زیادہ اس کی طرف التفات نہیں کرے گا- اس نے کہا: اب میں دوبارہ بعارضی نکاح کرنا نہیں چاہتی- مجھے ڈر ہے کہ اسکی پیش گوئیاں ایک بار پھر صحیح ثابت ہوں گی-

ابھی ان کے متعہ / صیغہ معاہدے کو ہوئے مشکل سے ایک سال گزرا ہو گا کہ طوبیٰ نے اپنے عارضی شوہر کے منصوبۂ مستقل شادی کی خبر سنی- مجھے ایسا لگا کہ ساری دنیا میرے سر کے اطراف گردش کر رہی ہے- مجھے ایسا محسوس ہوا کہ چھت میرے سر کے قریب آگئی ہے- اس خبر نے مجھے بہت زیادہ غمگین کیا- میری سہیلیاں اور دوست اس کی شادی کی تیاریوں کی خبریں لاتے- یہ کتنی بڑی تقریب ہونے والی ہو گی؟ یہ کس قدر تصور زا ہو گی؟ اور میں ہر روز غم زدہ ہوتی گئی- اس نے مجھے کبھی بھی کوئی پارٹی نہیں دی- دراصل ہم نے شادی نہیں کی تھی'- اس کے دوستوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ تقریب میں اچانک ظاہر ہو کر' رضا کے لئے پریشان کن صورت حال پیدا کر دے- طوبیٰ نے متفکرانہ انداز میں بتایا: میں نے انکار کر دیا- کوئی شے میرے دل میں ٹوٹ گئی تھی- اس وقت میں چھ ماہ کی حاملہ تھی لیکن میں گئی اور حمل ساقط کرا لیا- میں اب اور بچے نہیں چاہتی تھی- اس نے ایک مقبول عام فارسی استعارہ استعمال کرتے ہوئے کہا: 'اس نے مجھے جلایا'-

اس کے باوجود کہ وہ نئی شادی شدہ تھی- طوبیٰ کا عارضی شوہر اس کے ساتھ باہر جانے کی کوئی تمنا نہیں رکھتا تھا- وہ اب بھی اس کے والدین کے گھر پر ملنے جایا کرتا تھا- طوبیٰ کے بیان کے مطابق' لیکن ہر بار ہم بحث و مباحثہ ختم کر دیتے اور وہ غصے کی حالت میں رخصت ہو جاتا تھا' بہر حال ایک مرتبہ وہ اس سے ملنے آیا' وہ ایک اچھے موڈ میں تھا- طوبیٰ نے کہا: ہم نے مذاق کیا اور ہنستے رہے- لیکن جیسے ہی وہ گیا' مجھ پر فوراً ہی یہ انکشاف ہوا کہ اس نے وہ پرامیسری نوٹ چوری کر لیا ہے جسے میں گدے کے نیچے رکھا کرتی تھی' شدید غصے کی حالت میں' وہ اس کے پاس گئی اور اس دستاویز کو طلب کیا' اس نے انکار کر دیا- وہ اسے عدالت تک لے گئی- اس نے ایک بااثر افسر سے اپیل کی جس کے مکان پر طوبیٰ کی ماں جزوقتی گھریلو ملازمہ تھی- اس افسر کی مدد سے وہ رضا سے بیس ہزار تمن حاصل کر سکی جس سے اس نے اپنے موجودہ اپارٹمنٹ کو لیز کیا- ان کا متعہ / صیغہ منسوخ ہو گیا اور طوبیٰ دوبارہ کام پر چلی گئی- فی الحال وہ کاشان میں ایک حکومتی وزارت سے ملحقہ دفاتر میں سے ایک میں کم حیثیت کی ملازمہ کے طور پر کام کر رہی ہے-

طوبیٰ کو یقین تھا کہ رضا اب بھی اسے پسند کرتا تھا اور یہ کہ وہ ان کے متعہ / صیغہ کو منسوخ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ اس کے بارے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھی- 'وہ مجھے چاہتا تھا اور اس نے ایسا کہا' طوبیٰ نے کہا: 'وہ نہیں چاہتا تھا کہ میں چلی جاؤں بلکہ وہ چاہتا تھا کہ میں پس منظر میں رہوں میں دونوں حالتوں میں تھی' یہ کہ میں اس کی بیوی تھی اور اس کی بیوی نہیں تھی' اس کی رائے میں ایک بچے کی ماں ہونے نے 'بالعموم اس کی زندگی پر اثر ڈالا اور بالخصوص' مردوں سے اس کے تعلقات متاثر ہوئے- اس نے کہا: اگر ایک آدمی ہے مگر وہ فرشتہ ہے تو اس کی بیوی کا بچہ اس کی سوکن 'بیوہ' کی طرح ہے- وہ رضا سے متعہ / صیغہ معاہدے کے دوران ذہنی عذاب کو یاد کر کے ظاہراً ہر بار شدید کرب محسوس کرتی تھی- وہ یاد کرتی تھی کہ اس کی متعہ / صیغہ زوجہ بننے سے پہلے وہ کس طرح اس کے چھوٹے لڑکے کے لئے' اپنی محبت و شفقت کا اظہار کرتا تھا اور وہ اسے مطمئن کرنے کے لئے کس قدر کوشش کرتا

تھا اور کہتا تھا کہ ایک لڑکے کو باپ کی ضرورت ہوتی ہے اور جیسے ہی ان کا متعہ
زعارضی نکاح ہوا' اس کا رویہ بالکل بدل گیا-اکثر وہ چھوٹے لڑکے کو بے رحمی سے
مارتا تھا طوبےٰ نے ایک سفر جو رضا کے ساتھ کیا' اس نے لڑکے پر بڑا غصہ کیا اور اسے
وحشیانہ طور پر مارا جس سے میرے بیٹے کو درد سے شدید تکلیف ہوئی اور بعد میں بھی
چوٹوں سے درد ہوتا تھا- کچھ دنوں کے لئے وہ بالکل ساکت ہو گیا تھا- وہ اب بھی بہت
کمزور ہے- اسے کچھ کہنے کی مجھ میں جرأت نہیں تھی کیونکہ میں نے سوچا کہ میرا بیٹا
کسی اور کا بچہ تھا اور یہ کہ ایک بچہ ہونے کے باوجود اس (رضا) نے مجھ سے عارضی
شادی کی تھی'میں نہیں جانتی تھی کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟'-

جیسا کہ اس کے عارضی شوہر کے ہاتھوں اسے کافی تکلیف تھی- رضا
کی نئی مستقل بیوی' طوبےٰ کو نفسیاتی طور پر ایذا دیتی تھی- جب طوبےٰ دفتر میں ہوتی تو
وہ فون کی کالوں کے ذریعہ دھمکیاں دیا کرتی- اسے متعہ / صیغہ بیوی ہونے پر لعن
طعن کرتی اور اسے ہر ممکن گالی دیتی- طوبے نے رضا سے شکایت کی لیکن اسے بتایا گیا وہ
ایسا ہی کرے گی- رضا خود اپنی بیوی سے بات کرنے کے لئے رضامند نہیں تھا کہ
اسے بے ہودہ ٹیلی فون کرنے سے منع کرنے کے لئے کہے-

جب اس سے پوچھا گیا: کیا وہ دوبارہ متعہ / صیغہ زوجہ بننا پسند کرے گی؟
طوبےٰ نے جواب دیا: موت آنے تک میں ہرگز دوبارہ متعہ / صیغہ معاہدہ نہیں
کروں گی- میں نے متعہ / صیغہ زوجہ بننے کے لئے کبھی نہیں سوچا- اگر کسی نے ایسا
کرنے کے لئے کہا بھی تو میں اس پر یقین نہیں کروں گی- میں نہیں جانتی کہ اس کا نتیجہ
اس طرح کیونکر برآمد ہوا- آپ جس چیز سے جتنا زیادہ خوف محسوس کریں گے تو اتنا ہی
زیادہ ایسا ہو گا کہ وہ خوف آپ پر ضرور واقع ہو گا- پہلے میں سوچا کرتی تھی کہ صرف بری
عورتیں متعہ / صیغہ کرتی ہیں- اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے پہلی مرتبہ ایسا
کیوں کیا؟ دونوں مرتبہ میں نے یہی سمجھا کہ وہ مجھ سے مستقل نکاح کرنے والے ہیں-
دونوں نے قرآن کی قسم کھائی کہ وہ میرے ساتھ رہیں گے اور دونوں نے میرے
ساتھ چال چلی- اس نے فکر انگیز اظہار خیال کیا: میرے حقوق کو پامال کیا گیا ہے لیکن

چونکہ میں متعہ / صیغہ زوجہ تھی میں اپنا حق ثابت نہیں کر سکتی تھی- مجھے یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی کہ متعہ / صیغہ کیا ہے؟ اور اس کی شرائط کیا ہین؟ جیسے خود سے باتیں کررہی ہو' اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: آج کل میں مردوں سے نفرت کرتی ہوں- میں اپنے سگے بھائیوں سے نفرت کرتی ہوں اس لئے آپ یہ اندازہ کر سکتی ہیں کہ میں دوسروں کے لئے کس طرح محسوس کرتی ہوں- بہر حال اس نے یہ اعتراف کیا کہ چند مرد' رضا سمیت' فون' خطوط یا درمیانی واسطوں کے ذریعہ مجھے پیغامات ارسال کر کے میری صحبت کے لئے اپنے اضطراب اور آرزومندی کا اظہار کرتے رہے لیکن یہ کہ اس نے ان سب سے انکار کیا- بہر حال وہ خاندان جس نے مجھے (مصنفہ کو) طوبےٰ سے متعارف کرایا' اس کے دعوے پر شک و شبہ کرتا تھا- اس خاندان کا اندازہ تھا کہ شاید طوبےٰ عارضی نکاح / صیغہ کرتی رہی ہے-

فاتی خانم کی طرح' خوش کلامی کا یہ فقرہ 'نہانے جا رہی ہوں' استعمال کرتی تھی- جب طوبےٰ جنسی اختلاط (مباشرت) کے عمل کا حوالہ دیتی تو وہ یہی فقرہ کہا کرتی تھی- طوبےٰ نے بیان کیا: مرد عورت کو زیادہ تر اپنے غسل کے لئے چاہتے ہیں -اگر ان کی بیویاں تین دن کے لئے بھی عدت سے ہوں تو وہ جاتے ہیں اور ایک دوسری عورت سے شادی کر لیتے ہیں- کاشی (کاشان) کے تمام مرد ایک متعہ / صیغہ زوجہ رکھتے ہیں- کبھی کبھی بیویاں اپنے شوہروں کے لئے بہت زیادہ شرمیلی اور حجاب پسند ہوتی ہیں اس لئے آدمی جاتے ہیں- اور متعہ / صیغہ کر لیتے ہیں- سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے' اس نے کہا: مرد اپنی متعہ / صیغہ زوجہ کو زیادہ چاہتے ہیں- انہیں اس بات پر فخر ہے کہ لوگ انہیں دو بیویوں کے شوہر کی حیثیت سے جانیں' وہ ہمہ وقت اپنی متعہ / صیغہ بیوی کے پاس جانا چاہتے ہیں- جب آپ کسی چیز کا زیادہ حصہ نہیں رکھتے تو اس چیز کی آپ کو زیادہ ہی ضرورت ہوتی ہے جو آپ پہلے سے رکھتے ہیں- ایک مرد کا غسل' زیادہ تر اس کی متعہ / صیغہ زوجہ ہوتا ہے- میرا دوسرا شوہر (اولین متعہ / صیغہ) مجھے (غسل کو) ہر رات چاہتا تھا- میں اس سے محبت کرتی تھی- وہ میرا انتظار کرتا- مجھ سے چاہتا تھا کہ میں بھی اس سے لطف اٹھاؤں' بصورت دیگر یہ اچھی بات نہیں تھی-

کبھی کبھی وہ ایک رات میں تین یا چار مرتبہ غسل چاہتا تھا- میں نے کبھی نہیں کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں- میں صرف ساتھ چلتی رہی- مجھے عوامی غسل خانے میں بار بار جانے سے بہت پریشانی ہوتی- میں اپنے صحن کے چھوٹے تالاب کو اپنی پاکی و غسل کے لئے استعمال کرتی- یہ سوال کہ لوگ کیا کہیں گے؟ مگر اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے' اس نے بتایا کہ ہر شے گلاب نہیں ہوتی کیونکہ اس کی وجہ سے متعہ / صیغہ ایک گھنٹے کی (مختصر مدت) محبت ہوتی ہے طوبےٰ نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: بہت سے مرد اپنی متعہ / صیغہ بیوی کے سامنے حجاب پسندی کرتے ہیں اور عورت ان پر کوئی غلبہ نہیں رکھتی- وہ کسی وقت بھی' جس وقت بھی چاہیں' عورت کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں-

عورت کے احساس ذات کی بابت' طوبےٰ کا ادراک اور معاہدہ عارضی نکاح کرنے کے لئے ان کے محرکات دوگر فتگی کے تھے- معاشرتی توقعات اور انفرادی قوت ارادی کے درمیان کشیدگی کی اہمیت واضح کرتا ہے- اس نے کہا: 'عورتیں احمق ہوتی ہیں- مجھے دھوکا دیا گیا لیکن اگر اس نے (اولین عارضی شوہر نے) مجھے متعہ / صیغہ نہیں کیا ہوتا تو میں اس کی محبوبہ بن جاتی- یہ زر نہیں ہوتا جو عورت کے لئے کشش رکھتا ہے- جو مرد متعہ / صیغہ کرتے ہیں- زیادہ رقم ادا نہیں کرتے- بہت سی عورتیں سمجھتی ہیں کہ ان کا رشتہ دیرپا ہوگا- میں سوچتی تھی کہ ہم کبھی جدا نہیں ہوں گے'-

(بیوی کی موجودگی کے باوجود)' آقا رجب کے دوسری عورتوں سے جنسی تعلقات سے طوبےٰ واقف تھی- وہ ان کی بابت محتاط نہیں تھا- بہر حال وہ اس کے تفریحی مشغلوں کی پرواہ نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ گھر پر فطری طور پر اچھا تھا تاہم ایک موقع پر' وہ دو نوجوان عورتوں کو گھر پر لایا اور طوبےٰ کو حکم دیا کہ ان کے لئے (رات کا) کھانا تیار کرے- طوبےٰ نے قطعی بھانپ لیا کہ اسے ذلیل کرنے اور اس کی عزت نفس مجروح کرنے پر مجبور کرنے کا یہ ایک متکبرانہ طریقہ ہے- جب نو آمد کاروں میں سے کوئی آقا رجب سے عشوہ گری (فلرٹنگ) شروع کرتی' یہ جانچنے کے لئے کہ وہ اسے موسم سرما کا کوٹ خرید دے گا- طوبےٰ بہت زیادہ برہم ہو جاتی اور زبان سے الفاظ

ادا کر کے ان کی بے عزتی کرتی اس کے بدلہ میں آقا رجب بہت زیادہ پاگل ہو جاتا تھا-
پس وہ انہیں گھر سے لے جاتا اور جب واپس آتا تو وہ اسے خوب مارتا تھا-

طوبےٰ متعہ / صیغہ عورتوں کے مقدر پر یہ کہہ کر اظہار افسوس کرتی 'یہ زیادہ تر ملازم 'اداری' عورتیں ہیں جو متعہ / صیغہ بن جاتی ہیں' بنیادی طور سے کم خوش قسمت عورتوں کو اپنی کفالت کے لئے کام (ادارے میں ملازمت) کرنا پڑتا ہے تاکہ خدانخواستہ کوئی گناہ نہ کر سکیں- یوں کہنا چاہئے کہ وہ قحبہ گری کی زندگی گزارنے پر مجبور نہ ہو جائیں- کیونکہ معاشی ضرورت ایسا کراتی ہے- ہو سکتا ہے کہ ان کے شوہر مر چکے ہوں' انہیں طلاق دیدی ہو یا انہیں چھوڑ دیا ہو- یہی وجہ ہے کہ وہ متعہ / صیغہ معاہدہ کرتی ہیں- بد قسمت عورتیں ملازمت کرتی ہیں یا صیغہ / متعہ کرتی ہیں- ظاہر میں 'طوبےٰ ملازمت کرنے سے پریشان تھی- وہ اسے لغوی طور پر 'گھسیٹنا کہا کرتی- اور اس کی خواہش تھی کہ کوئی آدمی اس کی کفالت کرے اور اسے بیگار سے نجات دلادے- اپنی قریب کی سوسائٹی کی معاشرتی- ثقافتی قدروں پر اظہار خیال کرتے ہوئے' طوبےٰ نے کہا: متعہ / صیغہ عورت ہونا برا سمجھا جاتا ہے- لوگ انہیں حقیقی شوہر اور بیوی کی طرح نہیں دیکھتے- اگر ایک مرد کی دس بیویاں بھی ہیں' پھر بھی اس سے مستقل نکاح کرنا بہتر ہے لیکن کسی کی متعہ / صیغہ زوجہ نہ بننا چاہئے- طوبےٰ نے کہا کہ وہ کسی ایک عورت کو نہیں جانتی جو ایک مستقل بیوی بننے کو ترجیح نہ دیتی ہو- میں متعہ / صیغہ بننے کے مقابلہ میں ایک اندھے شوہر کو ترجیح دیتی ہوں- پھر فوراً ہی' اس نے اضافہ کرتے ہوئے کہا: لیکن بہر حال ہمیں متعہ / صیغہ کرنا ہی پڑتا ہے-

طوبےٰ رات اپنے والدین کے گھر پر ہی گزارتی ہے اور دن اپنے اپارٹمنٹ میں گزارتی ہے- 'میں نے اپنی ماں کا مکان چھوڑ دیا' - طوبے نے کہا: کیونکہ میں وہاں ہونا پسند نہیں کرتی تھی وہ ہمسایوں کے سامنے مجھ پر لعن طعن کرتی اور میرے متعہ / صیغہ عارضی نکاحوں پر مجھے الزام دیتی- میرے بیٹے کو حرام کا جنا کہتی- میں (اپنی ماں کی) کی ان باتوں سے نفرت کرتی ہوں یہ باتیں مجھے بہت پریشان کرتی ہیں- اگر میری ماں وہ گھٹیا الفاظ میرے منہ پر کہے (تو بہتر ہے)' ذرا سوچئے دوسرے میرے

پیچھے مجھے کیا کہتے ہوں گے' اس کا اپنی ماں پر انحصار' اپنے بیٹے کی نگہداشت کرنے والی عورت کی حیثیت سے تھا تاہم اسے اپنے والدین کے گھر پر واپس آنے پر مجبور کر دیا گیا۔ 'یہ بات بالکل وہ نہیں ہے جو میرے دماغ میں تھی جب میں نے گھر چھوڑا تھا۔ یہ میری قسمت ہے۔ یہ کچھ اسی طرح ہونا تھا' اس نے رنج و غم کے ساتھ کہا۔ بہر حال طوبےٰ کا اپارٹمنٹ' اسے کچھ پناہ ضرور فراہم کرتا ہے۔ وہاں وہ اپنے دوستوں کی خاطر مدارات کرتی ہے' اگرچہ اس نے کہا تھا کہ وہ وہاں رات مشکل سے گزارتی ہے۔ وہ سماج (کمیونٹی) کی گپ شپ کا موضوع بننے سے خوف زدہ رہتی ہے حالانکہ میں (مصنفہ) نے دوسروں سے سنا تھا کہ اس کی نیک نامی پہلے ہی تقریباً داغ دار ہو چکی تھی۔

طوبےٰ فراغت کا وقت' زیادہ تر دوسری دو عورتوں کی رفاقت میں گزارتی ہے جو اس کی طرح عارضی طور (متعہ) سے شادی شدہ ہیں اور ملازمت بھی کرتی ہیں۔ ان کی بات چیت کا محور' اکثر ان کے اطراف کے وقوعات ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ناخوش گوار تقدیروں پر افسوس کرتی رہتی ہیں۔ 'ہم کہتے ہیں کہ ہم اس قدر بد نصیب کیوں ہیں؟ ہماری مستقل شادی کیوں نہیں ہوئی؟ ہمیں ملازمت کیوں کرنا پڑتی ہے؟ احکام بجالانے ہوتے ہیں۔ مستقل طور پر سلام ادا کرتے ہیں' کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف جھکنا پڑتا ہے؟ ہمیں ہمارے اپنے شوہر کیوں نہیں ملے جو ہماری کفالت کرتے اور ہمیں سہارا دیتے؟ (بہر حال) ہم ایک دوسرے کو سکون دینے کی کوشش کرتی ہیں!' جب پوچھا گیا کہ وہ اپنی مدارات خود کرنے کے لئے کیا کرتی ہیں؟ اس نے بتایا: ایک غیر شادی شدہ عورت کہیں نہیں جاتی لیکن اپنا وقت اپنے دوستوں کے ساتھ گزارتی ہے۔ عوامی غسل خانوں میں جاتی ہے یا اکثر مواقع پر بات چیت کرتی یا ایک دوسرے کے چہرے کا میک اپ کرتی ہے یا ایک دوسرے کے بالوں میں رنگ آمیزی کرتی ہے۔

طوبےٰ حمل کی مانع اور دافع ادویات سے واقف تھی جیسے مانع حمل خوردنی گولی' اور مہلک بیماریوں سے بچاؤ کی ادویات وغیرہ لیکن اس نے تبصرہ کیا کہ کاشان میں مانع حمل گولیاں کم دستیاب ہوتی ہیں اور مردوں کی مہلک بیماریوں کے بچاؤ کی ادویات کی

کوئی مقبولیت نہیں۔اس کی نگاہ میں 'مرد' جنسی اعضا کے طبعی ملاپ کا مطلب' محض منی سے لذت کشی اور اخراج لیتے ہیں اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس نے کہا: صحت بدن کے نقطۂ نگاہ سے' عورتیں دفاع سے محروم ہیں۔وہ جو کچھ کر سکتی ہیں' بس بیمار پڑ جاتی ہیں۔کاشان میں اب بھی بہت سی بری عورتیں (قحبہ گر) موجود ہیں'۔

اس کی رائے میں ایک عورت کو متعہ / صیغہ کا علم' ابتدائی طور پر دوستوں اور سہیلیوں یا جوڑا ملانے والوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن یہ کبھی کسی عورت (بیٹی) کے لئے والدین کے ذریعہ نہیں ہوتا۔ طوبےٰ خود متعہ / صیغہ کے بارے میں اس وقت تک نہیں جانتی تھی کہ جب اس کے اولین شوہر نے اسے یہ آئیڈیا دیا تھا۔وہ کاشان میں کسی جوڑا ملانے والے کو نہیں جانتی تھی۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہاں دو بہت مشہور جوڑا ملانے والی عورتیں موجود تھیں جن کا میں (مصنفہ) نے خود انٹرویو کیا۔جوڑوں کے درمیان تعارف' اکثر باہمی دوستوں یا ہمسایوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ طوبےٰ کے بیان کے مطابق' ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کی مدت کا انحصار اس امر پر ہے کہ جوڑا اپنی ازدواجی زندگی' اپنے احباب کے مکان میں گزارے' اگر یہ ایک رات گزارنے کا معاملہ ہے یا اگر وہ اپنے ملاپ کو دیرپا منانا چاہتے ہیں تو انہیں رہائش کے دوسرے انتظامات کرنے ہوں گے

ایران

اپنے تیسویں برس کے عشرے میں ایران (۲۹)' مشرقی تہران کے ایک چھوٹے سے کلینک میں منتظم تھی جب میں (مصنفہ) نے اس سے ملاقات کی۔اُس نے دلکش اور چست کپڑے پہن رکھے تھے اور میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی کہ اس کے سر پر' رومال (اسکارف) بھی نہیں تھا جو اسلامی حکومت کی طرف سے ہر خاتون ملازم کے لئے ضروری تھا۔ اس کی بیرونی شباہت کسی بھی متعہ / صیغہ عورت کی دقیانوسی حالت کے منافی تھی۔اس نے اپنے دفتر میں میرا گرم جوشی سے استقبال کیا اور کھل کر اپنی زندگی کی سرگزشت پر تبادلہء خیال کیا۔

ایران کے والدین کے چھ بچے ہیں' ان میں ایران تیسری متولد بیٹی ہے۔
اس کی ماں اس کے باپ کی دوسری بیوی ہے اور اس سے عمر میں بیس سال کم ہے۔
ایران کا باپ ایک لاغر سا بوڑھا آدمی ہے جو کبھی افیون کے نشے کا عادی تھا۔ اس کی ایک سابقہ شادی سے چار بچے ہیں۔ ایران نے مجھے بتایا کہ میری ماں اور باپ دونوں خالص حکم چلانے والے ذہن کے مالک ہیں لیکن یہ اس کی ماں ہے جو گھر بار کے سارے معاملات کی منتظم ہے اور سب کچھ اس کے کنٹرول میں ہے۔ ایران کے باپ کا اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار ہے اور وہ نسبتاً خوش حال ہے تاہم ایران کی رائے میں' اس کے قدامت پسند پس منظر کے باوجود' اس میں تھوڑا سا کمینہ پن بھی ہے اس نے فی الواقعہ اپنے بچوں کو کچھ آزادی دے رکھی ہے' وہ بالخصوص ایران کے ساتھ مہربان تھا اور اس نے بار بار زور دیا کہ وہ اپنے باپ کا پسندیدہ بچہ بھی ہے۔ ایران اور اس کے دوسرے سگے بہن بھائیوں نے ہائی اسکول میں پڑھا اور اپنے ڈپلومہ حاصل کیئے۔

ایران نے اپنی سرگزشت' اپنے پہلے شوہر سے اپنی محبت کی کہانی سے شروع کی اس نے کہا: میری پہلی شادی میری طفلانہ محبت کی وجہ سے ہوئی۔ میری عمر بائیس سال تھی اور وہ مجھ سے چند ماہ چھوٹا تھا۔ ہم ایک دوسرے کو گیارہ برس کی عمر سے جانتے تھے۔ وہ ایران کا ہمسایہ تھا اور دونوں خاندان ایک دوسرے سے میل جول رکھتے تھے جب انہوں نے شادی کرنے کے لئے اپنے ارادے کا اعلان کیا تو ہر ایک اس کے خلاف تھا لیکن جوڑے نے دباؤ کی مزاحمت کی' شادی کی ضد کی اور واقعتاً کامیاب رہے۔

ہماری منگنی کے لمحہ سے' میں تسلیم کرتی ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی مفاہمت (انڈر اسٹینڈنگ) نہیں تھی۔ ایران نے بتایا: لیکن ہم نے شادی کر لی۔ ایک خود مختار زندگی کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے ہم دونوں کو بہت محنت کرنا تھی۔ ہماری شادی کے فوراً بعد میں حاملہ ہو گئی' تو یہ اور ضروری ہو گیا۔ ایران کے نقطہ نگاہ سے' ان کا ازدواجی مسئلہ' ابتدائی طور پر اس لئے تھا کہ ان کے رہنے سہنے کا انتظام اس کی نندوں اور دیوروں کے ساتھ تھا اور کوئی مالیاتی مسائل نہیں تھے۔ اس نے کہا: چونکہ وہ خاندان کے دوست تھے' میں نے یہ خیال کیا کہ وہ مجھے ضرور جانتے ہوں گے افسوس!

میری ساس مجھ سے دلہن کا سلوک کرتی تھی- یوں کہنا چاہیئے کہ وہ مجھے اجنبی سمجھتی تھی کہ اس نے اپنے بیٹے کو بگاڑ دیا تھا اور چاہتی تھی کہ میں اس کے اخلاق کے اصولوں کی پیروی کروں جب کہ میں سمجھتی تھی کہ وہ میرے طرز زندگی کو بہتر طور پر سمجھتی ہو گی-

ایران کا فرزند مشکل سے تین ماہ کا تھا تب اس نے اپنے شوہر کے اعتراضات کے خلاف طلاق کے لئے درخواست دی- اس نے علیحدگی کے خیال کی جتنی زیادہ مزاحمت کی' اتنی ہی زیادہ ایران اپنی ضد پر اڑی رہی- آخر میں اس نے اپنے شوہر کو اپنا اجر دلہن دیدیا- اپنی سامان ملکیت میں سے نصف' جو وہ اپنی گھر سے لے کر آئی تھی اور اپنے فرزند کا قبضہ بھی طلاق کے تبادلہ میں اپنے شوہر کو دیا- چونکہ میں جانتی تھی کہ جب فرزند تین برس کا ہو جائے گا تو وہ اسے لینے کی کوشش کرے گا- میں نے اسے بتادیا کہ وہ اسی وقت سے اس کا قبضہ لے سکے گا' میں صرف اس کے دائرہء ازدواج سے نکلنا چاہتی تھی- ایک ناکام کوشش مصالحت کے ایک سال بعد' وہ اپنے شوہر سے مکمل طور سے الگ ہو گئی اور دوبارہ اپنے والدین کے گھر واپس آگئی- ایک بار پھر ایران نے اپنی ماں کے ساتھ رہنے میں مسئلے کے حل کا ادراک کیا جو تصفیہ کے دوران اس کے فرزند کی دیکھ بھال کرتی اور ان کی زندگی کے معاملات میں مداخلت کرتی تھی- ایران نے کہا کہ آنے والے سات برسوں میں اس نے کام کیا' سفر کئے' معاشرتی تعلقات رکھے اور اپنی زندگی مزے سے گزارتی رہی' یہاں تک کہ اس کی ملاقات امیر سے ہو گئی-

۱۹۸۰ء کی ایک سخت سرد صبح کے دوران' ایران نے اپنے عارضی شوہر امیر سے ملاقات کی کہ جب وہ اپنے کام پر جارہی تھی- اس نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل

پہلی تاریخ رکھتے تھے- ایک دوسرے سے کشش محسوس کرنے کے بعد' جلد ہی وہ اپنے رشتے کی صورت' پر ایک معاہدہ طے کرنے کے قابل ہو گئے-امیر ۳۴ برس کا ایک خوبصورت آدمی تھا- اس نے ایران کو بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کی دو چھوٹی بیٹیاں ہیں-ایران نے بھی اسے بتایا کہ اسے طلاق ہو چکی ہے اور وہ ایک کمسن بیٹے کی ماں بھی ہے جو اس کے سابق شوہر کے قبضے میں ہے-اس نے ایران کو اپنا خلوص ظاہر کرنے کے لئے' اسے مکمل طور پر بتادیا کہ اسے ایران سے دوستی قائم کرنے کی خواہش اس لئے نہیں ہے کہ اس کی بیوی بد مزاج تھی یا ایران کے الفاظ میں بد صورت تھی' یہ کہ اس نے یہ دیکھا کہ یہ اس کا نا قابل انتقال حق / 'حق مسلمہ' ہے کہ وہ اپنے لئے ایک 'اچھی دوستانی' رکھے-اسی سانس میں اس نے مزید کہا' تاہم یہ کہ وہ ایک اچھے خاندان کا آدمی ہے' وہ ایران کے لئے بھی وہی قربانیاں دے گا جو اس نے اپنے خاندان کے لئے دی تھیں'-

ایک ہفتے کے بعد وہ دونوں ہوائی جہاز کے ذریعہ مشہد گئے تاکہ وہ ایک دوسرے کے لئے اپنی محبت کے قول و قرار کو مستحکم کر سکیں-امام رضا کی بارگاہ میں' انہوں نے ایک دوسرے کے لئے یہ قسم کھائی کہ وہ ایک دسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے اور اپنے رشتے میں وفادار رہیں گے-بہر حال امیر نے ایران کو یہ تنبیہ کی کہ وہ اپنے رشتے کی بابت اس کی بیوی کو کسی طرح بھی علم نہیں ہونے دیں گے یا بصورت دیگر اسے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے گا-ایران نے کہا: اور میں نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ ایک فرد' اس کی بیوی کو ہونا چاہئے-

ان کی دوستی نے جڑیں پکڑنا شروع کر دیں-ایران نے یاد کیا کہ امیر کس طرح اس سے دن میں دو مرتبہ ملنے آتا اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتا تھا-دو مواقع پر انہوں نے ایک ساتھ یورپ کا سفر کیا' وہ بالکل بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کی طرح تھے جیسا کہ ایران نے بیان کیا-یہ ان کے دوسرے سفر کے بعد کی بات تھی کہ امیر نے اسے چھ ماہ کا متعہ / صیغہ کرنے کی پیش کی ایران نے کہا: پہلے پہل میں نے اسے بہت احمقانہ خیال تصور کیا' پھر میں نے سوچا کہ یہ بھی رہنے سہنے کا ایک

طریقہ ہے- یں متعہ / صیغہ کی تفصیل کے متعلق نہیں جانتی تھی لیکن میں نے خیال کیا کہ جان بچانے کا یہی راستہ تھا- ظاہر تھا کہ وہ دونوں اسلامی حکومت کی طرف سے کثرت سے زانیوں کو پھانسی دینے پر' پریشان تھے- ایران کہا: میں نے متعہ / صیغہ کرنے کا فیصلہ کرلیا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ ہم کسی مصیبت میں پھنس جائیں- حالانکہ اس نے اسلامی حکومت کے خوف کی تلافی کا اظہار کیا جیسا کہ یہ ان کے متعہ / صیغہ کرنے کا سب سے زیادہ متحرک عنصر تھا مگر ٹھیک اس وقت اُس کی یہ خواہش کہ ان کے تعلقات مضبوط تر رہیں اُیک پر خلوص اظہار اور امید تھی-

ایران لور امیر ایک نوٹری پبلک آفس گئے جہاں اتفاق سے ہیڈ ملا ایران کا نیا بھوئی تھا جس نے پچھلے دنوں اُس کی دوسری بہن سے شادی کی تھی (جو اس کی تیسری بیوی اور اس کا دوسرا شوہر تھا)- ایران نے یہ بات دھرائی: مجھے حیرت ہوئی کہ جب میرے اجر دلہن کے لئے دریافت کیا گیا! میں نے سوچا کہ پہلے جب میری مستقل شادی ہوئی تھی تو مجھے اپنے اجر دلہن کے بدلہ میں اپنی آزادی حاصل کرنا پڑی تھی- اس قسم کی شادی میں اجر دلہن کا کیا فائدہ؟ چونکہ ایک متعہ / صیغہ معاہدے کے لئے اجر دلہن کی تفصیل بنیادی حیثیت رکھتی ہے ایران نے صرف ایک سونے کے سکے کے لئے کہا مگر دوستی کی علامت کے طور پر طلب کیا لیکن امیر نے اسے ایک سو تمن یومیہ اداکرنے سے اتفاق کیا- اس نے بے حد فیاض ہونے کا ثبوت دیا اس نے بہت سے تحفے لور جواہرات' نہایت فیاضی سے دیئے- انہوں نے گھریلو اخراجات کے لئے جو کچھ طے کیا تھا' اس نے اسے اس سے کہیں زیادہ دیا- اس نے سارے اخراجات کرنا منظور کیا- لیکن حالات میرے کنٹرول میں تھے'- ایران نے تبصرہ کیا-

امیر نے اپنے جیولری اسٹور کے نزدیک' ایران کے لئے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لیا اور اس سے روزانہ ملاقات کا اہتمام کرتا تھا- جب صبح وہ کام پر جاتا تو راستہ میں وہ اسے اُس کے والدین کے گھر سے ساتھ لیتا' اسے اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچاتا اور خود کام پر چلا جاتا- ملازمت نہ ہونے کی صورت میں ایران اپنے مکان میں خود کو معروف رکھتی' دوپہر کا کھانا پکاتی لور اس کی واپسی کا انتظار کرتی- لنچ کے وقت امیر

واپس ایران کے پاس آجاتا- وہاں کھانا کھاتا اور مختصر سے قیلولہ کے بعد' اپنے کام پر واپس چلا جاتا- اسٹور بند کرنے کے وقت' وہ ایک بار پھر ایران کے پاس اپارٹمنٹ آجاتا' اسے ساتھ لیتا اور اسے اس کے والدین کے گھر لے جاتا اور پھر اپنی بیوی بچوں کے پاس جاتا تھا-

ایران نے کہا کہ جیسے ہی ہم نے (عارضی) شادی کی تو ایسا لگتا تھا کہ ہماری دوستی ختم ہو گئی اور ہر قسم کے ازدواجی مسائل پیش آنے لگے- ہماری ساری بات چیت کے دوران' ایران اس بات پر زور دیتی رہی کہ وہ ایک دوسرے کے محبوب ہونے کے ساتھ دوست بھی تھے- اس کو اس بات پر فخر تھا کہ وہ ایک مرد کی دوستانی ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی- یوں کہنا چاہئے کہ وہ محض ایک زوجہ نہیں تھی- ان دونوں نے اپنے نئے مقام کی طرف دوگر فتگی محسوس کی- امیر نے کہا: میں بہت آزاد خیال ہوں' زندگی اور معاملات کی بابت میری مخصوص آراء ہیں اور یہ کہ نہ تو کوئی انہیں مجھ سے جدا کر سکتا ہے اور نہ ہی انہیں نظر انداز کر سکتا ہے- وہ بار بار کہتا کہ میں تمہارا شوہر ہوں- وہ مجھے کنٹرول میں رکھنے کے لئے میری نگرانی کرتا اور چاہتا تھا کہ میں اس کی تابعداری کروں- وہ مجھے کہا کرتا کہ میں اس دوست یا اس رشتہ دار کے مکان پر نہ جاؤں لیکن میں نے وہی کیا جو میں چاہتی تھی-

زندگی ایران اور اس کے شوہر امیر کے لئے خوش گوار تھی مگر اس وقت تک کہ' جب امیر کی مستقل بیوی کو اس عارضی شادی (متعہ / صیغہ) کے متعلق علم ہو گیا- فی الواقعہ' ایران کی بچپن کی بہترین سہیلی نے امیر کی بیوی کو خفیہ طور پر بتا دیا تھا (اس انحراف سے اب تک اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی)- پہلی بیوی نے امیر اور ایران کا غیر متوقع طور پر مقابلہ کیا- ایک پارٹی میں جانے کے لئے دونوں اپنے اپارٹمنٹ سے نکلے تھے' وہ وہاں اچانک ظاہر ہوئی اور یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ امیر وہاں کیا کر رہا تھا اور ایران کون تھی؟ اپنی خاموشی کو بحال رکھنے کی جدوجہد کرتے ہوئے' امیر نے اپنی مستقل بیوی کو ناکام انداز میں دھوکا دینے کے لئے اسے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ایران اس کے دوستوں کی بہنوں میں سے ہے جسے اس نے موٹر کار میں محض لفٹ دی

ہے-اس لمحے ایسا لگتا تھا کہ اس کی زوجہ نے اپنے شوہر کے الفاظ پر یقین کر لیا اور ان کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی اور وہ تینوں چلتی کار میں بیٹھے رہے-امیر نے ایران کو اس کے والد کے گھر پر اتار دیا لیکن اس کی بیوی بہت چاق و چوبند تھی اور اسے اپنا کھیل کھیلنا تھا-

اس نے اپنے گھر ایک ڈنر پارٹی کا اہتمام کیا اور ایران کو مدعو کیا- قیاس کے طور پر' ایران کا بھائی' امیر کا دوست تھا اور اس کی بیوی یہ دیکھنے کے لئے کہ ایران اور اس کا شوہر ان دونوں کا شوہر' قریب قریب بیٹھے تھے-امیر کی بیوی بیوقوف نہیں تھی اور ایک مناسب لمحہ پر اس نے ایران کے کان میں کہا: اگر میرا شوہر مجھے دو بچوں کے ساتھ دھوکا دے سکتا ہے تو وہ یہی رویہ تمہارے ساتھ بھی کر سکتا ہے-رازداری کی قسم کھانے کی وجہ سے ایران نے نہایت ثابت قدمی سے' امیر کے ساتھ اپنے کسی قسم کے تعلق سے انکار کر دیا-

ایران اس دوران حاملہ ہو گئی-اسے یقین ہے کہ یہی وہ مقام ہے کہ جہاں حالات بگڑنا شروع ہوئے-امیر نے اس سے کہا کہ وہ اسقاط کرا لے لیکن وہ بچے کو رکھنا چاہتی تھی-اس نے حافظے پر زور دیتے ہوئے کہا: یہ میری زندگی کا سب سے بڑا اور سب سے مشکل فیصلہ تھا-اپنے دوستوں کے مشورے کے برعکس' ایران نے اس کو یہ یقین کرنے کا موقع دیا کہ وہ اسقاط کرا لے گی-امیر نے ایران کو بتایا کہ اسے اپنے گھر پر کوئی سکون نہیں ہے کیونکہ ان دنوں اس کی زوجہ نے ایک تیسری بیٹی کو جنم دیا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایران اس سے گھر کا سکون چھین لے-اس کے علاوہ اس نے استدلال کیا کہ وہ بیک وقت دو گھروں کی کفالت نہیں کر سکتا-بالآخر ایران نے اس کی حمایت کی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس سے مستقل نکاح کر لے اس نے اسقاط کرا لیا مگر امیر نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا-

جس دن ایران کا اسقاط حمل ہونے والا تھا' ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا جو فی الواقعہ ان کی دوستی اور ان کے عارضی نکاح کے قطعی خاتمے کا سبب بنا-یہ واقعہ خواہ اتفاقیہ ہو یا خوبصورتی سے انجام دیا گیا' امیر کی بیوی نے اسی دن ایران سے ملاقات کا اہتمام کیا اور اسے ہسپتال سے گھر لایا گیا-بے شک' اس نے یہ پتہ لگا لیا کہ اس کا

شوہر بھی وہاں موجود تھا غصہ سے اس نے یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ امیر کو اس دن اس وقت ایران کے گھر پر کیا کام تھا؟ اس سے پہلے کہ امیر کو جواب دینے کا موقع ملتا- ایران کی ماں نے مداخلت کی اور ہوشیاری سے جواب دیا کہ اسے وہاں ہونے کے سارے حقوق حاصل تھے کیونکہ وہ کوئی اور نہ تھا بلکہ ایران کا شوہر تھا! امیر کی پہلی بیوی کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی' اس نے انہیں اپنی شادی کا ثبوت ظاہر کرنے کا چیلنج کیا- ایران کی ماں نے خوشی تعمیل کی اور اس کو ان کا متعہ / صیغہ معاہدے کی دستاویز دکھادی- اس دستاویز کو دیکھ کر وہ کمزوری محسوس کرنے لگی اور اسے اپنے شوہر کو لے جانا پڑا- تنہا اور غم سے نڈھال' ایران اپنی ماں کی نگرانی میں رہ گئی اور صرف اس وقت' تنہا رہ گئی کہ جب اسے امیر کی ضرورت پہلے سے زیادہ تھی-

امیر اور ایران کی زندگی کے معمولات میں مداخلت ہو چکی تھی- ان کا معاہدہ ختم ہو گیا اور انہیں اپنی ملاقاتوں کی کثرت کو کم کرنا پڑا- یہ بات کچھ اس طرح تھی کہ پہلی بیوی اب ان کے رشتے کی نوعیت سے پوری طرح آگاہ ہو چکی تھی اور ان کے لئے زندگی کو دشوار بنا رہی تھی- وہ کچھ اس طرح کرتی تھی کہ اس کا مقصد ان کی ملاقاتوں کو کم کرنا تھا- امیر کو ایک ہی فرد کو منتخب کرنے پر مجبور کر دیا گیا- یہ معاملہ اپنے صحیح نکتے کی طرف بڑھ رہا تھا- ایران نے کہا: اس کی بیوی اس کے ساتھ دکان پر جاتی اور جب تک وہ کام کرتا وہیں اس کا انتظار کرتی اور شام کو واپس گھر ساتھ لاتی تاکہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے نہ آسکے' اس کے علاوہ اکثر ایسا ہوتا کہ جب وہ کوشش کرتا کہ اپنے اپارٹمنٹ جائے اور ایران سے ملاقات کرے' وہ سارا الزام اس پر رکھ دیتا' یہ کہتے ہوئے کہ یہ اس کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ اسکی بیوی کو ان کے رشتے کا علم ہو گیا ورنہ وہ اسے کبھی بھی اس بات کا علم نہیں ہونے دیتا- ایران نے بتایا کہ مجھے اپنے قصور کا احساس ہوا مگر آخر کب تک بلی اور چوہے کا کھیل کھیلا جاتا؟ میں نہ تو اس کی ناراضگی کو اور نہ ہی خود کو قصوروار سمجھنے کے احساس کو برداشت کر سکتی تھی!

فی الواقعہ ایران نے اپارٹمنٹ چھوڑ دیا اور ایک بار پھر اپنے والدین کے مکان پر چلی گئی- اسے وہم سے نجات مل گئی اور اس نے متفکرانہ انداز میں کہا: میں نے سوچا

کہ اس کی بیوی کا حق (ایک وقت میں ایک ہی شادی کا رشتہ) اس سے چھین لیا گیا- کسی صورت میں بھی یہ میرا قصور نہیں تھا- وہ ملزم تھا اس نے اپنے تین بچوں اور ہم دو عورتوں کی زندگی برباد کر دی- اس کے حافظے میں ساری داستان اب تک تازہ تھی-

مایوسی کے چند ماہ بعد 'ایران نے اپنے ایک دوست کی مدد سے' اپنی سابقہ ملازمت کو شروع کر دیا- اس نے رنج و غم کے ساتھ کہا: اب دو ماہ گزر چکے ہیں- میں نے اسے بالکل نہیں دیکھا- اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں- اگر وہ مجھ سے ملتا بھی ہے تو اس کی بیوی کو پتہ لگ جائے گا- حقیقت میں ہماری ملاقات سے ایک ہفتے قبل وہ ایران سے ملی تھی اور اس پر الزام لگایا کہ وہ اسے فون پر ڈراتی دھمکاتی رہتی ہے- ایران نے اسے دوبارہ یقین دلایا کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی اور یہ کہ اب وہ وقت ہے کہ روبرو بات ہو رہی ہے- ایران اس کے گھر گئی اور سابقہ سوکنیں خوش اخلاقی سے ملیں- اگرچہ یہ ایک تکلیف دہ امر تھا' وہاں ایران نے اپنی سابقہ سوکن کو اپنے متعہ / صیغہ معاہدے کی تفصیل بیان کی اور اس نے بعض الجھنیں دور کرنے کی کوشش کی جو ظاہر ہے کہ امیر نے ایران سے اپنے رشتے کی بابت پیدا کر رکھی تھیں' ان کو خود نہ چھپانے کی بات چیت کے خاتمے پر' پہلی بیوی نے ایران کو بتایا کہ اس کی زندگی برباد ہو گئی اور ایران کے الفاظ میں شادی کے گیارہ برس کے بعد اور اس کے مکان میں تین بیٹیوں کی پرورش کرنے کے ساتھ 'امیر نے مجھے اس قدر غیر منصفانہ دکھ پہنچایا ہے- اس کی بیوی سے ہمدردی کرتے ہوئے ایران نے فکر مندی سے کہا: یہ سچ ہو سکتا ہے کہ میں نے ایک شادی شدہ آدمی کو منتخب کر کے غلطی کی ہے لیکن اس کے بدلہ میں' میں نے ان کی مدد کرنے کی کوشش بھی کی ہے- میں بچے کو رکھ سکتی تھی جو میرے اندر پرورش پا رہا تھا' اس نے میرے ساتھ بھی ظلم کیا ہے-

اس کا مکان چھوڑنے سے پہلے اور ظاہر ہے کہ خود کو اس کی پہلی بیوی سے الگ رکھنے کے لئے' بہر حال ایران نے اسے مشورہ دیا: اب چونکہ تم سچائی جان چکی ہو اور امیر کو بہتر طور پر سمجھتی ہو اور اسے دوبارہ پا چکی ہو' اب اطمینان رکھو اور اپنی زندگی بسر کرتی رہو- تب اس نے مجھے (مصنفہ کو) مخاطب کرتے ہوئے کہا: وہ عورت (امیر

کی بیوی) زندگی کی اس طرز کو نہیں سمجھتی ہے جو ایک ایرانی عورت گزارتی ہے۔ بے وفائی ایرانی مردوں کے خون میں ہے' اس کو یہ ضرور سمجھ لینا چاہئے۔ چونکہ وہ خوبصورت تھی اور اپنے شوہر کے لئے ایک عمدہ اور آرام دہ زندگی فراہم کی تھی (اور یہ سمجھا کہ) وہ اسے کبھی دھوکہ نہیں دے گا۔ یہ کوئی بات نہیں کہ ایک مرد کو تم کتنا ہی پیار دو مگر پھر بھی دوسری عورتوں کے پیچھے دوڑے گا۔ اسی سانس کے ساتھ ایران نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: وہ یہ کہتی رہی کہ وہ امیر کو مجھ سے محبت کرنے کی پاداش میں کبھی معاف نہیں کر سکتی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ جھوٹ بولتی ہے۔

ایران نے متفکرانہ انداز میں کہا: مجھے طلاق ہوئے سات برس ہونے کو آئے میں آرام دہ اور منظم زندگی بسر کرتی تھی میں خود صاحب عزت تھی۔ میں دوبارہ شادی کرنے کے لئے نہیں سوچتی تھی۔ جب امیر میری زندگی میں آیا' اس نے ہر شے کو بدل ڈالا۔ اس نے مجھے بہت زیادہ امید اور حوصلہ دیا۔ مجھے ایک اچھی زندگی دینے کے لئے میں اس کو ذمہ دار سمجھتی تھی۔ سات برس کے بعد' اس نے مجھے ایک بار پھر ازدواجی زندگی کی بابت حیران کر دیا۔ بد قسمتی سے یہ عارضی نکاح چھ ماہ سے زیادہ نہیں چلا۔ اس نے مجھے فکر کی ایک دنیا کے ساتھ چھوڑ دیا اور وہ تمام فون کالیں اس کی بیوی نی کی تھیں۔ اس نے ہم دونوں کے ساتھ زیادتی کی۔ ایران نے استدلال کیا: بحیثیت مجموعی تجدید زندگی (دوبارہ شادی) ایرانی عورتوں کے لئے کوئی وجود نہیں رکھتی۔ یہ بات ۹۰ فیصد ایرانی عورتوں (مطلقہ یا بیوہ) کے لئے سچ ہے۔ میں نے دوبارہ شادی کرنے کے لئے نہیں سوچا۔ میں نہیں جانتی کہ یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟ ٹھیک ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ میں نے کیا۔ آپ دیکھتی ہیں۔' وہ کہتی رہی: ایرانی معاشرے میں ایک مطلقہ عورت کی گزر بسر کتنی دشوار ہے۔ میں سمجھتی تھی کہ وہ میری تمام مشکلات کو ختم کر دے گا۔ مجھے اس سے نفرت تھی کہ لوگ مجھے 'بیوہ' یعنی طلاق یافتہ عورت کہیں (۳۰)

ایران کی بابت امیر کا تصور' اگرچہ بنیادی طور پر مثبت تھا مگر غیر یقینی تھا اس کو 'مرد سالار' (مبالغہ آمیز اور جارحانہ جنس کا حامل) نہیں سمجھا لیکن یہ کہا: میں نہیں

جاری لہ اس نے اپنی بیوی کو اور مجھے کس طرح الجھایا وہ اسے مددگار اور ساتھ رہنے کے لئے خوش گوار سمجھتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے اس کی متعہ / صیغہ بیوی بننے پر رضامندی کا اظہار کیا: ’چونکہ میں اس سے محبت کرتی تھی‘۔ جب اس سے یہ پوچھا: امیر کو متعہ / صیغہ کرنے کے لئے کس شے نے متحرک کیا؟ تو ایران نے جواب دیا کہ وہ اسے اچھا دوست اور ساتھی سمجھتی تھی اور یہ کہ وہ اس کے دبلے پتلے بدن کی قدر کرتا تھا۔ فکر اور مزاح کے ملے جلے انداز میں‘ اس نے مزید کہا: متعہ / صیغہ عورتیں عظیم تر جنسی کشش کی حامل ہوتی ہیں۔

میں (مصنفہ) نے اس سے پوچھا: کیا وہ دوبارہ متعہ / صیغہ کرے گی؟ ایران نے نفی میں جواب دیتے ہوئے مزید کہا: یہ ایک بے معنی چیز ہے کیونکہ کوئی بھی قول و قرار کو پورا نہیں کرتا ہے۔ یہ صرف عورت کو حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ عورت کبھی کوئی چیز نہیں کر سکتی لیکن مرد وہ سب کچھ کر لیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔ اپنے متعہ / صیغہ معاہدے پر مزید غور و فکر کے ساتھ‘ ایران نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ’یہ بہت آسان طریقہ ہے‘ اس نے کہا‘ کیونکہ ہر ایک نے ہماری (رشتے کے) متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں‘ ہم اپنے اس رشتے کو جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس نے مزید کہا: پہلے میں نے کبھی متعہ / صیغہ کی بابت غور نہیں کیا تھا۔ میں اس کی بابت جانتی تھی لیکن صرف اتنا کہ بعض عورتیں اسے مذہبی شہروں میں کرتی ہیں۔ میں اس (متعہ / عارضی نکاح) کے سو فیصد خلاف تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ انقلاب کے بعد سے متعہ / صیغہ عام ہوتا جا رہا ہے۔

جب اس سے متعہ / صیغہ کے بارے میں خاندان کے رد عمل کے متعلق دریافت کیا گیا تو ایران نے بتایا: میرے والد مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ جب انہوں نے سنا کہ مکان چھوڑ کر جانے والی ہوں اور امیر کے ساتھ رہوں گی تو انہیں بہت پریشانی ہوئی‘ وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کرنا چاہئے؟ مجھے وہاں اپنا وقت گزارنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے میری پہلی شادی کے موقع پر بھی یہی کہا تھا۔ میرے والد‘ میری شادی امیر سے نہیں چاہتے تھے۔ اپنی ماں کے رویے کے متعلق

ایران نے بتایا۔اس نے سوچا کہ میں بہر صورت اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس لئے اس سے شادی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی'لیکن میں خوف زدہ تھی کہ اس کی پہلی بیوی کو پتہ چل جائے گا اور وہ انقلابی کمیٹیوں سے شکایت کر سکتی تھی۔میرے خاندان کا ہر فرد امیر سے محبت کرتا تھا اور ہم دونوں کو میاں بیوی کی حیثیت سے دیکھتا تھا۔میرے توسیع شدہ خاندان اور رشتہ دار سب ہی کا تاثر یہ تھا کہ ہم نے مستقل شادی کرر کھی ہے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس کے ایک بیوی اور بچے بھی ہیں' وہ ہمارے متعہ / صیغہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے یا یہ کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

ایران خود کو ایک ایماندار اور نرم دل عورت سمجھتی تھی کیونکہ اس وجہ سے اس نے اکثر فائدہ اٹھایا جیسا کہ زیر گفتگو نکتے کی بابت اس نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس کی بہترین سہیلی نے امیر کی بیوی کو ان کے معاملے (متعہ / صیغہ) کے متعلق مطلع کیا اور نتیجہ میں ان کے رشتے کو برباد کر دیا۔

سر دست ایران ایک متوسط عمر کے شادی شدہ آدمی کو تاریخ دیتی رہتی ہے اس کے ساتھ' امیر سے متعہ / صیغہ ہونے سے پہلے' ایران کی (رومانی) مفاہمت تھی۔وہ اس کے پہلے شوہر کا چچا تھا اور اس (ایران) سے بہت بڑا تھا۔ایران اس بات سے آگاہ تھی کہ وہ اس سے شادی نہیں کر سکے گا مگر اسے اس امر کا یقین نہیں تھا کہ وہ خود اس شخص سے کسی طرح بھی ایک سنجیدہ رشتہ چاہتی تھی۔۔۔کم از کم اس وقت ایسا نہیں تھا۔

بحث و مباحثہ

جو مختلف سرگزشتیں یہاں پیش کی گئی ہیں' ان سے متعہ / عارضی نکاح کا رابطہ کرنے کے سلسلہ میں عورتوں کے محرکات کی پیچیدگی کا مفہوم سمجھ میں آنے لگتا ہے' قاری خود کو ایک ایسے مقام پر پاتا ہے جو معیاری سرکاری شیعہ نقطہ نگاہ کے قطعی خلاف ہے جو کہ عورتوں کے محرک کو ہم آہنگ اور صریح طور پر مالی مسئلہ قرار دیتا ہے۔ان عورتوں کی سرگزشتوں میں جو بات مشترک ہے' وہ قدرے متحرک اور

دوہرے تذبذب اور الجھاؤ سے آپس میں گندھی ہوئی ہے- تاہم دوگرفتگی کے ساتھ' ایک تو خود مختار ہونے کے لئے عورتوں کی نفسانی خواہش اور مثالی نسوانی مفعولیت (Passivity) کی معاشرتی' ثقافتی توقعات کے درمیان کشمکش ہے اور دوسرے عورتوں کی اپنی موضوعی مفاہمت کے درمیان' جس کی بابت مثالی طور پر ان سے توقع کی جاتی ہے' اس اہم مرکز تذبذب کی گرفت میں رہ کر عورتیں نفسانی خواہش کے عملی موضوعات اور مفعولی مقاصد کے درمیان لڑکھڑاتی رہتی ہیں- ان پر ہونے والی جارحیت کے ڈھانچے پر اعتراضات اور اس جارحیت کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے درمیان قواعد و ضوابط کے مذاکرات اور پسند (choices) بنانے کے درمیان اور خود کو پسند کیئے جانے کا موقع دیتی ہیں- اپنی جنسیت کے ذریعہ' نظریاتی طور پر' اپنی تعریف (بیان) کیئے جانے پر عورتیں بھی اپنی جنسیت کے تعلق سے اپنی تعریف (بیان) کرنے کے لئے آتی ہیں اگرچہ وہ دوگرفتگی کے بغیر نہیں ہوتیں- وہ خود کو قدر و قیمت کی حامل محسوس کرتی ہیں اور خود کو اس وقت قابل تعریف و توصیف سمجھتی ہیں کہ جب (اگر) ان کی شادی ہو جاتی ہے- یوں کہنا چاہئے کہ ایک مرد اس کی خواہش (تمنا) کرے' اس کے لئے رقم ادا کرے- دیکھ بھال کرے اور نتیجہ کے طور پر (اس کے حالات زندگی میں) اس کا انتظام و انصرام کرے-

میں آئندہ صفحات میں تین باہمی طور پر وابستہ' مرکزی تصورات کے فریم ورک + س کے درمیان عورتوں کی سرگزشتوں پر بحث و مذاکرہ کروں گی جو عورتوں کے احساس شناخت پر غلبہ رکھے ہوئے دکھائی دیتی ہیں اور جو کم یا زیادہ شناخت کے ساتھ' ان کی زندگیوں میں رنگ آمیزی کرتی ہیں (یوں کہیے کہ) حدِ شعوریت' دوگرفتگی اور ہدف تنقید' میں ان مرکزی تصورات و موضوعات پر گفتگو کروں گی-

حدِ شعوریت

وکٹر ٹرنر کے مطابق' حد شعوریت کے اوصاف یا حد شعوریت کے کردار

(دہلیز پر آنے والے لوگ) لازمی طور پر مبہم اور مشتبہ ہوتے ہیں..... حد شعوریت کی وجودی انواع نہ تو یہاں ہوتی ہیں اور نہ وہاں ہوتی ہیں۔ وہ قانون' دستور اور تقریب کے مفروضات اور قطاروں کی مقامیتوں کے درمیان ہوتی ہیں Victor Turner 1969,95. میرا (مصنفہ کا) ڈیٹا یہ تجویز کرتا ہے کہ معاشرتی + 'معاشی طبقہ زیریں کی نوجوان طلاق یافتہ یا بیوہ عورتوں کے درمیان متعہ / صیغہ شادیوں (عارضی نکاحوں) کی عظیم تر کثرت پائی جاتی ہے حالانکہ عارضی نکاحوں کے معاہدے کرنے میں کنواری عورتوں کے خلاف کسی قسم کے ممنوعہ قواعد موجود نہیں۔ طرح طرح کے ثقافتی اور شخصی اسباب کی بنیاد پر' وہ بالعموم شادی (عارضی نکاح / متعہ) کی اس صورت میں شامل نہیں ہوتیں۔ میرے تمام اطلاع دہندگان اور دوسرے بہت سے افراد جن کے معاملات CASES میں نے جمع کئے ہیں ایسے ہی پس منظروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ عورتیں عام طور سے معمولی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں اور کسی خاص پیشے کی تربیت بھی حاصل نہیں کی ہوتی ہے البتہ وہ قالین بافی کے سوا کچھ نہیں جانتی ہیں۔ ایران کے علاوہ جو ایک نجی ہسپتال میں ایک منتظم تھی اور فائدے کے انداز میں ملازمہ تھی جبکہ میری تمام اطلاع دہندگان اپنی روزی اور کفالت کیلئے سخت محنت کرتی تھیں۔ ایرانی معاشرے میں طلاق' ایک عورت کو ہدف تنقید اور قابل رحم بنا دیتی ہے وہ اپنے خاندان پر اخلاقی اور معاشی بوجھ تصور کی جاتی ہے اور دوسرے نکاحوں (عارضی) کے استحکام کے لئے ایک دھمکی سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ جنسی تجربات سے آگاہ ہوتی ہے۔ اہمیت کا مفروضہ یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ عورت شہوانی آگہی حاصل کرلیتی ہے تو وہ زیادہ دنوں تک خود پر مزاحمت نہیں کر سکتی ہے اور نہ ہی مردوں کی موجودگی میں اس پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ ایسا اس لئے ہے کہ وہ مردوں کی حرص اور ترغیب کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتی ہے کیونکہ شکست خوردگی عورت کی کی فطرت میں شامل ہے اور اس کی جنسی سرگرمیوں کے خلاف ایسی کوئی قدرتی رکاوٹ (پردہ بکارت) نہیں ہوتی جو مزاحمت کا کام انجام دے۔

میری تجویز یہ ہے کہ یہ بات عورت کی فطرت میں نہیں کہ قیاس کے

طور پر عورتوں میں جنسی کنٹرول کی کمی اس کی فطرت میں ہوتی ہے' اس کے باوجود کہ اس اصطلاح کے کل مقاصد استعمال علماء نے بیان کردیئے ہیں- شیعی مقامی زبان میں 'فطرت' ایک نہایت فحش تصور اور مذموم اصطلاح رہی ہے- علماء کے عقلی استدلال کی جڑ' قدرے معاہدے کی منطق میں تلاش کی جاتی ہے اور ایک اسلامی نکاح (شادی) میں مبادلے کی نوعیت ہوتی ہے- ایک تجارتی جنسی شے کی حیثیت سے عورت کی قدروقیمت' صرف اس وقت بڑھتی ہے کہ جب اسے اس کا معاوضہ ادا کیا جائے اور اسے پردے کے 'محفوظ ڈپازٹ میں رکھا جائے'- کسی الماری میں رکھی ہوئی شے خود ہی ایک اچھی قیمت کی حامل ہوجاتی ہے مگر اس کی صحیح قیمت عملاً صرف اس وقت سامنے آتی ہے کہ جب اس کا مبادلہ کیا جاتا ہے یا اسے خریدا جاتا ہے بہرحال یہ اشیاء کی فطرت (خصوصیت) ہوتی ہے کہ ان کی ضرورت ہوتی ہے' ان کا مبادلہ کیا جاتا ہے' انہیں خریدا جاتا ہے اور انہیں برقرار رکھا جاتا ہے (اور ضایع نہیں کیا جاتا)- شے مبادلہ کی حیثیت سے دیکھنے کے لحاظ سے اور اس طرح عورت 'تجارتی شے' بن جاتی ہے- اس لئے اس وقت قدرتی طور پر عورت چاہتی ہے کہ کوئی مرد اسے لے جائے البتہ مرد کو اس کے حصول کے لئے (کچھ) ادائیگی کرنا ہوگی-

جہاں تک کہ ایک عورت شادی شدہ ہوتی ہے' یوں کہیئے کہ یہ تجارتی شے اپنی عملی حیثیت میں آجاتی ہے اور اس کی شہوت (جنس) پر کنٹرول اور نگرانی' قانونی طور پر اس کے شوہر کے ذمے ہوتی ہے- ایران میں ایک شادی شدہ عورت' غیر شادی شدہ عورت کے مقابلہ میں عظیم تر مقام اور معاشرتی شان کی حامل ہوتی ہے اگرچہ اس نے چند بچوں کو ولادت بھی دی ہے تو اس کا مقام و مرتبہ اور زیادہ مستحکم ہوجاتا ہے- حالانکہ' جیساکہ ہم عورتوں کی سرگزشتوں سے جانتے ہیں کہ مستقل نکاح (اور عارضی نکاح) میں عظیم تر تحفظ یا استحکام کی کوئی ضمانت نہیں ہوتی- بہرحال طلاق کی پیچیدگیوں کو تمام طبقات یا نسل و عمر کے گروپوں نے یکساں طور پر نہیں سمجھا ہے ایک نوجوان طلاق یافتہ عورت کا اپنے بنیادی خاندان سے تعلق اکثر کشیدہ اور غیر واضح رہتا ہے اس خاندان سے بھی اس کی رفاقت و شرافت مبہم ہی رہتی ہے جس کے

لئے وہ تولید نسل (کے عمل) سے وابستہ ہوتی ہے چونکہ بچوں کے قبضے پر تصادم بڑی شدت سے ہوتا ہے اور اس کی مدت انتظار میں مالی مدد فراہم کرنے اور اس کے اجر دلہن (مہر) کی ادائیگی کی یاد دہانی کے مواقع پر اکثر تصادم ہوتا ہے۔

ان سب عورتوں کے پس منظر میں سب سے زیادہ نمایاں مشترکہ مرکزی خیال کچھ اس طرح ہے کہ جس کو ان کے معاشرتی + معاشی طبقے یا ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ پس منظروں میں تلاش نہیں کیا جاسکتا ہے اسے قدرے ان کے غیر یقینی مقام' حد شعوری میں اور ایک سے دوسرے تک تلاش کے دوران ان کی تغیر پذیر حالتوں میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ایرانی معاشرے میں ایک طلاق یافتہ عورت اس مفہوم میں 'ایک حد شعوری ہے کہ وہ اپنی بنیاد کے خاندان اور تولید نسل کے خاندان' دونوں کے لئے بیرونی دائرہ بن جاتی ہے وہ خاندانی رشتوں اور رشتہ داری کے نیٹ ورک + س کے کنارے پر رہتی ہے ایک طلاق یافتہ عورت' جیسا کہ میری بہت سی اطلاع دہندگان تھیں' اپنے والدین کے گھر میں ازدواجی زندگی سے قبل کی دوشیزہ کے کردار کی طرف واپس نہیں آسکتیں کیونکہ ان کا تمام تر مشاہدہ تبدیل ہو چکا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے تولید نسل کے خاندان میں اپنی مرکزی حیثیت بر قرار رکھ سکتی ہیں' البتہ ایک شوہر' اس بات سے اتفاق کرلے کہ وہ اپنی مطلقہ زوجہ کو اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنے کی اجازت دے اور ایک مخصوص عمر کے بعد بچوں کا قبضہ خود بخود ان کے والدوں کے پاس منتقل ہو جاتا ہے' نتیجہ میں ایک مطلقہ عورت کا مقام' قبل حد شعوری' معاشرتی ڈھانچے کی بہت سی خصوصیات مثلاً دوشیزگی' شادی (مستقل نکاح)' عورتوں کے کنٹرول کی نفی اور مختلف دوسرے رشتوں اور اشیاء مثلاً طلاق' جنسی مشاہدہ و تجربہ' خود مختاری کا اقرار' دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ see Tumer 1974, 196; 1969, 125 ثقافتی اعتبار سے ایک غیر وابستہ مطلقہ عورت کو بد نظمی اور تحریص کا قوی ذریعہ ہی تصور کیا جاسکتا ہے۔

جوان ہونے' طلاق یافتہ ہونے اور معاشی اعتبار سے ضرور تمند ہونے کی حیثیت سے میری اطلاع دہندوں نے خود ہی یہ تصور کرلیا کہ وہ اپنے خاندانوں سے

باہر برادریوں اور معاشرتی کناروں پر رہتی ہیں یا ان کے اپنے بنیادی خاندانوں نے ان کا دوبارہ خیر مقدم نہیں کیا (معصومہ) یا اگر انہیں قبول کرلیا گیا تو والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ ان کے باہمی تعلقات میں کشیدگی اور مقابلہ آرائی غلبہ حاصل کرلیتی ہے۔ ایک مطلقہ عورت کی حیثیت سے شہرت پانے کی وجہ سے یا کوئی شخص جو (جنسی اعتبار سے اہل ہو) متعہ / صیغہ کرنے پر رضامند ہو' ان میں سے بہت سی عورتوں نے اپنی ہی برادریوں (کمیونٹیز) میں بے چینی محسوس کی۔ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ مردوں نے ان سے کثرت سے رسائی حاصل کی' جس نے نہ صرف ان کی نیک نامی کو خطرے میں ڈالا (جیسا کہ ماہ وش اور طوبےٰ کے معاملات میں ہوا) بلکہ انہیں اپنی سہیلیوں اور شناساؤں کے ساتھ شدید کشمکش میں مبتلا کردیا (جیسا کہ شاہین اور ماہ وش کے معاملات میں ہوا)۔

بہر حال ہم تلخ لہجے میں کہہ سکتے ہیں کہ ایک مطلقہ یا بیوہ عورت' عظیم تر قانونی اور شخصی خود مختاری کی حامل ہوتی ہے' وہ اب بچہ نہیں ہوتی جسے ایک ولی (سرپرست) کی ضرورت ۔ اور نہ ہی وہ شادی شدہ عورت ہوتی ہے کہ (جس کے شوہر کو) اسے کنٹرول کرنے کی ضروت ہو' اور نہ ہی اسے اپنے شوہر سے کئے ہوئے حلف (نکاح کے ذریعہ کئے ہوئے وعدے) کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے' ایک غیر دوشیزہ واحد (تنہا) عورت ہونے کی حیثیت سے' استعارے میں بات کرتے ہوئے' اسے 'خود شئے تجارت' سے اپنے آپ کو دور کرنا پڑتا ہے۔ اب اسے یہ موقع حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے معاملات کا خود اہتمام کرے' ایک معاہدے کی تکمیل کرے' اس کی شرائط کے متعلق مذاکرات کرے اور کسی کی قانونی مداخلت کے خوف کے بغیر طے کرے۔ یہ ایک شیعہ مسلم عورت کے لئے قریب ترین قانونی خود مختاری اور آزادی ہے اور نظری اعتبار سے' اسے قانونی اہلیت حاصل ہوتی ہے کہ وہ فیصلے کرنے کے اختیار کو عمل میں لائے اپنے لئے ایک دوسرے معاہدہ نکاح (عارضی) کی شرائط پر مذاکرات کرے یا کسی رشتے کی پیش کش کو قبول کرنے سے انکار کردے۔ ایک مطلقہ عورت کی انتظامی اور لوازے فرض کی صلاحیتیں' اس کی زندگی کے چکر کے دوسرے

مرحلوں کے مقابلہ میں اب زیادہ قریب جذب ہوتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں-اس کے علاوہ اپنی سرگرمیوں پر کنٹرول رکھنے کے ساتھ 'اسے یہ عظیم تر اختیار اور آزادی بھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ کہیں بھی جائے یا آئے' جیسی بھی اس کی مرضی ہو' اپنی نقل و حرکت کرے-

پھر بھی خود مختاری ایک ایسی خصوصیت نہیں ہے جو مسلم عورتوں کے لئے منظور شدہ ہو-ایک مثالی نمونے کے اعتبار سے ایرانی معاشرہ میں جیسا کہ مسلم معاشروں میں بھی ہے' عورتوں کی حفاظت کی جاتی ہے' (چادر اور نقاب استعمال کرائی جاتی ہے)-ان کو مالی سہارا دیا جاتا ہے (وہ اجرت نہیں کماتی ہیں) اور جنسی طور پر کنٹرول کیا جاتا ہے (شادی کردی جاتی ہے اور مرد کی نگرانی میں رکھا جاتا ہے)-بہر حال یہ خود مختاری اور اختیار کا قوی' اور اکثر حقیقی استعمال ہوتا ہے جو اس کے معنی میں مضمر ہیں جو مطلقہ عورتوں کو اپنے سماج اور اردگرد کے ماحول کے ساتھ کشمکش اور تصادم میں مبتلا کردیتا ہے- متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کا ادارہ جوان مطلقہ اور بیوہ عورتوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ رواجی ڈھانچے کی حدوں سے نکل کر' اپنے لئے ایک علیحدہ راستہ اختیار کریں-اپنی طرف سے خود ہی مذاکرات کریں' خود اپنے شریک حیات (شوہر+وں) کا انتخاب کریں اور اپنی زندگی کے معاملات میں عظیم تر کنٹرول (اختیار) حاصل کریں- یعنی میری تمام اطلاع دہندوں نے اپنے متعہ (عارضی نکاح) ذاتی طور پر اپنے رواں خاندان میں الجھے بغیر' خود ہی تلاش کیئے اور مذاکرات کیئے تاہم چونکہ 'جنسی ریاست' میں اختیارات کے اس استعمال نے عورتوں کو اپنے خاندانوں اور برادریوں میں اجنبی بنادیا مزید یہ کہ ان کے مقام کو معاشرے کے دائرے کی طرف دھکیل دیا-بلاشبہ یہ سب عورتیں تو نہیں (زیادہ تر) متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے قانونی مقاصد کی بابت ایک صریح واضح تصور نہیں رکھتی تھیں یا وہ اس کی طویل المدت پیچیدگیوں سے واقف تھیں جو ان کی انفرادی یا شادی شدہ زندگی میں پیدا ہوتیں-ان کی حد شعوریت نے ان کی قانونی خود مختاری کے ساتھ مل کر' انہیں ممنوعہ حدود کو پار کرنے کے لئے' عظیم تر اختیارات فراہم کیئے انہیں مفعولیت (غیر متحرک)

اور خدمت گزاری کے مثالی اور روایتی نمونوں کے خلاف سرگرمیوں میں لگادیا۔(۳۱)

نہ صرف ان عورتوں کی سرگرمیاں' متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) کے معاہدوں کے مقاصد میں' روایتی نمونوں کے مقابلہ میں مخالف نمونہ (متبادل نمونہ) فراہم کرتی ہیں Safa- Isfahani 1980,46 بلکہ انہیں معاشرے میں بڑی بیدردی سے مشکلات میں مبتلا کردیتی ہیں۔ شیعہ مفروضے کے برعکس کہ عورتوں کا اولین بنیادی مقصد معاشی ہے۔ جو متعہ / صیغہ عورتیں اس قسم کے (عارضی) نکاح کے لئے رضامند ہوجاتی ہیں حالانکہ انہیں ابتدائی سطح پر روپے پیسے کی خواہش نہیں ہوتی۔ یہ سرکاری اور دقیانوسی عقیدہ ہے جو اگرچہ شادی (مستقل نکاح) کی معاہداتی صورت ہی سے استخراج کیا گیا ہے' سادہ اور نرم ہے' جس میں اجزاء کے سلسلے کو گم کردیا گیا ہے۔ یہ (دقیانوسی) عقیدہ' عورتوں کو عارضی نکاح کے معاہدوں کی طرف لے جاتا ہے۔ بہت سے متعہ / صیغہ عارضی نکاح' بالخصوص مختصر مدت کے معاہدے' مالی طور پر فائدہ مند نہیں ہوتے' خاص طور سے اس لئے کہ معاہدے کے خاتمے پر' عورت کو کم از کم ۴۵ دن تک جنسی اختلاط (مباشرت) سے اجتناب کرنا پڑتا ہے حالانکہ بعض نازک ترین معاشی حالات میں' مالی سہولت بعض عورتوں کو عارضی طور سے سہارا دیتی ہے۔ بہرحال روپیہ پیسہ ہی واحد مقصد یا سب سے بڑا مقصد نہیں ہوتا جو ان کثیر عورتوں کے متعہ / صیغہ (عارضی نکاحوں ۔ کر) معاہدوں کا محرک ہوتا ہے۔

ان تمام عورتوں کے لئے مشترک و متحد' متحرک موضوع' پیچیدہ اور دوطرفہ ہے' ان کا مقصد ایک قریبی دوست جو شخصی وذاتی سطح فراہم کرتا ہے۔ ایک خواہش نفسانی ہے جو توجہ اور محبت وشفقت اور تعلق خاطر کے لئے ہوتی ہے جس کی وہ سب (ایران کے لئے ایک استثناء کے ساتھ) بری طرح کمی محسوس کرتی ہیں' اپنے بنیادی خاندانوں اور اپنے تولید نسل کے خاندانوں' دونوں میں یکساں محسوس کرتی ہیں ۔ایران کے استثناء کے ساتھ وہ عورتیں' جن کو میں نے انٹرویو کیا' ان سب نے اپنے بچپن کی ناخوشگواریت کو یاد کیا ہے۔ ساڑھے تیرہ سال کی اوسط عمر میں ان کی اولین

شادی کے وقت کی کمسن دلہنیں' میری بہت سی اطلاع دہندگان 'اب تک اپنی بیس کی دہائی ہی میں تھیں کہ انہیں طلاق ہوئی 'ان کی مرضی سے یا ان کی مرضی کے بغیر طلاق ہوئی اور انہیں اپنے بچوں کو دیکھنے سے روک دیا گیا (۳۲)- وہ افلاس زدہ اور کثیر التعداد افراد' خاندانوں میں پیدا ہوئیں- ان کی عمر بڑھنے کے سالوں کے دوران 'ان میں سے کم (لڑکیوں) کو جذباتی حمایت' رواجی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت دی گئی- ایسی کم عمری میں 'ان کی ازدواجی 'بالغ زندگی کا آغاز ہو گیا- انہیں جذباتی اعتبار سے پختہ کار ہونے اور انہیں اپنے والدین سے یا بعد میں اپنے شوہروں سے بامعنی رشتوں کو فروغ دینے کے مواقع سے محروم کر دیا گیا-

زیادہ اہم بات یہ ہے 'لیکن شاید شعوری اعتبار سے شاذ ہی 'بہت سی عورتوں نے ایک دوسرے خاندانی گروپ میں' یک جہتی حاصل کرنے کی امید میں عارضی نکاح (متعہ / صیغہ) کے معاہدے کیئے مگر وہ اس کنارہ کشی پر آنسو بہاتی ہیں جس نے ان کی زندگیوں کی روشنی کو گہن میں ڈال دیا- ایک متعہ / صیغہ معاہداتی شادی بیک وقت شہوت رانی کے رشتے کے لئے ایک جائز وسیلہ فراہم کرتی ہے اور عورت پر اور اس کی جنسیت پر کنٹرول رکھنے کے لئے فریم ورک بھی فراہم کرتی ہے' خواہ یہ بہت مختصر مدت کے لئے ہو- ان کے اپنے اختیار / کنٹرول کی ساخت ان کے جذبہء تعمیل و عاجزی کی بدولت ہے جس کے ذریعہ عورت کو اس کے بدلہ میں ایک گروپ (خاندان) میں یک جہتی دی جاتی ہے اور اسے شناخت و مقام عطا کیا جاتا ہے- مذہبی رہنماؤں کی خطیبانہ روش کے نتیجہ میں وہ اپنے خیالات میں الجھ جاتی ہیں- نکاح / شادی کی ان دو صورتوں (مستقل نکاح اور متعہ / عارضی نکاح) کے درمیان امتیازات کی عدم موجودگی ہے- بہر حال ان عورتوں نے یہ خیال کیا کہ متعہ / صیغہ (عارضی نکاح) انہیں وہی تحفظ (خواہ خطرناک ہی ہو) فراہم کرے گا جو (آگے چل کر کسی وقت) ایک مستقل نکاح / شادی کا معاہدہ فراہم کر سکتا ہے- انہیں نہ صرف بامعنی رشتے' تحمل و برداشت' کے ساتھ اور انسانی محبت کے پر خلوص رشتے قائم کرنے کے مواقع نہیں ملے' جن میں انہیں مسرت اور دوستی کے صلے میسر آتے اور ساتھ ہی اپنی برادریوں

میں خود کو بحری جہاز کی طرح لنگر انداز کر سکتیں!

دوگر فتگی

ایک اسلامی نکاح / شادی میں 'مبادلے کی تعمیر دروں منطق' وہ عارضی مچان بنا دیتی ہے جو ان غیر یقینیوں اور دوگر فتگی (دو متضاد اصناف 'مرد و عورت کے احساسات کی یک جائی و جذبیت) کو سہارا دیتی ہے جن کا مشاہدہ متعہ / صیغہ عورتوں کو اپنے عارضی ازدواجی رشتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ میں (مصنفہ) نے ابتدائی سطور میں یہ استدلال کیا ہے کہ اسلامی نظریہء حیات میں عورت کا دوہرا تصور ہے۔ اول عورت ایک فرد کی حیثیت سے دوم عورت ایک شئے (مبادلہ) کی حیثیت سے۔ یہ دونوں تصورات 'معاہدہ نکاح کے وقت' استعاراتی طور پر ایک ساتھ دھڑام سے گر جاتے ہیں (جیسا کہ) عورتوں کو آسانی سے طلاق دی جاسکتی ہے 'انہیں چھوڑا جاسکتا ہے یا ان کی معاونت سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔ ان عورتوں کی زندگی میں پائی جانے والی کشید گی اور بے یقینی اور دوسری عورتیں جو اسی صورتحال سے دوچار ہیں کامل وضاحت کے ساتھ یہیں موجود ہوتی ہے۔ ان کی سرگزشتوں سے ہم دوگر فتگی اور بے یقینی جو وہ اپنی روزمرہ زندگی میں محسوس کرتی ہیں' کے گہرے احساس کی تعریف و ستائش کی طرف آتے ہیں۔ یہ دونوں ذاتی احساس ہوتے ہیں اور مردوں کے تعلق سے ہوتے ہیں۔ وہ خود کے ٹوٹنے کے احساس کا مشاہدہ کرتے دکھائی دیتی ہیں اور اپنے خود کے ادراک کو موضوع اور مقاصد کے درمیان تذبذب کی حالت میں پاتی ہیں۔۔ جیسے خود مختار مجموعی موضوعات کی حیثیت سے جو شہوت رانی' معاشی اور معاشرتی اعتبار سے تحریک پاتے ہیں اور خواہش نفسانی کے مقاصد (اشیاء) کی حیثیت سے 'ان کی قدریں صرف اس وقت تسلیم کی جاتی ہیں کہ جب ان کا مبادلہ کیا جائے۔ ایک طرف تو انہوں نے اپنے نکاحوں میں ناکامی کے بعد جو آزادی اور خود مختاری حاصل کی اس کی تعریف کرتی تھیں' وہ اپنی خواہشات کا ایک بہتر احساس رکھتی تھیں اور (دوسری طرف) اسی طرح مردوں

کے لئے اپنی جنسی کشش سے آگہی' عمدہ توقعات اور اعلیٰ مقاصد وابستہ رکھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے تصورات کو عقلی بنیاد فراہم کی ہے۔ انہوں نے بے اصولی سے رسد اور طلب کے 'قانون' کو اختیار کیا یعنی :ایک شخص جو شے (جنسی مباشرت) جتنی کم رکھتا ہے۔ وہ اسے اتنا ہی زیادہ طلب کرتا ہے'۔ (دونوں قسم کے نکاحوں کی صورت میں) ازدواجی رشتے کی بے قاعدگی سے بڑھی ہوئی آگہی کے باوصف' بہر حال عورتوں نے دو گر فتگی اور بے یقینی کے احساس کا نہایت قریب سے مشاہدہ کیا ہے جو ایک معاہدہ نکاح کے نتیجہ میں ممکنہ طور سے فروغ پاتا ہے اور ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں زیادہ کثرت سے فروغ پاتا ہے۔ میری خاتون اطلاع دہندوں نے بار بار اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان کا ایک محافظ یا خریدار ہو Mutahhari 1974, 232 اس قیمتی شے (مقصد) کے لئے جو معاہدہ نکاح کی گہرائی میں اتنی ساخت پذیر جگہ رکھتی ہے اور اس طرح ثقافتی اعتبار سے' اس کی قیمت اتنی زیادہ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اس حوالے کے درمیان ہے کہ ہم ایک کام (جاب) کو حاصل کرنے یا اسے بر قرار رکھنے کے لئے' ان میں سے بہت سی عورتوں کی ہچکچاہٹ اور غیر رضامندی کی تعریف کر سکتے ہیں۔

اپنی خود مختاری کے لئے عورتوں کے احساس میں جو کشیدگی اور بے یقینی پائی جاتی ہے یا ان کی بابت تصوراتی اعتبار سے جو توقع کی جاتی ہے وہ ان کی ازدواجی زندگی میں ممکنہ طور پر عدم تحفظ کے گہرے احساس کی سمت لے جاتی ہے یعنی کمزور اور غیر یقینی رشتے' ان پر شوہروں کے اعتماد نہ کرنے کی عادت' جسے دوسری عورتوں (بالخصوص غیر شادی شدہ عورتوں) کے سامنے سے ہٹایا جا سکتا ہے' بے بسی اور بے سہارا پن اور چالاکی سے اس کا رخ دوسری طرف کر دیا جاتا ہے' شاید اس لئے کہ لازمی طور پر ایک مشتعل کائنات (۴۳) کے ساتھ چلنے کا ایک وسیلہ ہو۔ زبان فارسی کا ادب' ایسی نسوانی خصوصیات / جبلتوں سے بھرا پڑا ہے۔

شدید تنقید کا ہدف

آفاقی تصورات کی کسی بھی بحث کا' خود اپنے ادراک اور دوسرے مدرکات میں شامل ہو جانا ناگزیر ہے یہ مدرکات آہستہ آہستہ تراشے جاتے ہیں اور وہ اس وقت زیادہ پیچیدہ اور متحرک ہو جاتے ہیں کہ جب کوئی ایک فرد کی زندگی کے چکر کے (مختلف) مراحل کا جائزہ لیتا ہے-اگرچہ یہ مدرکات آسانی سے شناخت نہیں کیئے جاتے ہیں یہ مدرکات' بیک وقت مردوں اور عورتوں کے معاشرتی تصورات' محسوسات کے ساتھ مستقل کشیدگی کی حالت میں ملتے ہیں جو مختلف ثقافتی اور علامتی وسائل کے ذریعہ فروغ پاتے ہیں- ان کے گرد و پیش کی دنیا میں ایرانی عورتوں کے مدرکات میں' نظریات اور اقدار کا ایک وسیع سلسلہ (بھی) شامل ہوتا ہے' اکثر مطابقت نہیں رکھتے جو سرکاری طور پر ترتیب شدہ شیعی عالمی تصورات سے اگرچہ بہت اوپر اور باہر اٹھے ہوئے ہیں متعہ / صیغہ عورتوں کی سرگزشتوں میں' سب سے زیادہ غلبہ پانے والی اور بار بار سامنے آنے والی تھیم (مرکزی موضوع) : عورتوں کا گھائل ہونا تھا- تصوراتی اعتبار سے' ایرانی معاشرے میں عورتوں کے گھائل ہونے کی حالت (عورتیں شدید تنقید کا ہدف) کو عملی طور پر فروغ دیا جاتا ہے اور اسے صلہ بھی دیا جاتا ہے-اعلی تصوراتی اعتبار سے مرد' عورتوں کی عزت و شرف کا دفاع کرتے ہیں-مالی لحاظ سے ان کو سہارا دیتے ہیں- تمام اقسام کے پیش بیں ہوتے ہیں اور ناگہانی مسائل سے ان کی حفاظت کرتے ہیں- اس کے بدلہ میں' عورتوں کو اس امر کا صلہ دیا جاتا ہے کہ وہ کتنی عمدگی سے (مرد / شوہر) پر انحصار کرتی ہیں اور مردوں کے امتیازی اختیار کے سامنے اپنی خواہشات کو کس قدر قطعی طور پر ماتحت کر دیتی ہیں- وہ جتنی زیادہ کمزور یا گھائل ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں (یا اس کا مظاہرہ کرتی ہیں)' اتنی ہی زیادہ مردوں کے نزدیک قدر و قیمت' عزت اور حفاظت کے لائق ہوتی ہیں- حقیقت میں عورتیں مردوں کو لبھانے کے لئے' تدبیر کے اعتبار سے (مثلاً ماہ وش) گھائل (ہدف تنقید) ہونے کا ایک عیاں احساس استعمال کرتی ہیں-

جہاں تک ازدواجی رشتوں کی حدود کا تعلق ہے عورتوں کے گھائل ہونے (ہدف تنقید بننے) کی حیثیت کو نکتہ رسی سے یا اعلانیہ طور پر صلہ دیا جاتا ہے کیونکہ یہ عورتیں کافی 'خوش قسمت' نہیں ہوتیں۔ طوبیٰ کے الفاظ میں: 'جن عورتوں کو شادی کرنا ہے ان کے لئے گھائل ہونے کی اہلیت ایک اثاثہ اور قابل تعزیر عمل ہے'۔ بار بار یا مخالف حوالوں میں بھی میرے اطلاع دہندوں نے یہ زور دیا ہے کہ وہ خود کس قدر شدید تنقید اور مخالفت کا ہدف بنیں۔ یہ امر دوسری عورتوں کی وجہ سے ہوا جو ان کے رشتوں میں تھیں، جنہوں نے انہیں دھوکا دیا ہے (حوالہ: ایران کی بچپن کی سہیلی یا معصومہ اور ماہ وش کے ہمسائے) یا اپنے مشاہدات کے حوالے سے ان مردوں سے فریب کھائے جن سے ان عورتوں نے محبت کی تھی۔ عام رواجی طریقہ، جس سے ان عورتوں نے دوسری عورتوں سے 'چالاکی' منسوب کی ہے اور مردوں سے فریب وابستہ کیا ہے، عورت کی چالاکی 'مکر' کے غالب ادراک پر غیر طبعی طور سے موزوں ہوتی ہے اور مرد کی جارحیت 'تجاوز' کے لئے موزوں ہے جو 'غیر محفوظ' عورتوں کے حوالے سے فریب کی ترجمانی کرتی ہے حالانکہ یہ اس طرح عمل میں نہیں آتا جیسا کہ میری اطلاع دہندوں نے بیان کیا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ عورتوں کے گھائل ہونے کی اہلیت کی شدت آمیز اور فار موالائی تشریحات' ان کے ثقافتی تصور کے مطابق زندگی بسر نہ کرنے کا نتیجہ ہیں یعنی وہ شادی شدہ ہوں اور حفاظت میں رہیں۔ مزید یہ کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ ان کی حقیقی خود مختاری کا ذیلی اثر ہے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ اس (اثر) کی قطعی دو گر فتگی محسوس کرتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں 'خود مختاری اتنی بھاری ہے کہ ان کا یہ بوجھ ان کی برداشت سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ ذاتی اور ثقافتی دونوں اعتبار سے بوجھ ہے اور وہ اس سے فرار حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کرتی ہیں۔ اپنے حالات کے محرکات سے پوری طرح شعور حاصل کیئے 'بغیر بہر حال' انہوں نے اس برائی کو ہٹایا جس نے انہیں دوسرے مردوں کے اور کبھی دوسری عورتوں کے رحم و کرم پر چھوڑا۔ دوسرے الفاظ میں ابتدائی سطح پر ان کی بد قسمتی ایسے حالات میں دیکھی گئی کہ دوسروں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا: یہ کہ آیا وہ گپ شپ' جادوگری یا

انحراف اور ایسی ہی باتوں کا موضوع تھیں- ان کے ناخوشگوار اور پریشان کن حالات کی شناخت کے بعد ان کے گھائل ہونے کی اہلیت کے حوالے سے 'وہ نہ صرف برائی' کو دوسروں کی طرف دھکیلتی ہیں بلکہ وہ اپنی رسوا کن اور ناخوشگوار' معاشرتی ثقافتی استقامت کی عقلی توجیہ کرتی اور منصفانہ قرار دیتی ہیں-

مختصر تشریحات

۵- عورتوں کی سرگزشتیں

(۱) فارسی میں 'خانم' کے معنی ہیں 'خاتون' Lady یا بیگم .Mrs

(۲) ایران میں 'ایک زیارت گاہ میں داخل ہوتے وقت 'احترام و عقیدت کے طور پر لوگ اپنے جوتے اتار دیتے ہیں اور ننگے پاؤں آگے بڑھتے ہیں-

(۳) ماضی کے تجربات کے جائزے میں 'پیش نظر واقعات' جو ۱۹۷۹ء کے انقلاب کی طرف لے جاتے ہیں 'اس (خاتون / ماہ وش خانم) کے تبصرے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں- قم میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران بات چیت کا ایک سب سے اہم موضوع 'آیت اللہ خمینی کی سیاسی سرگرمیاں تھا جو اس وقت پہلوی حکومت کے خلاف پیرس سے آمدہ ہدایات کے مطابق ہوتی تھیں-

(۴) میری میزبان 'ایران میں دوسری بہت سی خواتین کی طرح ایک ماہانہ مذہبی اجتماع 'روزہ' کا اہتمام کرتی ہے اس مخصوص دن 'رمضان کے پانچویں دن (۱۳۹۸ھ / جولائی ۱۹۷۸ء) کو بلائے ہوئے تین واعظوں میں سے ایک بھی حاضر نہیں تھا- جب یہ یقین ہو گیا کہ وہ نہیں آئیں گے تو میں (مصنفہ) نے اپنی میزبان سے کہا کہ غیر حاضر ملاؤں کی جگہ 'مجھے (مصنفہ کو) مقرر ہونے کا موقع دیا جائے- میں نے اپنا ٹیپ ریکارڈر شروع کیا اور دس سے پندرہ خواتین 'جو وہاں موجود تھیں' میں

نے انہیں اپنی ریسرچ کی وضاحت کی اور میں نے ان سے کہا کہ وہ مجھے متعہ نکاح کے موضوع پر اپنے خیالات اور احساسات بتائیں- یہ ان نہایت پر جوش اور منفرد گروپ انٹرویو+زمیں سے ایک ثابت ہوا جو میں نے ایران میں کیئے تھے- ماہ وش جو ظاہر میں' ان بہت سی عورتوں میں اچھی شہرت نہیں رکھتی تھی' اس اجتماع میں موجود تھی- اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور متعہ / صیغہ کے مذہبی صلے کا وعظ شروع کر دیا- اس نے مرد کی شہوت پرستی اور شدید جنسی خواہش پر روشنی ڈالی اور اس نے دونوں اصناف (مرد و عورت) کے فطری امتیازات سے آگاہ ہونے پر' عورتوں کو ملامت کی-

(۵) سیدوں کی جنسی قوت پر عقیدہ اتنا مستحکم ہے کہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ حیض جو (عمر کے عموماً ۴۵ سے ۵۰ سال تک) بند ہو جاتا ہے مگر ایک سید عورت کا حیض' دوسری عام عورتوں کے تقریباً دس سال کے بعد بند ہوتا ہے Khomeini 1977, P#2504; Imami1972,5:75.

(۶) میں ماہ وش سے یہ دریافت کرنا بھول گئی کہ ان مردوں نے یہ معلومات کس طرح حاصل کیں-

(۷) ایسے ہی الزامات کا سلسلہ بیویوں' بہنوں' اور بیٹیوں کے خلاف عائد کیا گیا ہے اور ان کے متعلقہ مردوں نے جو موزوں فیصلے کئے ہیں دیکھئے: 'کیہان سال' (سالانہ کیہان) کا شعبہ خواتین اور خاندان .31 -30 :1972, 2

(۸) ۱۹۷۸ء کے موسم گرما تک بہت سے زائرین اور چند مقامی مرد اور عورتیں' زیارت گاہوں کی بھول بھلیاں جیسے صحن اور ان کے کھلے کمرے' اپنے قیام کے لئے ستعمال کرتے تھے میں نے کئی زائرین سے ملاقات کی جو اپنی مدت زیارت کے دوران عملاً زیارت گاہ ہی میں رہتے تھے- ماہ وش اور معصومہ گلے میں بیگ ڈالے ہوئے (یو ایس اے کی دوسری) عورتوں کی طرح' زیارت گاہ کو اپنی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کرتی تھیں- وہ اپنے اوقات بیداری میں اپنے سامان کو ایک پلاسٹک کے تھیلے میں لئے پھرتی تھیں-

(۹) یہ (محبت کا) دعویٰ' وہ ۱۹۷۴ء میں فخریہ کرتی تھی لگتا ہے کہ فی

الحقیقت رجحان بالکل بدل چکا ہے آج کل کٹر انقلابی محافظوں کے ہاتھوں' مقدمہ چلائے جانے کے خوف سے' بہت سی عورتیں متعہ / صیغہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں جبکہ وہ محض دوست ہی ہوتی ہیں۔

(۱۰) اصطلاح خَلع' کے لغوی معنی ہیں' نصف ذہانت' لیکن خصوصی طور سے یہ اصطلاح' عام روش سے انحراف کرنے والوں کے لئے آتی ہے۔ عورتیں منحرف قرار دیئے جانے کا بلند ترین خطرہ مول لیتی ہیں خواہ ان کا طرز عمل اور عادات واطوار قدرے غیر روایتی ہوں۔

(۱۱) اسلامی قانون کے مطابق ' طہارت' (یعنی غسل) جنسی اختلاط (مباشرت) کے بعد ضرور کرنا ہوتی ہے چونکہ غسل / طہارت بالعموم' عوامی غسل خانوں میں ہوتے ہیں (بہت سے گھروں میں غسل خانے نہیں ہوتے بالخصوص نچلے طبقات کے گھروں میں نہیں ہوتے) اس لئے ایسے قصے' عوام کے علم میں آجاتے ہیں۔ امین آقا کی بیوی زینب نے اپنے شوہر کے خفیہ متعہ / صیغہ معاہدوں کو دریافت کرلیا کیونکہ وہ عوامی غسل خانوں کے باربار چکر کاٹتا تھا۔

(۱۲) بہت سے ایرانی 'غسل کرنے' کے فقرے کو خوش کلامی کے طور پر جنسی اختلاط (مباشرت) کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(۱۳) مجھے یقین ہے کہ فتی خانم نے یہ آخری تبصرہ اس امید پر کیا ہے کہ اس کے بدلہ میں' میں (مصنفہ) اسے اس کے عزیزواقربا میں پھیلا دوں گی۔ اس طرح وہ انہیں یہ جاننے کا موقع دے رہی تھی کہ یہ اسماعیل تھا جو شادی کو (تباہ ہونے) سے بچانا چاہتا تھا اور وہ (فاتی خانم) خود نہیں چاہتی تھی۔

(۱۴) فاتی کا بیان کفتر پرونی کردن' (اڑتے ہوئے کبوتر) تھا۔ اس نے یہ الفاظ اہانت آمیز احساس کے ساتھ ادا کیئے تھے جو ایک طرز عمل کی طرف اشارہ کررہا تھا' جو ایک باعزت عورت کے لئے نازیبا تھا۔ میں (مصنفہ) نے الفاظ کے اس مجموعے کو ثقافتی طور پر' بہت وزنی پایا۔ یہ علامتی اور بصری اعتبار سے ' عورتوں کی خود مختاری کے دو دھاری احساس کو اسیر کررہا تھا۔ بطور استعارہ بولتے ہوئے' خود مختاری دراصل 'پرواز

کرنے کی اہلیت' کا نام ہے لیکن اگر یہ استعارہ 'پرواز کرنے والے کبوتروں کی طرح عورتیں استعمال کریں تو پرکشش توجہ کی حد تک وسیع ہے- بالآخر یہ سلسلہ ان کی گرفتاری تک لے جاتا ہے اس لئے فاتی کی یہ اہلیت ہے کہ وہ اس مخصوص عورت کو شناخت کر سکے جو ان بہت سی عورتوں کے درمیان تھی اور جو وہاں زیارت گاہ میں موجود تھیں-

(۱۵)دلچسپی رکھنے والے جوڑے تقریب کو خود ہی انجام دے سکتے تھے-

(۱۶)اس سلسلہ مین یہ نوٹ کرنا دلچسپ امر ہے کہ بعض لوگ اپنی بیویوں کا حوالہ دینے کے لئے اصطلاح 'منزل' استعمال کرتے ہیں جس کے معنی 'مکان یا گھر' کے ہیں اس سے یہ معنی خیز نکتہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے دائمی قدر اور ملکیت کا مفہوم لیا جاتا ہے- انگریزی محاورہ 'آدمی کا گھر اس کا محل ہوتا ہے' فارسی میں 'آدمی کی بیوی اس کا محل ہوتی ہے' کے معنی اور تشریح میں بیان کیا جاسکتا ہے-

(۱۷)بلاشبہ فاتی خانم درست تھی کیونکہ علماء کے مطابق جنسی اختلاط (مباشرت) میں دونوں اقسام شامل ہوتی ہیں اس اعتبار سے انٹر کورس (وطی / مباشرت) آلہء تناسل کے سرے (حشفہ) کا فرج یا اندام نہانی میں غائب ہو جانا ہے- Lama`ih, 140; see also Hilli MN, 241; Khomeini n.d., pp 450- 53.

(۱۸)۱۹۷۹ء کے انقلاب سے پہلے 'ایرانی سول لا میں قدیم شیعی تشریح کے مطابق 'ایک بالغ کنواری شیعہ عورت ۱۸ سال یا زیادہ کو 'کسی حد تک خود مختاری دی گئی ہے' (گویا) بعض مخصوص حالات میں وہ اپنی شادی کا اہتمام خود کر سکتی ہے- واضح رہے کہ قانون سازوں کو اس عورت کے والد یا پدری دادا کی غیر دانشمندی کا یقین دلایا گیا ہو جو اس (عورت) کی شادی کی بابت (غیر ضروری) اعتراضات کرتے ہوں-- Article 1043, cited in Langarudi 1976, 24

(۱۹)جب میں (مصنفہ) شاہین کی کیس ہسٹری ریکارڈ کر رہی تھی 'تب میں نے دیکھا کہ بعض تاریخیں ترتیب میں نہیں ہیں-

(۲۰) دیکھئے : جریدہ 'زن زیادی' (فاضل قوت والی عورت) ۱۹۶۳ء میں آل احمد کی مختصر کہانی بعنوان 'زن زیادی'۔

(۲۱) مجھے (مصنفہ) کو یہ یقین نہیں ہے کہ اس مخصوص ملا نے صلہ ء عروسی (اجر دلہن) کو حذف کر دینے کی تجویز' فی الحقیقت پیش کی تھی یا یہ کہ شاہین کے معاملہ میں مفاہمت تھی۔ شیعہ قانون کے مطابق 'ایک عارضی نکاح (متعہ / صیغہ) کے معاہدے میں صلہ عروسی کا مقرر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر یہ معاہدہ ناجائز (غیر قانونی) ہوتا ہے۔

(۲۲) للہبہ 'بمعنی Nanny / بچوں کی کھلائی ہے۔ مقبول عام فارسی' مقامی بولی میں اس کا مفہوم 'متوسط عمر کی گھریلو خادمہ' سمجھا جاتا ہے۔

(۲۳) اگر متعہ / صیغہ معاہدے کی تجدید' اسی مرد سے کی جاتی ہے جو (تجدید) معاہدے کے خاتمے کی مدت سے پہلے ہو تو ایسی عورت کے لئے عدت گزارنا ضروری نہیں۔ دیکھئے باب ۳ شعبہ ء 'عدت' کی بابت۔

(۲۴) حالانکہ ایران میں رواجی اعتبار سے معاہدہ نکاح میں عورت کا اجر دلہن (مہر) بیان کیا جاتا ہے (اور) رقم کی ادائیگی مستقبل میں ہوتی ہے 'طلاق کے دوران' اس کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال تمام عورتیں اس قدر خوش نصیب نہیں ہوتیں کہ انہیں صلہ ء عروسی تمام یا اس کا کچھ حصہ وصول ہو جائے۔ اس طرح یہ کہہ کر کہ میں اسے اپنے صلہ عروسی (تمام یا اس کا کچھ حصہ) کو رکھنے کی اجازت دیتی ہوں' (اس سے) طوبےٰ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اس نے اس (صلہ عروسی) کا دعویٰ کیا ہی نہیں۔ دیکھئے باب ۲ شعبہ 'خلع' (طلاق) میں'۔

(۲۵) ایران میں ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے عشروں میں 'سنہرے بال' جنسی کشش ابھارنے کے لئے' تقریباً ایک ہمہ گیر فیشن بن چکے تھے اور اس نے کسی دور کی مقبول' عام جڑی بوٹی 'حنا' کی جگہ تیزی سے لے لی۔ فی الواقعہ سابقہ ملکہ فرح' عورتوں کے کردار کے لئے ماڈل (نمونہ) بن چکی تھی جیسا کہ اس نے اپنے بالوں میں سنہری رنگ کیا۔ ایک دوسری اطلاع دہندہ فاتی خانم نے اپنی کشش کو فی الحقیقت'

انہی حالتوں میں مردوں کے سامنے بیان کیا ہے۔

(۲۶) ایک پرامیسری نوٹ 'سفتہ' ادائیگی کا ایک تحریری وعدہ ہوتا ہے' 'صلہ عروسی' کے بدلہ میں' جو ایک آئندہ تاریخ میں واجب الادا ہوتا ہے۔

(۲۷) طوبےٰ کی ماں ایک دولتمند کاشی خاندان میں' ایک جزوقتی گھریلو ملازمہ تھی۔اس خاندان نے طوبےٰ کو عدالت جانے اور انصاف حاصل کرنے میں مدد دی۔

(۲۸) شاید لغوی طور' پر ایسے تبصروں کی تشریح نہیں کرنا چاہئے۔وہ بعض ثقافتی مقابلوں میں شدید خواہش کا مفہوم رکھتے ہیں اور صورت حال کی شدت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(۲۹) 'ایران' ایک مقبول عام' نسوانی نام ہے۔اطلاع دہندہ کا نام ہے' جریدہ 'ویمن اینڈ ریولیشن ان ایران' (خواتین اور ایران میں انقلاب) کے ایڈیٹر نے 'ماہن' میں تبدیل کردیا۔ Boulder, Colo; West View Press, 1983, pp 231- 52.

(۳۰) اصطلاح 'بیوہ' (ایران میں) ایک مطلقہ یا بیوہ عورت کا حوالہ دیتی ہے لیکن روزمرہ کی زبان میں عام طور سے موخر (بیوہ) کا حوالہ دیتی ہے۔

(۳۱) ایک آئیڈیل نسوانی کردار کے ماڈل کی عوامی نمائندگی کے سلسلہ میں' یہاں ایک نمایاں تبدیلی ضرور نوٹ کرنا چاہئے۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل معاشرے میں زیادہ روایت پسند عناصر کی طرف سے نبی کریمؐ کی بیٹی (فاطمہؓ) اور شیعوں کے اول امام (علیؓ) کی زوجہ کو عورتوں کے اوصاف کی علامت کے اعتبار سے بلند کیا گیا' ان کو ایک فرماں بردار' غیر متحرک' صابر اور کفایت شعار خاتون کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔اس مثالی تصور (image) کے ساتھ 'ایک متحرک' سیاسی طور پر جنگ آزما اور بے مثال مقرر (خوب بولنے والی) زینبؓ کا تصور بھی پیش کیا گیا جو نبی کریمؐ کی نواسی تھیں' حالانکہ سیاسی مصلحت آمیزی کے لئے زینبؓ کے ماڈل کی عوامی سطح پر حمایت کی گئی نیز ازدواجی رشتے کی نجی حیثیت سے اور مردوں سے رشتوں کے

حوالے سے زینبؓ کے کردار کی حمایت کی گئی- اس کے باوصف فاطمہؓ کا ماڈل اب بھی ترجیحی حیثیت کا حامل ہے- دو آئیڈیل ماڈلز کی انتہائی حمایت میں' بہت سی عورتیں اور مرد بھی الجھن میں پڑ گئے کہ صحیح طور پر کس کے کردار کو اہمیت دی جائے؟

(۳۲) حالانکہ ظاہر میں 'ایران نے اپنی طلاق کے وقت' رضاکارانہ طور پر اپنے شیر خوار بچے کو دیدیا تھا اس کی دلیل یہ تھی کہ اسے بہر صورت 'اس بچے کے قبضے سے دستبردار ہونا پڑے گا کیونکہ اسلامی قانون لڑکوں (دو سال یا زیادہ عمر کے) پر ولدیتی قبضے کو تسلیم کرتا ہے- ایران نے سوچا کہ جب اسے اپنے بیٹے سے علیحدہ کیا جانا لازمی ہے تو جب وہ دو سال کا ہو جائے گا تو اس وقت اس کی علیحدگی 'اس کے لئے نہایت نا قابل برداشت ہو گی-

(۳۳) شادی (نکاح) کی حدود میں عورتوں کی غیر محفوظ حالت کی بابت' جریدہ 'زن روز' (آج کی عورت) میں ایک اداریئے کا حوالہ دیکھئے جس میں حجتہ الاسلام علی اکبر ہاشمی رفسنجانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کو مخاطب کیا گیا ہے- Ali Akbar Rafsan-jani 1985 : 1048- 3 . see also Rasen1978, 565

۔۔۔۔۔۔ ۶ ۔۔۔۔۔۔

مردوں کے انٹرویوز

مردوں کی سرگزشتیں

کوئی بھی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ بہت سے شادی شدہ آدمی ؛ اگر تمام نہیں ، دوسری عورتوں سے جائز یا ناجائز جنسی تعلقات رکھتے چلے آرہے ہیں۔ کیا یہ دانشمندی ہے کہ شادی شدہ آدمیوں کو دوسری عورتوں سے تعلقات رکھنے سے منع کر دیں ؟ کیا ایسا قانون منصفانہ ہے اور انسانی فطرت کے مطابق ہے ؟ بے شک ، نہیں۔ ایسا قانون کبھی عملاً نہیں رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا نہیں ہو گا۔

--اے-اے- مہاجر

"Polygamy and Muta

(تعدد ازواج اور متعہ)'

جس طرح سابقہ باب میں عورتوں کی سرگزشتوں کو پیش کیا گیا ہے اسی طرح یہ باب عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی بابت مردوں کے بعض مدرکات کی دریافتوں پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ان مردوں کے تناظر (اور معاملات) شامل ہیں جنہوں نے متعہ کے رواج پر عمل کیا ہے نیز ۱۹۷۹ء کے انقلاب سے قبل اور بعد کے معاصر شیعہ علماء کے افکار و آراء شامل ہیں۔ مردوں کی بابت مختصر سی سوانح حیاتی

معلومات (برائے تجزیہ / ڈیٹا) پیش کرنے کے ساتھ میری خواہش ہے کہ میں ذکور واناث کے عالمی تصورات کے اختلافات اور مشابہات کو روشنی میں لاؤں جو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے متحرک کرتے ہیں اور انہیں شہوت انگیزی کی برتری و تفوق عطا کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان جنسی فاصلے کے مقررہ اصولوں اور ان کے مابین عملی تعلقات کے درمیان جو عدم مطابقت پائی جاتی ہے اور مردوں کے تصوراتی امتیازات' جو ان کی متاہلانہ زندگی اور شہوت انگیز خواہشات کے درمیان ہوتے ہیں' انہیں پیش کیا گیا ہے۔

ملا ہاشم اور آیت اللہ مرعشیٰ و آیت اللہ شریعت مداری کے انٹرویو+ز (مواجہات) مشہد اور قم کے زیارتی مراکز (علی الترتیب) میں ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں کیئے گئے اور دوسرے انٹرویو+ز میرے دوسرے سفر تحقیق کے دوران' ۱۹۸۱ء میں کئے گئے۔ اسی خاکے (فورمیٹ) کو برقرار رکھتے ہوئے جو عورتوں کے لئے استعمال کیا تھا' میں نے مرد اطلاع دہندوں کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنی دنیا میں ہماری رہبری کریں یا اس کے کسی حصے کے لئے (ہی سہی)' اگر وہ اسے بیان کرنے کے لئے رضامند ہوں۔ اس طرح ہم متعہ نکاح کے متعلق مردوں اور عورتوں کی توقعات اور ادراکات تشریحات اور مشاہدات کے تناظر میں نہ صرف تقابلی مطالعہ کر سکیں گے بلکہ پیش کش اور بیان کے مخالف اسالیب کا موازنہ بھی کر سکیں گے۔ یہاں انٹرویو+ز واقعات کے تاریخ وار سلسلے کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ میں نے جن مردون کے انٹرویو+ز کئے تھے ان سب نے متعہ نکاح کے معاہدے کئے تھے مگر انہوں نے اپنی معلومات کم ہی فراہم کیں یا کم از کم اعلیٰ ترین منصب کے ملاؤں نے میری مطلوبہ معلومات کو فراہم کرنے میں دلچسپی نہیں لی۔ بہر حال ان سب نے وہ تمام معاملات/cases اور کہانیاں سنائیں' جن سے وہ خود گزرے تھے۔ دو عظیم المرتبت آیت اللہ صاحبان کے سوا' میرے تمام اطلاع دہندوں کے نام افسانوی ہیں۔

"ایک مرد کی طرف ایک عورت قدم بڑھاتی ہے جو سرتاپا ایک سیاہ چادر سے ڈھکی ہوئی ہے اور وہ ناقابل شناخت ہے' وہ اس سے دریافت کرتی ہے: "کیا وہ اس

سے ایک ماہ (وقت کی یہ مدت مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے) کے لئے صیغہ (متعہ) کرنا پسند کرے گا؟ اگرچہ وہ اس کی تجویز قبول کرنے میں تامل کرتا ہے تاہم وہ موقع ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا۔ وہ اس سے کہتا ہے کہ چہرے پر سے نقاب اٹھائے اور اسے یہ موقع دے کہ وہ اس کو دیکھ سکے۔ وہ انکار کر دیتی ہے۔ وہ کہتی ہے اگر وہ صیغہ (متعہ نکاح) کرنے پر رضامند ہے تو اسے بے پردہ دیکھے بغیر ہی قبول کر لینا چاہئے۔ وہ اسے یقین دلاتی ہے کہ اسے مایوسی نہیں ہوگی۔ وہ تین راتوں کے لئے ایک 'صیغہ' کرنے پر اتفاق کر لیتا ہے۔'

"سیاہ چادر والی عورت اسے ایک مکان میں لے جاتی ہے جو ایک محل کی طرح خوبصورت ہے اور اپنے خدام کو ہدایت کرتی ہے کہ اسے نہلائیں' پہننے کے لئے عمدہ لباس دیں اور پھر اسے اس کے کمرے میں لائیں۔ غسل کے بعد کپڑے پہننے اور عطر لگانے کے بعد وہ ایک اور زیادہ دلکش کمرے میں لایا گیا جہاں سیاہ چادر والی عورت اس کی منتظر تھی۔ وہ اب تک اپنی چادر میں ملبوس تھی اگرچہ مرد پُرجوش اور حیران تھا اور اپنی خوش قسمتی پر خود کو مبارکباد دے رہا تھا' تاہم وہ اس کا چہرہ دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ جب وہ دونوں صیغہ (متعہ) تقریب کی تکمیل کر لیتے ہیں تو عورت اپنی چادر اتار دیتی ہے اب وہ اس کے حسن اور دلکشی پر فریفتہ ہو چکا تھا جب تین دن رات کے بعد اس کا معاہدہ ختم ہو جاتا ہے' تب مرد اپنے وقت کی مدت کو محدود رکھنے پر پچھتاتا ہے' درخواست کرتا ہے کہ عارضی نکاح / متعہ کے وقت میں توسیع کر لی جائے۔ لیکن وہ پہلے ہی اپنی مدت کی تکمیل کر چکا ہے اور وہ انکار کر دیتی ہے۔ پس وہ اپنے خدام سے کہتی ہے کہ ان صاحب کو رخصت کر دیا جائے۔"

میں نے اپنے مرد اطلاع دہندوں سے صیغہ نکاح / متعہ کا یہ بیان بار بار سنا' جن کے بیانات میں تھوڑا سا فرق ہوتا تھا لیکن بنیادی طور پر وہ سب یک زبان تھے بنیادی طور پر میں یہ قطعی نہیں جانتی تھی کہ ایسے بیانات کو کس زمرہ میں رکھوں اور میں ان کو اپنی تمثیلات میں کس طرح موزوں کروں؟ اس کتاب کے لئے اپنے مرد اطلاع دہندوں کی کہانیوں اور انٹرویوز کو بار بار پڑھنے کے بعد بہر حال میں نے یہ فیصلہ کیا کہ

انہیں اس باب کے آغاز میں بیان کروں- اپنے مرد اطلاع دہندوں کے بیانات صیغہ / متعہ اور ان کی کہانیوں کی خصوصیات کے درمیان قریبی مشابہت دیکھ کر حیران رہ گئی- میں عارضی نکاح / متعہ کے اس بیان کو صیغہ ءدیوملا / متعہ دیومالا کے نام سے پکارتی ہوں- میں لفظ دیومالا / myth کو اس کے عام مفہوم میں اور ایک مقدس بیان کے طور پر استعمال کر رہی ہوں-Dundes 1976,279 جو چند مخصوص مثالی / آئیڈیل بنیادوں' رویّوں یا رشتوں کی وضاحت کرتا ہے- میرے کسی اطلاع دہندہ نے بھی جن میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے مجھے اس دیومالا کو مختلف النوع انداز میں سنایا ہے' یہ دعوی نہیں کیا کہ یہ دیومالا اس کے ساتھ واقع ہوئی لیکن ان کی اپنی زندگی کی سرگزشتوں کے بیانات نے مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کیا کہ ان کی کہانیوں میں تاریخ اور دیومالا ایک دوسرے سے پیوست ہیں-.See also Crapanzano 1980,7

ما قبل انقلاب تشریحات

میں نے ایرانی شیعوں کے دو 'مراکز تقلید' آیت اللہ نجفی مرعشی اور آیت اللہ شریعت مداری کے انٹرویو+ز کیئے جو ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ایرانی انقلاب کے آغاز سے ذرا پہلے کیئے تھے- آیت اللہ شریعت مداری سے مختلف 'سابقہ صاحب کے پاس کھلا مکان نہیں تھا اور جو لوگ ان سے ملاقات کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے' انہیں ٹیلی فون کے ذریعہ اجازت حاصل کرنا پڑتی تھی- اس لئے تھوڑی سی بات چیت اور میرے والد کی ٹیلی فون کالوں کے بعد آیت اللہ نجفی مرعشی سے میرا انٹرویو طے ہو گیا- میرے والد نے انہیں مطلع کیا کہ میرے دو طرفہ خونی رشتے دو دادا' نانا آیت اللہ صاحبان سے ہیں- ظاہر ہے کہ وہ ماں کے رشتے سے میرے نانا کو جانتے تھے اور وہ بروز منگل دوپہر کے بعد چار بجے شام کو ایک ملاقات عطا کرنے پر متفق ہو گئے- ان آیت اللہ سے میرا انٹرویو مختصر تھا جو متعہ کی بابت روایتی سرکاری شیعہ نقطہء نگاہ پر

مکمل ہوا- انہوں نے سوچ بچار کے ساتھ مکمل بات کی- ان کے جوابات مختصر اور غیر نمایاں تھے- انہوں نے مجھے براہ راست مخاطب نہیں کیا بلکہ موقع بہ موقع وہ میرے والد کی طرف دیکھتے تھے جو میرے برابر بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ یہ میرا اولین انٹرویو تھا جو ایک عالی مرتبت آیت اللہ سے تھا- مجھے شرم و حیا کا احساس ہوا جس نے ان سے مکالمہ آرائی میں معروف رہنے سے مزاحمت کی اور میں ایک بار آور بات چیت نہیں کر سکی- ایک جگہ وہ خود پریشان ہو گئے کہ جب میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا قم میں زیادہ صیغہ نکاح / متعہ ہوتے ہیں؟ انہوں نے نہایت مختصر و جامع انداز میں کہا: 'قم ایک صیغہ شہر نہیں ہے'

میں نے ان کا انٹرویو ابتدائی ابواب میں شامل کیا ہے اور اس لئے یہاں صرف آیت اللہ شریعت مداری کے افکار و تصورات بیان کرتی ہوں- ان کے انٹرویو کو تفصیل سے پیش کرنے سے میرا مقصد تسلسل اور تغیرات کیلئے ایک بنیاد فراہم کرنا ہے جو ادارہ متعہ نکاح کی ماقبل اور مابعد انقلاب کی تشریحات میں ہے-

آیت اللہ شریعت مداری

آیت اللہ شریعت مداری کی رہائش گاہ' آیت اللہ مرعشی کے برعکس عوام کے لئے کھلی ہوئی تھی- (۱) زندگی کے ہر شعبے سے آنے والے انسانوں کے ہجوم' ان کی رہائش گاہ کے کمپاؤنڈ کے بیرونی حصے میں موجود تھے- جب میں اور میرے والد ان کی رہائش گاہ پر پہنچے تو ہم نے گیٹ پر پولیس کے دو سپاہیوں کو پہرہ دیتے ہوئے دیکھا- ظاہر تھا کہ انہیں 'ساوک' نے متعین کیا تھا تاکہ وہ عظیم آیت اللہ کے اشتراک عمل کو کنٹرول کریں' ان کی بابت رپورٹ کریں یا ۱۹۷۸ء میں حکومت کے خلاف سرگرمیوں کے ممکنہ ہنگاموں سے مطلع کریں جو ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ایرانی انقلاب سے ذرا پہلے پوری طرح پھیل چکے تھے- پولیس والے موسم گرما کی شدید گرمی سے پریشان ہونے کی وجہ سے اپنے اطراف ہونے والے واقعات سے غفلت اختیار

کیئے ہوئے تھے اور مکان کے اندر اور باہر آنے جانے سے کسی کو نہیں روک رہے تھے-
ایران میں اعلیٰ ترین منصب کے مذہبی رہنما سے اس وقت ملاقات کا خیال' میرے لئے
حیرانی اور خوف کا باعث تھا-

ان کے کمپاؤنڈ میں ہمیں سب سے پہلے ایک بڑے مستطیل نما کمرے میں
لے جایا گیا جس کی رقبۂ فرش کے متساوی طویل کھڑکیاں' ایک درمیانہ جسامت کے
صحن میں کھلی ہوئی تھیں- پتلی اور تنگ دریاں اس کمرے کے ہر چار اطراف پھیلی ہوئی
تھیں اور بہت سے گدے اور کشن دیوار سے لگے ہوئے تھے جو ملاقاتیوں کو آرام اور
سہارا دے رہے تھے- جیسے ہی ہم کمرے میں داخل ہوئے تو ہماری نظر کمرے کے
ایک گوشے کی شکستہ کھڑکی پر ٹھہر گئی- شیشے کے ٹکڑے گوشے کے ہر طرف بکھرے
ہوئے تھے اور خاک آلودہ اور گندی دریوں پر خون لتھڑا پڑا تھا- اس پریشان کن حالت
کے بیچ' باقی ماندہ کمرے کی صفائی ستھرائی کے بالکل برعکس' فرش کے اوپر ایک سفید'
خاک اور خون آلودہ پگڑی رکھی ہوئی تھی- یہ پگڑی وہاں چھوڑ دی گئی تھی- کمرے میں
موجود ملاؤں نے ہمیں بتایا کہ اس کا مقصد ملاقاتیوں کو ایک نوجوان ملا کی شہادت کی یاد
دلانا تھا جسے ہماری آمد سے تین ماہ قبل' قم میں قتل کر دیا گیا تھا- ہمیں ملاؤں کی بے مثال
شجاعت رہیروازم کی عظیم تفصیل بتائی گئی' جنھوں نے شاہ کی حکومت کے خلاف
جنگ آزمائی کی تھی- ان کے موت سے ہمکنار ہونے والے رفقاء کی ماتمی رسوم میں
شرکت اور کس طرح 'ساوک' نے آیت اللہ کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور اسی کمرے
کے ایک گوشے میں اس نوجوان ملا کو ہلاک کیا تھا- شہید ملا کو خراج عقیدت پیش
کرتے ہوئے اور شاہ کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انہوں نے اس عوامی
کمرے میں اس مرحوم شخص کی خون آلودہ پگڑی رکھی ہوئی تھی-

تیس سے زائد منٹ گزرنے کے بعد' ہمیں آیت اللہ کی نجی رہائش گاہ میں
لے جایا گیا جسے اس اولین صحن سے ملا دیا گیا تھا- ایک تنگ فرش سے جو ایک نیچی چھت
کے ہال کی تھی' یہ صحن کافی چھوٹا تھا لیکن کچھ زیادہ پرکشش تھا- اس کے وسط میں
کنکروں کا بنا ہوا' ایک تالاب تھا جو اطراف سے انار کے کئی درختوں سے گھرا ہوا تھا-

ابھی ہم ہمشکل مہمان خانے میں بیٹھے تھے کہ آیت اللہ اور ان کے ساتھ آنے والے لوگ داخل ہوئے- آیت اللہ شریعت مداری اپنی عمر کے ابتدائی ستر برسوں میں نہایت خوش طبع اور خلیق انسان تھے- انہوں نے میرے والد اور مجھ سے سلام و آداب کا تبادلہ کیا اور آیت اللہ مرعشی کے برعکس، جنہوں نے مجھ پر سے نگاہ ہٹا رکھی تھی، وہ میری طرف براہ راست دیکھتے رہے- وہ مجھے اپنے موضوع کے لئے بالکل آسان نظر آئے- اکثر مسکراتے رہے اور موضوع کے متعلق پر مزاح بھی ہو جاتے تھے-

انہوں نے متعہ کی ماقبل اسلام بنیادوں کے متعلق علم و آگہی کا مظاہرہ کیا مگر مقررہ و مخصوص انداز تھا (یہ بات میں نے بہت سے ایرانیوں کے معاملہ میں کم ہی دیکھی) : "رسول اکرم محمدؐ کے وقت، متعہ ایک مختلف انداز میں ہوتا تھا جو اپنی ماقبل اسلام صورت سے مختلف تھا-" انہوں نے عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کے قواعد و ضوابط اور طریق کار کو بیان کرتے ہوئے کہنا شروع کیا اور اس کے جائز ہونے کے اسباب بڑی تفصیل سے بتائے- ان کی رائے میں متعہ کی اجازت، کئی اسباب سے دی گئی- (۱) جب لڑائی کے زمانے کے دوران مرد اپنے گھروں اور خاندانوں سے دور ہوتے تھے تب رسول اکرم محمدؐ نے متعہ نکاح کی اجازت آسان شرائط کے ساتھ دی تاکہ جنگ آزماؤں کے درمیان ناجائز جنسی تعلقات فروغ نہ پا سکیں- (۲) ایسے نکاح، گروہوں (گروہی زندگی) کے اخلاق اور اصولوں کو متزلزل نہیں کریں گے (۳) یہ طریقہ (جنسی) بیماریوں سے بچائے گا اور آخر میں (۴) یہ جنسی ضروریات کی تسکین کرے گا انہوں نے اس رواج (متعہ) کو خلاف قانون قرار دینے پر حضرت عمرؓ کی مذمت کی اور یہ دلیل دی کہ خلیفہ دوم (حضرت عمرؓ) کا یہ اقدام ناجائز تھا اور اس کی پابندی ضروری نہیں تھی-

میں نے ان سے پوچھا: اگر متعہ کا مقصد جائز طور پر جنسی ضروریات کی تسکین تھا تو پھر اسلامی قانون نے مرد اور عورت کے درمیان فرق کیوں روا رکھا؟ جبکہ جنسی جبلت فی الحقیقت دونوں اصناف میں موجود ہے؟ آیت اللہ نے میرے سوال پر مجھے براہ راست خطاب نہیں کیا بلکہ خطیبانہ انداز میں بیان کیا کہ متعہ جبلی طور پر کس

طرح اچھا ہے: 'بے خودی خود'-اور یہ کس طرح مفید ہے جیساکہ کوئی شے جو ایک اہم کام میں سہولت فراہم کرتی ہے (یعنی شہوانی جبلت کی تسکین کرتی ہے اور زناکاری سے بچاتی ہے)-یہ کہ متعہ ایک اچھی شے ہے اور زیر بحث مسئلہ نہیں-لیکن کوئی بھی اچھی شے مخصوص حالات میں سب کے لئے مفید نہیں ہو سکتی-انہوں نے خطیبانہ انداز میں بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'مثال کے طور پر مستقل نکاح/عقد جو تمام معاشروں میں بذات خود اچھا سمجھا جاتا ہے بعض شرائط کے تحت ممکن نہیں-کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جو مستقل طور پر نکاح/عقد کرنے پر رضامند نہ ہو' اور اسے قانون سے کوئی واسطہ نہ ہو- قانون نہایت مضبوطی سے اپنی جگہ قائم رہتا ہے-اس کے بعد انہوں نے معاشی طور پر برابر کے فائدے اور براہ راست مبادلے (بارٹر) کی نوعیت پر چند تمثیلی مثالیں دیں جو جبلی طور پر اچھی ہیں لیکن ہر دور میں اچھی نہیں ہوتیں-متعہ کے متعلق انہوں نے اپنے تمثیلی استدلال میں کہا: کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جو بہت زیادہ جنسی ضرورت نہ رکھتا ہو-لیکن کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے کہ جسے ایک دو یا بیس عورتوں کی ضرورت ہو یا ایسی عورتیں بھی ہو سکتی ہیں کہ جو ساتھ ساتھ چلنے کی متمنی ہوں-اس کا قانون کی کمزوری سے کوئی تعلق نہیں-انہوں نے زور دیا: 'قانون اچھا ہے اور معتبر بھی' متعہ کو اخلاقی کرپشن اور گراوٹ سے جنگ کرنے کی ایک حد کے طور پر رکھا گیا ہے- آیت اللہ نے ایک بار پھر زور دیا کہ بے شک یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ کوئی قانون کس قدر اچھا ہے بلکہ یہ مخصوص حالات میں سب کے لئے مفید نہیں ہو سکتا-'

آیت اللہ شریعت مداری نے ان لوگوں کی سرگرمیوں پر اعتراض کیا کہ جو اسے بار بار استعمال کر کے حیاسوزی کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو لوگ چند لڑکیوں سے متعہ کر کے اپنی دولت یا حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور پھر چند دنوں کے بعد انہیں چھوڑ دیتے ہیں انہوں نے متعہ کے 'ہنگامی' پہلو پر بار بار زور دیا کہ اسے صرف بطور 'دوا' استعمال کرنا چاہئے اور اس کا استعمال اس وقت ہونا چاہئے کہ جب کوئی 'بیمار' ہو اور ضرورت مند ہو-انہوں نے اس نظریے پر اعتراض کیا کہ جو متعہ کو عورتوں کی تحقیر د

اہانت سمجھتا ہے اس کے بر عکس انہوں نے اس ادارے (متعہ) کا دفاع کیا اور استدلال کیا کہ متعہ خاص طور سے عورتوں کے فائدے کے لئے ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا: اگر یہ قانون' متعہ / عارضی نکاح کے جائز ہونے کے لئے نہیں ہوتا تو معاشی طور پر ضرورت مند عورتیں' اپنی کفالت کے لئے عصمت فروشی اختیار کر لیتیں۔

میں نے ان کے تبصرے پر اعتراض کیا کہ قانون صاف ہے اور یہ کہ اس میں حسن تدبیر یا تحقیر کی کوئی جگہ نہیں۔ انہوں نے رد عمل کے طور پر کہا: جیسا کہ میں نے کہا' ایسا ہے کیونکہ یہ اس کا ہنگامی پہلو ہے یہ ایک دوا ہے غذا نہیں بلکہ بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ غذا ہے یہ صحیح نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ یہ رواجی اعتبار سے رسوائی کا داغ ہے۔" انہوں نے ایک روسی مصنف (جس کا نام یاد نہیں رہا) کو چیلنج کیا جس نے متعہ کو ایک قانونی عصمت فروشی قرار دیا ہے۔ آیت اللہ شریعت مداری نے کہا کہ متعہ کو اس طرح سمجھنا غلطی ہے خواہ متعہ کے متعلق غیر ملکی کسی قسم کے خیالات کا اظہار کریں۔ انہوں نے کہا: 'متعہ نکاح کی ایک شکل ہے' نکاح کی ایک مختلف شکل ہے' ایک ہلکا نکاح ہے' ایک عارضی نکاح ہے'۔

ان سے دریافت کیا گیا کہ ذکور واناث کے تعارف کا نیٹ ورک اور جوڑا ملانے والوں matchmakers کا کردار کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آج کل یہ اس قدر عام نہیں ہے جتنا کہ پہلے کبھی تھا اگر چند جوڑا ملانے والے موجود بھی ہوں' تو وہ زیادہ شہرت کے حامل نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک مصری مصنف (اس بار بھی نام نہیں بتایا) پر تنقید کی' جس نے یہ کہا تھا کہ مشہد میں ایک ایسی مسجد ہوتی تھی کہ جہاں عورتیں کثرت سے ہوتی تھیں اور یہ ایک خاص شیخ تھا جو ان عورتوں اور کچھ مردوں کو جانتا تھا جو اس سے تعلق رکھتے تھے (مصری دراصل گوہر شاد مسجد کا حوالہ دے رہا تھا جو اب بھی اسی لئے مشہور ہے)' آیت اللہ نے اس صورت حال پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ ایسی سرگرمیاں' اب قم یا مشہد میں نہیں ہوتیں۔ آیت اللہ شریعت مداری نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا: "اگر تھوڑی بہت ہیں تو وہ بھی انتہائی نجی ہیں۔"

ملا ہاشم

۱۹۷۸ء کے موسم گرما کے دوران میری ملاقات ملا ہاشم سے مشہد میں امام رضاؑ کے روضے پر حادثے کے طور پر ہوئی- یہ شام کا وقت تھا اور زیارت گاہ کا صحن پُرجوش عقیدت مندوں اور زائرین سے بھرا ہوا تھا- بڑے برآمدے میں جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے- مردوں عورتوں اور بچوں سے بھرا ہوا تھا اور تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ایک نوجوان ملا میرے برابر بیٹھا ہوا تھا چونکہ گنجان ہجوم نے ہمیں اس قدر دھکیلا تھا کہ ہم ایک دوسرے سے قریب تر آگئے تھے- میں نے فیصلہ کیا کہ اس سے سلسلہء کلام شروع کروں- اسے ذہنی طور پر رضامند پاتے ہوئے' میں نے اپنی ریسرچ کو مختصر طور پر بیان کرتے ہوئے بات شروع کی اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھ سے اس موضوع پر بات کرنے کے لئے تیار ہے؟ میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ اپنے افکار کے اظہار میں بہت باتونی اور فیاض واقع ہوا تھا- پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے' اب میں سوچتی ہوں کہ وقت کے انقلابی انداز نے فضا کو اپنے دائرے میں لے رکھا تھا اور جس نے آزادانہ ارتباط کے ذریعہ اظہار احساسات کا موقع دیا اور ان کی بات چیت ممکن اور سہل ہو گئی-

ملا ہاشم چالیس سال قبل ایران کے شمالی دیہات میں پانچ بچوں کے ایک خاندان میں پیدا ہوا تھا- اس کا باپ ایک کاشتکار تھا- اس نے اٹھارہ سال کی عمر تک اپنے باپ کا ہاتھ بٹایا- پھر وہ مشہد چلا آیا اور وہ ایک مذہبی مبلغ 'آخوند' بننے کے جذبے سے سرشار تھا- پچیس سال کی عمر میں اس نے ایک اٹھارہ سالہ مشہدی عورت سے شادی کی جس سے اس کے چھ بچے تھے-

یہ اعتراف کرتے ہوئے ملا ہاشم نے اپنے ضمیر میں کوئی کھٹکا محسوس نہیں کیا کہ جب سے وہ مشہد آیا' کثرت سے صیغہ (متعہ) کے معاہدے باقاعدہ اور خفیہ طور پر کرتا آرہا ہے- ملا ہاشم نے کہا: شمال بعید میں میرے گاؤں میں کوئی شخص بھی صیغہ / متعہ نہیں کرتا تھا کیونکہ وہاں یہ بات شرمناک تھی- بہرحال ایک مرتبہ وہ

مشہد میں متعہ معاہدوں کی صف میں شامل ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے عارضی نکاحوں (متعہ) کی کثرت کے بارے میں شیخی بگھار رہا تھا جو وہ ایک ماہ میں ایک یا دو مرتبہ کرتا تھا اور یہ سب کچھ اس کی بیوی کے علم میں آئے بغیر ہوتا رہا۔ تاہم جب اس سے یہ پوچھا کہ کیا وہ اپنی سولہ برس کی لڑکی کو صیغہ نکاح (متعہ) کرنے کی اجازت دے گا؟ اس نے زور دے کر کہا: 'ہرگز نہیں'۔

ملا ہاشم کو یقین ہے کہ زیادہ تر عورتیں صیغہ نکاح (متعہ) کی پیش کش کرتی ہیں۔ اسے پیغامات ارسال کرنے کے لئے عورتوں نے جو تدابیر اختیار کیں' اس نے انہیں بڑی تفصیل سے بتایا۔ اس نے کہا کہ عورتیں اس کی طرف مسلسل دیکھتی ہیں' یا اس سے قرآن مجید سے آیات پڑھ کر سنانے کے لئے کہتی ہیں' ان کے لئے مذہبی دعائیں پڑھنے کے لئے کہتی ہیں یا پھر قرآن مجید سے غیب دانی کے ذریعہ فال بتانے کے لئے کہتی ہیں۔ (۲) اگر رابطے کا یہ پہلا مرحلہ ناکام ہو جاتا ہے تو بعض عورتیں ایک زیادہ براہ راست رسائی کو باہمی طور پر سمجھتے ہوئے' خفیہ اشارے میں کہہ کر استعمال کرتی ہیں۔ ملا ہاشم کے الفاظ میں 'یہ کہ یہ بات آپ کے اور میرے درمیان راز ہی رہے گی' اس نے بتایا کہ بہت سی عورتیں یہ (صیغہ / متعہ) مذہبی ثواب کے لئے کرتی ہیں اور کبھی کبھی انہیں اس کے صلے میں رقم بھی نہیں ملتی۔ اپنے بیان کو جائز قرار دینے کے لئے اس نے مزید کہا: 'کل ہی ایک عورت نے مجھ سے قرآن مجید سے فال نکالنے کے لئے کہا اور میں نے اسے فال بتا دی' پھر اس نے مجھ سے ایک دوسری فال کے لئے کہا' تیسری فال کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کچھ مذہبی ثواب (عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کر کے) حاصل کرنا چاہتی ہے اور ایک سو تمن بھی لیا کرے گی۔ میں نے کہا: 'نہیں'۔ وہ میرے مذاق کے مطابق نہیں تھی' وہ بوڑھی تھی۔"

ملا ہاشم نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایسی عورتیں بھی ہیں جو اپنی مالی کفالت کے لئے صیغہ کرتی ہیں مثال کے طور پر حال ہی میں ایک عورت اس کے پاس آئی تھی اور اس نے مجھ سے تین سو تمن کے بدلے میں صیغہ (متعہ) کرنے کے لئے کہا۔ اس نے

بتایا کہ اس نے یہ پیش کش بھی مسترد کر دی تھی اور اس سے کہا کہ وہ اتنے زیادہ روپے کے بدلے میں صیغہ (متعہ) نہیں کرے گا- تاہم اس نے یہ نہیں کہا کہ اس نے ہمیشہ عورتوں کی پیش کش کو مسترد کیا ہے- ایک مرتبہ ایک عورت نے اس سے اپنے گھر چلنے کے لئے کہا اور وہاں ایک مذہبی دعا کرے- جب یہ مذہبی رسم ادا ہو گئی تو اس نے اس سے ذرا اور ٹھہرنے کے لئے کہا- قطعی طور پر یہ علم نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چاہتی تھی- ملا ہاشم نے بالآخر اس سے کہا کہ اب اسے جانا ہے- تب اس عورت نے حسب رواج کہا: 'یہ بات آپ کے اور میرے درمیان راز ہی رہے گی'- اس نے عورت کو بتایا کہ وہ یہاں رات بھر نہیں ٹھہر سکتا' لیکن کہا: 'دو گھنٹے ٹھیک رہیں گے'- جب میں مردوں کے انٹرویو کر رہی تھی تو میں نے یہ دریافت کرنا' نظر انداز کر دیا کہ وہ اجر دلہن (برائیڈ پرائس) کی ادائیگی کے لئے کس طرح بات کرتے ہیں؟ اس وقت کہ جب ان کو ادائیگی کے لئے پیش کش کرتی ہیں؟

ملا ہاشم اپنے مذہبی پیشے سے بالکل خوش تھا اور اکثر کئی مواقع پر اس نے کہا کہ وہ خدا کی رحمت سے انکار نہیں کرے گا یعنی یہ کہ 'عورتوں کی طرف سے صیغہ / متعہ نکاح کی پیش کش' تمام تر صیغہ / متعہ نکاح صرف دو یا تین گھنٹے کے لئے رہے- اس نے بتایا کہ وہ عام طور سے عورتوں سے ان کے مکان پر ہی ملتا ہے لیکن یہ بھی کہا: 'ان دنوں (۱۹۷۸ء) میں ان کے گھروں پر نہیں جاتا کیونکہ پکڑے جانے کا خوف لاحق رہتا ہے- ظاہر ہے کہ وہ مذہبی ادارہ و نظام اور پہلوی حکومت کے درمیان بڑھتی ہوئی کشمکش کا حوالہ دے رہا تھا- اسے یہ پریشانی تھی کہ اس کا یہ فعل ملاؤں کی بے شرمی و بے حیائی کے طور پر استعمال کیا جائے گا-

ملا ہاشم کی رائے میں 'میرے معلومات برائے تجزیہ / ڈیٹا کو بھی' ایک نظریہ تقویت دیتا تھا- صیغہ / متعہ مذہبی گروہوں 'روحانیاں' میں زیادہ عام تھا- اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'اس کے باوجود سب ہی اس مقصد کے لئے مشہد کی زیارت گاہ پر آتے ہیں تاکہ ایک صیغہ (متعہ کی خواہش مند عورت) کو تلاش کر سکیں- جیسے ہم باتیں کر رہے تھے وہ ایک کے بعد ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتا جاتا تھا جس

کے لئے اس کا دعویٰ تھا کہ وہ ایک صیغہ (متعہ) کی تلاش میں زیارت گاہ پر آئے تھے۔

ملا ہاشم نے کہا کہ جو عورتیں صیغہ / متعہ کرنا چاہتی ہیں فولادی جالیوں کی کھڑکی' (سطور بالا میں دیکھو: 'تمہید') کے اطراف کھڑی ہو جاتی ہیں اور زائرین تک اپنے ارادے پہنچاتی ہیں اور اس نے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ اگر شہوت اور شدید جنسی خواہش کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایک حصہ مرد کو ملے گا اور دوسرے نو حصے عورت کو ملیں گے۔ وہ ان چند ملاؤں میں سے تھا جو یہ کہا کرتے ہیں کہ شہوت ہی ایک صیغہ / متعہ نکاح کے معاہدے کے لئے عورتوں میں ابتدائی محرک ہے۔ اس وقت ملا ہاشم یہ فراموش کر بیٹھا کہ اس نے تھوڑی دیر پہلے متعہ کو عورتوں کے لئے مذہبی طور پر کار ثواب یا مالیاتی تحریکات بتایا تھا۔ ملا ہاشم کو یقین تھا کہ صیغہ / متعہ نکاحوں کی تعداد پچھلے پچاس برسوں میں بڑھ گئی ہے اور ابتدائی طور پر اس کی ایک وجہ 'آبادی' میں تیزی سے اضافہ تھا۔

مابعد انقلاب کی تشریحات

حجتہ الاسلام بزرگی

۱۹۸۱ء کے موسم گرما کے دوران' تہران میں میری ملاقات حجتہ الاسلام بزرگی سے ہوئی جو وزارت تعلیم میں ایک اعلیٰ منصب کے افسر تھے اور ایک پبلشنگ کمپنی (اشاعتی ادارے) کے ڈائریکٹر تھے۔ متعہ کے متعلق ان کے افکار' اس عارضی نکاح کے ادارے کی تشریح کے ضمن میں اس کی اہمیت کی ایک نمایاں منتقلی کی نمائندگی کرتے ہیں: انفرادی صحت اور سماجی نظم و ضبط کے لئے' اس کے وظائف کے فوائد کی بنیاد پر اس کی صداقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں یہ اس شخص کے افکار ہیں جو اسے اسلامی بصیرت اور انسانی جنس و شہوت کے معاملات کو ترقی پسندی کی علامت کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ تشریح خاص طور پر اس وقت بامعنی بن جاتی ہے کہ جب اسے

گذشتہ کئی عشروں میں ایرانی تمدن و ثقافت پر مغربی چودھراہٹ کے رد عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

حجتہ الاسلام بزرگی' ملا ایکس اور دوسرے عالی منصب حکام کی طرح' جنہیں میں نے انقلاب کے بعد انٹرویو کیا' انہوں نے استدلال کیا کہ انسانی جنسیت کی نوعیت کے لئے ادارہ متعہ کا وجود یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام نے اسے کس قدر گہرائی تک سمجھا ہے۔ انہوں نے اسے طعن آمیز پایا کہ پہلوی حکومت کے تحت' ایرانی مغرب اور چند مغربی مفکرین کی نقل کر رہے تھے جیسے برٹرینڈر سل' جس نے اسلامی عارضی نکاح (متعہ) کا پتہ چلایا' اس کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اس کے استعمال کرنے کے لئے یورپی نوجوان طبقے کی وکالت بھی کی See Russell 1929 میری نظر میں بہر حال یہ طعن آمیزی' تقریباً اپنی تمام تر غیر محسوس شعوری کشش کے ساتھ' اس مغربی فلسفی کے یہاں موجود ہے' جس نے یقین و اعتبار کے لئے اس اسلامی ادارے کو قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اس نے زور دیا کہ یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جیسے ایک اسلامی معاشرہ ہے ہم سویڈن کے باشندوں کے مقابلہ میں جنسیاتی معاملات میں بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ چودہ سو برس پہلے اسلام نے جنسی ضروریات کی تسکین کی اہمیت کو تسلیم کیا اور ان سے نمٹنے کے لئے عارضی نکاح (متعہ) کا مشورہ دیا۔ ہائی اسکول کے طلباء کے لئے' مذہبی تعلیم کی نصابی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس نے کہا: 'ہم ہائی اسکولوں میں اپنے نوجوانوں کے جنسیاتی مسائل کے حل کے سلسلہ میں (عارضی نکاح/متعہ کی تجویز دیتے ہیں) سویڈن کے باشندوں سے آگے ہیں۔:

انقلاب سے پہلے تہران میں اساتذہ کے ایک تربیتی کالج میں پروفیسر کی حیثیت سے حجتہ الاسلام اپنے طالب علموں کو اپنے لیکچر نوٹس دیا کرتے تھے (جن کے لئے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے ایک نقل دیں گے) جو فرد اور معاشرے کے لئے متعہ کے فوائد کی بابت تھے۔ ہماری بعد میں ہونے والی ملاقات میں انہوں نے یہ معذرت کی کہ وہ اپنے لیکچر نوٹس کی نقل فراہم نہیں کر سکتے بلکہ انہوں نے مجھے دو چھوٹے کتابچے' متعہ کس طرح' دیئے جن میں متعہ نکاح کے طور طریقے صاف اور آسان زبان میں

چھپے ہوئے تھے-Kiafar 1981; Shirazi n.d ان دستی کتابوں (manuals) میں 'آزمائشی نکاح' Trial marriage کی بابت رسل کے افکار کو عارضی نکاح / متعہ کے جائز ہونے کے ثبوت کے طور پر' عارضی نکاح / متعہ اور اسلامی اصولوں کی قدر و قیمت کا معیار مقرر کیا گیا ہے- رسل کی رائے اور اس کے اسلامی اصولوں کی برتری کو تسلیم کرنے کا ذکر' تبادلہء خیالات میں بار بار آیا جو میں نے ملاؤں سے کئے تھے-See also Mutahhari 1974, 29-32,119

مجھے کچھ زیادہ ہی حیرت ہے کہ حجتہ الاسلام بزرگی دوسرے بہت سے ملاؤں کی طرح افکار جنسیات (۳) کی بابت بہت صاف گو اور دیانت دار تھے' انہوں نے جنسی ضروریات کی حیوانی جبلت اور نوعیت کا بار بار حوالہ دیا اور اس حقیقت کو دھرایا کہ اس کی تسکین ضروری ہوتی ہے اور اکثر احساس طلب پر ہوتی ہے یا پھر بڑی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں- بزرگی نے کہا: "۱۸ اور ۲۵ کی عمر کے درمیان مرد اور عورتیں اپنی نا قابل قابو اور نا قابل تسکین' جنسی خواہشات میں گرفتار 'حیوان' ہوتے ہیں- مسئلہ زیر بحث کے طور پر بیان کیا کہ اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران قم میں اور بعد میں نجف اور عراق میں' کس طرح بہت سے غریب مذہبی طلبا کو اپنی جنسی فاقہ زدگی کو بے اثر کرنے کے لئے کافور کھانا پڑتا تھا- ان کی نظر میں ایک ایسا غیر صحت مندانہ ماحول ہر طرف تھا کیونکہ صیغہ (متعہ) عورتیں اپنے صلہء عروسی کے بدلہ میں ایک تمن طلب کرتی تھیں جبکہ ہمارے پاس دو ریال (۴) بھی نہیں ہوتے تھے- انہوں نے اس صورت حال پر رنج و غم کا اظہار کیا اور یہ بات آہستہ آہستہ مجھ پر صریح طور پر واضح ہو گئی کہ بہت سے ان مردوں کی طرح جن سے میں نے باتیں کی ہیں' بزرگی نے بھی الزام کا سارا بوجھ' عورتوں کے کندھوں ہی پر رکھا اور انہیں مردوں کی بہبودی یا اس میں کمی کا ذمہ دار ٹھہرایا- انہوں نے کہا کہ اب وہ اساتذہ کے کالج میں طلبا کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ متعہ کا استعمال کریں اور اس طرح کی تکلیف سے چھٹنے کا یہ ایک راستہ ہے-

انہیں یقین تھا کہ ہر وہ عورت جو پہلوی حکومت کے دوران پڑھنے کے لئے

گئی' اسے اپنے مرد ساتھیوں سے آزادانہ' تعلقات قائم کر کے حرام کاری اختیار کرنا ہی پڑتی تھی کیونکہ ایسا رویہ' صورت حال (۵) کا متقاضی تھا اس لئے وہ اپنے خود کے طلبا کو متعہ کی بابت یہ پڑھاتے تھے کہ یہ (متعہ) "اسلامی 'اخلاقی اعتبار سے قابل قبول ہے اور خطاو گناہ کے زہر آلودہ احساسات کے رشتوں سے بچاتا ہے۔"

وہ اپنے خود کے صیغہ (متعہ) رشتوں کی بابت کسی خصوصیت کے بغیر بہت صاف گو اور بیباک تھے انہوں نے ثبوت سے مبرا' مفہوم میں ایک دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ مثال کے طور پر اگر میں ایک عصمت مآب اور نا کتخدا عورت کو جانتا ہوں (تو) مجھے اس کو متعہ کی تجویز دینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ انہوں نے متعہ نکاح کے مذہبی ثواب پر بار بار زور دیا اور واقعتاً مجھے ایک عورت کا نام اور ٹیلی فون نمبر دیا' جس کی پاکیزگی اور ساتھ ہی ایک مذہبی واعظ کی حیثیت سے اس کی مہارت کی بہت زیادہ تعریف و توصیف کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود صیغہ متعہ معاہدہ کرتی ہے' دوسروں کو اس کے مذہبی فوائد بتاتی ہے اور صیغہ / متعہ معاہدہ کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔' (٦)۔ یہ بات (مجھ پر) واضح نہیں ہوئی : کیا انہوں نے خود بھی کبھی اس سے صیغہ / متعہ معاہدہ کیا تھا یا نہیں؟'

ملا پاک

ملا پاک' سندوں اور معاہدوں کی تصدیق کرنے والا (نوٹری پبلک) افسر تھا اور اس کے سرکاری فرائض ریاستہائے متحدہ (۷) میں ایک جسٹس آف پیس کی طرح تھے۔ مشرقی تہران میں اس کا ایک دفتر تھا۔ میں نے رازداری کے انداز میں سنا کہ ملا پاک جس نے ایک اطلاع دہندہَ کی بیٹی کی تقریب نکاح انجام دی تھی' وہ کچھ (کاغذات) دے رہا تھا جن کو میں صیغہ / متعہ دستاویزات' کہتی ہوں۔ وہ اپنے مرد دوستوں کو یہ دستخط شدہ دستاویزات فراہم کرتا تھا اور انہیں صیغہ / متعہ معاہدوں کے ثبوت کے طور پر استعمال کرنے کے قابل بناتا کہ جب وہ کٹر انقلابی محافظوں کے

ہاتھوں روک لئے جائیں اور ان سے پوچھ گچھ ہو کہ 'اس عورت سے تمہارا کیا رشتہ ہے' تو وہ نجات پا سکیں۔

مغربی "اخلاقی پستی اور ابتری" کے خلاف جنگ آزمائی کی پالیسی کی حیثیت سے انقلابی محافظ 'جوڑوں کو روک لیتے اور ان سے ان کے قانونی رشتے کا ثبوت طلب کرتے۔ ایسی سخت پالیسیوں کا سامنا کرنے کے لئے بہت سے جوڑے اب اپنے عارضی طور پر نکاح (متعہ) کا دعویٰ کرتے' خواہ ایسا نہ بھی ہو۔ متعہ کی وکالت کے غیر متوقع نتائج کی گرفت میں آئے ہوئے (جوڑے) 'اس طرح اسلامی حکومت کو صیغہ / متعہ رشتوں کے کثرت سے غیر مصدقہ دعاوی کا سامنا کرنے کا سبب بنے چونکہ روایت یہ ہے کہ صیغہ / متعہ نکاح کے لئے گواہوں اور اندراج (رجسٹریشن) ضروری نہیں تو حکومت کے کارندوں کو موقع واردات پر ہی ایسے دعاوی کو قبول کرنا پڑتا تھا۔ بہر حال اب حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ ایسے تمام مقدمات کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس لئے تمام صیغہ / متعہ نکاحوں کا اندراج ضروری قرار دیا گیا۔ اس نئے حکم نامے (آرڈی نینس) کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت سے ایرانی شہری 'اپنے ذاتی معاملات کی پیروی میں ایک نیا طریقہ لے کر آگئے ہیں تاکہ مطلوبہ ثبوت فراہم کرنے کے لئے حکومت کو مطمئن کیا جا سکے۔

بعض افسران تصدیق' جن میں بہت سے ملا ہیں' ایک فارم --- ایک صیغہ / متعہ معاہدے --- پر دستخط کرتے ہیں اور زوجہ و شوہر کے اسماء کے لئے جگہ خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مرد' جو ان دستاویزات کو حاصل کر لیتے ہیں' اپنی جیبوں میں ان کی رسید رکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی صیغہ / متعہ معاہدہ کیا جاتا ہے' وہ سیدھے سادے انداز میں اس کی خالی جگہیں پر کر دیتے ہیں اور جب انقلابی محافظ الزامات (۸) کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں تو وہ جلد ہی ملا کو مطلع کر دیتے ہیں۔[۲]

میں نے اپنے ایک اطلاع دہندہ سے' جو ملا پاک کو جانتا تھا کہا کہ اس سے ایک انٹرویو کرنے کا انتظام کیا جائے اور وہ ایسا کرنے کے لئے متفق ہو گیا دوسرے دن وہ مجھے ملا پاک کے دفتر لے گیا جہاں اس نے ہمارا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ ملا پاک

شادی شدہ ہے اور اس کے دو بچے ہیں۔

یہ جان کر کہ وہ افسر تصدیق ہے میں نے صیغہ / متعہ نکاحوں کی کثرت کی بابت سوالات کرنے کے ساتھ انٹرویو کا آغاز کر دیا۔ ملاپاک نے کہا: انقلاب کے بعد صیغہ / متعہ زیادہ مقبول ہو گیا ہے۔ کچھ تو اس لئے کہ جنگ کے دوران ہونے والی بیواؤں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اور کچھ اس لئے کہ بعض لوگ حکومت کے خوف سے بھاگ گئے ہیں اور انہیں کسی قسم کی دستاویز کی ضرورت ہوتی ہے'۔ اس نے اندازہ لگایا کہ مستقل نکاحوں کے مقابلہ میں صیغہ / متعہ نکاح زیادہ سے زیادہ دس فیصد ہیں۔ لیکن اس نے بتایا کہ یہ اندازہ صرف ان لوگوں کا حوالہ ہے جو اپنے عارضی نکاح / متعہ کا اندراج کراتے ہیں۔ اس نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مثال کے طور پر گذشتہ ماہ' میں نے ایسے چار نکاحوں کا اندراج کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ تمام عورتیں جو اپنے صیغہ / متعہ نکاح کو رجسٹر کرانے میں دلچسپی لیتی ہیں' ملازمت (آمدنی کا کوئی ذریعہ) کرتی تھیں اور بہت سے آدمی شادی شدہ ہوتے تھے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: غیر شادی شدہ مرد' ہم شادی ہم مردوں کے مقابلہ میں زیادہ مزاحمت کے حامل تھے۔ ہم تجربہ کار ہیں۔ اس کی نظر میں عورتیں اکثر ایک مستقل نکاح کو ترجیح دیتی ہیں لیکن مرد ایسا نہیں کرتے۔ اگر عورتوں کو اظہار کا موقع دیا جائے تو وہ صیغہ / متعہ کو منتخب نہیں کریں گی کیونکہ اس میں معاشرتی حیثیت' استحکام اور سلامتی کی کمی ہے تاہم مرد ایسا کرتے ہیں۔ وہ عورتوں کو اپنے پارٹنر + زکی حیثیت سے نہیں چاہتے اور عورتوں کے پاس کوئی انتخاب (راستہ) نہیں رہتا سوائے اس کے کہ وہ مرد کے ساتھ چلیں۔ ملاپاک نے دلیل دی کہ جو لوگ میرے پاس اپنے صیغہ / متعہ نکاح رجسٹر کرانے آتے ہیں وہ مالی ضروریات کے پیش نظر ایسا نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے ستر فیصد مالی طور پر محفوظ ہیں۔ وہ اپنے صیغہ / متعہ معاہدے اپنی جنسی ضروریات کی تسکین کے لئے کرتے ہیں۔ عورتوں کو رفاقت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ مرد اپنی جنسی خواہشات کی تسکین و تکمیل کرتے ہیں۔

جب یہ دریافت کیا گیا کہ صیغہ / متعہ نکاح کے مقصد کے لئے مرد اور

عورتیں کس طرح ملتے ہیں تو ملاپاک پہلے مسکرایا اور پھر اس نے بتایا کہ دل کو دل کی تلاش ہوتی ہے- مثال کے طور پر میرے ایک دوست نے 'ایک باپردہ عورت کو' جس کا چہرہ مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا' موٹر کار میں بٹھالیا- اس عورت نے میرے دوست سے صیغہ / متعہ کرنے کی درخواست کی لیکن میرے دوست نے تامل کیا- وہ اس کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا' اس لئے اس سے کہا کہ وہ نقاب ہٹائے اور اسے چہرہ دیکھنے کا موقع دے لیکن اس عورت نے انکار کردیا- اس نے کہا: 'پہلے تم مجھ سے صیغہ / متعہ کرلو اور اگر تم (مجھے دیکھ کر) مطمئن نہ ہو تو تم اسے منسوخ کرسکتے ہو'- اور میرے دوست نے اس کی پابندی کی- ملاپاک نے مزید بتایا کہ اکثر اس کے باوجود جوڑوں کے درمیان' درمیانی رابطے کا کردار' جوڑا ملانے والے (میچ میکرز) کرتے ہیں اس نظریے سے مرد مساجد' مذہبی رسوم اور ایسے ہی اجتماعات میں شرکت کرکے ادارہ عارضی نکاح / متعہ کے بارے میں سیکھتے ہیں اور حیثیت مجموعی وہ اس ادارے (متعہ) کے بارے میں عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ ہی جانتے ہیں- تاہم اسے یقین ہے کہ عورتیں ہی عام طور سے ایک صیغہ / متعہ نکاح کا آغاز کرتی ہیں- مذہبی انتظامیہ (establishment) اور نظام (system) یعنی روحانیاں میں' میں صیغہ / متعہ زیادہ پھیلا ہوا ہے اور اس طرح یہ کرپشن سے بچاتا ہے' مذہبی لوگ اسے زیادہ کرتے ہیں کیونکہ وہ قوانین سے بہتر واقفیت رکھتے ہیں'-

ملاپاک کے بیان کے مطابق بہت سے صیغہ / متعہ نکاح چھ ماہ سے بارہ ماہ کی مدت کے لئے ہوتے ہیں اور اس سے قبل کہ پہلی زوجہ کو اس کا علم ہوجائے وقت ختم ہوجاتا ہے- اس نے مزید کہا کہ آج کل اگر پہلی زوجہ کو پتہ بھی چل جاتا ہے اور وہ عدالت سے رجوع کرتی ہے تو قانون (عدالت) اس کی درخواست کی سماعت نہیں کرتا حالانکہ قانون (قانون تحفظ خاندان ۱۹۶۷) کو ابھی فنی طور سے دوسرے قانون سے تبدیل نہیں کیا گیا ہے- بالفعل' مذہبی پند و نصائح کو اعلیٰ تر قوت اثر و نفوذ حاصل ہوتا ہے- (۹)- وہ ان چند ملاؤں میں سے ایک تھا کہ جس نے کبھی ایک وقت میں ایک سے زائد ازواج کو حرم میں رکھنے کی حمایت نہیں کی' اس کے باوجود کہ وہ دوسرے

مردوں کے ساتھ تقریباً رازدارانہ انداز میں صیغہ / متعہ نکاح کے معاہدے کثیر تعداد میں کراتا رہا ہے۔ اس کے اپنے والد نے اس کی ماں کو غیر منصفانہ طور پر ستایا اس وقت کہ جب وہ دوسری زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: مردوں کو تعدد ازواج میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ خدا ایک ہے اور محبت کرنے والا بھی ایک ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی درجہ بندی میں صیغہ / متعہ نکاحوں کو شامل نہیں سمجھتا تھا۔

ملا ایکس

ملا ایکس ابھی اپنے ابتدائی چالیس برس کے پیٹے میں ہیں اور صورت شکل کے سانولے ہیں۔ ہمسایہ سے رازدرانہ طور پر مجھے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورتوں میں بہت ہر دلعزیز تھا اور ڈان جوان Don juan کی طرح کی کوئی شے تھا (جو عورتوں کو بہکا کر بدکاری کی ترغیب دیتا اور عیاشی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ مترجم) اس کی زوجہ نے طلاق لے لی تھی اور اس کا چار برس کا بیٹا اس کی زوجہ کے قبضے میں تھا۔ وہ اکیلا ایک بڑے مکان میں رہتا تھا جس کے کھلے صحن میں روایتی ایرانی گلستان تھا۔ وہ ایک بہت ہی رنگین مزاج ملا بن کر ابھرا۔

دوسرے مذہبی رہنماؤں کی طرح ملا ایکس جنسیات کی بات کرتے ہوئے حیرت انگیز طور پر صاف گو اور بیباک تھا اور وہ جنسیت کو مرد کے فطری حق کی طرح قرار دیتا تھا۔ عقائد میں حصہ بٹانے کے لئے وہ میرا ہمنوا تھا۔ میں نے دو مرتبہ اس کا انٹرویو کیا: ایک مرتبہ اس کے اپنے مکان پر اور دوسری مرتبہ میری رہائش گاہ پر۔ دونوں مرتبہ میرے والد میرے ساتھ تھے۔ ان کی موجودگی نے میری تفتیش کو جائز صورت دی۔ میرا یقین ہے کہ ان کی موجودگی نے ملا ایکس کی حوصلہ افزائی کی اور وہ کھلے دل سے بلاروک ٹوک تبادلہ ء خیال کرتا رہا۔ بدقسمتی سے چونکہ چند سیاسی ناخوش گوار واقعات جن میں صدر رجعی کا قتل بھی شامل تھا ایسے تھے کہ بعد میں ملا ایکس سے بار بار کوشش کے باوجود ملاقات میں مزاحم رہے۔

اس نے متعہ کے متعلق قواعد و ضوابط اور طریق کار کو بتانا شروع کیا لیکن اس نے پہلی مرتبہ میری آگہی کو یقین دلایا' وہ کھلے دل سے پیش آیا اور میرے سوالات کا پوری طرح جواب دیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ وہ اس معاملہ میں بیس برس کا تجربہ رکھتا ہے اور اس نے نہ صرف اپنے تجربات بتانے سے اتفاق کیا بلکہ اس نے وعدہ کیا کہ وہ ان لوگوں کی کہانیاں بھی سنائے گا جن کے متعلق وہ جانتا تھا کہ انہوں نے صیغہ / متعہ معاہدے کیئے تھے۔ ملا ایکس نے یہ اعتراف کیا کہ اس نے خود بھی کثرت سے صیغہ / متعہ کیئے ہیں اور دعوے کیا کہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو یہ کرتے ہیں۔ بہر حال بعد میں' جب میں نے کہا کہ وہ اپنے شناساؤں میں سے چند ایک سے تعارف کرادے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا: آپ ان لوگوں سے کیا جاننا چاہتی ہیں؟ میں آپ کو وہ سب کچھ بتا رہا ہوں جو آپ جاننا چاہتی ہیں۔ میں خود بیس سال کا تجربہ رکھتا ہوں۔ (۱۰)۔ اگر ہم لوگوں کا صیغہ / متعہ کرنے والوں کی حیثیت سے حوالہ دیں گے تو وہ پاگل ہو جائیں گے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے انٹرویو کیئے جائیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ لوگ صیغہ / متعہ کیوں کرتے ہیں؟ اس نے مذہبی رواج اور ثقافتی انداز میں پیش آنے والے احساسات کی یاد دہانی کرائی' یہ کہ اس سلسلہ میں عورتوں کی مالی ضروریات جبکہ مردوں کو شہوت انگیزی ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ تاہم ایک دوسرے موقع پر اس نے تجویز کیا کہ بعض عورتیں' مردوں کے مقابلہ میں' زیادہ جذبہ و جوش سے اس طرف مائل ہو سکتی ہیں۔ آب و ہوا اور شہوت انگیزی کے درمیان ایک اتفاقیہ رشتے کی بابت' اظہار کرتے ہوئے' اس نے دلیل دی کہ خواہش اور شدید جذبے کی "مقدار اور شدت" کی بنیاد' کرہ ارض پر جغرافیائی محل وقوع پر ہوتی ہے۔ اس نے سبب بتایا کہ "ہم (ایران) اہل مغرب کے مقابلہ میں گرم تر آب و ہوا کے خطے میں رہتے ہیں (اس لئے) ہم زیادہ جوش و جذبے کے ساتھ مائل ہوتے ہیں اور عظیم تر جنسی ترغیبات رکھتے ہیں۔" اسے یقین تھا کہ ایران کی حدود ہی میں جنسی خواہش اور شہوت کی شدت مختلف النوع ہے۔ اس نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ: مثال کے طور پر' (شمالی ایران کے باشندے) دشتی کافی کمزور واقع ہوئے ہیں

اور اسی لئے وہ جنس (شہوت) میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے- لیکن (صحرائی سرحدوں پر واقع) قم میں کوئی شخص اس حیوانی احتیاج سے راہ فرار حاصل نہیں کر سکتا-'

ملا ایکس قم میں ایک عظیم آیت اللہ کا انتظامی نائب معاون ہے اس کے ذمے بہت سی سرگرمیاں ہیں ان میں مشاورت اور قم کے مذہبی مراکز (۱۱) میں نیا داخلہ پانے والی طالبات کی طبقہ واری درجہ بندی کا صلاح کار ہونا بھی شامل ہے- اس سے مشورہ لینے والوں کے مسائل کی آگہی کے اعتبار سے' اس نے صیغہ / متعہ نکاحوں کے لئے محرکات کو حسب ذیل انداز میں مخصوص و مقرر کیا ہے: جنسی تسکین' مالی ضروریات' نفسیاتی الجھنیں اور دوسروں کی دولت یا حسن سے حسد رکھنا- اس نے خاص طور پر جاہل اور قدامت پسند والدین کے اپنے بچوں کی ناکافی تکمیلات' کو پیدا کرنے یا ان کی شدت میں اضافہ کرنے کے کردار پر زور دیا اور خاص طور سے اپنی بیٹیوں کی ناکافی خواہشات کا حوالہ دیا- اس نے دلیل دی کہ بعض باپ اور بھائی غیر ضروری حد تک درشت ہوتے ہیں اور بیٹیوں اور بہنوں کو بعض انفرادی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں اور کبھی اپنے بیٹوں کو بھی محروم کر دیتے ہیں- اس کی نظر میں خصوصیت کے ساتھ تنقید کا شکار وہ غیر شادی شدہ عورتیں ہیں جنہیں اپنے والدین اور رشتہ داروں کے ہاتھوں ہر قسم کی تنگدستی اور ذلتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں- تاہم اس نے کہا کہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے واقع ہونے تک' کنواری عورتیں اتنے صیغہ / متعہ نہیں کرتی تھیں جتنی کہ غیر کنواری عورتیں کرتی تھیں البتہ وہ لڑکیاں جن کی پرورش سوتیلی ماں نے کی ہوتی' وہ صیغہ / متعہ کر لیتی تھیں- ابھی میں اس کا انٹرویو کر رہی تھی کہ وہ عورتیں جو اس سے مشورہ لیتی تھیں' ان میں سے بعض نے اسے فون کیا اور ایک نوجوان عورت آئی جسے اس نے باہر نکال دیا کیونکہ اس کی آمد' ہماری موجودگی میں مداخلت تھی-

ملا ایکس کی بعض قریبی اور بلاواسطہ معلومات' اس کے ان تجربات سے حاصل ہوئی تھیں کہ جب وہ قم میں ایک طالب علم صلاح کار تھا- اس کے بیان کے مطابق سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں' قم میں پانچ سو سے زیادہ طالبات تھیں جو کسی نہ کسی آیت اللہ کی

سرپرستی اور نگرانی میں، حصول علم میں معروف تھیں۔اس نے کہاکہ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے وقت سے زیادہ سے زیادہ غیر شادی شدہ کنواری عورتیں صیغہ / متعہ معاہدے کررہی ہیں۔بعض قم میں اپنی تعلیم اور مذہبی تربیت کے دوران متعدد سلسلہ وار معاہدے کرلیتی ہیں۔اس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا: قم میں پانچ سو طالبات میں سے دوسو سے زیادہ طالبات اپنے کسی استاد یا اپنے ساتھی، مذہبی طالب علم کی صیغہ / متعہ زوجہ ہیں۔ میں نے اس سے پوچھاکہ یہ صیغہ جوڑے اپنے عارضی نکاح (متعہ) کے دوران کہاں رہتے ہوں گے؟اس نے جواب دیا کہ جہاں کہیں بھی ممکن ہو۔اکثرو بیشتر مرد کے مکان پر ہی رہتے ہیں۔صیغہ / متعہ کے مذہبی ثواب پر زور دیتے ہوئے، دوسرے بہت سے ملاؤں کی طرح، ملا ایکس نے مغربی طرز کی آزادانہ مباشرت کے مقابلہ میں، صیغہ / متعہ نکاح کے فوائد کی اہمیت پر زور دیا۔وہ مغربی آزادانہ مباشرت کو 'زناکاری' کے مترادف سمجھتا تھا۔

اس نے ایک نوجوان عورت کاواقعہ بیان کیا جس نے اپنے والدین کے علم میں لائے بغیر، اپنے ایک پروفیسر سے صیغہ / متعہ معاہدہ کرلیا۔یہ جوڑا ملا ایکس کے مکان پر آیا کرتا تھا۔وہ لڑکی جب بھی اپنے والدین سے ملنے کے لئے تہران جاتی، وہ اس کے لئے کئی ایک پسندیدہ رشتے تجویز کرتے مگر وہ ان سب کو مسترد کردیا کرتی تھی۔ملا ایکس نے اس خوف کااظہار کیاکہ اس کے خفیہ صیغہ / متعہ نکاح کا علم ہونے پر اس کا باپ اس کی زندگی کے لئے خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔اس نے مزید بتایاکہ آخری بار، جب وہ میرے مکان کوایک بار پھر استعمال کرناچاہتے تھے، میں نے ان کو منع کردیا۔

کلمہ شہادت کی انگلی سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، اس نے کہا: 'میں ایک غضبناک باپ سے الجھنا نہیں چاہتا' حالانکہ اس نے رسمی طور پر کہا کہ ان عورتوں میں سے بعض صیغہ / متعہ معاہدے کئی بار کرتی ہیں، بہر حال وہ ان استاد-شاگرد صیغہ / متعہ نکاحوں کی تفصیلات کو افشاکرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔جب میں نے اس سے پوچھاکہ کیاوہ مجھے ایسی چند عورتوں سے ملاقات کراسکتا ہے جن کو وہ مشورہ دیتارہا ہے؟وہ ذرا دیر، تذبذب کی حالت میں رہا اور یقین کے ساتھ کہاکہ اگر

ان کی شناخت ہو گئی تو وہ پریشان ہوں گے۔ بہت سے لوگوں نے انہیں شناخت کرنے پر' غیر رضامندی کا اظہار کیا ہے جنہوں نے صیغہ / متعہ نکاح کیئے ہیں اور خاص طور سے ملاؤں کے معاملات کے اظہار سے منع کر دیا۔ نظری محویتوں کی سطح پر' وہ سب صیغہ / متعہ کے جائز ہونے کی اہمیت بیان کرنے میں 'بڑی دور تک ساتھ چلا' اور مومنین کے لئے اس کے مذہبی ثواب کو بیان کیا لیکن انفرادی اقدام کی سطح پر اس نے پہلو تہی کی اور اپنے خود کے تجربات کی بابت بات کرنے سے ہچکچاتا تھا یا مجھے دوسروں سے تعارف کرانے سے گھبراتا تھا جنہوں نے کہ صیغہ / متعہ پر عمل کیا ہوتا۔ وہ خفیہ راز افشانہ کرنے کی کوشش کرتا اور وہ صیغہ / متعہ نکاح کے منفی ثقافتی مدرکات میں شریک دکھائی دیتا تھا۔ ۱۹۷۸ء میں میرے فیلڈ ورک (دفتر سے باہر کام) کے دوران یہ دوگر فتگی زیادہ اظہر من الشمس تھی۔

جب میں نے ملا ایکس سے اس اخلاقی دوگر فتگی کے پس منظر میں کارفرما اسباب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ اس کی وجہ پہلوی حکومت کی پالیسیاں ہیں جنہوں نے ذکور واناث کے آزادانہ اِرتباط کی حوصلہ افزائی کی اور یہ سمجھا گیا کہ یہ ترقی پسندانہ (زندگی) ہے لیکن انہوں نے اس اسلامی روایت کی حوصلہ شکنی کی' اسے پرانے انداز کا سمجھا اور عورتوں کی تحقیر و اہانت سمجھا۔ اس نے زور دیا کہ مسئلہ اسلامی قوانین میں نہیں ہے بلکہ ایسی مخرب اخلاق پالیسیوں میں ہے۔

یہ سچ ہے کہ پہلوی حکومت نے متعہ نکاح کا منفی نظریہ برقرار رکھا اور اسے کبھی بھی خلاف قانون قرار نہیں دیا لیکن یہ بات بھی اتنی ہی سچ ہے کہ اسلامی حکومت نے قانون بنا کر اس کی مثبت حیثیت کی توثیق کر دی ہے مگر (لوگ) اب تک یہ نہیں چاہتے کہ انہیں عارضی نکاح / متعہ کرنے والے کی حیثیت سے پہچانا جائے۔ (۱۲)۔ اس مسئلے کو پہلوی حکومت کی پالیسیوں میں شامل کرتے ہوئے یا ان سے علیحدہ کرتے ہوئے' ملا ایکس نے بنیادی فرق کو نظر انداز کر دیا جو وہ متعہ کے نجی اور عوامی پہلوؤں کے درمیان کر رہا تھا۔ ایران میں عارضی نکاح / متعہ کی اخلاقی قدر و قیمت اور ثقافتی عظمت کی بابت پالیسیاں ایک حکومت سے دوسری حکومت کی طرف نہایت سختی سے

سر کتی گئیں۔ مطابقت یہ ہے کہ رائے عامہ' ادارہ متعہ کی اخلاقی معقولیت و شائستگی اور اس کا استعمال کرنے والوں کی سالمیت کے درمیان تقسیم ہو چکی ہے۔ نتیجہ میں بہت سے عمل کرنے والے ایرانی' اپنے متعہ نکاح / نکاحوں کے واقعات کو اپنی ذات تک محدود رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نقطۂ نگاہ سے مسئلہ یہ ہے کہ نجی کو عوامی (پبلک) میں جذب کر دیا جائے اور عوامی آگاہی کو ایسا بنا دیا جائے کہ جسے ایک نجی اقدام کہا جاتا ہے۔ جہاں تک کہ ایک عارضی نکاح / متعہ کو راز میں رکھنے کا تعلق ہے یا تقریباً ایسا ہی ہو' یہ ٹھیک ہی لگتا ہے لیکن جب ایک مرتبہ یہ عوام کی آگاہی میں آجاتا ہے تو ایسی معلومات کو مختلف لوگ' قابل اعتراض مقاصد کے لئے اپنا لیتے ہیں۔

ملا ایکس نے اپنے کثرت سے کیئے ہوئے صیغہ / متعہ نکاحوں کے بارے میں کسی رازداری سے کام نہ لیا۔ ملا ہاشم کی طرح اس نے دعویٰ کیا کہ رشتہ (تعلق) پیدا کرنے میں ہمیشہ عورتیں ہی اقدام کیا کرتی ہیں۔ اس نے دھرایا کہ ایک مرتبہ زیارت گاہ میں اس کے پاس ایک عورت آئی جس نے اس سے قرآن مجید کے ذریعہ فال نکالنے کے لئے کہا۔ پھر اس نے اس سے صیغہ / متعہ کرنے کے لئے کہا۔ چونکہ (معاہدہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے) فال نے سعد علامت کا اظہار کیا ہے' یوں سمجھئے کہ عارضی نکاح / متعہ کرنے کی طرف اشارہ ہے اس نے اس کی تعمیل کی۔ انہوں نے ایک گھنٹے کا صیغہ کرنے کا فیصلہ کیا اور بیس تمن بطور معاوضہ طے پائے۔ ایک اور مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اور اس سے درخواست کی کہ وہ پچاس تمن کے اجر عروسی کے بدلہ میں اس کی کنواری بیٹی سے ایک رات کا صیغہ / متعہ کر لے۔ ملا ایکس نے کہا کہ ان دو (متذکرہ) معاملات میں ان عورتوں کو رقم کی ضرورت تھی۔ اس نے کہا کہ دوسری طرف ایسے اوقات بھی آتے ہیں کہ جب عورتیں خود ہی رشتے کا آغاز کرتی ہیں کیونکہ وہ جسمانی طور پر مردوں کے لئے کشش رکھتی ہیں۔ ملا ایکس نے کہا کہ بہت سی عورتیں نوجوان مردوں کی طرف بڑھتی ہیں۔ خاص طور سے خوبصورت جوانوں کی طرف' بلاواسطہ اور بار بار بڑھتی ہیں۔ ملا ایکس کے بیان کے مطابق عورتیں ان مردوں کا تعاقب کرتی ہیں براہ راست یا بالواسطہ' خطوط پیغامات یا درمیانی آدمیوں کے ذریعہ

تعاقب کرتی ہیں۔(۱۳) مقبول عام عقیدے کے برعکس، اس نے عورتوں کے مقابلہ میں ان نوجوان مردوں کو زیادہ حالت تنقید میں دیکھا ہے۔انہیں آسانی سے ترغیب دی جاسکتی ہے اور صراط مستقیم سے گمراہ کیا جاسکتا ہے۔اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ مرد کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک عورت کی تجویز کو 'نہ' کہہ دے۔اس کے اس نظریئے کی صدائے بازگشت، ان انٹرویوز میں سنی گئی جو میں نے دوسرے مردوں سے کئے تھے۔

ہمارے دوسرے انٹرویو میں ملا ایکس نے، تقریباً اپنے ہی بیان کی تردید کی کہ جب اس نے یہ بیان کیا کہ مرد ہمیشہ پہلے پیش کش کرتے ہیں۔جب اس سے پوچھا گیا کہ اگر عورت بھی پہل کرے تو اس نے کہا: 'وہ عورتیں جو ہمارے پاس آتی ہیں اور قرآن مجید سے فال کے لئے کہتی ہیں۔در حقیقت وہ عصمت فروش ہوتی ہیں۔(۱۴)۔ وہ اس عقیدے کا حامل تھا کہ صیغہ / متعہ نکاح کرنے کے لئے عورتوں کے محرکات یکساں اور مسلسل حالت میں پائے جاتے ہیں۔اس نے بیان کیا کہ اس قسم کا صیغہ / متعہ نکاح ابتدائی سطح پر موٹلوں یا سرایوں (زیارت گاہوں کے اطراف یا شہر کے وسط) میں ہوتا ہے جہاں موٹل یا سرائے کا مالک بالعموم ایسی کئی عورتوں سے واقف ہوتا ہے اور انہیں متلاشی ملاقاتیوں سے متعارف کراتا ہے۔بہت سے زائرین جانتے ہیں کہ ایک صیغہ / متعہ کو تلاش کرنے کے لئے کہاں جانا چاہئے؟ اس کے برعکس سمت میں، اس نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ ایسی عورتیں بھی ہیں جو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے صیغہ / متعہ معاہدہ کرتی ہیں اور صرف اس کے مذہبی ثواب کی تمنا رکھتی ہیں۔اس نے کہا کہ وہ یہ (صیغہ / متعہ) کرتی ہیں۔متعہ کی ممانعت کرنے کے متعلق حضرت عمرؓ خلیفۂ دوم کے حکم کی نافرمانی کے لئے کرتی ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے کرتی ہیں۔اس کے اندازے کے مطابق صرف تین فیصد عورتیں خدا کی خوشنودی کی خاطر صیغہ / متعہ معاہدے کرتی ہیں اور دوسری عورتوں کے محرکات، ان دو انتہائی سروں کے درمیان پائے جاتے ہیں جن کو وہ بیان کر چکا ہے۔

جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ مردوں کا کونسا گروہ یا طبقہ کثرت سے صیغہ / متعہ کرتا

ہے؟اس نے جواب دیا: سب معروف ہیں- ہر وہ شخص جس کے پاس روپیہ پیسہ ہوتا ہے اور جنسی خواہش رکھتا ہے صیغہ رمتعہ کرتا ہے لیکن سارا الزام صرف 'مردمانِ روحانیاں' (طبقہ مذہبی) پر عائد کیا جاتا ہے- میں نے اس سے پوچھا: پھر کس شے نے صیغہ رمتعہ نکاح کے معاہدوں کے سلسلہ میں 'ملاؤں کے مبتلا ہونے کے عام خیال کو فروغ دیا؟اس نکتے کو فی الحقیقت متنازعہ بنائے بغیر اس نے کہا: ٹھیک ہے وہ زیادہ مذہبی ہیں اور قوانین کی بہتر آگہی کے حامل ہوتے ہیں-

ملا ایکس سے میں نے دریافت کیا: 'کیا لوگوں کے ایسے جال بھی پھیلے ہوئے ہیں جو درمیانی آدمیوں' جوڑا ملانے والوں اور دلالوں کے طور پر کام کرتے ہیں: وہ لوگ کس سے کس کا تعارف کراتے ہیں؟' حالانکہ اس نے یہ اعتراف کیا کہ جوڑا ملانے والے (میچ میکر) اکثر درمیانی آدمی کا کام کرتے ہیں- تاہم اس نے مجھے تہران میں دو بہترین شہرت یافتہ اور مضبوط تنظیموں کے حوالے دیئے جو اسلامی حکومت کے تحت فروغ پا رہے ہیں اور ان کی شاخیں ایران کے تمام بڑے شہروں میں ہیں- یہ 'مارٹیر+ز فاؤنڈیشن' (بنیاد شہداء) اور میرج فاؤنڈیشن (بنیاد رشتہ ء ازواج) ہیں جیسا کہ سطور بالا میں 'باب ۴ میں بیان کیا گیا ہے- اس نے انفرادی طور پر جوڑا ملانے والوں کے لئے ایک تیز فہم اور دانشمندانہ مشاہدے کا اظہار کیا- یہ کہہ کر کہ ایسا طبقہ یا گروہ اپنے خود کے جوڑا ملانے والے افراد رکھتا ہے یعنی تاجر' ملا' غریب لوگ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے- اس نے زور دیا: 'لیکن اعلیٰ اختیار والوں کے لئے جوڑا ملانے والے بیکار ہیں- یہ لوگ جوڑا ملانے والوں کے ہاتھ میں اپنے معاملات کبھی نہیں چھوڑتے'-

ملا ایکس نے صیغہ رمتعہ نکاح کی بابت سرکاری شیعہ نظریے کو بڑی اہمیت دی'- بالخصوص اسلامی قانون کی عصری مطابقت اور اس کے ترقی پسندانہ نظریے کو خوب سراہا- 'اسلام نے جنسی خواہش کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اس حیوانی ضرورت کی دیکھ بھال کے لئے متعہ کا طریقہ وضع کیا ہے' اس نے اس بیان کو ہمارے انٹرویو کے دوران متعدد بار دھرایا اور ہر بار یہ تبصرہ کرتا رہا کہ مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی موجودگی میں کسی طرح خود کو کنٹرول میں رکھنے کے لائق نہیں؟ مزید براں اس نے

یہ دلیل دی کہ اسلام نے تمام انسانی مسائل' ماضی' حال اور مستقبل کے مسائل کے جواب دیئے ہیں اس سے زیادہ یہ کہ اس نے زور دیا کہ اسلام نے جنسی خواہشات کی تسکین کرنے کے لئے سب سے زیادہ آسان راستہ بتایا ہے۔ اس بیان کو دلائل و قرائن سے ثابت کرنے کے لئے' اس نے بیان کیا کہ کس طرح چار مرد ایک مختصر سی مدت میں ایک ہی عورت سے صیغہ / متعہ کر سکتے ہیں (دیکھئے گروپ صیغہ / متعہ' متذکرہ بالا باب ۴)

ملا امین آقا

امین آقا اپنی ابتدائی عمر سے لے کر' عشرہ چالیس کے وسط کا ایک ملا ہے۔ مشہد میں میرے ایک اطلاع دہندہ نے مجھے امین آقا سے متعارف کرایا۔ میری اطلاع دہندہ مجھے اپنی چچی کے مکان پر لے گئی جو مشہد کے ایک قدیم اور افلاس زدہ علاقے میں' ایک لمبی اور بل کھاتی ہوئی' تنگ گزرگاہ کے سرے پر واقع تھا جو 'پائیں خیابن' کے نام سے مشہور تھا۔ چچی ایک 'ستر سالہ پر کشش ضعیف عورت تھی جسے میں قمر خانم کے نام سے پکارتی تھی۔ قمر خانم اپنی بڑی سوکن کلثوم خانم کے ساتھ گھر کے کام کاج میں حصہ لیتی تھی۔ ان کے سات بچے تھے جن میں اس کے اپنے بچے بھی شامل تھے اور ایک اور غیر متعلقہ کرائے دار بھی رہتے تھے۔ یہ سب کل اکیس ہوتے تھے۔ ان کا شوہر افغانستان سے آمدہ حاجی نام کا شخص تھا جو کافی عرصہ پہلے مر چکا تھا لیکن یہ دونوں بیویاں مسلسل ساتھ رہتی آرہی تھیں' باہمی خواہش کی وجہ سے نہیں لیکن معاشی ضرورت کے پیش نظر ایسا تھا۔ قمر اور کلثوم کبھی بہترین سہیلیاں تھیں لیکن رفتہ رفتہ ان کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو گئی لیکن جب حاجی نے قمر سے اس کے شوہر کی وفات کے بعد اس سے خفیہ نکاح کر لیا تو یہ دشمنی پیدا ہوئی۔ اس میں کلثوم کی تلخ مزاجی کو زیادہ دخل تھا اور اسی دوران حاجی بالفعل قمر کو کلثوم اور اس کے بچوں کے ساتھ رہنے سہنے کے لئے اپنے گھر لے آیا۔

کلثوم کو اطمینان دلانے کے لئے حاجی نے یہ اہتمام کیا کہ قمر کے چودہ سالہ

بیٹے امین کی شادی اپنی پہلی زوجہ (کلثوم) کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی زینب سے کردی جو تقریباً اس لڑکے کی ہم عمر تھی- یہ اہتمام بعض دیگر اسباب کا نتیجہ بھی تھا- چونکہ امین سن بلوغت کو پہنچ چکا تھا اور وہ زیادہ عرصہ تک کلثوم اور اس کی بیٹیوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا- اول الذکر کو موخر سے پردہ کرنا پڑتا تھا کیونکہ ان میں سے کسی ایک سے بھی' اس کا محرم رشتوں میں سے رشتہ نہیں تھا- اس لئے دونوں بیویوں کے بچوں کی ایک دوسرے سے شادی کردی گئی اور جلد ہی دونوں کے مقاصد کو اہمیت حاصل ہو گئی-

جب ہم پہنچے تو امین آقا اس وقت گھر پر نہ تھا اور اس لئے میں نے قمر خانم (اس کی ماں)' کلثوم خانم (اس کی ساس) اور اس کی پہلی بیوی زینب (کلثوم کی بیٹی) سے بات چیت کی یہ گفتگو اگرچہ تکلیف دہ تھی مگر بہت زیادہ انکشاف انگیز ثابت ہوئی- جیسا کہ یہ ان تینوں عورتوں کی زندگی کی سرگزشتوں سے تعلق رکھتی تھی' ان دونوں سوکنوں نے ایک ساتھ اور وقفے وقفے سے میرے لئے اپنی اپنی سرگزشتیں بیان کیں' اس وقت سے جب وہ سوکنوں کی حیثیت سے اپنی زندگی میں ایک دوسرے کی بہترین دوستانیاں بن چکی تھیں-

امین آقا اس وقت گھر پہنچا' جب میں ان عورتوں سے اپنی طویل گفتگو ختم کر چکی تھی- میں نے اس کا دو مرتبہ انٹرویو کیا- ایک مرتبہ اس کی ماں اور اس کی ساس کی موجودگی میں اور دوسری مرتبہ اس کی ملاقاتی عورتوں کی موجودگی میں کیا-

امین آقا' نرم عادات اور خوش گوار مزاج کا آدمی ہے- اس کی ایک مستقل بیوی زینب ہے جس سے اس کی تین شادی شدہ بیٹیاں ہیں اور ایک عارضی رمتعی بیوی ہے جس سے اس کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے- اس نے مجھے مختلف اقسام کے شیعہ نکاحوں کی وضاحت کرنا شروع کی اور ہر ایک قسم کے نکاح کے قواعد اور طریق عمل کو تفصیل سے بیان کیا- اس کی رائے کے مطابق' مشہد میں صیغہ رمتعہ سرگرمیوں کی بابت' بہت سی بے تکی افواہیں عام ہیں بالخصوص وہ افواہیں جو پنجرہ فولاد (فولادی سلاخوں والی کھڑکی) کے نیچے جنم لیتی رہتی ہیں- متعہ کے متعلق بے سروپا سرگرمیوں

کو خوش قطع بنانے کی خواہش کے ساتھ' اس نے صحیح طریقہ کار بیان کیا- مثال کے طور پر' ایک عورت زیارت کے لئے مشہد آتی ہے -وہ ایک ملا' میری طرح' کو اپنی تسکین ذوق کے لئے طائر خیال میں لاتی ہے' پھر وہ اس کے پاس جاتی ہے اور اس کی صیغہ / متعہ بننے کے لئے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتی ہے -اگر اس کے پاس گنجائش ہوتی ہے تو وہ اس سے متفق ہو جاتا ہے- عورت یہ بھی تجویز کر سکتی ہے کہ وہ اسے کچھ رقم بھی دے گی' تب وہ یہ طے کرتے ہیں کہ وہ کتنی مدت تک متعہ نکاح کو جاری رکھیں اور اجر دلہن کیا ہو-'

میں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ اس مقصد کے لئے ایک دوسرے کو کہاں پاتے ہیں ؟وہ مسکرایا اور ایک مشہور فارسی مقولہ پڑھا جو یندہ یابندہ (جو تلاش کرتا ہے وہ پالیتا ہے)-اس نے زیادہ مخصوص ہونے کی جستجو کرتے ہوئے کہا: مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو اجتماعات اور ملاقاتوں میں 'اپنے خاندانوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں زیارت گاہوں یا مسجدوں میں پا لیتے ہیں- مثال کے طور پر' یہ ایک آدمی سڑک پر چل رہا ہے اور ایک عورت پاس سے گزرتی ہے -اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے' اس نے مجھ سے کہا: 'ایک شخص عورت کے ظاہر سے اندازہ کر لیتا ہے کہ وہ صیغہ / متعہ کرنا چاہتی ہے یا نہیں- (مثال کے طور پر' جس انداز سے وہ چلتی ہے' اپنے اطراف نگاہ ڈالتی ہے یا ایک نازک لمحے پر اپنی نقاب یا چادر کو اس طرح کھولتی' سمیٹتی ہے کہ جیسے وہ ایک مرد کو' بعض خاص ان کہے پیغامات دے رہی ہو) تب وہ مرد اپنی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے اور عورت اسے منظور کر لیتی ہے- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت جس نے نکاح نہیں کیا ہے (یا مطلقہ ہے)' اپنی دلچسپی کا آغاز کرتی ہے اور مرد متفق ہو جاتا ہے' میں نے یہ جاننے کے لئے اصرار کیا کہ آخر یہ سب کچھ بالکل ٹھیک انداز میں' کس طرح ہو جاتا ہے ؟امین آقا نے ہنس کر کہا: 'خدا ہر شے کو اس کے وسائل کے ساتھ پیدا کرتا ہے'-اس کے بعد اس نے مجھے ذیل کا واقعہ سنایا-

میرے دوستوں میں سے ایک صاحب جو سید ہیں وہ اور میں (مشہد میں) ایک زیارت گاہ میں کھڑے ہوئے تھے- چلتے ہوئے ایک عورت ہماری طرف

بوسی- تیز ہوا نے اس کی چادر کو ذرا ہٹا دیا تھا- وہ خوبصورت تھی- ایک بار پھر اس نے اپنی آواز کا انداز بدلتے ہوئے' مسکرا کر کہا: ہم آخوند (ملا) ہیں- ہم ہر قسم کو جانتے ہیں- اس نے اعتراف کیا کہ اس کا دوست نہایت مسرت کے ساتھ اس عورت کی طرف مائل ہو چکا تھا- اس نے واقعہ کے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا: میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں- میرے سید دوست نے اس سے پوچھا: کیا وہ اس کی صیغہ / متعہ بننے پر رضامند ہو سکتی ہے؟ تو اس نے کہا: 'ہاں'- اس نے مزید کہا: 'اس وقت سے جب بھی میرا دوست مجھ سے ملتا' میرا شکریہ ادا کرتا رہا- اس کے اپنے بروقت اور برجستہ جوڑا ملانے والے کردار کے ساتھ' اس نے مجھے چند بوڑھے آدمیوں کے معاملات کے بارے میں بتایا جن کو وہ اُس وقت جانتا تھا کہ جب وہ ایک کم عمر لڑکا تھا- یہ جوڑا ملانے والے بظاہر مشہد میں زیارت گاہ کے بالائی کمروں پر قبضہ رکھتے تھے اور وہ مشہدی عورتوں اور دلچسپی رکھنے والے زائرین کے درمیان کردار ادا کرتے تھے- (۱۵) جب اس سے پوچھا گیا کہ اپنے ملاپ کے دوران صیغہ / متعہ جوڑے کہاں رہتے ہیں؟ امین آقا نے کہا: یا تو وہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست یا اپنے ہی مکان پر چلے جاتے ہیں یا پھر کسی سرائے میں یا ایسی ہی کسی جگہ پر قیام کرتے ہیں- اس نے مزید کہا: خاص کام یہ ہے کہ شے 'جنس' کو تلاش کیا جائے- جسے گوشت ملتا ہے' وہ جانتا ہے کہ اسے کس طرح کھایا جائے- (فارسی میں جنس کے معنی تذکیر و تانیث اور ایک شئے دونوں ہیں-)

اپنے تازہ ترین صیغہ / متعہ نکاح کی بابت' اس نے اب تک کوئی خاص روّیہ اختیار نہیں کیا تھا جس نے اس کے گھر میں ایک زبردست شور برپا کر دیا تھا لیکن جیسے ہی اس کی ماں اور ساس نے کمرے کو چھوڑا' ایک برمحل لمحے نے یہ موقع دیا اور اس نے میرے کان میں کہا: ٹھیک ہے مسجد میں' میں نے اپنے لئے ایک صیغہ / متعہ پایا- لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی کہانی مجھے بتا سکے تو وہ دونوں عورتیں واپس اندر آگئیں- اس نے ایک بار پھر اپنی بیٹھک کو سیدھا کیا' موضوع کو تیزی کے ساتھ بدلا اور اپنے پیشہ ورانہ رسمی انداز میں کہا: 'ایک ملا کی حیثیت سے' بہت سے لوگ میرا حوالہ دیتے ہیں میں

جانتا ہوں کہ کون کیا چاہتا ہے؟ کبھی میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں اور انہیں ہدایات دیتا ہوں اس نے مزید کہا: اگر ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے چاہتا ہے کہ میں اس کے لئے صیغہ / متعہ تلاش کروں تو میں اس سے کہتا ہوں؛ تم جاؤ اور اپنے لئے عورت تلاش کرو اور پھر میرے پاس آؤ اور میں تمہارا نکاح پڑھا دوں گا- اس نے یہ اعتراف کیا کہ بعض سرائیں اور موٹل (کاروں کی پارکنگ کے لئے) صیغہ / متعہ ملاقاتوں کے لئے شہرت کی حامل ہیں- اس نے زور دیا کہ یہ حقائق سے زیادہ افواہ ہیں- اس نے سوچتے ہوئے کہا: یہ ممکن ہے کہ سرائے کا مالک یا صفائی کرنے والی عورتیں جو وہاں رہتی ہیں، کچھ لوگوں سے واقفیت رکھتی ہوں گی جو ایسا کرنے کے خواہاں ہوں گے- لیکن یہ زیادہ عام بات نہیں-

امین آقا نے کہا: اسلام نے متعہ نکاح کی اجازت دی ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے- اسلام معاشرے کو فساد / کرپشن اور عصمت فروشی / پروسٹی ٹیوشن سے بچانا چاہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے متعہ / عارضی نکاح کی اجازت دی ہے متعہ ان لوگوں کے لئے ہے جو مستقل طور پر نکاح نہیں کر سکتے اور وہ ضرورت مند ہوتے ہیں یا خوف زدہ ہیں کہ اگر وہ صیغہ / متعہ نکاح نہیں کریں گے تو وہ گناہ کے اقدام (زنا) کے مرتکب ہوں گے- یہ گناہ سے لبریز ہم جنسی (لواط)، مشت زنی (استمنا) اور اسی طرح کے گناہوں سے بچانے کے لئے ہے- اس نے متعہ کے جائز ہونے کے دلائل و قرائن کے ضمن میں، شیعوں کے نویں امام کا ایک مقولہ بیان کیا: خدا نے شراب نوشی سے منع کیا ہے لیکن اس کی جگہ متعہ کی اجازت دی ہے- اس نے متعہ کے ہنگامی پہلو پر زور دیا اور بار بار کہا: چونکہ اسلام ایک آسان مذہب ہے اور یہ کہ تجرد (نکاح نہ کرنے کا فیصلہ) ایک تکلیف دہ عمل ہے اس لئے اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی ہے اور متعہ / عارضی نکاح کو قانونی طور پر جائز قرار دیا ہے-

قدامت پسند شیعہ نقطۂ نگاہ کے اظہار کو تقویت دیتے ہوئے، اس نے دلیل دی کہ متعہ پر پابندی لگانے میں (حضرت) عمرؓ کا مقصد رسول اکرمؐ کے داماد امام علیؓ سے ذاتی دشمنی پر مبنی تھا- کتاب 'لمعاء' کا حوالہ دیتے ہوئے، امین آقا نے ذیل کی

حکایت بیان کی : عمرؓ ابن خطاب (خلیفۂ دوم)' عالی مرتبت امام علیؑ کے خلاف دل میں بغض رکھتے تھے جنھوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اپنی بیویوں میں ہر رات کسی ایک کے ساتھ مباشرت / انٹر کورس کرتے تھے -امام علیؑ کو شیخی باز ثابت کرنے کی نیت سے (حضرت) عمرؓ نے انہیں رات کے کھانے پر اپنے گھر مدعو کیا- (حضرت) عمرؓ نے اپنے خدام کو ہدایت کر رکھی تھی کہ کھانا رات کو دیر سے رکھا جائے کہ اس طرح حضرت علیؑ کو ان کے مکان پر رات بسر کرنے پر مجبور کر دیا جائے- عالی مرتبت حضرت علیؑ' (حضرت) عمرؓ کے ہاتھوں میں کھیلتے رہے اور وہاں سونے پر راضی ہو گئے- صبح سویرے نماز فجر کے بعد انہیں بیدار کرنے کے عذر سے (حضرت) عمرؓ' حضرت علیؑ کے کمرے کی طرف دوڑے- عالی مرتبت حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے (حضرت) عمرؓ نے کہا : کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے ایسا کام ہر رات کرنے کا دعویٰ کیا تھا؟ امام علیؑ کہتے ہیں کہ 'ہاں' (حضرت) عمرؓ کہتے ہیں :اچھا تو کل رات آپ میرے مکان پر تھے اور تمہارے ساتھ تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی بھی نہ تھی- امام علیؑ نے اختلاف کرتے ہوئے کہا : 'اپنی بہن سے پوچھو'- (۱۶) (حضرت) عمرؓ کو اتنا غصہ آیا کہ وہ تیزی سے مکان سے باہر نکلتے ہیں اور متعہ پر فوراً ہی پابندی لگانے کا حکم دیدیتے ہیں اور یہ بھی کہ جو لوگ اسے جاری رکھیں گے انہیں سنگسار کیا جائے گا- (۱۷)

نماز عصر کا وقت قریب ہو رہا تھا اور امین آقا نے مجھے بتایا کہ انہیں مسجد کو واپس جانا ہے تاکہ نماز عصر ادا کر سکیں- بہر حال مجھے بھی رخصت حاصل کرنا پڑی- انہوں نے مجھے مین اسٹریٹ تک ساتھ چلنے کی پیش کش کی- ایک بار اپنے مکان سے باہر ہونے اور اپنی ماں اور ساس کے سمعی فاصلے پر ہونے سے' انہوں نے زیادہ آسانی محسوس کی اور وہ اپنے مشاہدات کی بابت بات کرنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے تھے- انہوں نے مجھے وہ حالات بتائے جنھوں نے ان کی پہلی بیوی زینب سے شادی کا راستہ بنایا- اس نے بتایا کہ وہ حقیقت میں حاجی کی دوسری بیٹی میں دلچسپی رکھتا تھا جو خوبصورت تر اور نوخیز تھی لیکن جب وہ انتہائی بیمار پڑ گئی تب حاجی اور اس لڑکی کی ماں نے طے کیا کہ نوجوان امین کی شادی زینب سے ہونا چاہئے جس کے لئے امین آقا کا دعویٰ تھا کہ وہ اس سے پانچ سال بڑی تھی لیکن

زینب نے نہایت شدت کے ساتھ اس دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ امین آقا نے اس حقیقت پر افسوس ظاہر کیا کہ وہ ابھی عنفوان شباب ہی میں تھا کہ زینب 'زرخیز' نہیں رہی۔ اس نے مجھے متاثر کرنے کی کوشش کی کہ میں زینب کے ساتھ کس قدر منصفانہ رویہ رکھتا تھا اور میں نے دوسرا نکاح کرنے کے لئے متعدد بار اپنی مرضی ظاہر کرنے کے لئے کتنی شدید کوششیں کی تھیں جن کو اس نے بڑی ڈھٹائی سے مسترد کر دیا اور ایک بیٹے کے لئے میری کس قدر گہری خواہش ہے! اس کا بیان درست معلوم ہوتا تھا اور وہ بار بار اس نکتے کو دہرا رہا تھا کہ اس نے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کیا کیونکہ وہ ایک دوسرا بچہ چاہتا تھا جسے اس کی بیوی جنم دینے سے قاصر تھی: اس دن کی ابتدا میں' اس نے کہا تھا کہ صیغہ / متعہ بالخصوص ان مردوں کے لئے جائز کیا گیا تھا جو شادی شدہ نہیں تھے اور جو جنسی طور سے بلاشبہ ضرور تمند تھے۔ اس نے اپنے مقصد کو مختلف انداز سے پیش کیا تاہم زینب نے اس کے لئے پانچ بیٹیوں کو جنم دیا۔ ان میں سے تین زندہ رہیں' بلوغت کو پہنچیں اور ان کی شادیاں ہوئیں وہ کبھی بھی دوسری شادی کی اجازت دینے کی درخواست منظور کر لینے پر متفق نہیں ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا: تاہم وہ جانتی تھی کہ وہ زیادہ عرصہ تک' اپنے اس خیال پر قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ (۱۸)

امین آقا نے کہا: آخر کار میں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا' اس کے علم میں لائے بغیر' اس نے ایک عورت سے شناسائی پیدا کی جس سے اس نے بعد میں' پانچ ماہ کی مدت کے لئے ایک صیغہ معاہدہ کیا۔ جب زینب اور اس کی خاندان کو اس کے صیغہ / متعہ کا علم ہوا تو انہوں نے اس کی زندگی کو اس قدر اجیرن کر دیا کہ اس نے یہ معاہدہ منسوخ کر دیا۔ اس نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: مگر میں اب تک تلاش میں ہوں۔ میری حیثیت (ایک ملا کی حیثیت) سے بہت سی عورتیں اپنی بہت سی وجوہات کے ساتھ میری پاس آتی ہیں۔ وہ یہ دریافت کرنے کے بہانے بناتی ہیں کہ ان کے لئے مذہبی دعا پڑھی جائے۔ غیب کی فال بتائی جائے اور اسی طرح کی باتیں کرتی ہیں۔ مجھے اپنے احباب اور مدعی عورتوں کے اس شدید دباؤ میں رہنا پڑتا ہے کہ میں دوبارہ شادی کروں۔ آخر کار میں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ میری ملاقات ایک دوست کی

بیٹی سے ہوئی جسے طلاق ہو چکی تھی اور اس کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا میرے دوست نے مجھے اپنی بیٹی سے متعارف کرایا اور میں نے اس سے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کر لیا۔ زینب نے مجھے بتایا کہ امین آقا نے یہ صیغہ / متعہ اس لئے کیا ہے کہ اس کے پہلے ہی ایک بیٹا تھا بصورت دیگر وہ بہت بد صورت تھی اور ایک آنکھ سے محروم تھی۔

امین آقا نے اس سے ایک سال کی مدت کے لئے اس شرط کے ساتھ صیغہ / متعہ کیا کہ اگر وہ اسے ایک بیٹا پیش کرے گی تو وہ اس سے مستقل طور پر نکاح کر لے گا۔ ایک سال ختم ہونے سے پہلے اس نے ایک بیٹے یعنی امین آقا کے بیٹے کو جنم دیا۔ انتہائی مایوسی کے ساتھ زینب نے اس تلخ صداقت کو دریافت کیا کہ کمسن بچے کی پیدائش کے بعد ہی وہ ایک نوجوان سوکن کے مقابلے پر کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی جس نے نرینہ سلسلہء اولاد کے لئے اپنے شوہر کی زندگی بھر کی خواہش کو پورا کر دیا تھا۔ بے پناہ خوشی کے ساتھ امین آقا نے معاہدہ صیغہ / متعہ کی توسیع زندگی بھر کے لئے کر دی۔

جب اس کی بیوی کو اس کے صیغہ / متعہ کے بارے میں علم ہوا تو کافی عرصے تک امین آقا کی زندگی 'سخت عذاب' کا شکار رہی۔ اس نے یہ کیا کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ بھی اپنی صیغہ / متعہ بیوی کے مکان پر نہیں جا سکتا تھا تاہم اس کی ممنوعات اور اعتراضات ہمارے انٹرویو کے وقت' تک بظاہر تحلیل ہو چکے تھے کیونکہ اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہ اپنا بہت سا وقت اپنی صیغہ / متعہ زوجہ کے مکان پر گزارتا تھا ان کے درمیان اب زیادہ عرصہ تک رشتہ نہیں رہا تھا تاہم وہ اس کے ساتھ قطعی آبرومندانہ رویہ رکھتا تھا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے نجی طور پر کچھ اور باتیں بھی کرے گا' ہم نے ایک نئی تاریخ مقرر کی اور جدا ہو گئے۔

جب میں اپنے دوسرے انٹرویو کے لئے ساڑھے دس بجے صبح ٹھیک' اس کے مکان پر پہنچی وہ اس وقت تک اپنی صیغہ / متعہ بیوی کے مکان پر سے واپس نہیں آیا تھا۔ زینب اور اس کی دو بیٹیاں مکان صاف کر رہی تھیں اور دوپہر کا کھانا تیار کر رہی تھیں۔ میرے لئے یہ ایک قیمتی موقع تھا کہ میں اس کی سب سے بڑی بیٹی سے باتیں کروں۔ اس لڑکی نے اپنے ذلیل شوہر کے بار بار عارضی نکاح / متعہ کرنے پر اپنے

شوہر اور اپنے والد کے اعتراضات کرنے کے باوجود اس سے طلاق حاصل کرلی تھی-(۱۹)

بالآخر امین آقا ساڑھے بارہ بجے پہنچا اور اس نے تاخیر ہونے پر معذرت کی- اس اچانک ملاقات کا انداز زیادہ رسمی بن گیا جیسا کہ تمام پانچوں عورتیں اس کے ادب و احترام کا لحاظ کرتے ہوئے، کمرے میں خاموش بیٹھی تھیں-وہ نیچے بیٹھ گیا اور اس نے ایک بڑی کتاب 'منتہی العمل' کھولی جس کے مصنف شیخ عباس قومی (وفات ۱۹۴۱) تھے اور مجھے ہدایت کی کہ توجہ سے نوٹس لیتی رہوں اور وہ اس کتاب سے بعض عبارات پڑھتا رہا-

میں نے اس تکلف واہتمام کو محسوس کیا جس سے اس بار، اس نے میرا خیر مقدم کیا اور اس کے تبلیغی انداز کو ناقابل تشریح اور پراسرار پایا گو وہ واحد ملانہ تھا جس نے اس انداز کا طرز عمل اختیار کیا تھا- ایسا رویہ بعض ملاؤں کے لئے قابل پیش گوئی نمونہ بن چکا تھا تاہم یہ صرف بعد کی بات ہے کہ میں ان تمام ملاؤں کے طرز عمل کا موازنہ کر سکتی تھی کہ جن کا میں نے انٹرویو کیا تھا- میں نے تسلیم کیا کہ ہمارے اولین انٹرویو میں جو ملا زیادہ گروہ پسند' کھلے دل والے اور برجستہ گو تھے اب وہ عام طور پر ہمارے فوراً بعد کے انٹرویو+ز میں زیادہ رواج پسند' جامد اور فن تدریس میں زیادہ ماہر نکلے-میرا اندازہ ہے کہ ہماری ابتدائی ملاقاتوں نے ملاؤں کو اس امر پر مستعدی سے ابھارا کہ وہ اپنی زندگیوں کے پہلوؤں کو آشکارا کردیں اور مذہب کے بارے میں غیر محفوظ نظریات کا اظہار کردیں حالانکہ ان کے اظہار کے بعد انہیں افسوس بھی ہوا اور انہیں دھرانے کی کوئی تمنا بھی نہیں رکھتے تھے چونکہ انہیں اپنے اظہارات پر غور وفکر کرنے کا موقع مل گیا تھا-

ایک بار پھر متعہ کے جائز ہونے کو، رسمی طور سے استوار کرنے کے بعد' اس نے کہا کہ میں انٹرویو کا آغاز کروں لیکن میں نے شروع کرنے کا موقع پاتے ہی دیکھا کہ اس نے کمرے میں موجود عورتوں کی طرف اشارہ کیا اور حاکمانہ طور پر کہا : کیا ان خواتین کے سامنے بات کرنے میں کوئی مضائقہ تو نہیں ؟ یہ ایک شدید کشمکش کا لمحہ

تھا- نہایت تشویش کے ساتھ عورتیں میرے جواب کی منتظر تھیں- میں اس سے نجی طور پر انٹرویو کرنا چاہتی تھی اور میں جانتی تھی کہ اس کی عورتوں کی موجودگی' بالخصوص اس کی پہلی بیوی کی موجودگی' ہماری بات چیت میں مزاحمت کر سکتی تھی مگر میں خود کو اس امر کے لئے تیار نہیں پاتی تھی کہ اس مخصوص لمحے میں ان عورتوں کو رخصت کرادوں- میں جانتی تھی کہ ان میں سے کوئی بھی نافرمانی نہیں کرے گی- تو کیا کمرے کو صاف کرنے کے لئے وہ خود انہیں رخصت کردیگا؟ لیکن ایسی صورت میں وہ میرے لئے کیا سوچیں گی؟ میں نے سوچا کہ میں ان عورتوں کو گمراہ نہیں کر سکتی تھی' بالخصوص گذشتہ چند گھنٹوں سے' جب وہ میرے ساتھ اپنی زندگیوں کے چند بہت نجی لمحات میں شریک تھیں- میں نے فیصلہ کیا کہ وہ ٹھہر سکتی تھیں اور اسے کوئی اعتراض نہیں ہوا-

توقع تھی کہ امین آقا عورتوں کی موجودگی کا لحاظ کیئے بغیر' اپنے ذاتی تجربات ومشاہدات کا اظہار کرے گا لیکن میں اس کو پریشان بھی نہیں کرنا چاہتی تھی- میں نے ایک عام طریقے سے اپنے سوال کو پیش کیا- وہ کونسی عمر ہے کہ جب مرد اور عورتیں امتیازی طور پر متعہ کے مظہر اور عمل کی بابت سیکھتے ہیں؟ میرے سوال پر وہ براہ راست مخاطب نہیں ہوا- اس نے کہا بعض مردوں کے لئے شادی کرنا ممکن نہیں ہوتا' اگر وہ چاہیں بھی تو ممکن نہیں- وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے یا تو وہ خود صیغہ / متعہ تلاش کرتے ہیں یا کوئی دوسرا ان کے لئے تلاش کرے گا- (یہ اس کے اپنے معاملہ پر ایک حجاب آمیز حوالہ تھا) کیونکہ زیادہ پختہ کار لوگوں کے لئے اور ان عورتوں کے لئے جو مطلقہ یا بیوہ ہیں صیغہ / متعہ کرنا آسان تر ہے کیونکہ انہیں جنس مخالف کا کچھ تجربہ ہوتا ہے- اپنے پہلے صیغہ / متعہ کے موقع پر' کیا مردوں اور عورتوں کے درمیان کسی قسم کی عمر کا اختلاف حقائق ہوتا ہے یا نہیں؟ امین آقا نے جواب دیا: ان کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہوتا حالانکہ مرد زیادہ جارحیت پسند ہیں اور عورتیں مقابلتاً زیادہ مزاحمت کرتی ہیں- کنواری نوجوان عورتیں ایسا نہیں کرتیں- پوچھا گیا کہ لوگوں کو صیغہ / متعہ نکاح کے لئے کون سی شے متحرک کرتی ہے؟ اس نے جواب

دیا: اس کے کئی اسباب ہیں- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت مستقل نکاح نہیں کرنا چاہتی- اسے عارضی نکاح میں زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی وہ ایسا آدمی نہیں پاتی جو اس کی حیثیت سے ٹکر کھاتا ہو-

اس موڑ پر آقا کی سب سے بڑی بیٹی بلقیس نے اس کے بیان میں مداخلت کی اور کہا: یا پھر یہ محض تجربے کے لئے ہو سکتا ہے یا میرے والد کے معاملہ کی طرح ہو سکتا ہے یعنی ایک بیٹے کی طلب کے لئے ہو سکتا ہے- میں خوف زدہ ہو گئی کہ مجھے امین آقا کی طرف سے ایک زیادہ سخت رد عمل کا اندیشہ تھا لیکن وہ برداشت کرتا رہا اور اپنی بیٹی کو بولنے دیا: میرے والد کو ایک بیٹے کی ضرورت تھی اور میری ماں کی مدت زرخیزی گزر چکی تھی اس لئے انہوں نے خود ایک صیغہ / متعہ بیوی حاصل کر لی اور خدا نے انہیں ایک بیٹا بھی دیا ہے-

میں نے اس واقعہ کو غیر معمولی پایا کیونکہ اپنے والدین اور دوسروں کی موجودگی میں، نوجوان بیٹی نے اپنے خاندان کے زندگی بھر کے تنازعہ کو نہایت خوبصورتی سے پیش کر دیا- وہ اپنے والد کے ساتھ طعن آمیز یا بے ادب نہیں ہوئی- ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ اس کی طرف مناسب حد تک ملتفت تھی، نہ ہی وہ اپنی والدہ کے لئے غیر واجب حد تک ہمدرد تھی- وہ اس موقع کا فائدہ اٹھا رہی تھی جو آزادی سے بولنے کے لئے اس لمحے میسر آیا تھا اور ہر فرد کو سننے کا موقع حاصل تھا تو پھر وہ کیا بات تھی جو ہو گئی اور تبدیل نہ کی جا سکی- اس عمل میں یہ امید تھی کہ اس کے والدین کے درمیان کشیدگی میں نرمی آجائے گی- اس لڑکی کے والدین نے اس کے الفاظ سے کیا مطلب اخذ کیا؟ یہ مجھے نہیں معلوم نکتہ یہ تھا کہ اس کے والدین دونوں بالخصوص اس کا والد خاموش رہا جسے میں ایک تحکم پسند انسان سمجھتی تھی اور اس نے بلقیس کو یہ موقع دیا کہ اپنے خاندان کی کشمکش میں ثالث کا کردار ادا کرے- اس کے باوجود اس نے اپنی بیٹی کے ساتھ عزت آمیز رویہ برقرار رکھا-

امین آقا نے اپنی بات چیت دوبارہ شروع کرتے ہوئے کہا: اسلام میں بنیادی مقصد انسان کی مشکلات کو کم کرنا اور مسائل کو حل کرنا ہے اس لئے لوگ مختلف النوع

شخصی وجوہات کے پیش نظر صیغہ / متعہ نکاح کی طرف جاتے ہیں- یہ سوال کہ صیغہ / متعہ کہاں زیادہ کثرت سے ہوتا ہے اور یہ کہ جوڑے بالعموم کون سے ایک ہی شہر سے آتے ہیں؟ امین آقا نے جواب دیا: یہ ہر جگہ واقع ہوتا ہے لیکن یہ مشہد میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک مرکز زیارت ہے- جوڑے ہر جگہ سے آسکتے ہیں لیکن وہ بالعموم ایک ہی شہر کے نہیں ہوتے- پوچھا گیا: کیا صیغہ / متعہ جوڑے گھریلو زندگی اختیار کرتے ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا: عام طور سے ایسا نہیں ہوتا' وہ مبادلہ کرتے ہیں- یہ ہفتہ میں ایک بار یا زیادہ کا ہوتا ہے لیکن ایک مستقل نکاح خانہ زاد نہیں ہوتا-

اب زینب کی باری تھی کہ وہ اپنے نقطہ ٔ نگاہ کا اظہار کرے- اس نے کہا:

بہت سی عورتیں اپنی شوہروں کے کثرت سے صیغہ / متعہ نکاحوں کی بابت شکایت کرتی ہیں- اس عورت کے اپنے حالات میں' یہ ایک بے نقاب حوالہ تھا- ایک مرتبہ پھر امین آقا خاموش رہا اور زینب' ایک نوجوان عورت کا معاملہ کچھ تفصیل سے بیان کرنے کے لئے آگے بڑھتی رہی جس کو بچے کی ولادت سے دس روز پہلے اس کے عارضی شوہر نے چھوڑ دیا تھا- اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان' رواں دواں کشیدگی سے واقف ہونے کے باوجود' امین آقا اگرچہ ظاہری طور پر اتفاق کرتے ہوئے سر ہلاتا رہا مگر اس بیان سے وہ جو نتیجہ اخذ کرنا چاہتی تھی' اس نے یہ کہہ کر اسے سرکا دیا: "اگر ایک عورت بدقسمت ہے تو وہ اسے چھوڑ جائے گا-'

میرے اور کمرے میں موجود' دوسری عورتوں کے سامنے ظاہر ہونے والے' فیملی ڈرامہ پر جیسا کہ میں سوچتی ہوں تو میں اس درمیانی کردار کو تسلیم کرنا شروع کر دیتی ہوں جو اُن کے ان کے اتفاق رائے نے' میرے ذمے کر دیا تھا- متصادم حوصلہ اور مصالحتی عمل' بالخصوص خاندانوں کے درمیان ایسے کام ہیں جن کو اکثر عقلمند بوڑھے آدمی انجام دیتے ہیں- فارسی کی مقامی زبان میں یہ نام نہاد سفید ڈاڑھی والے آدمی کہلاتے ہیں- ایک سفید ڈاڑھی والی آدمی کی عدم موجودگی میں کبھی ایک عقلمند عورت / "زن عاقلہ' مصالحت کرانے والے وسیلے کا کردار ادا کرتی ہے- ایک عقلمند عورت کے معنی نہ صرف صاحب علم عورت کے ہیں بلکہ اس کے ایک معنی درمیانہ

عمر والی عورت کے بھی ہیں' جس نے عمر اور مشاہدے کے ذریعہ علم حاصل کیا ہوتا ہے- یہ کہ میں ایک سفید ریش والی عورت نہیں تھی یا درمیانہ عمر کی عورت بھی نہ تھی جو سب پر ظاہر تھا- یا کم از کم میں ایسی توقع رکھتی تھی- مصالحت کرانے والوں کی ان دو درجہ بندیوں کے درمیان میرا حصہ کیا ہو سکتا تھا اب میں سوچتی ہوں کہ یہ شریعت کی بابت میری آگہی تھی جسے ان کی نظر میں یہ فرض تفویض کر دیا گیا تھا کہ میں منصفی کروں- مصالحت کراؤں اور شاید اگر قطعی فیصلہ نہ دے سکوں تو رائے کا اظہار ضرور کروں- بلاشبہ میں نے متذکرہ بالا میں سے کوئی بھی کام انجام نہیں دیا اور کم از کم اس طرح انجام نہیں دیا جس انداز میں وہ مجھ سے توقع رکھتے تھے حالانکہ پیچیدہ راستوں کو قریب سے حساس بنانے کے ذریعہ اس خاندان نے بصورت دیگر چند دشوار پیغامات ارسال کیئے- میں نے ہمارے گروپ کی حرکیات کو قطعی طور پر نہیں سمجھا تھا بالخصوص میری مختتم حکمت عملی کے ساتھ' جس میں تاہم ایک قوت نقش' طاقتور حیثیت موجود تھی- میں اس خاندان سے باہر کی فرد تھی- میں نے ایسا سمجھا اور اسی طرح رہنے کی توقع کی لیکن ایک عالمی سیاح اور فارسی بولنے ولی عورت کی حیثیت سے جو ایک علم آگاہ استاد بھی تھی' اپنی اپنی کہانیوں میں اس خاندان کے مرد اور عورتیں دونوں جن میں میں بھی شامل تھی- سب نے مجھ میں مصالحت کرانے کی صلاحیت کو دیکھا جس کے لئے دوسرے حالات میں' مجھے بہت کم عمر 'خام' سمجھا جاتا-

میں نے امین آقا سے دریافت کیا کہ اس کے نزدیک مرد اور عورتیں متعہ / صیغہ کے قواعد' طریق عمل' حقوق اور ذمہ داریوں سے کس قدر آگاہی رکھتے ہیں اور کیا ان کے مابین کوئی امتیاز روا رکھا جاتا ہے؟ امین آقا نے جواب دیا؛ چونکہ مرد اور عورتیں متعہ / صیغہ اور اس سے متعلقہ قواعد کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں- پختہ کار عورتیں (جنہوں نے متعدد بار نکاح کیئے ہوتے ہیں) زیادہ بہتر جانتی ہیں- بلقیس نے ایک بار پھر خود کو خطرے میں ڈال کر کہا: 'مذہبی لوگ اسے کرنے کے لئے زیادہ رغبت رکھتے ہیں خاص طور پر اس لئے کہ زنا گناہ اور ممنوعہ فعل ہے اور اس لئے وہ جانتے ہیں اور صیغہ / متعہ کر لیتے ہیں-

امین آقا نے پریشانی اور اضطراب سے مبرا حالت میں' اپنی بات چیت دوبارہ شروع کی- مثال کے طور پر 'ایک نوجوان آدمی مشہد آتا ہے اور ایک عورت سے صیغہ / متعہ کرنا چاہتا ہے- لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ میں ان کی مذہبی رسم ادا کر دوں- کیا میں ان سے انکار کر دوں ؟ تو آدمی کہے گا : 'اگر آپ ہمارا نکاح نہیں کریں گے تو ہم گناہ کریں گے- اس لئے میں یہ کام ہچکچاہٹ اور مجبوری سے کرتا ہوں کیونکہ مجھے ہمیشہ یہ یقین نہیں ہوتا کہ لوگ مجھ سے جو کچھ کہتے ہیں' سچ ہوتا ہے- یہ کہ عورت کا پہلے کبھی نکاح نہ ہوا ہوگا (یعنی وہ ایک کنواری بھی ہو سکتی ہے) یا یہ کہ ایک لڑکی نے اپنے والد کی اجازت حاصل کر لی ہے یا نہیں ؟ ایک دوسرے حوالے سے وہ مجھے بتا چکا تھا کہ وہ اس کنواری عورت کا صیغہ / متعہ نکاح نہیں کرتا ہے جس نے کہ اپنے والد سے اجازت حاصل نہ کی ہو-

متعہ کے عام منفی ادراک کے لحاظ سے اور اس کے اطراف جو متضاد یک جانی وجذبیت یعنی دوگر فتگی پائی جاتی ہے' امین آقا نے یہ تصدیق کی کہ "چونکہ مستقل نکاح کے مقابلہ میں عارضی نکاح / متعہ میں اجر دلہن کم ہوتا ہے اس لئے اس کی قدر و قیمت تمدنی و ثقافتی اعتبار سے کم ہے-" ایک بار پھر حاضر عورتوں نے ایک دوسرا منظر پیش کیا- اس نے یہ استدلال کیا : 'ایک عورت جو عزت نفس کا پاس کرتی ہے کبھی صیغہ / متعہ نہیں کرتی ایک بد صورت عورت ایک مطلقہ یا بیوہ ایسا کرتی ہے یا ایسی عورت جو کوئی ہنر (بطور پیشہ) نہیں جانتی یا اس کے کوئی اولاد نرینہ نہیں' اپنی عزت نفس سے دستبردار ہو جاتی ہے اور صیغہ / متعہ کر لیتی ہے' بلقیس نے اس مقبول عام عقیدے کے ساتھ ' اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا : 'بہت سی متعہ / صیغہ عورتیں نچلے طبقے سے آتی ہیں اور عزت نفس کا زیادہ خیال نہیں رکھتیں- مالی عدم تحفظ ہی متعہ / صیغہ بیوی بننے کا خاص سبب ہے- مرد صیغہ / متعہ کرتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی جنسی ضروریات کی تسکین ضرور کرنا ہے- جب بعد میں امین آقا کمرے سے چلا گیا تو بلقیس' زیادہ مخصوص انداز کی حامل ہو گئی- اس نے کہا : 'میرے والد کی متعہ / صیغہ بیوی نے ایسا کیا' کیونکہ وہ مفلس تھی اب چونکہ اس کے ایک فرزند بھی ہے اور میرے والد

اس پر روپیہ پیسہ خرچ کرتے رہتے ہیں تو وہ ذرا خود بیں اور مغرور ہو گئی ہے- یہاں یہ جاننا اہمیت کا حامل ہے کہ جب امین آقا متعہ / عارضی نکاح کے ادارے سے وابستہ ثقافتی بدنامی و رسوائی کے پس منظر میں اس کے قانونی پہلو اور دین کے اصول بیان کر رہا تھا تو اس دوران عورتوں نے متعہ سے وابستہ رسم و رواج کی اخلاقی اور ثقافتی قدروں کا اظہار کیا- یہ کہ انہوں نے مسئلے کو شناخت کیا (خواہ غیر واضح طور پر ہی سہی) جو بذات خود متعہ / صیغہ نکاح کے ادارے سے وابستہ ہے- عورتوں نے اسے انفرادی طور پر متعہ کرنے والی عورتوں کی طرف منسوب کر دیا- مزید یہ کہ عورتیں متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے جائز ہونے کی بابت کوئی اعتراض نہیں کرتی ہیں، کم از کم کھل کر سامنے نہیں آتیں- ایک نجی بات چیت جو میں نے زینب سے کی تھی، اس میں میں نے دیکھا کہ وہ متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے خلاف بہت زیادہ پر شور تھی لیکن اس نے اپنے شوہر کی موجودگی میں بڑی حد تک خود پر قابو رکھا- تاہم اس نے اس ادارے (متعہ) کو قطعی طور پر مسترد نہیں کیا مگر اس نے اس بات پر زور دیا کہ صرف غیر شادی شدہ مردوں کو ایسا معاہدہ کرنے کی اجازت دی جائے- یہ بات مجھ پر واضح نہیں ہوئی کہ آیا یہ عورتیں صحیح طور پر یقین رکھتی تھیں کہ دوسری عورتیں اپنے ازدواجی رشتے کی غیر یقینی حالت کے لئے مورد الزام ٹھہرائی جاسکتی ہیں یا انہوں نے عقل و خرد کا مظاہرہ کرتے ہوئے، مصنوعی شرم و حیا کو منتخب کر کے، امین آقا کو میرے سامنے چیلنج نہیں کیا- جو کچھ کہ صاف و صریح ہے، یہ حقیقت ہے کہ وہ جس قدر مظاہرہ کرتی ہیں، اس کے مقابلہ میں وہ صورتحال کی حرکیات (محرکات) سے بالفعل بہت زیادہ آگاہ ہوتی ہیں-

اس سوال کے جواب میں کہ ایک صیغہ / متعہ نکاح میں کس قدر مالی انتظامات کیئے جاتے ہیں، امین آقا نے بتایا: مرد اور عورت پہلے مبادلے کی رقم پر اتفاق کرتے ہیں وہ ایک ماہ (کی مدت کے متعہ) کے لئے ایک سو تمن بطور اجر دلہن طے کر سکتے ہیں- یہ عام رواج ہے کہ عورت اپنا اجر دلہن پہلے ہی وصول کر لیتی ہے"-

محسن

مجھے اپنے ایک اطلاع دہندہ سے محسن کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے لئے یہ مشہور ہے کہ اسے متعہ / صیغہ کا بہت وسیع تجربہ حاصل ہے۔ میں نے محسن کا دو مرتبہ انٹرویو کیا اور دوسرا انٹرویو سارے دن ہی چلتا رہا۔ محسن کی بیوی رازی' جو بظاہر اپنے شوہر کے بہت سے معاملات سے واقف تھی' اس نے ہماری بات چیت کے دوران اکثر مواقع پر حصہ لیا لیکن انٹرویو کے بیشتر حصے میں وہ ہمیں اکیلا چھوڑ گئی۔ محسن کی عمر ۳۹ سال ہے وہ ہائی اسکول سے بھاگ گیا تھا اور ہائی اسکول کے بھگوڑوں کے اس گینگ (گروہ) میں شامل ہو گیا تھا جو گلی کوچوں میں ادھر ادھر کھڑے رہتے تھے۔ اسے رازی سے محبت ہو گئی اور ۱۹ سال کی عمر میں رازی سے شادی کر لی۔ ان کے پانچ بچے ہیں۔

پہلوی حکومت کے دوران' وہ بہت زیادہ قابل نفرت اور متنازعہ ایرانی خفیہ پولیس 'ساوک' میں شامل ہو گیا اور جلد ہی کامیابی اور معاشی خوشحالی کے زینے پر چڑھ گیا۔ جب ۱۹۷۹ء' میں انقلابی قوتوں نے حکومت کو نیچے گرا دیا تھا' محسن کو جیل ہو گئی اور وہ صرف تین ماہ کی قید کے بعد رہا ہو گیا۔ ہمارے انٹرویو کے وقت' اگرچہ وہ انقلاب کے ایام سے بیروزگار ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا مگر وہ صاف طور پر قطعی خوشحال تھا۔

متعہ / عارضی نکاح کے متعلق' اپنے ابتدائی مشاہدات میں سے ایک کے تذکرے کے ساتھ' اس نے اپنا انٹرویو شروع کیا۔ وہ بیان کرنے میں نہایت واضح تھا اور تفصیل بیان کرنے میں گہرا ذوق رکھتا تھا۔ اس نے کہنا شروع کیا: 'یہ دس سال پہلے کی بات ہے کہ میں مشہد کی زیارت گاہ میں نماز پڑھ رہا تھا' میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت' سرو قد عورت میری طرف آ رہی ہے' اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس تک پہنچوں۔ اس نے کہا: کوئی شخص اس سے تغافل نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس کی طرف گیا اور سلام کیا۔ اس نے اپنا تعارف کر لیا اور کہا کہ وہ مجھ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہے لیکن وہ ہچکچا رہی تھی۔ مجھے حیرت ہو رہی تھی اور میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ مجھ

سے کیا چاہتی ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ وہ آگے جائے' تب اس نے کہا کہ میں امام رضاؑ (جن کی زیارت گاہ میں ان کی ملاقات ہو رہی تھی) کی قسم کھاؤں کہ میں اس کے جواب کو راز میں رکھ سکوں گا- میں نے اس سے وعدہ کر لیا مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتی تھی؟ اس کے بعد اس نے مجھ سے تین دن کا صیغہ / متعہ کرنے کے لئے کہا- میں حیرت سے خاموش رہ گیا- میں نے کہا: 'کس طرح؟' تب اس نے زیارت گاہ میں سے ایک ملا کو بلایا اور اس سے کہا کہ وہ ہمارے لئے صیغہ / متعہ کی مذہبی رسم ادا کر دے- ہم نے اجر دلہن پانچ تمن (محض علامت کے طور پر) طے کیئے جو مجھے معاہدے کے خاتمے پر اسے ادا کرنے تھے-

محسن نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'وہ مجھے اپنے ہوٹل پر لے گئی اور اپنے بھائی کے دوست کی حیثیت سے مجھے' اپنی والدہ سے متعارف کرایا- ہوٹل میں ان کا ایک بستر کا کمرہ تھا- رات کو جب اس کی ماں گہری نیند سو رہی ہوتی تھی تب وہ میرے پاس آتی جہاں میں رہنے کے کمرے میں ایک کوچ پر سو رہا ہوتا تھا- یہ یقین کرنے کے لئے کہ اس کی ماں سو رہی تھی' وہ اسے ہلاتی تھی- میں یہ جان کر حیرت زدہ تھا کہ وہ صیغہ / متعہ معاہدے کتنی کثرت سے کر لیتی تھی! جب میں نے اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھائی کہ یہ اس کا پہلا متعہ / صیغہ تھا- اپنے افیونی شوہر سے طلاق لینے کے کئی سال بعد' پہلا صیغہ / متعہ! یہ کس مرد سے اس کا اولین رابطہ تھا؟ اس نے مجھے بتایا کہ پچھلے کئی دنوں سے وہ جنسی فاقہ زدگی شدت سے محسوس کر رہی تھی اور چونکہ اسے گناہ کرنے کا خوف تھا- اس نے کہا کہ وہ اس قدر مایوس ہو چکی تھی کہ اس نے یہ بھی سوچا کہ ہوٹل کے خس بوئے' ہی سے غیر اخلاقی اختلاط کر لے- ہم تین دن کے بعد جدا ہوئے اور اس نے مجھے' تہران میں اپنے ٹیلی فون کا نمبر دیا- جب میں نے اس سے بات کی' بہر حال اس نے بتایا کہ اگر میں اس سے مستقل نکاح کروں تو وہ صرف اسی صورت میں' مجھ سے ملاقات کر سکتی تھی- میں نے اسے بتایا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اور یہ ہمارے تعلق کا خاتمہ تھا-

محسن نے دعویٰ کیا کہ وہ اپنی ابتدائی زندگی سے' عورتوں کی بابت جاننے لگا

تھا-جب وہ تیرہ برس کا تھا اس کے پڑوس کی دو کمسن ہم عمر بھوں نے اسے 'عورت مرد کے نازک احساسات میں مبتلا کر دیا تھا- خطیبانہ انداز میں اور تقریباً رواجی مفہوم کے ساتھ' اس نے اپنے پڑوس کی نوجوان عورتوں کے ساتھ اپنے چند نیم رازدارانہ معاملات کو بیان کیا-

آخر میں اپنی بیوی کے اشتراک عمل سے' محسن نے ایک عورت سے اپنے ایک تازہ ترین' طویل ترین اور نہایت پیچیدہ صیغہ / متعہ نکاح کو بیان کیا جسے میں (مصنفہ) توران کے نام سے پکارتی ہوں-وہ طبقہ متوسط کے نچلے طبقے کی عورت تھی جو تہران کے ایک بینک میں کاؤنٹر پر روپے کے لین دین کا کام کرتی تھی- محسن کو توران سے پولیس اسٹیشن میں ملنے کا اتفاق ہوا جس کے لئے اسے مامور کیا گیا تھا-اس عورت کا مکان لوٹ لیا گیا تھا اور اسے پولیس کی اعانت کی ضرورت تھی-اس کے بعد پولیس اسٹیشن پر 'وقفے وقفے کے ساتھ' بار بار چکر لگانے اور اپنے سازوسامان کو پہچاننے کی غرض سے' ہونے والی آمد و رفت 'نوجوان اور خوبصورت محسن کے ساتھ ایک پروان چڑھنے والی دوستی پر ختم ہوئی- کئی پر تکلف ملاقاتوں کے بعد توران نے محسن سے کہا کہ وہ اس سے صیغہ / متعہ کر لے تاکہ اس کی سولہ سالہ بیٹی سے ان کے رشتے کی حیثیت ثابت ہو جائے- محسن نے بتایا: 'میں نے اس سے متعہ / صیغہ کر لیا اور میں لنچ کے لئے اس کے گھر پر جایا کرتا تھا لیکن وقت کے ساتھ محسن کی بیوی (رازی) کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ میں وہاں رات بھر بھی ٹھہرتا ہوں تاہم رازی کو اپنے شوہر کے صیغہ / متعہ کے متعلق کافی عرصہ تک کچھ معلوم نہ ہوا- محسن توران میں روز بروز زیادہ دلچسپی لینے لگا-وہ اسے شمالی ایران میں اپنے دیہی مکان پر لے جانے لگا' مجھے اپنی بیوی (رازی) سے جھوٹ بولنا پڑتا تھا اور اسے بتاتا کہ میں سرکاری کام سے سفر پر جا رہا ہوں'-

رازی جو وقفے وقفے سے 'انٹرویو' کے دوران موجود رہتی تھی اس مقام پر شامل ہو گئی اور اس نے بیان کیا کہ اپنے بچوں اور میری طرف سے اپنی شوہر کی بڑھتی ہوئی عدم توجہی نے' کس طرح' میری یہ رہنمائی کی کہ میں اپنے شوہر کے معاملے کو

دریافت کروں- مختلف خبروں کے ٹکڑوں کو ایک ساتھ جوڑ کر' میں عملی طور پر اس معمے کو حل کرنے کے قابل ہو گئی- اسے نہ صرف یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر توران کی محبت میں بری طرح مبتلا ہو گیا ہے بلکہ اسے توران کے ٹھور ٹھکانے کا اتا پتہ بھی معلوم ہو گیا- ایک دن ایک دوست کی مدد سے' رازی نے توران کے مکان پر جانے کے لئے اپنے حوصلے کو مجتمع کیا- محسن نے دوبارہ کہنا شروع کیا: 'جب رازی آئی تو میں وہاں موجود تھا- میں چھپ گیا مگر وہ جانتی تھی کہ میں وہاں پر تھا مگر بے سود- اس شدت کے روبرو مقابلے میں اور اپنے شوہر کی موجودگی میں رازی نے اپنی رقیب کو متنبہ کیا: 'میرے شوہر سے دور رہو- وہ کسی دوسری عورت کی خاطر اپنے بچوں کو کبھی نہیں چھوڑے گا'- محسن نے 'ہاں' کرتے ہوئے' سر ہلایا- ظاہر تھا کہ رازی محسن کی وہ کمزوری جانتی تھی کہ جہاں سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے- وہ اپنے بچوں سے سچی محبت کرتا تھا- کوئی بھی ان بچوں کے لئے' اس کے طرز عمل میں نرمی اور محبت کو فراموش نہیں کرا سکتا تھا-

محسن نے سوچتے ہوئے' خاموشی سے کہا: 'میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا تھا؟ توران نے مجھ پر سحر کر دیا تھا- وہ مجھے اپنے سے وابستہ رکھنے کے لئے جادو ٹونے استعمال کرتی تھی- وہ مجھے اپنی طلب (چاہت) میں اس قدر مبتلا رکھتی کہ رات کو دس بجتے ہی میں اپنی کار میں بیٹھ جاتا اور سیدھا اس کے گھر کی طرف چل پڑتا خواہ میں نے پاجامہ ہی پہن رکھا ہو- وہ ایک جادوئی کشش رکھتی تھی اپنے میں ایک طلسماتی نقش رکھتی تھی' جس وقت بھی وہ مجھے طلب کرتی تو وہ اسے استعمال کرتی تھی- بلاشبہ یہ عمل بڑا اثر انگیز تھا- توران کے طلسماتی نقش کی اثر انگیزی پر' محسن اور رازی دونوں ہم آہنگ نظر آتے تھے- طلسم کو بیان کرتے ہوئے رازی نے مجھے بتایا کہ یہ کانسی کے ٹکڑے سے بنایا گیا تھا- اس کے ایک طرف ایک تند خو اژدھا (ڈریگن) 'اپنے کھلے منہ سے شعلے باہر نکال رہا تھا اور اس کی دم اوپر کی طرف مڑی ہوئی تھی- ڈریگن کے منہ کے سامنے توران اور محسن کے اسماء 'انبیاء کے اسماء' اور نامور محبت کرنے والوں جیسے مجنوں (قیس) کے اسماء لکھے ہوئے تھے (۲۰) اور محبت و الفت کی علامات کی تمام اقسام

کے اشارات کندہ تھے- یہ سب اس مقصد کے لئے تھا کہ محسن توران کی طرف مائل رہے- رازی نے وضاحت کی کہ طلسمی نقش کے دوسری طرف میرا نام 'اوپر سے نیچے کی طرف کندہ تھا اور اس کے ایک طرف شیطان کا نام' چند اور شیاطین کے ناموں کے ساتھ لکھا تھا- یہ سب اس لئے کہ مجھ سے محسن کی محبت گھٹ جائے اور وہ عورت جس وقت بھی چاہتی، محسن کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی'- رازی نے بات ختم کی-

طلسمی نقش کی محسن کی دریافت حادثاتی تھی لیکن طلسمی علامات کی ناقابل فہم عبارت کو پڑھنے کے لئے رازی کے لئے ضروری تھا کہ وہ تھوڑی سی ہوشیاری سے کام لے- توران کے گھر پر اپنی ایک ملاقات کے دن، محسن نے اسے گدے کے نیچے محسوس کیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا- وہ اسے (نکال کر) اپنے گھر لے آیا تاکہ رازی کو بتائے- اس کے پیچیدہ ڈیزائن سے متاثر ہو کر، رازی اسے ایک تعویز و نقش پڑھنے والے کے پاس لے گئی جسے پڑھ کر' اس کو سنایا- اس کے جادوئی اثرات کو ضایع کرنے کے لئے' اس نے سفارش کی کہ وہ اس نقش کو لے جائے اور اسے بہتے ہوئے پانی میں پھینک دے- تب رازی اسے' شہر تہران کی حدود سے باہر کی طرف لے گئی اور اسے ایک چھوٹے سے رواں دریا کی تہہ میں دفن کر دیا- اس واقعہ کے چار پانچ روز کے بعد محسن نے کہا: 'ہمارا صیغہ / متعہ رشتہ قطعی ختم ہو چکا ہے- رازی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'اور اس دن سے اب وہ وہاں قدم بھی نہیں رکھے گا'-

توران دو برس تک محسن کی صیغہ رہی- اس مدت کے لئے اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کی سرگرمیوں پر کنٹرول کر رکھا تھا- محسن نے یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ وہ کس کے ساتھ سماجی رشتے رکھتی تھی، وہ کس وقت گھر پر آتی تھی، وہ کہاں گئی تھی وغیرہ وغیرہ وہ اس پر اس قدر قابض تھا کہ جب کبھی توران کی ایک طلاق یافتہ دوستانی، گھر پر مختصر سے قیام کے لئے آئی تو محسن' اسے تنبیہ کیا کرتا تھا' اگر تم اس گھر میں قیام کرنا چاہتی ہو تو تمہیں وہی کرنا ہوگا جو میں کہتا ہوں-- تاہم جب بعد میں' توران کی اس دوستانی نے محسن سے کہا کہ وہ اس سے صیغہ / متعہ کر لے تو محسن نے اس کی تعمیل کی- محسن نے بتایا: اس نے کہا کہ میں توران کو چھوڑ دوں اور اس کی جگہ صیغہ / متعہ

کرلوں- کیونکہ چند ماہ کے لئے توران کے علم کے بغیر ' میں بیک وقت ان دونوں کے ساتھ تھا- وقت گزرنے کے ساتھ ' توران کو پتہ چل گیا- میرا رشتہ (توران کے ساتھ) تقریباً ختم ہوچکا تھا محسن نے اپنے نئے صیغہ / متعہ نکاح کو ایک نئے سال کے لئے رکھا اور اسے یقین تھا کہ وہ بھی اس پر جادو ٹونے استعمال کرے گی لیکن اس ترکیب نے کام نہیں کیا- محسن کا توران کی کمسن لڑکی سے بھی' ایک مختصر مدت کا معاملہ رہا- اس نے کہا: توران کی بیٹی مجھ پر کافی توجہ دے رہی تھی لہٰذا میں نے اُس کا فائدہ اٹھایا میں اسے بحر کیسپین پر' اپنے دیہی مکان پر لے گیا- فی الحقیقت توران مجھ پر اعتماد کرتی تھی لیکن اس کی بیٹی اس تبدیلی کا سبب بنی-

جنسی سیاست کے ان کھیلوں میں' محسن اپنے کردار سے قطعی ناواقف لگتا تھا (یا وہ تصنع سے کام لے رہا تھا)- اپنی تمام تر ذمہ داری کو مسترد کرتے ہوئے اور اسے عورتوں ہی پر رکھتے ہوئے ایک سولہ سالہ کمسن لڑکی پر بھی' نہ تو اس نے اپنی خود کی خواہش پسندی کے ادراک کی اہمیت کو محسوس کیا بلکہ خود کو عورتوں سے دور رکھنے میں اپنی نااہلیت کا اعتراف بھی کیا- محسن نے بار بار براہ راست یا بالواسطہ عورتوں کے لئے اپنی بدنی کشش پر زور دیا- اس نے اسے "فطری اثر" پایا کہ عورتیں اس کے ساتھ 'ہونے' کی ضرورت محسوس کرتی ہیں اس نے اپنے لئے اتنا ہی فطری پایا کہ وہ اپنی جنسی جبلت کی پیروی کرے خواہ وہ اسے کہیں لے جائے-

جب میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے صیغہ / متعہ معاہدے کیوں کیئے؟ اس نے جواب دیا: 'جب ایک شخص کوئی امر صحیح طور پر کرسکتا ہے تو وہ اسے دوسری طرح کیوں کرے؟ کوئی شخص جو صیغہ / متعہ کی بابت جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ کتنی آسانی سے ہوجاتا ہے تو وہ اس لطف اندوزی سے کیونکر دستبردار ہوگا اور اگر کسی وجہ سے ممنوع بھی ہے تو وہ اس سے مسرت اندوزی کیوں نہیں کریگا؟ مجھے ایسا کیوں نہیں کرنا چاہیئے؟ میں مومن ہوں اور مجھے اس کی اجازت دی گئی ہے- میں اپنے معاملات میں کسی قسم کے شبہات نہیں چاہتا- تقریباً سترہ (کنواری) لڑکیوں اور میری 'عورت دوستوں' کے درمیان سے صرف چار یا پانچ صیغہ / متعہ نہیں تھیں-

ان میں بعض عورتیں جاننا چاہتی تھیں کہ میں نے ان سے صیغہ / متعہ کیوں کرنا چاہا؟ تو میں کہتا کہ یہ قانونی (حلال) ہے- جو تجربہ کار ہوتے ہیں 'فوراً ہی 'ہاں' کہہ دیتے ہیں- میں صیغہ / متعہ کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس سے زیادہ آرام ملتا ہے- یہ مجھے زیادہ سکون دیتا ہے- ناجائز مباشرت / انٹرکورس مجھے خود سے نفرت محسوس کراتا ہے-اس کے بعد طہارت (غسل) بھی کرنا پڑتی ہے- جب میں ایسا کرتا ہوں تو ہمارے اپنے دھلے کپڑے استعمال نہیں کرتا- جب یہ صیغہ / متعہ ہوتا ہے تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی- یہ میری اپنی بیوی ہے ایک شخص (شوہر) فزوں تر سکون قلب کے ساتھ اس کے ساتھ چلتا ہے اور اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی- مجھے اس بات کا قطعی یقین نہیں کہ محسن نے عصری 'عام مذہبی جذبات کو پیچھے کی طرف کردیا ہے اور اس میں اپنے تمام جنسی تعلقات کو صیغہ / متعہ کی حیثیت سے شامل کردیا ہے-

محسن کا تازہ ترین متعہ / صیغہ (جو ابھی تک راز میں ہے) اس کے پڑوس میں اگلے دروازے پر ہے جو رازی کی ایک سہیلی ہے- وہ اپنے تیسویں برس کے عشرہ میں' ایک نوجوان مطلقہ عورت ہے اور اپنے تین بچوں کے ساتھ رہتی ہے- اس کی دوسری دوستیوں کی طرح 'اس دوستی کا آغاز ظاہر میں ایک عورت ہی سے ہوا- محسن نے اتفاقیہ طور پر کہا کہ میری بیوی نے مجھے ضرور بتادیا ہے کہ ایک محبت کرنے والے مرد کی حیثیت سے میں کس قدر اچھا ہوں- جب اس پڑوسن نے اس کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے اس کا خیر مقدم کیا اور فوراً ہی اسے صیغہ / متعہ کرنے کی تجویز دیدی (یہ انقلاب کے بعد کا واقعہ ہے- اس نے اسے عظیم تر احساس دیا) اس نے بتایا: 'میری پڑوسن یہ نہیں جانتی تھی کہ صیغہ / متعہ اتنا آسان ہے- اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوا' سوائے اس کے کہ وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ ہم ایسا کیوں کریں؟ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا واقع ہوگا؟ اس نے کہا: 'میں نے اسے یاد دلایا کہ یہ (متعہ) بہتر تھا کیونکہ ہم اس وقت مذہبی طور پر پاک صاف ہوتے ہیں' ایک دوسرے کے لئے اور جنسی طور پر اجازت یافتہ ہوتے ہیں' ہم نے پانچ ماہ کے لئے ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کیا- وہ (مرد کے ساتھ وقت گزارنے میں) ایک ماہر عورت تھی اور وہ دوسرے مردوں سے بھی

واقف رہی ہے۔

محسن نے مجھے اپنے کمرے کا تنگ راستہ دکھایا جو رات کے وقت نظریں بچا کر ہمسایہ کے کمرے میں 'دبے پاؤں جانے کے لئے تھا جو بالکل اس کی مخالف سمت میں تھا۔ دروازہ ایک چھوٹی سی بالکنی میں کھلتا تھا جہاں پر اس کی پڑوسن کا دروازہ بھی کھلا ہوتا تھا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ چھوٹا سا کمرہ' محسن کا علاقہ ہے وہ ایک گدے پر بیٹھ جاتا اور تقریباً دن کے بڑے حصے میں افیون کا دم لگایا کرتا تھا۔ اس کی بیوی کو یقین ہے کہ محسن اوسطاً ایک ہزار تمن یومیہ کی افیون پی جاتا تھا۔ (یہ سوچنے کی بات ہے کہ وہ بے روزگار تھا اور یہ کہ اس کی بیوی بھی کہیں کام پر نہیں جاتی تھی۔ یہ رقم صاف طور پر زیادہ تھی جو لوگ اس کو جانتے تھے' یہ شبہ کرتے تھے کہ وہ اسلامی حکومت کی خفیہ پولیس کے لئے کام کر رہا ہے)۔ اپنی بیوی کے بیان کے مطابق' محسن کا وزن بڑھ چکا تھا اور وہ مشکل سے حرکت کر سکتا تھا۔ اس کمرے کے ایک گوشے میں 'دوہرے بستر والی مسہری تھی جہاں وہ سوتا تھا۔ اس نے غم زدہ انداز میں کہا: 'میں اور میری بیوی ایک ساتھ نہیں سوتے اس کو ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں کہ میں اسے کیا سکھاتا ہوں دوسری عورتیں مجھے دیکھ کر پاگل ہوئی جاتی ہیں لیکن میری اپنی بیوی کو کوئی دلچسپی نہیں۔

ایک مقام پر جب رازی کمرے میں آئی تو اس نے اسے منہ چڑانا شروع کر دیا۔ آواز کے ایک انداز میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے' اس نے میری باتوں سے بدعقیدگی اور پریشانی مستقل کر دی۔ تب رازی نے کہا؛ 'وہ اپنے عقل و ہوش سے باہر ہے۔ ہماری عمر (۳۹ برس) اور پانچ بچے ہونے کے بعد' وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے کہ میں وہ تمام فضول باتیں کروں۔ میں دیکھ سکتی تھی کہ اس کے لئے یہ بات دشوار نہ تھی کہ وہ رات کے درمیانی حصے میں اس کے کمرے سے آہستہ آہستہ باہر نکل جاتا ہے اور اپنی ہمسایہ کے چھوٹے کمرے میں 'کسی شبے کو جگہ دیئے بغیر' دبے پاؤں داخل ہو جاتا ہے یہ دو کمرے ایک دوسرے سے بمشکل تین فٹ دور ہوں گے اور اس کی بیوی عام طور سے اپنے بچوں کے کمرے میں ہوتی ہے۔

محسن نے کہا: 'بہت سے آدمی ماہر عورتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہ

عورتیں وہی کچھ کرتی ہیں جو ایک شخص کی بیوی نارضامندی سے کرتی ہے یا سب کچھ کرنے سے انکار کردیتی ہے اس نے اس دلیل کو بہت سے ازدواجی مسائل اور شکستگیوں کو مرد کی جنسی ناآسودگی سے جوڑدیا- یہی بات تقریباً کارکن' پیشہ ور عورتوں کے لئے درست ہے- ان عورتوں کے پاس کافی سرمایہ ہوتا ہے اور وہ مالیاتی معاملات کے پیچھے نہیں بھاگتیں- وہ ایسے مرد کی تلاش میں رہتی ہیں جو ان کی تسکین کر سکے- بہت سی عورتیں جو صیغہ / متعہ معاہدے کرتی ہیں' ان کے اپنے گھربار ہوتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھر سے اشتراک نہیں کرتیں اور مرد کے رشتہ داروں سے بھی اشتراک نہیں کرتیں- اس نے مزید کہا: ' بعض عورتیں صیغہ / متعہ کرتی ہیں کیونکہ انہیں ایک محافظ کی ضرورت ہوتی ہے یا وہ اپنے پڑوسیوں کی فضول گوئی سے پریشان ہوتی ہیں- اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا: 'غریب عورتیں اور شادی شدہ مرد کثرت سے صیغہ / متعہ کرتے ہیں-

محسن کی نگاہ میں جو مرد صیغہ / متعہ نکاح کرتے ہیں' ہر طبقے سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان میں زیادہ تر وہ ہوتے ہیں جو پہلے سے شادی شدہ ہوتے ہیں یا پھر وہ نودولتیے ہوتے ہیں- اس نے کہا: 'جیسے ہی مردوں کے ہاتھ سرمایہ لگتا ہے' وہ صیغہ / متعہ کی تلاش شروع کردیتے ہیں عورتیں اپنے شوہر کے ایسے معاملات تسلیم نہیں کرتیں اور اپنی زندگی کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں اس لئے شوہر کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ خفیہ طور پر صیغہ / متعہ کرلیں- دوسری طرف عورتیں اپنے صیغہ / متعہ کو چھپاتی ہیں- وہ اسے اپنے بیٹوں یا باپ سے چھپاتی ہیں (۲۱)- محسن کی رائے میں بعض عورتیں جو صیغہ / متعہ کرتی ہیں' ایک قسم کے اعصابی طرز عمل کی نمائش کرتی ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ جو کچھ وہ کررہی ہیں (یعنی ایک متعہ / صیغہ بن رہی ہیں)' جنس یا محبت سے ان کی محرومی ہے-

محسن نے کہا کہ اس نے اپنے کسی صیغہ / متعہ نکاح کو رجسٹر نہیں کرلیا- وہ عورتوں کے لئے صرف اتنا جانتا ہے کہ انہیں عدت کی پابندی کرنا ہوتی ہے اور وہ صیغہ / متعہ کے قانونی پہلوؤں کی بابت زیادہ نہیں جانتا- یہاں تک کہ وہ عدت کے

بارے میں غلط معلومات رکھتا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ انتظار کی مدت نکاحوں کی دونوں صورتوں میں یکساں ہی رہتی ہے- میں نے اس سے پوچھا: کیا اس کے کسی صیغہ ر متعہ نکاح میں حمل بھی ٹھہرا؟ اس نے جواب دیا کہ ایسا تین چار مرتبہ ہوا- مگر میرا ایک یہودی ڈاکٹر دوست ہے جو اسقاط کر دیتا تھا-

اس نے متعدد بار صیغہ ر متعہ نکاحوں کے معاہدے کیئے اور بہت سے معاملات پیش آئے- میں نے یہاں زیادہ تعداد میں ان کا تذکرہ بھی نہیں کیا- اس نے دعویٰ کیا کہ اس کے ان بہت سے معاملات میں زیادہ تر عورتوں ہی نے اس کی طرف پیش قدمی کی- تاہم اس کے بیانات میں سے ایک شخص باُسانی یہ اخذ کر سکتا ہے کہ وہ بالعموم اسٹیج تیار کرتا ہے اور پھر وہ کسی باپردہ یا بے پردہ عورت کو جو لفٹ لے کر سفر کرتی ہے' اپنی کار میں بیٹھنے کی پیش کش کرتا ہے- اہم بات یہ ہے کہ اس دوران بہت سی بات چیت متعہ ر عارضی نکاح کے معاہدے کی طرف لے جاتی تھی- ایسی مثالوں میں ایک کار کا کام وہی ہوتا ہے جو ایک باپردہ خاتون کا ہوتا ہے جس طرح چادر ر نقاب ایک عورت کے لئے ہلکی ڈھال ہوتی ہے جو عوام کے درمیان اس کی موجودگی کو جائز کر دیتی ہے- (استعارہ کے طور پر بولتے ہوئے) اسی طرح ایک نجی کار ایک جوڑے کا پردہ یا ڈھال ہے جو اسے ایک حد تک نجی ماحول کا لطف اٹھانے کے قابل بنا دیتا ہے اور ساتھ ہی کھلے عام عوام میں ان کی موجودگی بھی جائز رہتی ہے-

ایسے سانحات کے لئے' محسن کا اظہار یہ تھا: 'فلاں فلاں میرے جال میں پھنس گئی- ایک مرتبہ اس نے لفٹ لے کر کار میں سفر کرنے والی باپردہ عورت جو اتفاق سے قم کی تھی' محسن نے اس عورت میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور انہوں نے ایک صیغہ ر متعہ معاہدہ کیا- پھر وہ اس سے قم میں ملا اور اس کی بعض ایک روزہ ملاقاتوں کے درمیان' اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس عورت کی ماں سے اور ایک خالہ زاد بہن سے جنسی رشتے استوار کر لیئے- محسن بار بار اپنی بے پناہ شہوت انگیزی کی بابت ڈینگیں مارتا رہا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ ایک ہی وقت میں کس طرح سات یا آٹھ صیغہ ر متعہ کرتا رہا ہے حالانکہ ایک طرف اس نے اپنی بہادری و مردانگی میں کمی پر پچھتاوے کا اظہار کیا تو

دوسری طرف اس نے اپنے انحرافات اور کج روی کو اپنی کم عمری کی شادی سے منسوب کر دیا- اس نے کہا: 'چونکہ میں نے بہت نوجوانی میں شادی کی اس لئے میں بہت سے کمتر احساسات میں مبتلا تھا- ایک حکایت کا جو اس نے مجھ سے شروع میں بیان کی تھی' نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا: 'ایک شخص یہی سوچتا ہے کہ دوسروں کی بیویاں اس کی اپنی بیوی سے بہتر ہیں- دراصل اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا'-

اس کی چند ایک متعہ / صیغہ بیویوں سے اس کا تعارف 'ایک جوڑ املانے والے کے ذریعہ ہوا جسے وہ جانتا تھا- وہ محسن کے پاس آتا اور کہتا: (اس کے اپنے الفاظ میں) وہ خوبصورت ہے اور اس کے پاس ایک مکان ہے اور اگر آپ اسے چند سو تمن ماہانہ ادا کر دیں تو آپ اس کے ساتھ ہو سکتے ہیں'- محسن نے جوڑا ملانے والوں کی درجہ بندی دو اقسام میں کی ہے- اول قسم کے بڑے شہروں میں کام کرتے ہیں اور اچھی طرح منظم ہیں اور بااثر بھی- دوسری قسم کے انفرادی سطح پر کام کرتے ہیں- اس کی رائے میں مذہبی مراکز میں دوسری قسم کے جوڑا ملانے والے ہوتے ہیں سابقہ دور میں' پہلوی حکومت میں بہت سے جوڑا ملانے والے ملا ہوتے تھے لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی تھی- وہ ڈر گئے ہیں' کہیں اسلامی حکومت ان کے اقدامات کی غلط تشریح نہ کر دے- اب وہ زیادہ تر صیغہ / متعہ اپنی ہی ذات کے لئے کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے کم ہی کرتے ہیں-

جب محسن سے پوچھا گیا: 'کیا وہ صحت بدن اور مانع حمل (برتھ کنٹرول) کے لئے کسی قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کرے گا؟ تو اس نے بتایا: 'میں عورتوں کے معاملہ میں ایک اسپیشلسٹ (ماہر) ہوں- میں عورتوں کی آنکھوں کے گوشے میں دیکھ کر ہی یہ بتا سکتا ہوں کہ کونسی کنواری ہے اور کونسی کنواری نہیں ہے- اس نے تسلیم کیا کہ صحت بدن ایک سنگین معاملہ ہے اور انقلاب کے وقت سے یہ بدتر ہو گیا ہے- اس نے کہا: 'طاغوتی حکومت (پہلوی امراء و حکام کا حوالہ) کے دوران عصمت فروش عورتیں خصوصی 'ہیلتھ کارڈز' رکھتی تھیں اور انہیں ہر ہفتے یا ہر ماہ معائنہ کرانا پڑتا تھا- ایسے انسپکٹرز ہوتے تھے جو ان کی صحت بدن اور ان کے مکانات کا باقاعدہ معائنہ کرتے تھے اگر

ان کے ہیلتھ کارڈ + ز کی تجدید نہیں پائی جاتی توان پر جرمانہ ہوتایا گرفتار بھی کرلیا جاتا تھا لیکن اب کوئی کنٹرول نہیں ہے- یہ نہ ہونے کے برابر ہے- یہ بات نوٹ کرنا کس قدر واضح ہے کہ محسن نے کس قدر عجلت سے شاید غیر شعوری طور پر صیغہ / متعہ کو عصمت فروشی سے ملادیا اور پہلے کی طرح صحت بدن کو عورتوں کی ذمہ داری تصور کرتا ہے- جہاں تک اس کا تعلق تھا' محسن نے کہا: 'وہ صورتحال کو اپنی حسیات اور قوت شامہ کے مدرکات کے ذریعہ کنٹرول کرتا تھا- کہ وہ عورتوں کی صحت کے لئے کبھی خطرہ ہوسکتا ہے کبھی بھی یہ خیال اس کے ذہن سے باہر نہیں نکلا-

جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ کبھی تہران کے شہر نو (عصمت فروش عورتوں کے علاقہ) میں بھی کثرت سے جاتا رہا ہے تو اس نے بتایا کہ "وہ بالعموم وہاں نہیں گیا مگر چند ایک بار وہاں گیا تھا جہاں اس نے ایک کنواری لڑکی خریدی اور اس کے لئے چار ہزار تمن ادا کیئے اور اکثر ہم وہاں تفریح کے لئے جاتے تھے" اس نے کہا: 'اور وہاں لوگ صیغہ / متعہ کبھی کرتے تھے-

اس کو یقین تھا کہ انقلاب کے بعد ذکوروانات کے تعلقات کا میدان عمل' اب توسیع شدہ خاندان میں منتقل ہوچکا ہے- اب اس کے باہر جنسی تعلقات قائم کرنا زیادہ دشوار ہوگیا ہے' اس سبب سے ہم جنسی اور زنائے محرمات بڑھ گئے ہیں- کرپشن 'فساد' اور حرام کاری' زنا' ان دنوں وحشیانہ حد تک پھیل چکے ہیں- دیکھو 'زن روز'

See Zan- i- Ruz 1987, 1104; 14-15

ڈاکٹر حجتہ الاسلام انوری

ڈاکٹر انوری سے مجھے خاندان کے ایک دوست نے متعارف کرلیا تھا- انہوں نے ایک انٹرویو کے لئے' ہمارے ان کے گھر پہنچنے سے اتفاق کیا- ہماری ملاقات سے دو دن پہلے انہوں نے دوبارہ ٹیلی فون کیا اور کہا کہ اسباب تحفظ کے پیش نظر' انہیں یہ مناسب نہیں لگتا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں جائیں- انہوں نے مجھے اپنے گھر آنے کی

دعوت دی- میں اور میرے والد جنوبی تہران میں' ان کے مکان پر گئے -ڈاکٹر انوری فلسفہء مذہب کے یونیورسٹی پروفیسر تھے اور ساتھ ہی ایک مذہبی رہنما اور ایک حجتہ الاسلام بھی تھے- ہمارے انٹرویو کے وقت تک وہ 'نظر عنایت' سے محروم ہو چکے تھے اور بہر حال انہیں یونیورسٹی سے بر طرف کر دیا گیا تھا-وہ ایک دوستانہ مگر نہایت طاقتور شخصیت کے مالک تھے اور دوسرے بہت سے اعلیٰ مناصب کے ملاؤں کی طرح بہت زیادہ صاف دل اور راست رو شخص تھے- وہ طویل قامت' سیاہ آنکھوں اور دل پر اثر کرنے والی شخصیت کے مالک تھے- وہ اپنی عمر کے چالیسویں سال کے آخری دور میں دکھائی دیتے تھے شادی شدہ اور تین بچوں کے باپ تھے ہمارے انٹرویو کے وقت ان کا ایک فرزند جیل میں تھا-

ہمارا انٹرویو شروع ہونے سے پہلے' انہوں نے ایک طویل اور ٹھوس آراء پر مشتمل بات چیت کی جو معاشرتی علوم میں ریسرچ کی مشکلات اور ان علوم کے مقصدی ہونے کے امکان کے فقدان سے متعلق تھی- انہوں نے معاشرتی علوم کے میدان کے متعلق بعض طریقیاتی اعتراضات اٹھائے اور جن کے لئے ان کا خیال تھا کہ یہ مغربی چودھراہٹ کی مسموم اور جارحانہ روش کے حامل ہیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اسلام میں متعہ کے رواج کے مطالعے کی ضرورت کے متعلق میرے مقاصد و متحرکات کی بابت سوال کیا- ان کی بعض تشویشناک باتوں کو قبول کرتے ہوئے' میں نے اس حقیقت پر زور دیا کہ طریقیات پر ان کے اعتراضات نے ان کی طرح' دوسرے مفکروں کے اذہان کو بھی گھیر رکھا ہے اور یہ کہ ان مسائل میں سے بعض پر قابو پانے کے طریقے موجود ہیں- میں نے انہیں یقین دلایا کہ مجھے ہمارے رسم ورواج میں سے ایک (متعہ) کی بابت آگاہی و تفہیم حاصل کرنے میں دلچسپی ہے اور جسے بہت سے ایرانیوں اور غیر ملکیوں نے بھی اگر غلط نہیں سمجھا ہے تو کم ضرور سمجھا ہے-

اس سے پہلے کہ مجھے موضوع کے متعلق' ان سے کوئی سوال دریافت کرنے کا موقع ملتا تاہم انہوں نے اپنی رائے کا جرأت مندانہ اظہار کیا: 'شیعہ کے خلاف عظیم ترین الزامات میں سے ایک الزام کا تعلق متعہ سے ہے- بہت سے لوگوں نے

شیعہ اور اس کے عمل کے متعلق' ہر قسم کے جھوٹ کہے ہیں- لازمی اعمال جیسے یومیہ نماز اور تجویز کردہ اعمال کے درمیان فرق کرتے ہوئے' انہوں نے کہا: 'محمدؐ کی حدیث میں وہ اعمال ہیں جن کی خوبیاں معاشرے نے تسلیم کی ہیں اور قبول کی ہیں-" ڈاکٹر انوری نے استدلال کیا کہ متعہ بعد کی قسم (تجویز کردہ عمل) ہے یہ کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور رسول اکرمؐ نے اس کی سفارش کی ہے- رسول اکرمؐ نے جو کچھ تجویز کیا ہے آپ کو اسے بجالانا چاہئے اور جو کچھ انہوں نے منع کیا ہے آپ کو اسے نظر انداز کرنا چاہئے- اہل تشیع اور رسول اکرمؐ کے اہل بیتؑ نے ان میں سے بعض خوبیوں پر سے پردہ اٹھایا ہے اور انہیں نافذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے قدم بڑھایا ہے- متعہ ان میں سے ایک ہے- انہوں نے اس نظریے سے اتفاق کیا کہ عرب میں متعہ زمانہ قبل اسلام سے عام تھا لیکن انہوں نے یہ دلیل دی کہ 'مسلم پیغمبرؐ کے بعد شیعہ اسے (متعہ کو) اسلامی قانون کے مطابق نافذ العمل کرنا چاہتے ہیں-

تب ڈاکٹر انوری نے شیعہ راسخ عقائد اور ان کے پس منظر کی منطق کے مطابق' نکاح کی مختلف اقسام کو بیان کرنا شروع کیا: اگر آپ دولتمند ہیں تو آپ مستقل نکاح / شادی کر سکتے ہیں- اگر آپ ایک بیوی سے مطمئن نہیں' دو یا تین یا چار سے مطمئن نہیں تو آپ جائیں اور کسی اور عورت سے متعہ کر لیں- عورتوں اور سرمایہ (کیپٹل) کے درمیان مقابلہ کرتے ہوئے' انہوں نے کہا: 'عورتیں سرمایہ کی طرح ہیں کبھی آپ کا سرمایہ تھوڑا ہوتا ہے لیکن کبھی یہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس لئے آپ کئی بیویاں کر سکتے ہیں- انہوں نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: 'اگر آپ کے پاس ایک مستقل نکاح کے لئے سرمایہ نہیں ہے تو آپ جا کر متعہ معاہدہ کر سکتے ہیں تاکہ لوگوں کی آل اولاد میں بربادی واقع نہ ہو-

انہوں نے ساتویں صدی میں (حضرت) عمرؓ کی طرف سے متعہ کی ممانعت کرنے پر اعتراض کیا اور ان کا یہ اقدام پابندی کے لائق نہیں کیونکہ قرآن کی واضح اجازت کی موجودگی میں (حضرت) عمرؓ کی تشریح بے مقصد ہے' انہوں نے وضاحت کی کہ متعہ کی اجازت دی گئی کیونکہ جنگوں کی وجہ سے موت اور تباہی اپنی انتہا پر تھی اور

اس لئے فضیلت مآب محمدؐ نے حکم دیا تھا کہ ان شہیدوں کی بیواؤں سے نکاح کریں تاکہ خاندانوں کے وجود کا تحفظ ہو سکے جیسا کہ حال ہی میں (ایران عراق جنگ کا ایک حوالہ) ہوا- ایک عورت جس کا شوہر مر جائے' وہ کسی کو اپنانا چاہتی ہے جو اس کے بیٹوں کا نگراں ہو- انہوں نے بیٹیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا- (حضرت) عمرؓ کی طرف سے متعہ کی ممانعت کو قانونی طور پر غیر تعلیمی' اور انسانی طور پر بے اثر ثابت کرنے کے لئے انہوں نے کئی سنی مذہبی رہنماؤں اور رسول اکرمؐ کے صحابۂ کرامؓ کے نام بتائے جنہوں نے کہ کثرت سے متعہ / صیغہ عارضی نکاح کیئے- ڈاکٹر انوری نے کہا: 'سنن' کے مصنف احمدی نسائی' جنہیں ۳۰۳ ہجری میں قتل کر دیا گیا تھا' کی چار مستقل بیویاں تھیں اور وہ تمام وقت متعہ معاہدے کرتے رہتے تھے یا مدینہ میں عبداللہ ابن زبیر ستر (۷۰) متعہ بیویاں رکھتے تھے اور اپنے بیٹوں کو یہ ہدایت کی کہ ان کی وفات کے بعد ان عورتوں کو کہیں نکاح کرنے کا موقع نہ دیں- اس کے بعد انہوں نے امینی کی کتاب 'الغدیر' Amini's Al- Ghadir' 1924, 6:223 کا حوالہ دیا جس میں ان سنیوں کی فہرست ہے جنہوں نے متعہ معاہدے کیئے- ڈاکٹر انوری نے استدلال کیا کہ متعہ اول اور دوم خلفاء (حضرت) ابوبکرؓ اور (حضرت) عمرؓ کے عہد حکومت میں تھا اور (حضرت) عمرؓ نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اس کی ممانعت کر دی- ڈاکٹر انوری نے خطیبانہ انداز میں دریافت کیا: انہوں نے اتنے عرصے کیوں انتظار کیا؟ کیونکہ وہ عزت مآب علیؓ (شیعوں کے اول امام) سے حسد رکھتے تھے- ڈاکٹر انوری نے امام علیؓ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: اگر (حضرت) عمرؓ متعہ کی ممانعت نہیں کرتے تو کرۂ ارض پر کوئی زانی نہیں پایا جاتا- اس کے بعد انہوں نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح (حضرت) عمرؓ نے متعہ کو خلاف قانون قرار دیا صرف اس لئے کہ امام علیؓ سے ان کی ایک ذاتی عداوت تھی' جن کے لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں (امام علیؓ) نے (حضرت) عمرؓ کی بہن سے متعہ کا ایک مختصر مدت کا معاہدہ کیا تھا-

یہی تاریخی قصہ 'امین آقا نے مجھ سے مشہد میں بیان کیا تھا لیکن جب میں نے اس قصے کو اپنے والد کے سامنے دہرایا تو وہ بہت برہم ہوئے- بہر حال جب ڈاکٹر

انوری نے اس قصے کو اتنی آسانی اور فخر کے ساتھ سلسلہ وار سنایا تو میرا دل ڈوبنے لگا۔ میں نے بے چینی سے اپنے والد کے رد عمل کا انتظار کیا لیکن انہوں نے اپنی حالت کو بر قرار رکھتے ہوئے کہا: 'لیکن ہم یہ کس طرح جانیں کہ یہ صداقت پر مبنی ہے؟' حجتہ الاسلام انوری نے بات کا رخ پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے کہا: 'بلاشبہ یہ سچ ہے اس کی بابت ایسی کیا خرابی ہے؟ بلاشبہ (حضرت) علیؓ نے متعہ معاہدہ کیا وہ ایسے ہی آدمی تھے جیسے دوسرے ہوتے ہیں اور وہ آدمی سے مختلف نہیں تھے ہر شخص متعہ کرتا ہے۔ میں بھی متعہ کرتا ہوں۔ ایک (حضرت) عمرؓ تھے جو خلیفہ تھے' بادشاہ تھے اور دوسرے (حضرت) علیؓ تھے جو صرف ایک رعیت تھے۔ بادشاہ کی بیٹی سے متعہ کرنے کی جرائت کون کرے گا؟ اس لئے (حضرت) عمرؓ نے متعہ کو خلاف قانون قرار دیدیا۔ انہوں نے مختصر سا وقفہ کیا اور پھر کہنا شروع کیا: 'یہاں تک کہ بہت سے سنی خود (حضرت) عمرؓ کے فرمان کے متعلق شک میں مبتلا تھے۔ مکہ اور مدینہ کے لوگ متعہ کو جائز سمجھتے تھے اور (حضرت) عمرؓ کے حکم نامے کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن چونکہ بادشاہ کا حکم تھا اس لئے انہوں نے اس کی تعمیل کی۔

مکہ کی ایک عورت جس سے ظاہر میں' (ڈاکٹر انوری نے) مکہ کے لئے اپنے سفروں کے درمیان کئی عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کیئے تھے ان (ڈاکٹر انوری) سے یہ شکایت کی کہ صرف حج کے دوران ہی وہ (عورتیں) عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کرنے کا موقع پاتی تھیں۔ اس نے رازدارانہ اعتماد کے ساتھ کہا: '(حجتہ الاسلام کے الفاظ میں) اگر (حضرت) عمرؓ نے متعہ پر پابندی عائد نہ کی ہوتی تو ہم بہت سارا روپیہ بنا رہی ہوتیں۔ انہوں نے مزید کہا: 'اب مکہ اور مدینہ میں میرے دوست ہیں وہ اسے خفیہ طور پر کرتے ہیں بالخصوص حج کے ایام میں عورتیں ایسا (متعہ) کرتی ہیں کیونکہ یہ مالی طور سے بہت منافع بخش ہے۔ انہوں نے خود اکثر صیغہ / متعہ کرنے کا اعتراف کیا مگر تاہم مزید تفصیل کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ صیغہ / متعہ رشتہ کس طرح قائم کریں گے؟ اور کیا ان میں کوئی جوڑا ملانے والے بھی شامل ہیں یا نہیں؟ تو وہ برہم ہو گئے اور بلند آواز

سے کہا : 'متعہ نکاح کرانے کے لئے کوئی جوڑا ملانے والے نہیں' کوئی ادارے نہیں اور نہ ہی کسی قسم کی کمیٹیاں ہیں۔ ان افواہوں کو مستشرقین نے شروع کیا ہے۔ اس کے بعد حجتہ الاسلام نے بہت زور دار انداز میں مستشرقین پر الزام لگایا کہ انہوں نے ادارہء متعہ کی غلط ترجمانی کی ہے اور موٹلوں' سرایوں اور ایسی جگہوں میں جوڑا ملانے والوں کے کردار اور سرگرمیوں کے جھوٹے بیانات لکھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا : مگر لوگ اسے جائز طور سے کریں تو پھر اس میں خرابی کی ایسی کیا بات ہے ؟ لوگ اس وقت کیا کرتے ہیں' جب انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے خطیبانہ انداز میں کہا : 'اگر تمہیں کسی پردے کی ضرورت ہوگی تو تم کسی پردہ ساز دکان پر جاؤ گی۔ اگر تمہیں چھوٹے مٹر کی ضرورت ہوگی تو تم پرچونی کی دکان پر جاؤ گی۔ اگر تم مستقل نکاح چاہتی / چاہتے ہو اور ہمیشہ ایک ساتھ رہنا سہنا چاہتی / چاہتے ہو' تو تمہیں بعض مخصوص تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا : 'لیکن یہ بات متعہ کے لئے مختلف ہے۔ مستقل نکاح کو متعہ نہیں کہا جاتا۔ متعہ کے معنی ہیں : سامان تجارت' اشیاء / "متاع"۔ ایک مستقل نکاح کے لئے آپ صلہ دلہن 'مہر' ادا کرتے ہیں۔ یہ متعہ کیوں کہلاتا ہے ؟ سیدھی سی بات ہے ! میں نے کرائے پر ایک کار لی اور اس کے مبادلہ میں کوئی شے دی' یہ متعہ کہلاتا ہے کیونکہ میں ایک خاندان قائم کرنے کی پریشانی میں مبتلا ہونا نہیں چاہتا یا یومیہ اخراجات ادا نہیں کرنا چاہتا۔ دوسری طرف شادی ایک ڈیرے کی طرح ہے یا بیج بوئے ہوئے کھیت کی طرح ہے جس کے لئے آپ ایک قیمت ادا کرتے ہیں۔

مستقل اور عارضی نکاح کی صورت' مقاصد اور معانی کے درمیان اس کا تصوراتی امتیاز' شیعہ نظریاتی مفروضے کی انتہائی بنیاد کی اہمیت ظاہر کرتا ہے اور میرے اس متنازعہ مسئلہ کی تائید کرتا ہے کہ نہ صرف نکاح کی دو صورتوں / معاہدوں کی دو علیحدہ درجہ بندیوں کو ظاہر کرتا ہے' بلکہ یہ خیال اور عقلیت کی دو مختلف درجہ بندیوں کو ظاہر کرتا ہے جن کا تعلق مرد' عورت اور ان کی جنسی اور مادی ضروریات کی ہیئت و فطرت سے ہے نیز یہ ظاہر کرتا ہے کہ معاشرے کی تنظیم کس طرح کی جائے اور

اسے کس طرح کنٹرول کیا جائے؟ان صنفی' اختلافی' قانونی' شہوانی اور معاشرتی ماڈلز کو تسلیم کرنے اور مسئلے کو سمجھنے میں' اس مسئلے کے عمل کا اندزہ ہو جاتا ہے- بہر حال یہ آیت اللہ مطہری اور معاصر علماء کی اکثریت کے نظریات کے نہایت خلاف ہے-

ڈاکٹر انوری کی رائے میں اگر مردوں کو جنسی مباشرت سے احتراز کرنے پر مجبور رکھا جائے تو مردوں میں ہولناک باتیں واقع ہوں گی-وہ کہتے ہیں کہ جو ایسا نہیں کرتا اس کی ریڑھ کی ہڈی کی تہہ میں ایک گرہ بڑھنے لگتی ہے (۲۲)-وہ مردوں کیلئے جنسی احتراز کے جسمانی اور نفسیاتی نقصان کی بابت نا قابل شکست تصور کے حامل تھے اور انہوں نے مرد اور عورتوں کے درمیان فطری اختلافات کی بابت ایک طویل اور مضبوط رائے کی 'تنہا کلامی' کا مظاہرہ کیا- جبلتیں اور مواد جو مرد میں اپنا وجود رکھتے ہیں' عورتیں ان سے خالی ہیں-انہوں نے مرد کی اولین زوجہ / ماں 'حوا' کا حوالہ دیا- انہوں نے ذیل کی داستان شیخ طوسی سے منسوب کی: 'ایک مرتبہ آدمؑ نے حواؑ سے کہا کہ وہ ان کے پاس آئیں- حواؑ نے جواب دیا: 'آپ کو میری ضرورت ہے' آپ میرے پاس آئیں-see Mutahhari 1974, 15 انہوں نے اپنے معاشرتی مذہبی ذخیرہء علم سے پہلے سے طے شدہ حیاتیاتی پروگرامنگ کی طرف بڑھتے ہوئے' نتیجہ اخذ کیا کہ مردوں کو عورتوں کی طرف غیر اخلاقی اشارہ کرنا پڑتا ہے اور عورتوں کو اپنے شوہروں کی فرماں بردار ہونا چاہئے-اگر یہ بات آدمؑ اور حواؑ کے لئے صحیح ہے تو ڈاکٹر انوری جو استدلال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں: 'تو پھر اس (مفروضے) کی کوئی حیاتیاتی بنیاد ہونا چاہئے اور اس کے لئے یہ بات سارے انسانوں کے لئے ہر زمانے میں درست ہونا چاہئے-یہ بات نوٹ کیجئے کہ اس داستان میں حواؑ عملی طور پر آدمؑ کی نافرمانی کرتی ہیں'-

جب ان سے ان چینلز (راستوں) کی بابت دریافت کیا گیا جن کے ذریعے لوگ متعہ کے بارے میں آگہی حاصل کرتے ہیں تو انہوں نے کہا: 'متعہ کے متعلق آگہی کے لئے ایک مخصوص جگہ کی ضرورت نہیں-اگر میں ایک عفت شعار عورت دیکھتا ہوں اور اپنا معاملہ پیش کر دیتا ہوں' تاہم ان کی نظر میں'لوگ متعہ کی بابت کم ہی جانتے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں کوئی انہیں بتاتا بھی نہیں اور پہلوی حکومت میں

متعہ معاہدے کرنے میں لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی- جب ان سے پوچھا گیا کہ عام طور سے ایک صیغہ / متعہ ملاپ کا آغاز کون کرتا ہے؟ انہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں کہا: 'اگر میں متعہ کرنا چاہتا ہوں تو میں ایک عورت کو جو میرے پاس سے گزر رہی ہے اس (متعہ) کی تجویز دیتا ہوں- اگر وہ اسے پسند کرتی ہے تو وہ ہاں کہے گی اور اگر وہ ناپسند کرتی ہے تو وہ نہیں کہے گی بس معاملہ صرف اتنا ہے'- انہوں نے ذرا سا توقف کیا اور پھر کہنا شروع کیا: 'یا تو آپ اسے (عورت کو) پہلے سے جانتے ہوں اور اس لئے آپ براہ راست اس کے پاس جائیں اور اپنی خواہش کا اظہار کریں-

اس مقام پر جبکہ ہم وہاں تھے اور گفتگو کے ایک حصے میں مصروف تھے ایک عالم فاضل مہمان جو ابھی آئے تھے وہ بھی گفتگو میں شامل ہو گئے (انہوں نے کہا) صیغہ / متعہ زیادہ تر نمایاں اور مقبول عام علاقوں میں 'زیارت گاہوں میں ہوتا ہے- قم میں زیارت گاہ کے شمال- مشرقی حصے میں اتابکی یارڈ ہے جہاں اکثر مخصوص اوقات میں عورتیں جو صیغہ / متعہ کرنا چاہتی ہیں ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں- حجتہ الاسلام نے برہمی کے ساتھ کہا: 'یہ محض افواہیں ہو سکتی ہیں- بے شک یہ کچھ مقدس مقامات' 'عتبات' (بمعني آستانہ) میں ہوتا ہے لیکن یہ دوسرے مقامات پر بھی ہوتا ہے- جیسے (حجتہ الاسلام) یہ تسلیم کر رہے ہوں اور ان کا پھٹ پڑنا' کسی قدر درست نہیں تھا' ان کی آواز کا انداز بدل گیا اور انہوں نے کہنا شروع کیا: 'اگرچہ یہ مقدس مقامات پر زیادہ ہو سکتا ہے تب ان کے مہمان نے دوبارہ مگر بے خوف و خطر کہا: 'یہ اس وقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب لوگ زیارت کے لئے آئے ہوتے ہیں'- ڈاکٹر انوری نے ایک بار پھر مداخلت کی: 'وجہ یہ ہے کہ بہت سے زائرین جو ان مقدس زیارت گاہوں سے مدد حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں' وہاں حیض سے فارغ عورتیں ہوتی ہیں جو آپ کے سامنے خود کو پیش کرتی ہیں جب کہ آپ دعا پڑھ رہے ہوتے ہیں- بعض عورتیں آپ کے پاس سے گزرتی ہیں اور خود کو پیش کرتی ہیں- مکہ (مکرمہ) میں بھی یہی ہوتا ہے- یہ جنسی تحریکات اور خواہشات کی وجہ سے ہوتا ہے- اپنے مکالمے کو جاری رکھتے ہوئے' ان کے مہمان نے مذہب' اخلاق اور رسم و رواج کی بابت ایک طویل گفتگو کا آغاز کر دیا-

وہ روایت کے متعلق توہین آمیز باتیں شروع کر رہا تھا' تب ڈاکٹر انوری اس کی باتوں سے پریشان ہو گئے' اس کی بات کاٹی اور کہا: نو آبادیاتی نظام نے متعہ کو عصمت فروشی کے برابر کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس اور اس کے درمیان کیا فرق ہے؟ انہوں نے زور دیا: ہاں متعہ عصمت فروشی کی طرح ہے لیکن چونکہ یہ خدا کے نام سے ہوتا ہے اس لئے اس کی اجازت ہے کسی بھی قسم کی مسرت جس میں خدا کا نام شامل نہیں ہوتا آپ اس سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔

میں نے ان سے پوچھا: 'اگر متعہ قانونی طور پر جائز ہے اور مذہبی طور پر مستحسن ہے تو کیا یہ تمدنی و ثقافتی طور پر رسوائی کا داغ ہے؟ ڈاکٹر انوری نے جواب دیا: 'جب ہم ایک عارضی مسرت کی حیثیت سے متعہ کی تشریح کرتے ہیں' تب اس کے مخصوص معانی اور مخصوص مطالب ہوتے ہیں۔ ایک شخص اپنی کار پر تصرف رکھتا ہے لیکن اگر آپ ایک کار کرائے پر لیں تو جب تک آپ اسے استعمال کرتے رہیں گے کرائے کی ادائیگی کرتے رہیں گے۔ ایک شخص اپنے پیالے کا مالک ہو سکتا ہے اور آپ اس سے صرف مشروب پی سکتے ہیں لیکن بازاروں اور مذہبی عوامی (پانی) پینے کے مقامات 'سقاخانے' میں ایسے پیالے ہوتے ہیں کہ جن سے ہر شخص پانی پیتا ہے۔ آپ ایک کافی ہاؤس میں پانی نہ پئیں کیونکہ ہر شخص اس گلاس کو استعمال کرتا ہے (اور) آپ اس بات سے نفرت کرتے ہیں' اسی طرح چونکہ متعہ کے 'شادی' معانی و مطالب ہیں' معاشرہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرمؐ نے متعہ کے لئے مذہبی ثواب بیان کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی پینے کے عوامی مقامات (سقاخانے / سبیلیں) مذہبی اہمیت کے حامل ہیں اور ان کے نام رسول اکرمؐ اور آئمہ کرامؑ کے اسماء پر رکھے جاتے ہیں (۲۳) یہ اس لئے کہ وہاں چائے اور پانی پینے کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے (۲۴) انہوں نے مزید کہا: 'اب میں متعہ کرنا چاہتا ہوں اور مذہب و قانون کے نقطۂ نگاہ سے بھی اسے اچھا سمجھا جاتا ہے۔ پس میں جاتا ہوں اور اسے (متعہ کو) خفیہ طور پر کرتا ہوں! آپ اسے علانیہ بیان نہیں کرتے (کیونکہ یہ نیک کام / کار ثواب ہے) اور ٹھیک اسی وقت یہ مردانہ قوت 'قدرت' (کا اظہار) بھی ہے! پھر انہوں نے

شیعہ امام دوم (حضرت) حسنؓ کی مثال دی جو اپنے حسن اور تعدد ازواج کے لئے مشہور ہیں (۲۵) بہت سی عورتیں ان کے ساتھ ہونا چاہتی تھیں اور اس لئے انہوں نے ان کو اپنی متعہ (ازواج) بنالیا' انہوں نے بتایا: بہت سی عورتیں خود اپنے لئے متعہ چاہتی ہیں۔

لوگوں کو متعہ کے لئے کون سے عناصر تحریک دیتے ہیں؟ اس سلسلہ میں ڈاکٹر انوری نے مردوں کی اکثرت کے نقطۂ نگاہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا: 'مرد اپنی جنسی ضروریات سے تحریک پاتے ہیں اور وہ ایسا کرتے ہیں کہ بیمار نہ پڑجائیں' عورتیں ایسا کرتی ہیں' اس کی وجہ مالی ضرورت ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ عورتیں بھی شہوت سے تحریک پاتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ممکن ہے لیکن وہ جھوٹ بولتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ امام دوم اور دوسرے مردوں کے لئے عورتوں کی جنسی کشش (جنسی احساس) پر اپنے ابتدائی تبصرے یاد نہیں رہے۔ ڈاکٹر انوری اور ان کا مہمان' انفرادی اور مشترکہ طور پر باری باری یہ زور دیتے رہے کہ کس طرح عورتیں' اکثر اپنے اصلی جذبات پر پردہ ڈالتی رہتی ہیں۔ یہ بعید العقل باتیں تھیں حالانکہ انہوں نے عورتوں کے جنسی (متاہلانہ) محرکات کی مالیاتی نوعیت کو صاف شفاف دیکھا۔ انہوں نے اس امر پر زبردست حیرت کا اظہار کیا کہ عورتیں فی الحقیقت کیا ہیں! ان دونوں مردوں نے عام ایرانی رجحان کا مظاہرہ کیا' دیانت کو مردانہ وصف قرار دیا جبکہ مکر و فریب کو عورتوں کی خصوصیت قرار دیا۔ ہم سب کے درمیان ایک طویل اور زندگی آمیز بحث و گفتگو کے بعد ڈاکٹر انوری نے عورتوں کی کثافت اور لطافت کے متعلق اپنے نظریہء دوگر فتگی کی صورتگری کی تاہم اس بار انہوں نے لطافت کو سوشل طبقے سے وابستہ رکھا اور تجویز کیا کہ نچلے طبقے کی عورتیں ایسا کرتی ہیں کیونکہ معاشی ضروریات کا تقاضہ ہوتا ہے اور ایسی عورتوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جبکہ طبقہء بالا کی عورتیں ایسا (اس لئے) کرتی ہیں کہ یہ ان کی جنسی ضروریات کا تقاضہ ہوتا ہے۔

ایک متعہ ر عارضی نکاح میں دلہن کو دولھا کے پاس بھیجنے (تکمیل زفاف) کے لئے مقام رہائش کی بابت' ڈاکٹر انوری نے کہا کہ اس کا انحصار دونوں فریقین کے

درمیان ہونے والے معاہدے کی نوعیت' ان کی مالی اہلیت' ان کے معاہدہء متعہ کی مدت اور ایسی دوسری شرائط پر ہے- بعض دوسرے بیانات کی تردید کرتے ہوئے انہوں نے کہا: 'بہت سے لوگ مذہبی مراکز پر دونوں اغراض سے یعنی ایک صیغہ ر متعہ تلاش کرنے کے لئے اور اسی طرح معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد وہاں رہنے کے لئے جاتے ہیں- ایران' عراق' شام اور مصر کی زیارت گاہوں میں نمایاں جگہیں اور مکانات ہیں- جو عورتیں' ان نشان زدہ علاقوں سے واقف ہوتی ہیں' وہاں جاتی ہیں اور مہمانوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں- ڈاکٹر انوری نے مزید کہا: 'متعہ ر عارضی نکاح کی مدت' عام طور سے ایک یا دو گھنٹے یا ایک رات ہوتی ہے اور اگر مدت اس سے زیادہ ہوتی ہے تو یہ ایک مستقل نکاح کی سمت رہبری کر سکتی ہے- زمانہ حاضرہ میں متعہ کو ایک 'آزمائشی شادی' کی حیثیت سے سمجھا جاتا ہے- اس عام خیال پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے: 'متعہ مستقل نکاح کے لئے ایک بڑا دروازہ ہے اس میں باہمی بے تکلفی اور ربط و ضبط کی گنجائش ہوتی ہے- یہ ایک ثقافتی راستہ ہے جو مرد و عورت' دونوں کو اپنے مستقبل کے ساتھی (شوہر' زوجہ) کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرتا ہے- انہوں نے زور دے کر کہا: 'ایک مرد و عورت کے درمیان مستقل نکاح ہونے تک نسبت (منگنی) کی مدت متعہ ر صیغہ کی طرح ہے- بہت سی شادیاں جو طلاق پر منتج ہوتی ہیں' وجہ یہ ہے کہ فریقین پہلے سے ایک دوسرے کو نہیں جانتے (تھے) کیونکہ یہ شادیاں (مستقل نکاح) اندھے پن سے کی گئی ہیں- اسلام کہتا ہے کہ آپ ایک دوسرے کو جانتے ہوں- میں نے ان سے دریافت کیا: 'اگر یہ معاملہ ہے تو عورتوں کی بڑی تعداد نے ایسا کیوں نہیں کیا؟' انہوں نے جواب دیا: 'کیونکہ مرد اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں' وہ ایک عورت سے متعہ کر سکتے ہیں اور بعد میں دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مزاج میں موافقت نہیں تھی' اس لئے اسے چھوڑ دیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے!'

حجتہ الاسلام ڈاکٹر انوری نے ہمارے طویل انٹرویو کو ذیل کی ایک داستان سناتے ہوئے' ایک مزاحیہ انجام کو پہنچایا- ایک بار پھر یہ داستان معاشرے میں

متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی ضرورت کی اہمیت کو بیان کرتی ہے : 'ایک مرتبہ کسی مسجد میں عابدوں کے ایک گروہ نے مصلے کے نیچے ایک جوڑے کو حیران کر دیا- انہوں نے سخت برہم ہوتے ہوئے آدمی کو پکار کر کہا : کیا تمہیں خود پر شرم نہیں آتی ؟ کیا تمہارا کوئی مذہب نہیں ؟ آدمی نے جواب دیا : 'میرا مذہب ہے مگر میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے'-

ملا افشاگر

مجھے ملا افشاگر کا نام اتفاقیہ طور پر معلوم ہوا (۲۶)- قم میں مرعشی نجفی لائبریری میں جہاں میں ریسرچ کر رہی تھی' ایک لائبریرین نے مجھے اپنا نام اور پتہ دیا اور اپنے وظیفے کے لئے بطور سند پیش کیا- میں نے اسے ٹیلی فون کیا اور اپنی ریسرچ کو مختصر طور پر بیان کیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے ایک انٹرویو کے لئے رضامند ہے ؟ اس کے موصولہ ابتدائی تبصروں کو دیکھ کر مجھے دھچکا لگا- اس نے کہا تھا کہ مجھے پہلے اسلام کا تعارف سمجھنا اور قبول کرنا چاہئے کہ اسلام میں عورتوں کو اگر کم نہیں تو نصف مرد تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کہ مجھے اپنی ریسرچ' اس نکتے سے کرنا چاہئے- یہ جان کر میں حیران و ششدر رہ گئی ! یہ پہلا ملا تھا جس نے کبھی اسلام میں عورت کی ناسازگار اور حوصلہ شکن حیثیت کا صراحت کے ساتھ اعتراف کیا تھا- اس نے مجھ سے اسی دن ملاقات کرنے پر اتفاق کیا-

ملا افشاگر ایک نہایت تنقیدی ذہن تھا بہترین مطالعے کا حامل اور جدید معیار اسلوب کے مطابق' وہ ایک ایسا ملا تھا کہ جس سے میں نے کبھی بات کی ہو- اس نے اپنی آراء کا اظہار' آزادانہ اور کھلے دل سے کیا- وہ اسلامی حکومت پر تنقید کرتا اور بالعموم اسلام کے متعلق اپنے نظریات اور بالخصوص آیت اللہ خمینی کی حکومت کے لئے معذرت خواہ بھی نہیں تھا- اس کی عمر پینتیس سال تھی شادی شدہ تھا اور ایک بچے کا باپ تھا- اس نے یورپ کا سفر کیا تھا اور وہ سویڈن کے معاشرے سے خاص طور پر متاثر تھا- میں نے تین مرتبہ اس کا انٹرویو کیا-

ملا افشاگر نے اسلام میں غلامی کے ادارے (رواج) کا ایک مفصل تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہوئے' اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور اس حقیقت پر زور دیا کہ اسلام میں غلامی کبھی بھی قانوناً ختم نہیں کی گئی حالانکہ اس نے غلامی اور متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے درمیان چند عملی یکسانیتیں پائیں۔ اس نے کہا کہ صیغہ / متعہ پر لکھنے سے میرے لئے یہ بہتر ہے کہ اپنا وقت اور توانائی اسلام میں غلامی پر ریسرچ کرنے کے امور پر صرف کروں۔ اس کے نقطۂ نگاہ سے ادارۂ غلامی' تنقیدی فکر اور تحریر سے بچا رہا ہے لیکن ذرا دیر کے بعد' اس نے متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے متعلق کچھ تبصرہ کیا۔ اس نے جنسی خواہشات کو بھوک اور پیاس کی طرح قرار دیتے ہوئے دلیل پیش کی: 'اگر تمہارے پاس کافی خوراک موجود ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح جب جنسیات ایک متنازعہ اور حل طلب مسئلہ نہیں ہے تو اس سلسلہ میں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب بھی خوراک / حل درکار ہو تو تم اسے حاصل کر سکتے ہو۔ (بہتر ہے کہ) تم اپنی توجہ اور توانائی کہیں اور مصروف کار کردو'۔ اس نے کہا: 'مسلم ممالک میں چونکہ دستور کے مطابق ہر قسم کی جنسی ممنوعات موجود ہیں اس لئے ایک شخص کا وقت اور توانائی اپنی جنسی تسکین کی سعی اور طریقے تلاش کرنے میں صرف ہوتا ہے'۔ اس کا یقین تھا کہ رسول اکرمؐ نے جنسی ضروریات کی اہمیت کو تسلیم کر لیا تھا اور اسی لئے انہوںؐ نے لوگوں کو اجازت دی کہ وہ ان خواہشات کی تکمیل کریں مگر دوسرے لوگوں کے حقوق سے تجاوز نہ کریں۔ ملا کے نقطۂ نگاہ سے 'تجاوز' کے معنی تھے کہ ایک شادی شدہ عورت اپنی شادی (نکاح) کے دائرے سے باہر جنسی تعلقات قائم نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اپنے شوہر سے تعلق رکھتی ہے۔

ملا ایکس کی طرح اس نے بھی جنسی خواہش کی شدت کے متعلق جغرافیائی نظریۂ جبر کا ایک منظرنامہ پیش کیا۔ اس نے رائے دی کہ 'سرد تر آب و ہوا کے خطوں میں لوگ گرمئ جذبات کے مظاہرے میں کمزور ہوتے ہیں جبکہ اہل مشرق جو گرم تر خطوں میں رہتے ہیں' زیادہ جنسی جذبات (شہوت) کے حامل ہوتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ ایک متعہ / صیغہ عارضی نکاح کے لئے کن عناصر کو محرکات تصور

کرتا ہے ؟اس نے جواب دیا :'(یہ محرکات ہیں) محبت وشفقت کی کمی' عورت کے لئے محافظ کی عدم دستیابی' اور مردوں کے لئے جنسی تسکین کا سامان'۔ اس کے مصروف شیڈول اور اسلام میں غلامی کے موضوع پر ہم نے اتنا زیادہ وقت صرف کر دیا تھا کہ ہمیں انٹرویو کو ختم کرنا پڑا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ مجھ سے بعد میں رابطہ کرے گا۔

دو دن کے بعد جیسا کہ میں اپنے بعض مشاہدات کو ریکارڈ کر رہی تھی' دروازے کی گھنٹی بجی اور ایک بلند مردانہ آواز نے ایک مخصوص خانم 'حائری' کی بابت دریافت کیا۔ میری میزبان نے پریشانی کے انداز میں میری طرف دیکھا اور میں خوف زدہ ہو گئی۔ (۲۷)۔ آدمی کی آواز دوبارہ اندر کی طرف آئی' یہ اعلان کرتے ہوئے کہ میرے لئے ایک فون کال' پرانی سرائے کے چھوٹے دفتر سے آئی ہے جو ہمارے مکان سے متصل ہے! میری میزبان اور میں نے جلد جلد اپنی چادریں اوڑھیں اور سرائے کے رکھوالے کے دفتر کی طرف تیز تیز قدم بڑھائے۔ میں نے عجلت سے ریسیور اٹھایا اور فوراً ہی ملا افشاگر کی آواز کو پہچان لیا۔ میں الجھن میں تھی کہ کہیں میں نے اسے اپنی میزبان کے رشتہ داروں کا ٹیلی فون نمبر تو نہیں دیدیا تھا۔ مجھے زحمت دینے پر اس نے معذرت کی۔ اس نے کہا کہ مجھ سے گھر پر ملاقات نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اسے شناخت کیئے جانے کا خوف تھا(وہ ایک معروف ملا تھا اور قم کے بہت سے خاندانوں میں مذہبی رسوم کی باقاعدہ ادائیگی کرتا آرہا تھا) لیکن چونکہ مجھے کوئی اہم بات بتانا تھی تو اس نے بلآخر مجھے سرائے میں فون کرنے کا خطرہ مول لیا۔ میں نے اس کے مکان پر ہی ایک ملاقات تجویز کی مگر اس نے مسترد کر دی۔ میں نے زیارت گاہ کا صحن تجویز کیا' اس نے اسے بھی مسترد کر دیا اور یہ سبب بتایا کہ بہت سے لوگ اسے جانتے ہیں اور مزید یہ کہ ہمارے لئے یہ بات کسی طرح درست نہیں تھی کہ ہم کھلے عام ایک دوسرے سے سرگوشی کریں۔ ملک کے انتہائی پرجوش ماحول کے پیش نظر میں نے اس کے اعتراضات کی مکمل تائید کی۔ تب اس نے ہمارے مکان پر آنے کے لئے کہا اور میں نے اسی دوپہر کو دو بجے ملاقات کا وعدہ کر لیا۔ بہر حال اس دعوت نامے نے میری میزبان کو ناراض کر دیا۔ وہ اس بارے میں مستقل طور پر پریشان تھی کہ اس کے پیٹھ پیچھے لوگ

کیا کہیں گے- میں نے اس زحمت پر اپنی میزبان سے معذرت کی اور وعدہ کیا کہ ہمارا انٹرویو مختصر رہے گا-

ٹھیک دو بجے دوپہر کو ملا افشاگر دروازے پر تھا- میں اسے کمرہء مہمان تک لے کر آئی اور قم کے ایک رواج کے مطابق کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا چھوڑ دیا- یہ رواج ایک مرد اور عورت کے درمیان غلط کاری کے کسی شک و خوف کو دور کرنے کے لئے تھا' جو ایک کمرے میں اکیلے رہ گئے تھے میری میزبان نے ہمیں چائے پیش کی تاکہ مہمان خوش ہو جائے- انتہائی افسوس کے ساتھ میں نے ملا افشاگر کو بتایا کہ ہم صرف دو گھنٹے بات چیت کر سکتے ہیں مگر اس نے وقت کی اس پابندی پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور میری میزبان کی تشویش کو قابل تعریف قرار دیا- تاہم وہ جب چلا گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری میزبان اور اس کی والدہ احتیاطی اقدام کے طور پر مکان سے جا چکی تھیں اور مجھے اور ملا کو اکیلا چھوڑ دیا تھا- یہ ان ہمسایوں کے لئے ایک اشارہ تھا جنہوں نے ملا افشاگر کو ان کے مکان پر آتے دیکھا تھا مگر ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا- تب یہ ہوا کہ میں یہ سوچ کر خوف زدہ ہو گئی کہ اس وقت کیا ہو گا کہ اگر انقلابی محافظوں نے ملا افشاگر کو آتے ہوئے اور میری میزبان کو باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا ہو!

پہلی بات یہ ہوئی کہ اس نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ میں کبھی کسی پر اس کی شناخت کا انکشاف نہیں کروں گی- ملا افشاگر میں ایک یہ میلان تھا کہ خود مداخلت کرے اور بے تکلف باتیں کرے- یہ بات ذرا کم ہی بے آرامی کی تھی' اگرچہ پریشان کن نہ تھی' اور ایسا بھی نہیں تھا کہ مستقل یہ کوشش کی جائے کہ وہ اپنے زیر بحث خاص نکتے کی طرف واپس آجائے- اس سلسلہ میں اکثر یہ ہوا کہ اس کے بیان کے دوران اس کے ساتھ چلنا مشکل ہو جاتا تھا- بہر حال میں نے اس کے انٹرویو کے دوران لکھنے میں یہ کوشش کی تھی کہ جس قدر ممکن ہو اس کے بیان میں ترتیب پیدا کروں- ان تمام باتوں کے علاوہ اس نے اپنے خیالات کے ذریعہ میرے ساتھ حصہ لیا- اس نے اپنے بعض رفیق ملاؤں کی سرگرمیوں کو تباہ کن حد تک' بے نقاب کیا جو اس کی نگاہ میں' لوگوں کا وہ سب سے بڑا گروہ بناتے ہیں جو متعہ / عارضی نکاحوں میں سکون و تسکین

حاصل کرتے ہیں۔

ملا افشاگر نے کہنا شروع کیا: 'ایک بند معاشرے میں جہاں آزادی نہیں ہوتی جیساکہ ہمارا معاشرہ ہے۔ دو قسم کے متعہ / عارضی نکاح ہوتے ہیں ایک متعہ وہ جو عصمت فروشی کی طرح ہے اور جو عورتیں متعہ کرتی ہیں یا تو وہ مالی طور پر ضرورت مند ہوتی ہیں یا وہ جذباتی طور پر محروم ہوتی ہیں لیکن یہ طبقہ تمام متعہ آبادی کے صرف دس فیصد پر مشتمل ہے۔ مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے' اس نے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ آپ بہت سی صیغہ / متعہ عورتوں کو تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ آپ غلط جگہوں (زیارت گاہوں) کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ ملا افشاگر نے مزید کہا: 'متعہ کی دوسری صورت جو اصل چیز ہے' ہائی اسکولوں کے طلبا میں ہوتی ہے' یہاں تک کہ بعض اساتذہ اور طالبات کے درمیان بھی ایسا تعلق ہوتا ہے۔ متعہ آبادی کا نوے فیصد حصہ' ان لوگوں کے درمیان ہوتا ہے جو متعہ کو اپنے جنسی مسائل حل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ایک بند معاشرے میں جیساکہ ہمارا اپنا ہے' جنسیت کو کچلا جاتا ہے اور اسے سختی کے ساتھ دبایا جاتا ہے' (یہاں تک کہ شعور سے خواہش جنسی کو باہر پھینک دیا جائے)۔ اس لئے جب لوگوں کو اس کی تسکین کا کوئی راستہ نظر آتا ہے تو وہ حریص ہو جاتے ہیں۔ ان کا تمام تر وقت اور توانائی اپنی خواہشات کی تسکین کے وسائل و ذرائع تلاش کرنے میں صرف ہوتا ہے۔

اس نے لڑکے اور لڑکیوں کی پختگیء عمر کی شرح کے درمیان امتیاز قائم کیا اور یہ دلیل پیش کی کہ ایران میں لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں زیادہ جذباتی اور جسمانی طور پر تیزی سے پختگی کو پہنچتی ہیں۔ ملا افشاگر نے ایک لڑکی کی عمر پختگی سے قبل کے دور کو' ماں پر مسلط' اس خیال سے منسوب کیا جو بیٹی کی شادی کے متعلق تقریباً اس کے لمحہء ولادت سے قائم ہو جاتا ہے۔ اس نے بات سمیٹتے ہوئے کہا: 'یہی وجہ ہے کہ یہ نوجوان لڑکیاں' مردوں سے ملنے کے لئے بے چین رہتی ہیں اور ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ انہیں جانیں۔ ان کے لئے دو راستے کھلے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ' ہم جنس پرستی' (نسوانی ہم جنس پرستی / چپٹی) اختیار کریں جو ایران کے ہائی

اسکولوں میں پھیلی ہوئی ہے۔(۲۸)۔دوسرا راستہ یہ ہے کہ وہ جنس مخالف سے ربط و ضبط (مردوں سے تعلقات) بڑھائیں ۔ آخرالذکر وہ لڑکیاں ہیں جو متعہ / صیغہ معاہدے کرتی ہیں اور یہ (متعہ) ان کے جنسی مسائل کا حل ہوتا ہے۔

جب اس سے کہا گیا کہ وہ زیادہ خاص بات کرے تو ملا افشاگر نے بیان کیا: 'قم میں بہت سے خاندان ہفتہ وار یا ماہانہ اجتماعات اور دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں' وہ کم از کم ایک یا دو ملاؤں کو باقاعدہ رکھتے ہیں جو ان کے لئے مذہبی رسوم انجام دیتے ہیں۔

ان ملاؤں کو ابتدا ہی سے خاندان کے مختلف افراد کو جاننے کا موقع مل جاتا ہے 'ان میں نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں' وہ ان احساس پذیر نوخیز لڑکیوں کے ساتھ خصوصی تعلقات قائم کر لیتے ہیں۔ ملا افشاگر کے بیان کے مطابق: 'بعض ملا ان لڑکیوں کے دل و دماغ پر کس طرح چھا جاتے ہیں ؟ اگر ہم ان کی آنکھوں میں شدید اور معنی خیز نظروں سے دیکھیں تو مردان کی صورت حال کی بابت چند حسب حال الفاظ کہتے ہیں 'ان کے مسائل کی تفہیم کو ظاہر کرتے ہیں' اپنے خیالات کو ان کمسن لڑکیوں کے دماغ میں بٹھاتے ہیں اور وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں یقین دلاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: 'یہ ملا ان لڑکیوں کے دماغ پر ایک قسم کا 'ہپناٹک اثر' (تنویمی اثر) قائم کر لیتے ہیں (۲۹) انہیں اپنی ہمدردی بتاتے ہوئے اور ان کو سمجھنے کا مظاہرہ کرتے ہوئے 'ایسے ملا حقیقت میں لڑکیوں کے وفادار مشیر اور صلاح کار یا محسن 'بني' (خاندان کے فرد) ہو جاتے ہیں' نتیجہ میں جو اعتماد فروغ پاتا ہے' ان لڑکیوں کی زندگی میں سب سے اہم رشتے کے طور پر باقی رہتا ہے' ملا افشاگر نے کہا: اپنی ساری زندگی کے دوران' عورتیں ان ملاؤں سے اکثر وبیشتر اپنی پریشانی کے معاملات میں 'ان کی مدد اور رہبری حاصل کرتی ہیں۔ ملا افشاگر کے مطابق' محسن (بنی سسٹم) کے عظیم ترین محرکان' سیدوں کا ایک گروہ ہے جو سادات شیرازی کے نام سے مشہور ہے جو فی الواقعہ اپنی مراعات یافتہ حیثیت کے پیش نظر "خرید و فروخت" کو ایک حق سمجھتا ہے (۳۰)۔ اس نے مجھے بالکل ٹھیک نہیں بتایا کہ وہ (سید) یہ سب کچھ کس طرح کرتے ہیں ؟ لیکن میرے دوسرے اطلاع دہندگان نے بتلایا کہ وہ جن

خاندانوں کو جانتے ہیں انہیں ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں- یہ ملا خاندانوں' عورتوں اور بالخصوص نوجوان لڑکیوں کے بارے میں بہت زیادہ وسیع اور سلسلہ وار روابط (نیٹ ورک) کے حامل ہوتے ہیں-

ملا افشاگر کی نظر میں عورت کی حساس پذیری اور سادہ لوحی کی جڑیں ان کی کٹر مذہبی اور تعلیمی تربیتی نشو و نما میں تلاش کی جاسکتی ہیں- اس نے یہ دلیل دی؛ 'کیونکہ وہ مذہب کی طرف میلان رکھتی ہیں اس لئے وہ مذہبی لوگوں ہی کے پاس پناہ حاصل کرتی ہیں جو ان کے خاندان کے زاویہء نگاہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں کر سکتے اور ان کی حیثیت جائز بھی ہوتی ہے- یہ اب بھی معاشرتی طور پر موزوں تعلق سمجھا جاتا ہے- یہی وہ مقام ہے جہاں یہ خانہ زاد ملا' جوڑا ملانے والے ملا بن جاتے ہیں یہ جلد ہی ان لڑکیوں کے ذاتی مسائل (مثلاً والدین سے کشمکش' صنف مخالف کے فرد سے رشتہ رکھنے کی خواہش اور اس طرح کی باتیں) کے حل کے طور پر صیغہ / متعہ تجویز کرتے ہیں- ایک مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہوئے' یہ نوجوان لڑکیاں' ان کے جال میں آسانی سے آجاتی ہیں- سب سے پہلے یہ ملا ایسی لڑکیوں اور ان کے دوستوں کے درمیان یا بیٹوں کے درمیان صیغہ / متعہ معاہدے کراتے ہیں اور ان کے بعد وہ زیادہ اور زیادہ ماہر ہو جاتے ہیں اور صاف و صریح طور پر جانتے ہیں کہ کیا کرنا چاہئے؟ اس نے بات کے تسلسل میں کہا: 'یہ بہت اہم ہے کہ ان ملاؤں اور لڑکیوں کے درمیان ایک 'خداوندی' خاموش اور خفیہ تعلق قائم ہو جاتا ہے (اس طرح) وہ عورت کے محسن (ہنی) بن جاتے ہیں-

ملا افشاگر کے زاویہء نگاہ سے ان صیغہ / متعہ رشتوں کا مقصد دوہرا ہے- ایک یہ ہے کہ صیغہ / متعہ قانونی (رشتہ) ہے اور اسے مذہبی طور پر منظوری حاصل ہوتی ہے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ لڑکیوں سے رشتے کے اطراف ایک قسم کی ڈھال پیدا ہو جاتی ہے- کم سے کم وقتی طور پر (کوئی دوسرا ان سے رسائی حاصل نہیں کر سکتا) ایسا ممکن ہوتا ہے- جہاں تک ملاؤں کا اپنا تعلق ہوتا ہے- وہ ہر ایک سے تعلقات رکھتے ہیں ان کے لئے یہ کوئی بات نہیں کہ ان عورتوں میں کوئی شادی شدہ ہے یا نہیں اور

پھر عورتیں خود ہی اس قدر سادہ لوح (واقع ہوئی) ہیں کہ وہ ان کی ہدایات پر عمل کرتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ وہ متعہ صیغہ عارضی نکاحوں کے معاہدے کرتی رہتی ہیں (۳۱)۔ اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'ایک مخصوص نظریہ (آئیڈیالوجی) جتنا زیادہ عورت کی قدر و قیمت گھٹاتا ہے' اس تک رسائی اتنی ہی زیادہ آسان ہو جاتی ہے اور جتنی آسانی سے اس تک رسائی حاصل ہوتی ہے وہ اتنی ہی کم عزت اور وقعت حاصل کرتی ہے'۔

ملا افشاگر میرے باقی ماندہ اطلاع دہندگان کی طرح یقین رکھتا تھا کہ انقلاب کے وقت سے متعہ / صیغہ معاہدوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اپنے دعوے کو دلائل و قرائن سے ثابت کرنے کے لئے اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا: 'انقلاب کے بعد قم میں مذہبی بورڈنگ اسکولوں کا قیام ایک فیشن بن گیا۔ ایک ایسا ہی بورڈنگ اسکول' ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے قائم کیا جس کو شاہ کے عہد حکمرانی میں جلاوطن کر دیا گیا تھا لیکن وہ انقلاب کے بعد ایران واپس آگیا۔ اس شخص نے ایک بار پھر اپنا مذہبی لبادہ اوڑھا اور بیرون قم کی ایک مسجد میں' نماز جمع کی امامت شروع کر دی۔ اس کے بورڈنگ اسکول میں دس سے بیس سال تک کی عمر کی تقریباً ۷۰ لڑکیوں کے نام رجسٹر پر تھے وہ ایران کے مختلف علاقوں سے اس نئے لوارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئی تھیں۔

رفتہ رفتہ ہیڈ ماسٹر کی بیوی' اپنے شوہر کی سرگرمیوں اور اس کے اپنی طالبات سے رشتوں کی نوعیت پر شبہ کرنے لگی۔ اس نے مختلف خبروں کے ٹکڑے جوڑ کر' حقیقت میں یہ یقین کر لیا کہ وہ (ہیڈ ماسٹر) ان میں بعض طالبات سے ناجائز تعلقات رکھتا تھا۔ وہ اس معاملہ کو ارباب اختیار کے علم میں لائی اور مطالبہ کیا کہ اس کے شوہر سے باز پرس کی جائے۔ ملا افشاگر نے کہا: '(ایران میں) مذہبی رہنماؤں پر ایک علیحدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جاتا ہے تاکہ ایسے مذہبی اسکینڈل عوام تک نہ پہنچ سکیں۔ دیکھو see also `Iran Times,1987, 801:1 اس مقدمے میں عدالت نے جو کچھ کیا یہ تھا کہ ہیڈ ماسٹر کو تمام گیارہ لڑکیوں کے ساتھ متعہ / صیغہ کرنے پر سزا سنا دی۔ عدالت کا فیصلہ اس مدت پر بنیاد رکھتا تھا کہ وہ ان سب سے ایک ہی وقت

میں قانونی طور پر مستقل نکاح نہیں کر سکتا تھا- تاہم اسے حکم دیا گیا کہ وہ نماز جمعہ کی امامت یعنی اپنی مذہبی حیثیت سے دستبردار ہو جائے لیکن اس نے اس حکم امتناعی کو نظر انداز کر دیا اور نماز جمعہ کی بدستور امامت کرتا رہا- ہیڈ ماسٹر کی بیوی نے انصاف کی امید میں عدالت میں اپیل کی اور محسوس کیا کہ وہ ان گیارہ کمسن لڑکیوں کے سامنے ایک سوکن سے زیادہ نہیں- ملا افشاگر ان معاہدوں کی تفصیل کی بابت قطعی واضح نہیں تھا یعنی یہ کہ ان صیغہ / متعہ عارضی نکاحوں کی مدت کیا تھی؟ وہ کتنی رقم تھی جو ہر طالبہ کو بطور صلہ دلہن ادا کی گئی یا یہ کہ ہیڈ ماسٹر ایک ہی وقت میں' ان سب کے ساتھ کس طرح تعلقات (مباشرت) رکھتا تھا؟

جب یہ پوچھا گیا کہ ان لڑکیوں کے خاندانوں کا رد عمل کیا تھا؟ تو ملا افشاگر نے کہا: 'ان سب نے اس معاملہ پر خاموشی اختیار کر رکھی تھی- یہ خاندان نہیں چاہتے تھے کہ کوئی شخص بھی اس مقدمے کے بارے میں کوئی بات جان لے (۴۲)- میری اپنی نظر میں زنابالجبر کی شرم یا شادی سے ہٹ کر دوسرے جنسی تعلقات کو ایران میں اتنی شدت سے محسوس کیا جاتا ہے کہ بہت سے خاندان بالخصوص متوسط طبقات' ایسے معاملات کو عدالتی راستوں کے ذریعہ طے کرنے کے مقابلہ میں نجی طور پر زحمت اٹھا لینے کو ترجیح دیتے ہیں- ملا افشاگر نے یہ رائے قائم کی کہ دوسرے اسکولوں میں بھی صورتحال اس سے زیادہ مختلف نہیں ہے جو لوگ مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں' یہ جانتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور پھر وہ اسے کثرت سے کرتے رہتے ہیں-

ملا نے کہا: 'قاچار سلطنت کے عہد میں متعہ / عارضی نکاح کثرت سے کھلے عام کئے جاتے تھے لیکن جب پہلوی عہد حکومت میں اس روایت کا عمل زیر زمین چلا گیا تو یہ اس وقت سے ایک رازدارانہ عمل بن چکا ہے اور معاشرے نے اس کے لئے ایک منفی رجحان رکھنا شروع کر دیا ہے- اب انقلاب کے بعد یہ (متعہ) زیادہ کھل کر سامنے آیا ہے- اگرچہ اس نے قطعی طور پر عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کو مسترد نہیں کیا اور اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا: 'متعہ ایک زیر زمین 'مافیہ تنظیم' کی طرح ہے- ہر شخص اس کے بارے میں جانتا ہے لیکن کوئی اس کی بابت بات نہیں کرتا-

یہ دیمک کے جالے کی طرح ہے کوئی دیمک کے کیڑوں کو نہیں دیکھتا لیکن ہر ایک ان کیڑوں کو بنیادیں چباتے ہوئے سنتا ہے۔ اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'رسول اکرمؐ کے خیال / حوالے سے ملا بہت زیادہ صیغہ / متعہ کرتے ہیں مگر اسے غیر مذہبی لوگ بہت کم استعمال کرتے ہیں جہاں کہیں بھی ملا ہوں گے وہاں زیادہ جنسی سرگرمیاں ہوں گی۔

اس زیرک ملا نے مشاہدہ کیا: 'ہمارا معاشرہ عوامی چہرے مہرے کو برقرار رکھتا ہے۔ اپنے ظاہر اور باطن کے پہلوؤں کے درمیان ایرانی جو فرق روا رکھتے ہیں اس پر تنقید کرتے ہوئے' ملا نے ذیل کی کہانی بیان کی: 'شاہ عباس صفوی (سولھویں صدی میں اپنے شہر میں بھیس بدل کر زندگی کا مشاہدہ کرنے اور اپنی رعایا کی سرگرمیاں دیکھنے کے لئے مشہور تھا) اپنے ایک گمنام معائنے کے دوران ایک گاؤں گیا اور خراب موسم کی وجہ سے اسے ایک پوری رات وہاں ٹھہرنا پڑا۔ بہت سردی تھی اور شاہ نے ایک کمبل مانگا۔ اس کو بتایا گیا: 'افسوس! اب یہاں کوئی کمبل نہیں لیکن ان کے پاس ایک زین کا تھیلا تھا جس سے کام لیا جا سکتا تھا۔ شاہ نے کہا: 'ٹھیک ہے مجھے وہی لا دو لیکن اس چیز کا نام مت بتانا۔ ملا افشاگر نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: 'ہمارا معاشرہ اسی اصول پر کام کرتا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بذات خود 'عمل' نہیں ہے لیکن اس کا چرچا بہت ہے۔ ہم اپنے مسائل کو جتنا زیادہ چھپائیں گے' فریب اور فساد (کرپشن) کے لئے اتنی ہی زیادہ جگہ باقی رہے گی۔

چونکہ اس مخصوص انٹرویو کی غیر معمولی صورت کی وجہ سے اور اس کے سازشی اور متنازعہ عنوانات کی وجہ سے' اکثر میں یہ یقین نہیں کر سکتی کہ اسلامی حکومت کے خلاف اس کے حملوں کا کیا جواب دوں؟ یا متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کے خلاف اس کی تنقید اور ملاؤں کے کردار کے بارے میں کیسے رد عمل کا اظہار کروں؟ یہ سب باتیں وہ مجھے کیوں بتا رہا تھا؟ مجھے حیرت تھی۔ کیا بات یہ تھی کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ میں ایک غیر ملکی (آؤٹ سائیڈر) ہوں اور اس لئے کیا سلامتی ممکن ہے؟ یا یہ اس لئے تھا کہ وہ میری قومی وفاداری کی آزمائش کرنے کی کوشش کر رہا تھا یا وہ یہ جاننا

چاہتا تھا کہ میں ایک جاسوس ہوں یا نہیں- کیونکہ ایسی پریشان خیالی کی وجہ سے ہماری بات چیت اتنی زندہ دلی سے نہیں ہوئی جتنی کہ ہو سکتی تھی اور اس ملا سے سوالات کرنے میں خود کو زیادہ آزاد محسوس نہیں کیا جیسا کہ میں آزادی سے بات کرنا پسند کرتی ہوں- اس انٹرویو میں خود احتسابی کی بندشوں پر قابو پانا دشوار تھا-

بحث و کلام

اس باب میں' میں نے چند ایرانی مردوں کے نظریات و افکار پیش کئے ان میں سے زیادہ تر ملا تھے جو کسی نہ کسی منصب کے حامل تھے شاید اسی وجہ سے متعہ / عارضی نکاح کے متعلق' ان کی فکر و ادراک میں متفقہ آراء' عام انداز میں پائی جاتی ہیں جن کو آسانی سے بیان کیا اور سمجھا جا سکتا ہے- ایک عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے میں ان کے محرکات' عورتوں کے محرکات سے کم پیچیدہ ہیں لیکن ان کے مقاصد سرکاری طور پر بنائی ہوئی شیعہ حیثیت کے مقابلہ میں زیادہ فکر انگیز ہے۔ محسن کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے' میرے مرد اطلاع دہندگان اپنی زندگی کے ذاتی معاملات کا انکشاف کرنے سے بچنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور عورتوں کے انٹرویو+ز کے مقابلہ میں ان کے بیانات کم نمایاں اور حقیقت سے قریب تر تھے- مردوں کے بیانات ابتدائی طور پر' غیر شخصی سطح تک ہی محدود رہے اور اس ادارے (متعہ) کے متعلق ان کے بیانات زیادہ تر معلمی کا انداز لیئے ہوئے' عالمگیر' بر بنائے اصول' بندھے ٹکے قاعدوں اور عوامی نوعیت کے تھے- مرد اطلاع دہندوں کا یہ رجحان رہا کہ وہ متعہ کے زیادہ عوامی پہلوؤں کو بیان کرتے رہے اور وہ جائز اور قانون کا لبادہ پہنے رہے جیسا کہ یہ عام ہے- لیکن اس کے برعکس عورتوں کا یہ رجحان رہا کہ انہوں نے اپنی نقاب اتار دی اور ایک ایسی تصویر پر سے پردہ ہٹایا جو زیادہ مانوس اور نجی تھی- عورتوں کے بیانات زیادہ اندر کی طرف دیکھنے اور غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں- یہ کہ مردوں نے بحیثیت مجموعی اس ادارے (متعہ) کا دفاع کیا ہے (یہاں تک کہ ملا افشا گر نے بھی اسے قانونی

طور پر ختم کرنے کے لئے نہیں کہا-) عورتوں نے متعہ کی طرف دوگر فتگی کی نمائش کی
اور اپنی ذاتی اور ازدواجی زندگی کے لئے اس (متعہ) کی پیچیدگیوں پر اعتراضات کیئے-
ان مردوں کے انٹرویو+ز سے بھی مختلف تصویریں ابھر کر سامنے آئی ہیں
اگرچہ وہ اوپر کی طرف چڑھی ہوئی ہیں اور حاشیئے سے بھی باہر نکلی ہوئی ہیں اصناف
(مرد و عورت) اور ان کے رشتوں کے روایتی جرائت مندانہ' مثالی (آئیڈیل) عکس بھی
مختلف ہیں- مردوں کے معاملات کی تاریخ کے سوانح case- histories. میں
تین باہمی طور پر مربوط 'مرکزی موضوعات' بار بار واقع ہوتے ہیں- ان کے نام یہ
ہوسکتے ہیں : مردوں کے شہوانی ہیجان' دوسروں کی طرف دوگر فتگی کے مقابلہ میں
ذاتِ خود کی حالتِ خواہش اور ازدواجی زندگی کی سلامتی'-

شہوانی ہیجان کی مرکزیت

مردوں کو نظریاتی اور قانونی اعلیٰ نظام تشکیل کی حمایت حاصل ہے اور وہ اس
سے آگاہ بھی ہیں- تقریباً سب متفقہ طور پر شہوانیت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور اسے
معاہدہ متعہ میں اپنے خاص متحرک جزو کی حیثیت سے جانتے ہیں اور بطور ثبوت 'مرد کی
انسانی فطرت کے مفروضے کو پیش کرتے ہیں مثال کے طور پر بیمار ہونے کا خوف'
ایک گناہ آلود فعل (زنا) سے بچنا' اور آب و ہوا کے اثرات- اس کے علاوہ چند دوسرے
محرکات بھی شامل ہیں جیسے نسل انسانی کے فروغ کی خواہش' ایک زوجہ- خادمہ کی
ضرورت اور پہلی بیوی کی تحقیر و تذلیل کرنا یا اس سے انتقام لینا- سب سے بڑھ کر یہ
کہ انہوں نے اسے مردوں کے احساس صحت و بہبودی کی ضرورت کے حوالے سے
عارضی نکاح (متعہ) کے فعل کو ضروری سمجھا- اس معاملہ میں مرد کے شہوانی
محرکات کی تسکین کی ضرورت کے شیعہ سرکاری نقطہء نگاہ کی طرف رجوع کیا اور
عارضی نکاح / متعہ کے فوائد کے مقالہء تحقیق کی حمایت کی' جس میں ایک صحت مند
فرد کی نفسیاتی نشوونما پر زور دیا گیا ہے تاکہ معاشرے کی ترتیب و تنظیم کا تحفظ کیا

جاسکے اس کے علاوہ میرے مرد اطلاع دہندوں نے متعہ کے جائز ہونے کے لئے اس عقیدے کی بنیاد پر ثبوت فراہم کیا کہ اسلام رحم، دردمندی اور سادگی کا مذہب ہے اور اس کا خاص مقصد انسانی مسائل کو حل کرنا ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ متعہ ایک زیر بحث مسئلہ ہے "ان مرد حضرات نے خواہ ظاہری یا مضمرات کے طور پر یہ دلیل دی کہ مرد خود کو ایک عورت تک محدود نہیں رکھ سکتا اور اسے ایک عورت تک محدود رہنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ یہ مرد کی فطرت کا تقاضہ ہے۔

عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کرنے کے لئے ان مردوں کے محرکات میں ابتدائی طور پر شہوانی ہیجان ہونا چاہئے یا یہ کہ اس (متعہ) کے جائز ہونے کے لئے انہوں نے اپنے ثبوت کو شیعہ نظریئے سے متصل کر دیا ہے جو واقعی ایک وجہ نہیں ہے۔ ان کے مقاصد اور رویے یکساں ہیں اور ان کے ساتھ سماجی اور قانونی کرداروں کو مردوں کے لئے تاریخی انداز میں دیکھا گیا ہے جو حیرت کی بات ہے وہ مذاکرات (لین دین) کا تصور ہے جو مستعد اور شہوت انگیزی سے تحریک پانے والی عورتوں سے ہوتے ہیں اور یہ مردوں کے بیانات سے ابھرتے ہیں۔ مردوں نے عورتوں کا جو خاکہ بنایا ہے اور عورتوں کے ساتھ ان کا اپنا عمل عورتوں کے کردار کی مثالیت (آئیڈیل) سے نہ صرف فرق رکھتا ہے بلکہ یہ مردوں کے اپنے کردار کی مثالیت سے مختلف ہے اور اس میں عورتوں کا رویہ بھی شامل ہے جسے مردوں نے اپنے لئے معاشرتی اور قانونی طور پر دشواری سے آگے بڑھایا ہے۔ خود مردوں نے اپنے کردار کی جو تصویر کشی کی ہے شاید غیر شعوری طور سے خود کو غیر متحرک اور رشتے کو قبول (وصول) کرنے کے آخری سرے پر رکھا ہے یہ کم از کم رشتے کا آغاز کرنے کے لئے ہے، نہ صرف یہ کہ ان مردوں سے مناسبت کے ساتھ طنزیہ طور پر ایسا لگتا ہے کہ عورتیں بالادستی (اپر ہینڈ) رکھتی ہیں۔ پردہ / نقاب جو عورتوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور انہیں اپنے میں چھپا لیتا ہے جو ان کی انفرادیت کی شناخت سے روک دیتا ہے اور یہ ممانعت ہو جاتی ہے کہ ایک عورت، دوسری عورت کے مقابلہ میں اپنی چمک دمک سے ظاہر نہ ہو۔ اسی وقت حالت گمنامی، عورتوں کو مردوں کو دیکھنے کے قابل بناتی ہے، ان کو نشانہ بنا سکتی ہیں اور خود کو

بے خبر اور پرکشش بنائے بغیر اپنی مرضی سے ان کی طرف قدم بڑھا سکتی ہیں۔ علامتی طور پر ایک احتیاط اور دفاع کرنے والی نقاب / پردہ کے ذریعہ عورت غیر محفوظ ہو جاتی ہے' تب مرد باپردہ / بانقاب عورتوں کی اظہار خواہش کرنے والی نگاہ کے سامنے' خلاف عقل طور پر تنقید کا نشانہ بن جاتے ہیں (۴۳)۔ عورتوں کی غیر متحرک حالت کے معاشرتی تصور کے برعکس میرے مرد اطلاع دہندوں کی کہانیوں کی عورتیں سب ہی مقررہ موضوعات کے طور پر ابھر کر سامنے آئیں۔ انہوں نے ابتدائی طور پر اپنے صیغہ / متعہ رشتے کیئے کیونکہ انہوں نے محسوس کیا کہ مرد ان کی جسمانی حالت سے کشش پاتے ہیں۔ عورتوں کے اس ظاہری' غیر رواجی رویے سے مردوں کے نامرد ہونے کی حالت سے دور' زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ مرد حقیقت میں ان عورتوں کی رسائی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہ خود کو عورتوں کی خواہشات کی 'شے' بننے کی مہلت دیتے ہیں اور وہ ان کی طلب کی حکم برداری کرتے ہیں (۴۴)۔

حالانکہ میرے مرد اطلاع دہندوں کو اپنی شہوانی محرکات کو شناخت کرنے میں کوئی زحمت نہیں ہوئی اور وہ بطور ابتدائی سبب' عارضی نکاح / متعہ کرنے میں کامیاب رہے اور انہوں نے عورتوں کے حقیقی محرکات کی بابت غیر یقینی حالت کا اظہار کیا۔ معاہدے کی منطق کی ہر جگہ موجودگی' خود مردوں کے مدرکات کے اظہارات اور عورتوں کے اظہارات' یہاں ایک بار پھر غیر واضح ہو جاتے ہیں۔ ایک اسلامی نکاح کا معاہدہ مرد کو اس امر کا پابند کرتا ہے کہ وہ عورت کو 'رقم ادا' کرے خواہ یہ ادائیگی اجرِ دلہن یا مناسب رقم ہو جو اس خواہش کی شے کے استعمال کے لئے ادا ہوتی ہے جس پر مرد کا ایک مستقل یا عارضی حق ہوتا ہے اور یہ (شے استعمال) عورت کے قبضے میں ہوتی ہے۔ اسی منطق سے عورتیں بیک وقت خواہش کی اس شے کی ملکیت (قبضہ) نہیں رکھ سکتیں اور اس کی خواہش بھی کریں۔ اس لئے عورتوں کو اس شے سے دستبردار ہونے کے لئے قدرے ادائیگی کی جاتی ہے اس لئے مردوں کے نقطۂ نگاہ سے جب ایک صیغہ / متعہ معاہدہ کرنے کے لئے مردوں کا محرک بنیادی طور سے ان کی شہوت انگیزی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو عورتوں کا محرک کچھ بھی نہیں ہوتا

سوائے اس کے کہ محرک مالیاتی ہو۔اگر مساوات کا نصف حصہ ہے درست ہے تو منطقی بات یہ ہوگی کہ دوسرا نصف حصہ بھی درست ہوگا تاہم ان کے روزمرہ کے باہمی تعاملات میں جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مرد عورتوں کو صرف اس لئے جان سکے کہ وہ عورتوں کے آئیڈیلز کے مفروضات' عورتوں کے محرکات اور اندر کے عمومی صنفی تعلقات کو باہر لے آئے۔

میرا استدلال یہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے مقابلہ میں مطلقہ اور بیوہ عورتیں عظیم تر قانونی خود مختاری کی مالک ہوتی ہیں اور اپنی زندگی کے چکر کے اس مرحلے پہ عورتوں کی عمل درآمد اور پابندی کرنے کی صلاحیتیں دوسرے مرحلوں کے مقابلہ میں زیادہ قریب سے جذب ہوتی ہیں۔مردوں کے تعلق کے حوالے سے عورتیں اپنی خود مختاری کو کام میں لاتی ہیں جیسا کہ میں نے انٹرویو کئے -- میری عورت اطلاع دہندوں کی کہانیوں سے بھی تقویت پاتی ہیں۔میری بحث (متنازعہ) کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔نہ صرف مطلقہ عورتیں نظریے کے مطابق اپنی مرضی کو عمل میں لانے کی عظیم تر قانونی اہلیت کی حامل ہوتی ہیں' وہ فی الحقیقت اسے (قانونی اہلیت) استعمال میں لاتی ہیں۔میرے مرد اطلاع دہندوں نے یک رائے ہو کر کہا ہے کہ وہ عورتوں کے ذریعہ مخرب اخلاق باتیں حاصل کرتے ہیں یا ان کا یہ یقین ہے کہ عورتیں ہی ایک صیغہ / متعہ عارضی نکاح کے معاہدے کی دعوت دینے کا آغاز کرتی ہیں۔

خود کی خواہشمندی بمقابلہ
دوسرے کی طرف دوگر فتگی

ایک پختہ کار مسلم مرد کی قانونی حیثیت اس کی تمام تر زندگی کے چکر کے دوران' مستحکم اور مستقل رہتی ہے' یہ لحاظ کیئے بغیر کہ وہ شادی شدہ ہے'- مطلقہ ہے یا رنڈوا۔نظریاتی اعتبار سے ایک مسلم مرد قانونی' طبعی' نفسیاتی اور معاشرتی لحاظ سے ایک

مکمل فرد تصور کیا جاتا ہے' دوسری طرف عورتوں کو ناقص العقل سمجھا جاتا ہے- ان کے قانونی و معاشرتی درجات' ان کی تمام تر زندگی کے دوران' کئی تبدیلیوں اور تغیرات سے گزرتے ہیں- نکاح (شادی) کے چوکھٹے (فریم ورک) میں اس ایک شے (ذریعہ خواہش) کے مقابلہ میں عورت کا قانونی درجہ تبدیل ہو جاتا ہے جبکہ مرد کا ویسا ہی رہتا ہے- اس طرح ایک مرد کا اپنی بیوی سے رشتہ (عورت کی جنسی اور تولیدی اہلیت) شئے مبادلہ کے ذریعہ علامتی طور پر وسیلہ ہوتا ہے جہاں تک کہ ایک شوہر اور ایک بیوی کے رویے میں ماتحتی اور غلبے کی عمرانی طور پر تشکیل کردہ حدود کے ساتھ یکسانیت کا تعلق ہے' وہاں ہر صنف کا خود اپنے اور دوسرے کے ساتھ آئیڈیل ازدواجی ماڈل باہمی نسبت سے مطابقت رکھتا ہے تاہم خود (ذات) کی اکملیت کے سلسلہ میں مردوں کے ادراک کو اس وقت چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ جب اس آئیڈیل ماڈل کو الٹ سلٹ کیا جاتا ہے اور اصناف (مرد و عورت) کا حقیقی رویہ آئیڈیل سے نمایاں طور پر انحراف کرتا ہے-

غیر مبہم طور پر (یہ حقیقت ہے کہ) مردوں نے اپنے لئے متعہ ر عارضی نکاح کے ادارے کے مقصد کی منظوری دی ہے لیکن انہوں نے عورتوں کے لئے اس کی پیچیدگیوں کے متعلق شک و شبہ کا اظہار کیا جو عملی طور پر اس کا استعمال کرتی ہیں- عورت کا علامتی طور پر اشتراک عمل' اس ایک شے کے ساتھ' عورتوں کے متصادم خیالات و اعمال کے ہم راہ سامنا کرتا ہے جو ان کے لئے ضروری ہوتے ہیں- اس حقیقت کے باوجود کہ میرے مرد اطلاع دہندہ افراد مستعدی کے ساتھ مذاکرات (لین دین) کرنے والی عورتوں کے ذریعہ مخرب اخلاق سرگرمی کی طرف راغب ہوئے اور اس حقیقت کے باوجود کہ وہ ان عورتوں کے مطالبات پر تقریباً خود بخود تابعداری کرتے رہے' انہوں نے کبھی متعہ عورت کو کرائے کی کار کی طرح سمجھا' جس کے لئے لوگ ادائیگی کرتے ہیں یا وہ اسے کبھی ایک پیالہء مشروب کہتے ہیں' جس سے آپ پانی (مشروبات) پیتے ہیں اور کبھی اسے دوا کہہ کر پکارتے ہیں' جو مردوں کی بیماریوں کا علاج ہوتی ہے- ان تمام درجہ بندیوں میں عورتوں کو اشیا objects ہی کے

طور پر دیکھا گیا ہے' جن کی علت وجوہ کو محض مردوں کے حوالے (رشتے) سے سمجھا گیا ہے اور اس کے ابتدائی فعل کے متعلق یہی یقین کیا جاتا ہے کہ یہ مردوں کی جسمانی بہبودی اور ممکنہ طور پر ان کے روحانی توازن کو برقرار رکھنے کے لئے ہے۔

صیغہ / متعہ عارضی نکاح کی معقولیت اور شائستگی کے ضمن میں' مردوں نے عورتوں کے لئے اپنی اخلاقی دوگر فتگی کا اظہار کیا ہے جو عصمت فروشی اور خدا ترسی کے دو انتہائی سروں کے درمیان ہوتی ہے۔ کبھی وہ ایک صیغہ / متعہ عورت کو ایک قطعی (عصمت فروش) 'اندازاً اس لئے کہ وہ' مردوں تک براہ راست قدم بڑھاتی ہے یا اس لئے کہ وہ اپنی مدتِ انتظار / عدت کے دوران اپنی عفت و عصمت کو برقرار نہیں رکھ پاتی' وہ عوامی 'پبلک' ہے اور دوسرے مواقع پر اسے ایک 'متقی عورت' کہا جاتا ہے جو صرف خدا کی خوشنودی کے لئے صیغہ / متعہ کرتی ہے اور مرد کی جنسی پیاس بجھاتے ہوئے کار ثواب انجام دیتی ہے یا شیعہ عقیدے کے مطابق (حضرت) عمرؓ کی نافرمانی کی مرتکب ہوتی ہے' دوسری طرف یہ کہ عورتیں بھی صیغہ / متعہ کرتی ہیں کیونکہ وہ بھی شہوت سے تحریک پاتی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ پیش بیں فیصلے' اور ثقافتی طور پر کسی معاشرتی اور قانونی فریم ورک میں موزوں نہیں ہیں یا کوئی مرد ایسا نہیں جو اسے عوامی سطح پر قبول کرلے۔ کوئی معاملہ بھی ہو' نہ صرف مرد کے لئے یہ دشوار وقت ہوتا ہے کہ وہ عورت کے اصلی محرکات کا تعین کرے لیکن متعہ عورت کی "عوامی ہیئت" کے ادراک کرنے کے سبب سے' مرد عورتوں سے تعلق رکھنے کے لئے' متعہ کی پیچیدگیوں کی بابت دوگر فتگی رکھتے ہیں۔ وہ عورتوں کے اخلاقی کردار اور ان کے کردار کے عوامی ادراک کی بابت' اپنے اصلی احساسات اور جذبات کو ظاہر نہیں کرتے اور وہ احتیاط برتتے ہیں۔

بہر حال میرے مرد اطلاع دہندوں کی صیغہ / متعہ عورتوں کی طرف ان کی دوگر فتگی تقریباً اتنی برجستہ اور پیوستہ تھی کہ وہ اپنی ہی طرف' اپنی خود کی دوگر فتگی کی بابت خاموش تھے۔ بظاہر مردوں نے عورتوں کی طرف سے آغاز کار کا خیر مقدم کیا۔ اپنے ہمیشہ فیصلہ کرنے والی یعنی فیصلہ کن عنصر اور غلبہ رکھنے والے مرد (مذکر) کی

حیثیت سے‘ ان کے متوقع کردار نے انہیں وقفے کی استطاعت دی تھی کیونکہ وہ اس کردار کی پیچیدگیوں کے ساتھ‘ آرام و سکون محسوس نہیں کرتے تھے۔ صیغہ / متعہ عورتوں کی طرح‘ مردوں نے یہ سمجھا کہ اگرچہ شاید صاف تر نہ سمجھا ہو‘ آئیڈیل مرد (مذکر) کے روّیے اور عورتوں کے نزدیک ان کی عملی تابعداری اور ماتحتی کے درمیان کشیدگی تھی۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے عملی اور آئیڈیل کے درمیان‘ اس بے جوڑ حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں اور تاہم جنسی ملاپ کے لئے‘ ایک عورت کی دعوت کو مسترد کرنے کے لئے لائق یا رضامند نظر نہیں آتے۔ میرے بعض مرد اطلاع دہندگان‘ عورتوں کی خواہشات پر حیران و ششدر تھے جبکہ بعض دوسروں نے نشانہء تنقید بننے کے خوف کا اظہار کیا۔ تاہم مردوں نے اپنے مفتوح ہونے کی حالت کا احساس نہیں کیا جیسا کہ عورتیں احساس شکست کر لیتی ہیں۔ عورتوں پر اپنے ہی اقدام کی بابت شک و شبہ کا رخ‘ انہوں نے کسی اور طرف کر دیا۔ اپنے شہوت انگیزی کے مشاہدات میں‘ کسی بھی شخصی ذمہ داری اور خود پر قابو رکھنے کے احساس کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے عورتوں پر بے ایمانی یا جادوگری کرنے یا جنسی کنٹرول اور چالاک تدبیریں کرنے کے الزامات لگائے۔ ان مردوں نے صیغہ / متعہ عورتوں کی ظاہر کردہ خود مختاری پر نگاہ ڈالی اور بتایا کہ صرف اس قسم کی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہیں جو اصول کے مقابلہ میں قدرے مستثنٰی ہیں اور ایسی صورت میں وہ عورت کی متوقع عمومیت‘ فطری اور مثالی کردار سے متصادم دکھائی دیئے۔ مردوں کے بیانات میں اظہار سے‘ کون سی بات رہ گئی! ان کے بیانات‘ غیر متحرک حالت اور فرماں برداری کے اپنے قیاسی‘ غیر رواجی رویّے پر‘ وہ ان کے فکری اظہارات تھے۔ ایک طرف مرد‘ حالانکہ‘ عورتوں کے ساتھ اپنی ذات کی مقبولیت پر اچھا اور خوشی کا احساس کرتا ہے تو دوسری طرف وہ صیغہ / متعہ عورتوں کو ایک مثبت کردار کے ماڈل کی طرح نہیں دیکھتا‘ جسے دیکھ کر ان کی اپنی بیٹیاں فخر و رشک محسوس کریں۔

اس جرات مندانہ‘ مخالفانہ کردار اور عورت کی خود مختاری کو ایک حد تک عمل میں دیکھنے کے باوجود‘ جب ایک مرتبہ معاہدے پر دستخط ثبت ہو جاتے ہیں تو

متعہ / عارضی زوجہ کی حیثیت (رتبہ) ایک بار پھر نسبتاً خود مختار مذاکرات کرنے اور عملی مضمون کی طرف سے شئے خواہش کی طرف سرک جاتی ہے۔ اس عارضی نکاح کی معاہداتی صورت اور اس معاہدے میں نوعیت مبادلہ کے سبب سے 'اکثر میاں بیوی (جوڑوں) کے کردار' ماتحتی اور غلبے کے روایتی اور غلبہ پانے والے نمونوں کی طرف' واپس چلے جاتے ہیں۔

ازدواجی سلامتی

ہم آخر میں ان مردوں کے درمیان طلاق کی اضافی غیر موجودگی نوٹ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے متعہ / عارضی بیویاں رکھنے کو منتخب کیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان کی کثیر تعداد اپنی ازدواجی زندگی اور شہوت انگیزی کے درمیان زیادہ فرق محسوس کرتے دکھائی نہیں دیتی۔ دیکھو see also Adamiyyat 1977,22- 23 ملا ایکس کے سوا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی' میرے تمام اطلاع دہندگان' اپنے خاندانوں کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ کسی کی ایک صیغہ / متعہ زوجہ تھی جو ان کی (ملاہاشم) بیویوں کے علم میں نہیں تھی۔ دوسری بیویوں کے اعتراضات کے باوجود بعض (امین آقا) کی ایک صیغہ / متعہ زوجہ تھی اور دوسرے مردوں' جیسے محسن نے اپنی بیویوں کے بن کہے علم کے ساتھ کثرت سے صیغہ / متعہ کیئے۔ قانون کی حمایت حاصل ہونے کے باوصف' مذہب اور رواج نے ان مردوں کو اپنی خود کی زندگیوں پر بڑا کنٹرول دیا۔ انہیں اپنے بچوں سے علیحدگی کے زخم کی تکلیف بھی نہیں ہوئی یا طلاق کے سلسلہ میں عوامی و اخلاقی نفرت و حقارت کی پریشانی بھی نہیں ہوئی۔ اگر مرد ایک بیوی سے خوش نہیں ہے یا یہ کہ وہ 'مذاق کی تبدیلی' بھی چاہتے ہیں (جیسا کہ فارسی کے ایک محاورے میں بھی ہے) تو وہ سیدھے سادھے انداز میں نکاح کا ایک معاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ بعض عورتوں کی روشناسی کے باوجود' چونکہ زیادہ تر مرد ہی اپنے رشتوں کی پیداواریت پر ضروری کنٹرول رکھتے ہیں' دوسرے بعض مرد دوسری شادی / نکاح کرنے کی دھمکی کام میں لاتے ہیں اور اس طرح اپنی بیویوں کے ساتھ حسن تدبیر کا

مظاہرہ کرتے ہیں اور ایک عورت کو دوسری عورت کے خلاف تاش کے پتے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ایسے انتظامات اگرچہ ایران میں شادی / نکاح کے ادارے کو مظہر استحکام بناتے ہیں مگر ایسے استحکام یا ازدواجی رشتوں کی قربت کے لئے محض گمراہ کن اشارہ نما ہیں۔اس ادارے کے تشکیلی محرکات کے سبب سے' شوہر اور بیوی کے درمیان دشمنی اور حریفانہ جذبات پرورش پاتے رہتے ہیں جو اکثر دوسری عورتوں کی طرف رخ کر لیتے ہیں بالخصوص مطلقہ عورتوں کی طرف ایسی کشیدگیاں اور رجحانات' اگرچہ اکثر و بیشتر قوت گویائی سے محروم اور ناقابل تصدیق ہوتے ہیں تو زن و شو کے درمیان قابل اعتماد اور بامعنی رشتوں کی ساخت کے خلاف' نہایت قوت کے ساتھ صف آرائی ہو جاتی ہے جو ان دونوں کو علیحدگی کی طرف دھکیلتے ہیں اور وہ رشتوں کی نظارہ گاہ میں دونوں سروں کے درمیان مخالفانہ ہوتے ہیں طوبہ' فرخ' ایران کی صیغہ / متعہ سوکن کی سرگزشتیں اور اسی طرح امین آقا' ملا ہاشم اور محسن بھی چند ایک مثالوں کی طرح ہیں۔

مختصر تشریحات

۶- مردوں کے انٹرویو + ز

(مردوں کی سرگزشتیں)

(۱) آیت اللہ شریعت مداری' جو شاہ کی سیکولر حکومت کے دوران مذہبی اور سیاسی طور پر سرگرم عمل تھے بدقسمتی سے موجودہ اسلامی حکومت نے ان پر مقدمہ چلایا' قید کیا اور مکان میں قید رکھا' اپنے مکان میں حالت اسیری میں' عرصہ تک رہنے کے بعد وہ تنہائی کے عالم میں ۱۹۸۶ء میں وفات پا گئے۔

(۲) قرآن مجید سے بشارت (فال) حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے

دل میں مقصد طے کر لینے کے بعد ایک ملایا کوئی شخص جو قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہتا ہو اس مقدس کتاب کو کھولتا ہے اور اس مخصوص سورت کی پہلی سطر پڑھتا ہے اور اس کی تشریح کرتا ہے۔

(۳) میں یہ نہیں جانتی کہ مجھے ملاؤں سے یہ توقع کیوں تھی کہ وہ جنسیات پر اپنے خیالات کے اظہار میں غیر معمولی احتیاط برتیں گے۔ اس سے قبل میں نے کبھی بھی اس موضوع پر ان سے تبادلہء خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ایسا راستہ جانتی تھی کہ وہ اس آگہی میں کس طرح پیش آئیں گے۔

(۴) ہر تمن کے بدلہ میں دس ریال ہوتے ہیں۔

(۵) بزرگی کا یہ یقین تھا کہ "آزادانہ" رشتے، عصمت فروشی و فحبگی کے مساوی ہیں یہ ظاہر کرنے کی علامت ہے کہ مبادلہ اور معاہدہ کا نظریے سے کس قدر گہرا تعلق ہے جو ایرانی قلب و ذہن میں جاگزیں ہوتا ہے۔ معاہدے کا تصور آزادانہ مبادلے کے خیال کو الگ ہی رکھتا ہے یہاں تک کہ محبت کے مبادلہ کو بھی دور رکھتا ہے۔

(۶) دقسمتی سے میں اس عورت سے انٹرویو نہیں کر سکی کیونکہ وہ حج کے لئے مکہ مکرمہ جاچکی تھی۔

(۷) پاک Pak ایک اسم صفت ہے جس کے لغوی معنی 'خالص' یا صاف ہیں۔

(۸) میری ایک سہیلی جو ۱۹۸۳ء کے موسم گرما کے دوران تہران میں تھی، اس نے مجھے بتایا کہ اس کا بہنوئی ایسے دستخط شدہ صیغہ / متعہ دستاویزات کی وافر فراہمی کرتا تھا اس نے اس خاتون کو بتایا کہ ہر عمر اور پس منظر کے مردان دستاویزات کا کس قدر وسیع استعمال کرتے تھے، تاہم یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ جو مرد یہ دستخط شدہ دستاویزات رکھتے تھے، وہ سب کے سب عملاً صیغہ / متعہ معاہدے نہیں کرتے تھے۔ انقلابی محافظوں کے ہاتھوں ایک غیر متعلقہ عورت کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں وہ ان کا استعمال کرتے تھے۔

(۹) ملا پاک قانونِ تحفظ خاندان کا حوالہ دے رہا تھا جو (شاہ کے عہد) ۱۹۶۷ء میں منظور کیا گیا تھا اور ۱۹۷۵ء میں اس میں ترمیم کی گئی تھی- قانون کے مطابق دوسری مرتبہ شادی کرنے کے خواہشمند مردوں کو ایک عدالت سے اجازت حاصل کرنا ضروری تھا اس صورت میں عدالت اس کے شوہر کے ارادے سے پہلی بیوی کو مطلع کرتی تھی- شوہر کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ عدالت کو مطمئن کرے کہ وہ دو بیویوں کو مساوی اور منصفانہ طور پر رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے- اس کی مالی صلاحیت اور اس کی زوجہ کے جذبات پر غور کرتے ہوئے عدالت فیصلے صادر کرتی تھی see Haeri 1981, 220-28. حالانکہ اسلامی حکومت جب بر سر اقتدار آئی تو اس نے اس قانون کو ایک طرف رکھ دیا تھا- بہر حال سرکاری طور پر یہ قانون ۱۹۸۱ء تک ختم نہیں کیا گیا تھا

(۱۰) یہ تقریباً خریداری ء حصص کا جوابی عمل بن چکا تھا- بہت سے باخبر مرد حضرات بجا طور پر حیرت زدہ ہوئے، جن کا میں نے انٹرویو کیا خواہ وہ نظریئے یا عمل کے طور پر اس ادارے (متعہ) کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟ ان میں سے بعض یہ دیکھ کر مجروح ہوئے کہ میں اس کے بارے میں، دوسروں سے بات چیت کرنے میں دلچسپی رکھتی ہوں- لگتا تھا کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب متعہ کے قوانین (قواعد و ضوابط) اور طریق کار سے آگاہی ہو جائے گی یا اس کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے گا تو پھر زیادہ اطلاعات جمع کرنے کا کوئی نکتہ باقی نہیں رہے گا-

(۱۱) قم میں عورتوں کے لئے ایک جدید تعلیمی اور اجتماعی خواب گاہ dormitory قائم کرنے کی رپورٹ کے لئے دیکھو: see 'Kayhan International', 1986, 697: 19.

(۱۲) اس ضمن میں ایک صیغہ / متعہ عورت کا المناک انجام دیکھئے جس کو ۱۹۸۴ء کے موسم سرما میں ایک پیر کی صبح، تہران میں تختہ ء دار پر چڑھا دیا گیا- یہ عورت ایک بیوہ کی حیثیت سے رہ گئی تھی اور تین ننھے منے بچوں کی پرورش بھی اس کے ذمے تھی، وہ ایک شادی شدہ مرد کی صیغہ / متعہ زوجہ بن گئی جس کی پہلی شادی سے دو

نوجوان بچے تھے -جب ایک سال کے بعد اس کی خفیہ صیغہ / متعہ شادی کی خبر زبان زد عام ہو گئی تو اس نے اپنی سوکن کے دو بچوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا- اس نے یہ الزام لگایا کہ اس کی سوکن نے اس کے عارضی نکاح / متعہ کی حقیقت کا انکشاف کر دیا تھا دیکھو :

see 'Kayhan' 1984, 12094, 23

(۱۳) مجھ سے یہ غفلت ہوئی کہ میں اس سے یہ دریافت نہیں کر سکی کہ یہ عورتیں مطلقہ' شادی شدہ یا کنواری تھیں-

(۱۴) ایران میں اصطلاح 'عصمت فروش عورت' یا 'طوائف' تاریخی اعتبار سے ایک ملامت آمیز لقب / نام کے طور پر ان عورتوں کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہے کہ جو مثالی (آئیڈیل) سے مختلف طرز عمل اختیار کرتی ہیں اور اپنے باپ' شوہر یا سیاسی رہبروں کی مخالفت میں کسی حد تک اپنی ذاتی مرضی پر زور دیتی ہیں- بد قسمتی سے جن عورتوں نے شاہ کی حکومت کی مخالفت کی اور جنہوں نے اسلامی حکومت کی مخالفت کی' دونوں کو طوائف کا نام دیا گیا- نبی کریمؐ کی وفات کے وقت ایسے ناموں سے پکارنے کی بابت ایک دلچسپ تاریخی بیان کے لئے دیکھو : Beeston 1952

(۱۵) بے شک ایسے دعووں کی آسانی سے جانچ پڑتال کرنا ممکن نہیں' لیکن دوسرے اطلاع دہندوں کی رپورٹیں (اطلاعات) طرز عمل کے ایسے نمونوں کی تائید کرتی ہیں-

(۱۶) میں 'لمعاء' (Luma` ih) کے فارسی ترجمے میں اس روایت کو جگہ نہیں دے سکی- یہ ممکن ہے کہ اصل عربی عبارت میں اس کا حوالہ دیا گیا ہو تاہم میرے اطلاع دہندہ ڈاکٹر حجتہ الاسلام انوری نے یہی کہانی بیان کی ہے اور رضی قزوینی اپنی 'کتاب النقض' میں یہ کہانی بیان کرتا ہے- لیکن امام علیؓ کے نام کے اظہار کے بغیر بیان کرتا ہے- Razi Qazvini: 1952,601- 602 علامہ مجلسی نے 'بہار الانوار' میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس حکایت کو بیان کیا ہے (دیکھو باب ۳ نوٹ ۸ از یر تصنیف کتاب 'شہلا حائری)' لیکن وہ اس شخص کے نام کا ذکر نہیں کرتے کہ جس نے (حضرت) عمرؓ کی بہن سے 'عارضی معاہدہ (متعہ) کیا تھا (جیسا کہ ڈونالڈسن

Cited by Donaldson 1936, 361-62/ see also (نے حوالہ دیا ہے)

Shafa`i 1973, 119.

(۱۷) یہ غور و فکر کرنا بہت ہی دلچسپ امر ہے کہ یہ روایت شیعہ اسلوب سیاست اور قوت مردانگی کے تصورات' اور ان دونوں کے درمیان رشتوں کی بابت انکشاف کرتی ہے جیسا کہ یہ دونوں' خاندان کے سربراہی نظام کے اعلیٰ ترین اوصاف ہیں۔ اس کی ناقابل سبقت ' قوت مردانگی کو مبالغہ آمیزی کے ساتھ یہ روایت اس علامتی انتقام کا اظہار کرتی ہے جو شیعوں نے سنیوں کے خلاف عائد کیئے ہیں جنہوں نے علیؓ کو سیاسی طور پر تقریر اور تحریر کے ذریعہ بے جان بنایا ہے اور جن (علیؓ) کے لئے وہ (شیعہ) یقین رکھتے ہیں کہ وہ نبی کریمؐ کے جائز وارث ہیں۔

(۱۸) یہ بات بھی کلی طور پر بیان سے باہر نہیں تھی کہ امین آقا نے اپنی بیوی کی اجازت حاصل کرنے پر اصرار کیا۔ دوسری شادی کرنے کے لئے اس کے لئے زینب کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا کیونکہ قانون تحفظ خاندان ۱۹۶۷ء کے تقاضوں کی تکمیل ضروری تھی جو اس وقت نافذ العمل تھا۔

(۱۹) امین آقا کی بیٹی نے ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب سے قبل ' طلاق حاصل کرلی تھی کہ جب قانونِ تحفظ خاندان نے عورتوں کے لئے یہ آسان ترینا دیا تھا کہ وہ طلاق کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہیں۔

(۲۰) 'مجنوں' جس کے لغوی معنی ہیں 'پاگل دیوانہ'۔ مجنوں عرب و ایران کے دو محبت کرنے والوں کی داستان کا نام ہے جسے شہرت عام حاصل ہے۔

(۲۱) یہی وجہ ہے کہ بعض متوسط درجے کی ایرانی عورتیں اپنے باپ بھائیوں اور بیٹوں سے بھی اپنی صیغہ / متعہ شادیاں چھپانے کو ترجیح دیتی ہیں شاید یہ ایک پیچیدہ عمل اور پیچیدہ ثقافتی مظہر ہے جس پر مزید ریسرچ کی ضرورت ہے۔ ایک واضح قانونی مفروضے میں وضاحت کا ایک حصہ موجود ہے اگرچہ شاید یہ ثقافتی طور پر طے شدہ ہے کہ عورتیں اپنی جنسیت کا لطف نہیں اٹھاتیں۔ قیاساً اس کے لئے انہیں رقم ادا کی جاتی ہے یا یہ کہ یہ بات عورتوں کے لئے شرمناک ہے کہ وہ اپنی شہوانی پسند یا ناپسند کا اظہار

کریں- چونکہ ایک صیغہ / متعہ عارضی نکاح براہ راست مردانہ شہوانی ہیجان سے پہچانا جاتا ہے- متوسط طبقے کی عورتیں جو یہ معاہدہ کرتی ہیں اور بظاہر ان کی مالیاتی ضروریات نہیں ہوتیں' ان کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہش کو عام بنادیتی ہیں اور اس طرح مثالی (آئیڈیل) کے مقابلہ میں ایک مختلف طریق عمل کا مظاہرہ کرتی ہیں-

(۲۲) شیعہ مسلم مرد ایسے معتقدات سے مستثنٰی نہیں- یونانیوں کا عقیدہ' اہل فارس سے قریبی مشابہت رکھتا ہے۔ فرگل کے الفاظ میں : ایک اصول کے تحت ایک مرد اپنی جنسی مباشرت سے اجتناب کے نتیجے میں قنوطیت پسند (یاسیت زدہ) بن جاتا ہے کیونکہ رکی ہوئی منی کا بدبودار مادہ اس کے سر تک پہنچتا ہے۔ (Furgel; 1979, 89.

(۲۳) پیاسوں کو پانی فراہم کرنا' مذہبی طور پر کار ثواب ہے کیونکہ اس کا علامتی تعلق شیعوں کے تیسرے امام حضرت حسینؓ کی شہادت سے ہے جن کو پانی کی رسائی سے محروم کردیا گیا اور بعد میں انہیں شہید (۶۴۰ء) کردیا گیا تھا-

(۲۴) پانی پلانے کی سبیلوں اور ان عورتوں (جن کا متعہ تقریباً غیر آگاہ تھا) کے درمیان ایک تمثیل کا تعلق ہے' لیکن راستے / طریقے کا ایک عکس ہے اور معاشرے کے چند طبقات صیغہ / متعہ عورتوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ وقتی طور پر مردوں کی پیاس بجھانے کا ایک ذریعہ ہیں اور اس وقت ذریعہ ہوتی ہیں کہ جب مرد اپنے خود کے (پانی پینے کے) پیالوں تک رسائی نہیں رکھتے-

(۲۵) 'ناسخ التواریخ' n.d. 7: 284 کے مطابق امام حسنؓ کی بیویوں کی تعداد ۲۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ریکارڈ کی گئی ہے-

(۲۶) افشاگر ایک نمائندہ (ایجنٹ) کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس سے اس کے سلسلے کا اظہار ہوتا ہے جس کے لغوی معنی ہیں وہ جو انکشاف کرتا ہے / کاشف- ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے ابتدائی دو سالوں کے درمیان' خاص طور سے یہ اصطلاح مقبول عام ہوگئی- یہ ان نمائندوں (ایجنٹوں) کا حوالہ ہے جو اسلامی حکومت کے خلاف ممکنہ سازش کے ذریعہ' سیاسی یا مذہبی' غلط کاریوں کا انکشاف کرتے تھے-

(۲۷) میری پریشانی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ جب ایک مرتبہ غیر مستحکم صورت حال کو انتہا' کشیدہ اور سیاسی حوالے سے سمجھ لیا جائے جو ۱۹۸۱ء میں ایران میں عام تھی۔

(۲۸) مجھے اس کا علم نہیں کہ ایران میں نسوانی ہم جنس پرستی کی صحیح صورت اور اس کی کثرت کیا ہے' ملا افشاگر کے تبصرے کے باوجود مجھے ابھی ایک ایرانی عورت سے ملاقات کرنا تھی جو مجھے عورتوں کے مابین جنسی تعلقات کے بارے میں بتاتی۔ بہر حال مجھے ایک موقع ملا کہ میں شیراز سے آمدہ ہائی اسکول کے ایک استاد سے اس موضوع پر تبادلہء کروں جس نے وہاں ایک مکمل گرلز اسکول میں کئی سال تک پڑھایا تھا اس نے ملا افشاگر کے بیان کی تصدیق کی: مجھے یہ وضاحت بیان کرتے ہوئے کہ میری معلومات کا ذریعہ میری طالبات کے مشیروں کی اکثر وبیشتر بات چیت ہے۔ وہ اس ہائی اسکول میں ایک کونسلر (مشیر) تھا لیکن ۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد ا سکے گولی ماردی گئی۔

(۲۹) ملا افشاگر نے ملاؤں کے 'ہپناٹک اثرات' کے اس نشان (علامت) پر بار بار زور دیا جو نوجوان پختگی حاصل کرنے والی لڑکیوں اور ملاؤں کے درمیان غیر مساوی قوت کے رشتوں کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔

(۳۰) سیدّ بھی ملا ہو سکتے ہیں۔

(۳۱) ممکن ہے کہ یہ بات سابقہ حکومت کے دوران زیادہ عام تھی کیونکہ قم میں میرے قیام کے دوران' مقامی اخبارات کثرت سے مبینہ زانیوں کی موت کی سزا کی خبریں شائع کرتے تھے۔

(۳۲) طالبات کے درمیان' کرمان سے آمدہ ایک ۱۴ سالہ لڑکی تھی جس کے خاندان نے ایسی صورت حال کے بارے میں سنا تو وہ اسے کرمان واپس لے گئے۔ وہ اطلاع دہندہ جس نے مجھے اس واقعہ کے متعلق بتایا' وہ اس لڑکی اور اس کے خاندان کو جانتا تھا' اس نے مجھے بتایا کہ اس کے خاندان نے اس موضوع کے اطراف "خاموشی کی دیوار" کھڑی کردی تھی اور یہ کہ لڑکی پر کنٹرول کے لئے انتہائی نگہداشت اختیار کی

گئی۔

(۳۴) یہاں 'نظر' (نگاہ) کے خطرات کے بارے میں قرآنی آیات کے اقتباسات کو نوٹ کرنا دلچسپ ہوگا۔ سورہ نور میں ارشاد ربانی ہے :

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے (اور) جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے ۳۰ O

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔

اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔

اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ O ___ ۳۱

القرآن سورہ نور ۲۴۔ آیات ۳۰ اور ۳۱

الزمخشری (وفات ۱۱۴۴ء) اس آیت کی التشریح میں' یہ کہتا ہے کہ ایک نظر' پھر ایک مسکراہٹ' پھر ایک سلام' پھر کلام' پھر ایک تاریخ اور پھر ایک ملاقات (انٹر کورس)۔ سوان سن نے حوالہ دیا۔ cited by Swanson 1984, 193 دونوں اصناف (مرد۔ عورت) کی ایک نظر سے ملاقاتوں تک کے واقعات کے اتفاقیہ اور

ناگزیر ارتقاء کو مختلف زمانوں کے مسلم مفسرین نے بار بار نوٹ کیا ہے اور یہ ایک مقبول عام ثقافتی عقیدہ ہے۔اس حقیقت کے باوجود کہ مردوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی نظر نیچی رکھا کریں۔(دوسری طرف پھیر دیا کریں)۔ عقیدہ یہ ہے کہ یہ عورت ہے کہ جو مردوں کی نظر کو روکنے کی ذمہ دار ہے (اور اسی لئے) عورتوں کو نقاب / چادر اوڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ نقاب / چادر نہ صرف مردوں کی چیرنے والی نظر سے بچاتی ہے بلکہ عورت کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ عاقلانہ طور پر اپنی ہی نظر استعمال کرے کیونکہ مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور پر ملنے جلنے سے منع کیا گیا ہے یا ایک دوسرے کے رابطے میں آنے سے روکا گیا ہے' (اس لئے) مسلم ایران میں ان کی نظریں نئی سمتیں تلاش کر لیتی ہیں۔ نظریں جو آسانی سے کنٹرول نہیں کی جا سکتیں یا ان کو مذہبی 'کرفیو' کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا۔ذکور واناث کے درمیان نظریں' بہت ہی پیچیدہ عمل ہیں اور مقامی طور پر رابطے / بامعنی وسیلہ بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے ایرانی مرد اور عورتیں جو صیغہ / متعہ (جوڑا) بنانا چاہتے ہیں' ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہی اپنے ارادوں کو ابتدائی طور پر ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں۔

(۳۴) حالانکہ میری بعض خاتون اطلاع دہندوں کی زندگی کی سرگزشتوں سے ایک شخص ایک متحرک تصویر حاصل کر سکے گا۔ اگر ہمیشہ عورتوں سے آغاز کرے گا تو یہ عکس مردوں کی سرگزشتوں میں خاص طور سے نمایاں ملتا ہے۔اس فرق کا سبب شاید اس کشیدگی میں ہوتا ہے جو عورتیں محسوس کرتی ہیں جو غیر متحرک عورت کے مثالی عکس کے درمیان ہوتا ہے' جسے مرد اور خود اپنے حقیقی طرز عمل سے تلاش کر لیتے ہیں' اس کا اعتراف کرتے ہوئے' عورتیں اپنے زیادہ رواجی 'نجی' کردار پر زور دینے کا رجحان رکھتی ہیں (اس طرح) وہ ایک قریب تر تصویر بناتی ہیں جو مثالی / آئیڈیل تصویر کے قریب تر ہوتی ہے۔دوسری طرف مرد عورت کے غیر رواجی طرز عمل پر زور دینے کے رجحان کے حامل ہوتے ہیں۔وہ اپنے زیادہ عوامی عمل (اقدام) پر زور دیتے ہیں۔

خلاصتہ الکلام

معاہدے اور مبادلہء نکاح (شادی) کے تصور کا تجزیہ کرنے سے میں نے اس راستے کے لئے بصیرت فراہم کرلی ہے جس میں کہ شیعہ نظریہء حیات' بالعموم معاشرتی تنظیم اور معاشرتی کنٹرول' اور بالخصوص ذکوروانات کے رشتوں کا ادراک کرتا ہے- میں نے استدلال کیا ہے کہ عورتوں کی طرف قانونی اور نظریاتی دوگر فتگی کی بنیاد کو نکاح / شادی کی مستقل اور عارضی صورتوں کے معاہداتی ڈھانچے میں تلاش کیا جاسکتا ہے میں نے یہ مظاہرہ بھی کیا ہے کہ عارضی نکاح / متعہ کی مذہبی قبولیت اور اس کی ثقافتی نامنظوری (عصمت فروشی سے قریبی تعلق کے سبب سے) کے درمیان کشیدگی' ادارے اور عورتوں کی طرف وسیع طور پر پھیلی ہوئی اور اخلاقی دوگر فتگی میں جھلک نظر آتی ہے لیکن مردوں کی طرف اس کا رخ کم ہی ہوتا ہے نتیجہ میں جو اس (عارضی نکاح / متعہ) پر عمل کرتے ہیں' اپنی سرگرمیوں کو خفیہ رکھنے کا رجحان رکھتے ہیں(۱) کئی شائستہ اور معقول موضوعات' جو میرے تجزیے میں بار بار سامنے آتے ہیں' مزید آزمائش و جانچ کے طلب گار ہیں تاکہ ایران میں عورتوں اور مردوں کے عارضی نکاح / متعہ کے ادارے کی طرف' ہماری مفاہمت کو بہتر مرکزِ روشنی میں لایا جاسکے-

عورتوں کی طرف دوگر فتگی

شیعہ نظریئے کے متعلقات' مستقل اور عارضی نکاحوں / شادیوں کے معاہداتی قوانین کے ذریعہ' عورتوں کے قد کو بڑھاکر دگنا کردیتے ہیں- ہم یہاں دریافت کرسکتے ہیں: شیعہ نقطۂ نگاہ سے ایک عورت کیا ہے؟ کیا وہ ایک انمول شے (تجارت) ہے کہ جس پر اپنی ملکیت ظاہر کی جاسکے' خریدا جاسکے یا کرائے (لیز) پر اٹھایا

جا سکے / کیا وہ ایک شخص (وجود) ہے جسے مرد کی طرح پیدا کیا گیا ہے جو اس کی اپنی زندگی پر قابض ہو سکتا ہے' اس کے متعلق معاہدوں پر مذاکرات کر سکتا ہے' اس کی حاصلات (پیداوار) پر کنٹرول کر سکتا ہے' اور تحفوں کی صورت میں اس کا مبادلہ کر سکتا ہے؟ کیا وہ فیصلے کا اختیار رکھنے والی بالغ ہے یا نابالغ؟ ترقیاتی نظر سے عورتوں کی حیثیت (درجے) کی طرف دیکھتے ہوئے' اور نکاحوں / شادیوں کے شیعہ معاہدوں کی مختلف صورتوں پر بحث کے ذریعہ' میں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس کی زندگی میں ایک دیئے ہوئے نقطے پر' ایک شیعہ مسلم عورت' بیک وقت سب کچھ یا متذکرہ بالا بیانات میں سے کچھ نظر آتی ہے۔

ایسی قانونی دوگرفتگی کی جھلک' عورتوں کی وسیع تر مقبولِ عام' ثنائی شبیہات کی انواع و اقسام میں نظر آتی ہے۔ عورتوں کی شبیہات' حیثیت کنٹرولر / اور جس پر کنٹرول کیا جائے' ترغیبِ گناہ دینے والی / اور جسے گناہ کی ترغیب دی جائے' مکار / اور سادہ لوح' اور پاک دامن / اور بدکار (زانیہ)' ان سب باتوں کا فارسی۔اسلامی ادب میں کثرت سے بیان کیا جاتا ہے۔ مشرقِ وسطےٰ کے سب سے زیادہ دلکش ادبی خزانوں میں سے ایک داستان' الف لیلےٰ' (ایک ہزار اور ایک راتیں) ہے جسے نمایاں طور پر سراہا گیا ہے اس داستان میں' ان ثنائی شبیہات میں سے بہت سی شبیہوں کو اٹھا کر رکھ دیا گیا ہے۔ بلا شبہ' یہ تمام کہانی ایک ایسے غالب ثنائی تخالف کی بنیاد پر قائم ہے کہ یہ نظم و ترتیب کی کہانی ہے / یہ بد نظمی و بے ترتیبی کی کہانی ہے۔ ایک زانیہ عیاش ملکہ کی مکاری کے ذریعہ' معاشرے کو بد نظمی و انتشار کے کنارے پر لایا جاتا ہے لیکن ایک دوسری عورت' شہرزاد کی وساطت سے معاشرہ میں نظم و ترتیب کی بحالی ہوتی ہے اور بادشاہ کے حواس بحال ہوتے ہیں۔

عورتوں کی طرف زیرِ بحث دوگرفتگی کی جھلک' قدرے ادب اور روایتی داستانوں ہی میں نہیں ملتی ہے۔ قرآن پاک خود اس دوگرفتگی کو عورتوں کی طرف ارسال کرتا ہے اس کتاب مقدس میں' عورتوں کو اکثر ایسی اشیاء (objects) کی طرح پیش کیا گیا ہے کہ جن کے ساتھ نرم / درشت رویہ اختیار کیا جائے اور بعض

مقامات پر عورتوں کو اشخاص (persons)' کہا گیا ہے' وہ اسی مادے سے پیدا کی گئی ہے جس سے کہ مرد پیدا کیا گیا- سورۂ النساء کی آیت ۳۴' سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲۳ کا موازنہ سورۂ الحجرات کی آیت ۱۳ سے کیجئے- (یہاں یہ آیات دی جاتی ہیں تا کہ قارئین موازنہ کر سکیں):

۱- 'مرد عورتوں پر مسلط و حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں (مال و آبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو' اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو- بے شک' اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہےo

--القرآن : سورہ نساء ۴- آیت ۳۴

۲- 'تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو- اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دوo

--القرآن : سورۂ بقرہ ۲- آیت ۲۲۳

۳- 'لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے- بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہےo

--القرآن : سورۂ حجرات ۴۹- آیت ۱۳

بہت سی احادیث اور اقوال' نبی اکرمؐ' آئمہؓ اور دوسرے مسلم رہنما' اس دوگر فتگی کو مزید گھٹا دیتے ہیں- مثال کے طور پر' رسول اکرم محمدؐ کی اس حدیث کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے کہ 'عورتیں شیطان کا سامانِ آرائش ہیں' جیسا کہ برہانِ قطع' اور رضی نے حوالہ ہے : Cited in `Burhan-i-Qat' 1951-63, 2: 681; Razi 1963- 68, 350 ایک دوسرے حوالے سے رسول اکرمؐ کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا : میں تمہاری دنیا میں سے کوئی شئے پسند نہیں کرتا لیکن عورتیں اور عطر (مجھے پسند ہیں)'- Quoted by Ayatollah Mishkini 1974,118 ایسی دوگر فتگی کی' ایران میں ایک مقبول عام ضرب المثل میں صدائے بازگشت پائی جاتی ہے یہ کہ 'عورتیں بلا ہیں (اور) کوئی مکان اس کے بغیر نہیں ہے'-

ایک صیغہ / متعہ عورت' خاص طور سے ثقافتی اور قانونی دوگر فتگی کا نشانہ ہے ذاتی طور سے 'وہ (کیونکہ اس نے کم از کم ایک مرتبہ شادی کی ہے اور طلاق لی ہے) دوسری عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ پختہ کار اور تجربہ کار ہوتی ہے اور اپنی طرف سے مذاکرات کرنے میں' قانونی طور سے 'وہ شادی شدہ اور کنواری عورتوں سے زیادہ آزاد ہوتی ہے اور اپنے مرد پارٹنر+ز کو منتخب کرتی ہے اور اپنی خود کی اہلیتِ فیصلہ کو کام میں لاتی ہے- وہ اپنی خود کی شخصیت ہے جیسا کہ وہ ہوتی- ایک مطلقہ عورت کی حیثیت' وہ قریب ترین حیثیت ہے جس میں ایک شیعہ مسلم عورت' قانونی خود مختاری رکھنے کی حالت میں ہو سکتی ہے- تاہم خود مختاری' ایران میں عورتوں کے لئے ایک ایسی خصوصیت نہیں ہے جو معاشرتی طور پر منظور شدہ ہو- حالانکہ بعض مرد اس کا خیر مقدم کر سکتے ہیں اور وہ عورتوں کی پر فریب خود مختاری سے کشش بھی محسوس کر سکتے ہیں جیسا کہ یہ "صیغہ / متعہ - دیومالائی داستان" سے ظاہر ہوتا ہے اس میں جو خودسری اور مطلق العنانیت مضمر ہے 'وہ ٹھیک اسی وقت' اس سے خوف زدہ بھی ہیں- یہ ایسا ہے کہ جیسے انہیں کسی خاص طرزِ عمل کے لئے منتخب کر لیا جائے' انہیں بے رسم و تکلف اور غیر مہذب طور سے چلے جانے کی مہلت بھی دی جائے-

چونکہ ایک عارضی نکاح / متعہ 'کرائے (لیز) کا معاہدہ ہوتا ہے (۲) اور اس کا

مقصد جنسی لطف اندوزی ہے- صیغہ / متعہ عورتیں نہ صرف مبادلہ کی اشیاء کے طور پر دیکھی جاتی ہیں (بلاشبہ 'انہیں تجارتی شئے کے لیز / مستاجرہ کے حوالے سے جانا جاتا ہے) لیکن انہیں عارضی + جنسی پارٹنر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے- اس طرح معاہدے کی ساخت کے لحاظ سے اس کا عصمت فروشی سے قریبی اشتراک پایا جاتا ہے- نتیجہ میں عارضی نکاح / متعہ کے رواج اور اس کے معیار سے دوستی و معقولیت میں سوالات اور متصادم احساسات شامل ہیں اور جو عورتیں اس کا فائدہ اٹھاتی ہیں 'ان کو بھی اخلاقی دوگر فتگی کے ساتھ سمجھا جاتا ہے- عورتوں کی بہت زیادہ مایوسی یہ ہے کہ عارضی نکاح / متعہ 'اکثر انہیں نہ تو مرد (مذکر) کا تحفظ دیتا ہے اور نہ ہی معاشرتی اثر و نفوذ عطا کرتا ہے جس کی وہ انتہائی خلوص سے متمنی ہوتی ہیں-

عارضی نکاح / متعہ کی طرف دوگر فتگی

میری ایک خاتون اطلاع دہندہ 'طوبہ نے کہا: 'پہلے میں صیغہ / متعہ کو بری عورت سمجھتی تھی-اب مجھے افسوس ہے کہ میں نے پہلے ایسا کیوں سوچا؟ دونوں مرتبہ میں نے سوچا کہ وہ مجھ سے شادی کرنے والے ہیں' دونوں نے قرآن پاک کی قسم کھائی کہ وہ میرے ساتھ رہیں گے اور دونوں نے مجھے دھوکا دیا'- عارضی نکاح / متعہ اور عصمت فروشی کے درمیان' تشکیلی مشابہتوں سے کوئی نجات نہیں پا سکتا بلکہ یہ بہت سے لوگوں کو الجھن میں ڈال دیتی ہیں-ان دو اداروں کے درمیان اخلاقی کشیدگی پر 'اکثر و بیشتر نہ صرف ان لوگوں نے زور دیا جو عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ نہیں کرتے لیکن ان بہت سے افراد نے بھی زور دیا جن کا میں نے انٹرویو کیا 'اور ان میں میری بعض اطلاع دہندہ خواتین بھی شامل ہیں- طوبہ 'کا بیان ایک قابل اظہار مثال ہے- بعض لوگوں نے عارضی نکاح / متعہ کو عصمت فروشی میں شامل کیا ہے اور اس لئے 'انہوں نے اسے عورتوں کے عزوشرف اور نیک نامی کے لئے ایک طاقتور خطرہ سمجھا ہے- دوسرے اگرچہ اصول کی بنیاد پر 'اس ادارے (متعہ) کو منظور کر رہے تھے 'عورتوں کے لئے اس

کے مضمرات پر شبہ کیا جو عملاً اس کا فائدہ اٹھاتی ہیں- سرکاری مبالغہ آمیز تقریروں اور تحریروں سے الجھن کی شکار' بہت سی مطلقہ اور بیوہ عورتوں نے' جن میں میری بعض اطلاع دہندگان بھی شامل ہیں' عارضی نکاح / متعہ کا معاہدہ کیا' یہ سوچتے ہوئے کہ یہ بھی ایک مستقل نکاح کی طرح ہوگا اور یہ امید وابستہ کی کہ یہ دائمی اور محفوظ ہوگا- مثال کے طور پر خاتون 'ایران' عامر سے محبت کرنے کے لئے قطعی رضامند تھی' ایسی صورت میں کہ اس کے حمل نہ ٹھہرے اور یہ کہ حیثیت اور ذاتی الجھاؤ کے ابہامات سے نجات دیدی گئی ہو جو اس کے عارضی نکاح / متعہ کا نتیجہ تھے- اس کی اپنی صیغہ / متعہ نکاح سے مایوسی نے اس میں تلخی پیدا کردی' اس نے کہا: 'یہ (متعہ) ایک بے تکی شے ہے کیونکہ کوئی بھی اپنے عہد (اقرار) کی پابندی نہیں کرتا-'

نوجوان کنواری عورتوں کو مقبول عام دوگر فتگی' ایک قسم کے ثقافتی دوہرے بندھن میں چھوڑ دیتی ہے- اگر وہ عارضی بنیادوں پر (متعہ) / عارضی نکاح کرلیتی ہیں یا وہ ایک غیر جنسیاتی انتظام بھی بطور 'آزمائشی نکاح' کرلیتی ہیں تو انہیں اپنی نیک نامی کو خطرے میں ڈالنا پڑتا ہے اور وہ اپنے صحیح مستقل نکاح' اور ایک حسب منشاء نکاح کے فیصلے کے مواقع کے لئے خطرہ مول لیتی ہیں- اگر وہ اسے (مستقل نکاح) نہیں کرتی ہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بھی ایک غیر مطمئن نکاح (شادی) پر ختم ہو جائے- ایک ایسی ثقافت میں کہ جہاں دوشیزگی (کنوارپنے) کو خزانے کی طرح محفوظ رکھا جاتا ہے' کوئی عورت بھی اپنے 'علامتی سرمائے' کو' اپنی نیک نامی پر رسوائی کے داغ کے خطرے سے گزرے بغیر داؤ پر لگانے کی اہلیت نہیں رکھتی اور (متعہ میں) بڑی حد تک' ایک پسندیدہ مستقل نکاح (شادی) کے مواقع کو کم کرلیتی ہے-

ایک عارضی نکاح / متعہ میں مرد کے احساسِ فرض' ذمہ داری اور پیمانِ وفا کے مسائل پر غور و فکر کرنا بھی ضروری ہے- یہ وہ مقام ہے کہ جہاں معاہدہ نکاح میں کثرت سے ابہام ہوتے ہیں- ایک طرف' ہم عصر علماء عارضی نکاح / متعہ کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ اس میں کم سے کم' نہایت محدود جوابی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جو اس معاہدے کی آسان شرائط پر زور دیتے ہیں اور نئی نسل کے لئے اس کے استعمال کو تجویز

کرتے ہیں- دوسری طرف نکاح کی اس صورت میں' ذمہ داری کی کمی کی پیچیدگیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں- مثال کے طور پر' یہ اضافی آسانی بھی ہے کہ اس میں ولدیت / پدریت سے انکار کیا جا سکتا ہے' ایک دوسرے کے رابطے میں ہونے کے حوالے سے اور عمل میں دیکھنے سے' ان احکام کی بے آہنگی اور غیر موزونیت صاف سامنے آجاتی ہے- دوسرے الفاظ میں' حالانکہ عارضی نکاح / متعہ کے لئے ایک قانونی خاکہ (فریم ورک) موجود ہے اور علماء بھی اس پر زور دیتے ہیں' مگر قانونی شگاف اور حیلے بھی کثرت سے موجود ہیں: متعہ نکاح کا معاہدہ نجی ہوتا ہے جس میں گواہوں یا رجسٹریشن / اندراج (اسے بدلنے کی چند کوششوں کے باوجود) کی ضرورت نہیں ہوتی' یہ کہ مرد' کسی وقت بھی اپنی مرضی سے اپنی عارضی بیوی / بیویوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور یہ کہ قانونی طور پر' مردان کے بچوں سے (ولدیت کا) انکار کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ حلف اٹھانے کے ایک طریق کار کے ذریعہ' یہ ممکن ہے (جو ایک مستقل نکاح کے معاہدہ میں مطلوب ہوتا ہے)- یہ سب باتیں قانون کے ابہام اور اس کے داغ دھبوں سے لبریز حدوں کے لئے شہادت فراہم کرتے ہیں-

علماء اصرار کرتے ہیں' چونکہ متعہ کی معاہداتی صورت میں' دونوں پارٹنروں کی شرائط کی موزونیت اور مطابقت ضروری ہے' (اس لئے) بنیادی طور پر مذاکرات ہونے چاہئیں- آیت اللہ نجفی مرعشی کا استدلال ہے کہ کوئی بھی عورتوں کو ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے پر اتفاق کرنے پر مجبور نہیں کرتا ہے (شخصی رابطہ- موسم گرما ۱۹۷۸ء)- ایسے مذکر (مردوں کے) شیعی استدلال میں' جس بات کی کمی ہے' وہ یہ حقیقت ہے کہ مرد اور عورت' عدم مساوات کی حیثیت سے مذاکرات کرتے ہیں: قانونی' معاشی' نفسیاتی یا معاشرتی طور سے عدم مساوات ہوتی ہے- یہ سچ ہے کہ بعض عورتیں ایک ایسے رشتے کا آغاز کرتی ہیں جو عارضی نکاح / متعہ کے معاہدے کی سمت لے جاتا ہے لیکن ان کی فوری ضروریات سے باہر' (یعنی دوسری اہم اور مستقل) ضروریات کے سلسلہ میں' بہت سے مردوں کو ازخود اقرار کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور وہ کبھی اقرار بھی نہیں کرتے- ایک متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کے

انتہائی عارضی تقاضے' اس کے بیان کردہ مقصد (یعنی) مرد کی شہوانی لذت و لطف اندوزی اور اس کی کم سے کم ذمہ داری پر معاصر علماء کا زور دینا' ان چند عناصر میں سے ہے جو عارضی نکاح / متعہ کو دونوں فریقوں کے لئے فائدہ بخش معاہدہ بنانے کی مشکلات پیدا کرنے کا کردار ادا کرتے ہیں۔(۳)۔

چند ایک ذی شعور و زیرک عورتوں (ماہ وش اور فتی) کو چھوڑ کر' تمام صیغہ / متعہ عورتیں خواہ' عارضی نکاح / متعہ کے مقصد کی بابت وہ اپنے ہی الجھاؤ کے ذریعہ' (یا) ایک خوش حال شوہر کے ہاتھ سے نکل جانے کے خوف سے (یا) ان کی یہ خواہش کہ وہ محبت کریں یا اس سے محبت کی جائے یا دوسرے معاشرتی۔ ثقافتی دباؤ ہوں' یہ سب گھائل ہونے کی حالتیں ہیں کہ ان سے زندگی کا آغاز کس طرح کیا جائے! جو مرد ان سے صرف دو گھنٹے' دو رات' دو ماہ یا دو سال کے لئے بھی' متعہ (عارضی نکاح) کر رہا ہو' وہ مردوں سے اقرار یا مراعات کا مطالبہ مشکل ہی سے کر سکتی ہیں۔ ایران' طوبہ اور شاہین نے یہ تصور کیا۔ یا یہ کہ وہ اپنی سوچ میں قدرے بھٹک گئی تھیں۔۔ کہ اس رشتے میں کچھ تحفظ ضرور ہے' اور اب وہ مردان کو 'تحفظ' فراہم کریں گے جنہوں نے ان سے 'محبت' کا اقرار و اعتراف کیا۔ قانون سے مکمل آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے' عورتوں نے اس قانون (متعہ) کی بابت خاص خاص باتیں' ان مردوں سے سیکھیں جنہوں نے انہیں' ایک بے معنی اور غیر حتمی نظریئے کو عمل میں لانے کے لئے قائل کیا۔ بعض صحیح طور پر حیران ہوئیں اور انہیں یہ جان کر تکلیف ہوئی کہ انہیں 'دھوکا' دیا گیا۔ (طوبہ کے الفاظ میں) : 'اور وہ ایک مرتبہ حمایت کرنے کے بعد آسانی سے چلے جاتے ہیں یا جب وہ زیادہ دیر تک اس اقرار کو نباہ نہ سکیں کہ ان کے عارضی شوہروں نے ان سے (عارضی) نکاح کیوں کیئے تھے؟ فرخ اور نانیہ ذرا زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے' کسی حد تک اپنے مقدرات کے رحم و کرم پر ہو گئیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ کبھی بھی اپنے عارضی شوہروں سے کوئی مطالبہ نہیں کریں گی' (تاکہ) ان کے رشتے چلتے رہیں۔

نسوانی جنسیت کی طرف دوگر فتگی

ہم آخری طور پر یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ شیعہ قانونی نقطہء نگاہ سے مادہ (عورت) کی 'جنسیت' کیا ہے؟ اور اس کی نمائندگی نظریاتی طور پر' کس طرح ہو رہی ہے؟ کیا عورتیں اور مرد اس کا ادراک کر رہے ہیں جو متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے کا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ عارضی نکاح (متعہ) کے معاہداتی ڈھانچے میں اس کی جڑیں ہونے کے باوصف 'عورتوں کی طرف نظریاتی دوگر فتگی' لازمی طور سے اور پیچیدہ طور پر' مرد اور عورتیں' مادہ کی 'جنسیت' کی طرف ایک دوسرے سے بندھے رہتے ہیں- شیعہ نظریئے میں مرد کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہش و تحریص سے آگے بڑھتا ہے اور 'حیوانی' قوت حاصل کرتا ہے- دوسری طرف عورت کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ (مرد کے لئے) قوت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' جو بذاتِ خود فطرت ہے کچھ ایسی کہ پانی کی طرح- یہ خود کو اس قدر واضح کرتی ہے کہ اسے نمائندگی یا وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کے لئے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک ہی وقت میں زندگی عطا کرتی ہے اور زندگی کے لئے اندیشہ بھی ہے' خوف سے لبریز ہے اور پر کشش بھی' لازمی شئے ہے اور ضرورت سے زیادہ بھی ہے- مرد (نر) کی جنسیت سے مختلف' ایک شیعہ نقطۂ نگاہ سے' کئی عمرانی خاکے (فریم ورک + س) موجود ہیں' نہ صرف عورت کی جنسیت کو نمائندگی نہیں ملی -- جیسا کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ خود کو ظاہر کرتی ہے -- لیکن چونکہ یہ اپنی 'فطرت' کے سبب سے' یہ لازماً 'مرد کی جنسیت" کے لئے اپنا ردعمل ظاہر کرتی ہے- اگر مرد نہیں ہوتے تو قیاس یہ ہے کہ عورت کو جنسیت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی (وہ اس کے زیر اثر ہوتی ہیں یا وہ خود 'جنسیت' ہیں) لیکن مردوں کی موجودگی میں' تو عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ جنسی اعتبار سے ناقابل تسکین ہو جاتی ہیں- دوسرے الفاظ میں 'ایک دوسرے کی موجودگی میں 'مرد' جنسیت حاصل کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی اس دوران 'ایک عورت خود بھی ہتھیار ڈالنے (خود سپردگی) کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتی (یعنی مرد کی

جنسی تسکین کرتی ہے)- یہ جزوی طور پر' پردے اور عورت کو ڈھانپنے کے باوصف' عورت کو بے حیائی کے ساتھ پیش کرتی ہے' عورت کا چولا بدلنا' پردہ کرنا' صورت بگاڑ لینا اور اسے ڈھانپنا' مردوں کے سامنے بیک وقت پر کشش اور خوف زدہ کرنے والی حالت بھی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح مرد اپنی برہنہ جبلتوں کی سطح تک گھٹ جاتے ہیں-

مادہ جنسیت کی فطرت کی ایسی نر مفاہمت کے مطابق' عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورتیں خود اپنی جنسیت سے آزاد ہیں یا پھر اس کی قیدی ہیں وہ اس سے آزاد ہیں کیونکہ خواہش کے مقاصد کی حیثیت سے وہ اس (جنسیت) کی خواہش نہیں کر سکتیں جو کہ وہ پہلے سے رکھتی ہیں یہاں تک کہ مستقل نکاح / شادی میں بھی' جائز طور پر ایک مرد یہ قیاس کر سکتا ہے کہ تفریح اور تولیدِ (نسل) ایک ہی مرکز کی طرف مائل رہتے ہیں- مادہ جنسیت کے متعلق شیعہ سرکاری نظریہ دھندلا ہے سوائے اس کے کہ عورت کا 'ہر چار ماہی' حقِ مباشرت تسلیم کیا گیا ہے- یہ ایک ایسا حق ہے جو عورت کو یہ مہلت دیتا ہے کہ وہ یہ ادراک کر سکے کہ مادہ جنسیت کے لئے کوئی ضابطہ نہیں بنایا گیا ہے-

عورتوں کے لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی جنسیت کی 'قیدی' ہیں کیونکہ ازروئے فطرت' وہ مرد کے سامنے ہتھیار ڈالنے (خود کو حوالے کرنے) سے انکار نہیں کر سکتیں- یہ ان کی فطرت ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ انہیں 'لیا جائے' (یعنی جنسی عمل کیا جائے)- اس طرح سے مادہ جنسیت 'نمائندگی سے فرار کر لیتی ہے کیونکہ اسے اس کی ذات میں یا ذات کے طور پر ایک مظہر تسلیم نہیں کیا جاتا ہے- اس معاملہ میں اسے نہ تو مثبت اور نہ ہی منفی تصور کیا جاتا ہے- وہ محض ان مقاصد کے ساتھ نر جنسیت سے 'رشتہ' قائم کرنے میں شریک ہو جاتی ہے- عورتوں کی شہوانی حالت' جمود اور سرگرمی' عورتوں کی زندگی کے چکر کے درمیان' بامعنی ہو جاتی ہے اور نر جنسیت کے رشتے سے حرکت پاتی ہے- مادہ جنسیت کا خوف' شیعہ بر تر وبالا نقطۂ نگاہ سے 'اس لئے نکاح / شادی (جہاں سمجھا جاتا ہے کہ عورت پر کنٹرول کر لیا جاتا ہے) کے درمیان اتنا زیادہ بامعنی

نہیں ہوتا لیکن نکاح کے دائرے سے باہر بامعنی بن جاتا ہے اور جب عورتوں کو طلاق ہو جاتی ہے اور کم از کم وہ 'نر' (مرد کے) کنٹرول سے قانونی یا عملی طور پر' باہر آجاتی ہے لیکن خود کو زیادہ شک وشبہ کی حالت میں 'فطرت' کی قوتوں کے سامنے پیش کر دیتی ہے جو انہیں عملی قدم کے لئے آگے دھکیلتی ہیں۔

یہاں بشریات کی شاخ 'نسلی جغرافیہ (جس میں ثقافتوں کی سائنسی درجہ بندی کی جاتی ہے) کا جوڑ بٹھا دیا گیا ہے 'نر-مادہ تعلقات اور جنسیت کی ایسی مفاہمت کو چیلنج کرتا ہے- متعہ / عارضی نکاح کے سلسلہ میں عورتوں کے مشاہدات میں تنوع اور اختلاف' اور ان کی جنسی خواہش اور شخصی ضروریات کا برجستہ اظہار' نہ صرف عورتوں اور قانون سازوں کے اوراک میں اختلاف پیش کرتا ہے بلکہ خود عورتوں کے درمیان 'اختلافات پیدا کرتا ہے- میری تمام خاتون اطلاع دہندگان 'معصومہ کے ممکنہ استثناء کے ساتھ' جنہوں نے ان مردوں سے متعہ / عارضی نکاح کئے تھے' جن کے لئے وہ اپنی جنسی کشش سے آگاہ تھیں اور جنہوں نے اپنی ذاتی خواہشات اور ضروریات کے ایک صاف و واضح احساس کو منتقل کیا تھا'- نہ صرف یہ کہ 'ایک یا زائد متعہ نکاحوں سے گزرنے کے بعد' انہوں نے منتخب کرنا' قطعی اقدام کرنا اور اپنی خواہش کے مقصد میں مردوں کو بدلنا سیکھ لیا تھا- مردوں نے بھی مثالی مذکر ماڈل پیش کرنے کے برعکس عورتوں کی قرب رسانیوں کا خیر مقدم کیا اور خود کو عورتوں کی خواہشات اور خیالات کے مقاصد کے حوالے کر دیا-

مزید بر آں 'مرد-اطلاع دہندوں نے جو بیانات دیئے ہیں وہ مادہ- جنسی غیر متحرک حالت کی دیومالائی داستان کا اثر زائل کرتے ہیں اور ان عورتوں کے طبقاتی پس منظروں کے مقبول عام غلط تصورات کے بارے میں شک وشبہ ظاہر کرتے ہیں جو صیغہ / متعہ نکاح کا معاہدہ کرتی ہیں اکثر و بیشتر 'ان مردوں کی طرف 'ان عورتوں نے رسائی حاصل کی جو طبعی اعتبار سے 'ان سے مسحور ہوئے اور وہ کافی حد تک مالی طور پر مضبوط تھے اور انہیں کچھ رقم ادا کرنے کی پیش کش کرتے تھے-۱

متعہ نکاح کے ذکور واناث مدرکات

روزن نے تبصرہ کیا ہے : 'ایک نہایت پریشان کن مسئلہ جو ماہرین بشریات کے لئے اٹھایا گیا ہے 'کہ ایک واحد معاشرے کے افراد 'کو ثقافتی مفروضات کے ایک وسیع ترسیٹ میں حصہ لیتے ہیں' وہ کس طرح ایک حقیقت کی مختلف تشریحات کے حامل ہو سکتے ہیں' Rosen; 1978, 561ایک ثقافت کے افراد ہونے کی حیثیت سے 'حیرت انگیز طور پر نہ سہی' ایرانی مرد اور عورتیں' قانون اور نظریئے کی ایک عام مفاہمت میں حصہ لیتے ہیں- جب ہم اپنے مرد اطلاع دہندوں کے بیانات کا موازنہ 'ان خاتون اطلاع دہندوں کے بیانات سے کرتے ہیں' تو بہر حال' یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جنسی دوریوں کے ڈھانچے اور مردوں کی رسائیوں کے نمونے عوام کے سامنے آتے ہیں اور دوسرے ذرائع نے ایرانی مردوں اور عورتوں کی مختلف تشریحات' مدرکات اور توقعات جو متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی بابت ہیں' میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور دوسروں کا کردار بھی نظر آتا ہے- اسلامی تصور معاہدہ میں مرد کی وراثتی رغبت از خود ظاہر ہے اور یہ ایرانی مردوں کو فطری امر محسوس ہوتا ہے- میرے بہت سے مرد- اطلاع دہندوں نے غالب شیعہ سرکاری نظریئے سے ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اپنے لئے متعہ / عارضی نکاح کے قانونی مقصد میں کسی الجھاؤ کو محسوس نہیں کیا اور نہ ہی اس میں اپنے کردار کی بابت کوئی الجھن محسوس کی-

عورتوں کا تفہیم قانون حاصل کرنا اور مردوں کے سامنے ان کا کردار بہت پیچیدہ ہے جو اذکار کا ایک وسیع رنگارنگ نظارہ پیش کرتا ہے اسی تسلسل کل کے ایک سرے پر' ایسی عورتیں ہیں جو اپنے طرز عمل سے پاکبازی ظاہر کرتی ہیں اور مذہبی طور پر متحرک ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں' وہ لازمی طور پر' موجود غالب نر- جھکاؤ کے نظریات کو بلا تکلف ظاہر کرتی ہیں جو ان کے دل و دماغ کے اندر کارفرما ہوتے ہیں- مرد' قانون کے متعلق عورتوں کے دوہرے تصور سے آگاہ ہیں یا نہیں' وہ قانون کے لئے صرف زبان ہلاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے موقف کو آگے بڑھا رہے

ہیں- بعض ذاتی وجوہ کی بناپر' متعہ / عارضی نکاح کے ادارے پر اعتراض کر سکتے ہیں لیکن اصول کی بنیاد پر ایسا نہیں کر سکتے- بعض دونوں وجوہ کی بنیاد پر' اس (متعہ) کے ادارے کو منظور کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں- اسلامی حکومت کی بعض خاتون حامیوں نے' جن کا میں نے انٹرویو کیا' (دیکھئے 'تمہید': نوٹ ۱۶) وہ اس قسم میں شمار ہوتی ہیں-

دوسری طرف' ایسی عورتیں ہیں جیسے ماہ وش اور فتی ہیں' وہ قانون کو خراج عقیدت ادا کرتی ہیں مگر وہ ایک دوسرے سبب سے ایسا کرتی ہیں- وہ جنس حیثیت ایک شے' کی قانونی تصوریت سے آگاہ ہوتی ہیں اور وہ مردوں کے لئے ناقابل مزاحمت' طاقت ہوتی ہیں- عورتوں کی اولین قسم (کیٹگری) سے مختلف' اگرچہ وہ مذہبی نظریئے کی مطابقت کرتی ہیں مگر اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے تخریب کاری بھی کرتی ہیں- متعہ / عارضی نکاح کے مقصد کے لئے ان کے پاس غلط تصورات نہیں ہوتے- اگرچہ وہ اس کے درمیان اپنے خود کے کردار کی بابت غیر مطمئن و ناخوش ہوتی ہیں' وہ افسوس' فریب یا خطا کے احساسات کا اظہار بھی نہیں کرتی ہیں خواہ وہ قانون کی فرماں برداری کرتی ہیں یا نہیں' یا وہ روپ بہروپ کرتی ہیں یا وہ واقعی پاکیزہ و متقی ہیں' وہ متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی مذہبی شان و شوکت کی تکمیل کرتی ہیں اور اس کے مذہبی اجر (صلے) پر زور دیتی ہیں- پہلی قسم کی عورتوں کی طرح' جیسے ماہ وش اور فتی اپنے 'پبلک امیج' (عوامی شخصیت) کو ابھارتی ہیں جو عورتوں کے غالب 'دوسرے' امیج میں بڑی مہارت سے تعمیر ہوتے ہیں- ان دو خاتون' اطلاع دہندوں نے وقتاً فوقتاً قانون کی تعمیل کے حوالے سے اپنے زہد و تقویٰ پر زور دیا ہے جو ان کے نزدیک' کثیر جنسی شراکت داروں کی ضرورت کو برقرار رکھتا ہے- ان کے نر- متبادلات کی طرح' ان دو اطلاع دہندوں نے متعہ / عارضی نکاح کو ایک مثبت اور ضروری معاشرتی ادارہ ہی سمجھا-

فتی اور ماہ وش نے ناخوش گوار بچپن اور نکاحوں سے دکھ اٹھائے تھے اور دونوں اپنے بنیادی خاندان کو نہایت حیاسوز محسوس کرتی تھیں- بہر حال' انہیں اپنی زندگی کے اتنے ابتدائی برسوں ہی میں' اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا پڑا اور مذہبی پس مناظر میں

اور نیم خواندہ ہونے کی حیثیت سے' انہوں نے قانون نکاح میں 'جنس بحیثیت ایک شئے' کے زیر بحث مفروضے کو دریافت کیا اور اپنے ذاتی فائدے کے لئے' اسے حسن تدبیر سے استعمال کیا- ظاہر ہے کہ ان دونوں عورتوں نے متعہ / عارضی نکاح کے مبادلے کی نوعیت کو صاف صاف سمجھا ہے- وہ صحیح طور پر جاننا چاہتی تھیں کہ وہ کیا چاہتی ہیں؟ جہاں تک کہ ان کی متاہلانہ زندگی کا تعلق تھا اور وہ اسے حاصل کرنے کے لئے کس طرح آغاز کار کریں؟ انہوں نے اپنی سرگرمیوں کو قانونی طور سے موزوں اور مذہبی طور سے صلے (ثواب) کا مستحق محسوس کیا- انہوں نے 'مارکٹ' کرنا سیکھا- فی کے الفاظ میں 'کسبی' ایک ایسی شئے جس کی' ان کے معاشرے میں بہت زیادہ طلب ہے- تاہم ان کی شخصیت کا خود قائم کردہ امیج' 'مثالی مسلم عورت (فرماں بردار' باپردہ اور غیر متحرک) کے شیعہ امیج سے بہت قریب نمونہ پذیر ہے' جو تصویر ان کی سرگرمیوں کے بیانات سے ابھری ہے' مثالی (آئیڈیل) اور حقیقی کے درمیان' کشیدگی اور تناؤ کا واضح عکس دیتی ہے- مذہبی قانون کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے' ان عورتوں نے خود خود عمل کیا' اپنے شراکت دار (پارٹنر+ز) منتخب کیئے اور اپنے طرز عمل کی پیچیدگیوں کو تقدیر پرستی کے تحت قبول کیا-

اس رنگا رنگ نظارے کے مخالف سرے پر وہ عورتیں ہیں جو نکاح کے ذریعہ عورت کی 'شئے پذیری' سے واقف ہیں مگر ان سے مختلف ہیں جنہوں نے اسے سلیقے سے استعمال کیا' انہوں نے ایک ایسی تصور سازی پر اعتراض کیا اور جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ وہ خود اس کا شکار ہوتی ہیں تو انہیں بڑی مایوسی ہوئی-

مثال کے طور پر' ایران نے نہ صرف عورت کے امیج بحیثیت ایک شئے' پر اعتراض کیا بلکہ غیر متحرک عورت کے آئیڈیل کو بھی مسترد کردیا اور خود سرانہ طور پر عمل کیا' تاہم اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ اپنے رشتے کے حاصلات پر خود زیادہ کنٹرول کرسکتی ہے- تعلیم یافتہ ہونے کی حیثیت سے' ایک عالمی سیکیولر نظریئے کے ساتھ' ایران نے باہمی محبت کو بحیثیت شئے مبادلہ' پر زور دیا ہے اس نے صلہ دلہن Bride price کے نظریئے کو تمام تر تمسخر آمیز پایا اور اسے فی الحقیقت بے معنی پایا (وہ اپنی پہلی

شادی میں 'مہر' حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی)- متعہ / عارضی نکاح کے پُر ابہام قانونی ڈھانچے سے بیدار ہو کر' عہد و پیماں اور اقرار محبت کی بارہا قسموں کے باوصف' وہ (کھیل کے قواعد کے خلاف عمل پر) 'فاؤل' چلائی' متعہ / عارضی نکاح کو مسترد کر دیا اور اسے عورت کے لئے اہانت آمیز' قرار دیا-

ان دو نقطہ ہائے نظر کے درمیان' دوسری متعہ / صیغہ عورتوں کے افکار و خیالات ہیں اپنے عارضی نکاحوں / متعہ سے پہلے' ان عورتوں کو قانون سے تھوڑی سی آگاہی تھی اور اسی وجہ سے شاید وہ نہ تو خالص نظریاتی بنیادوں پر' اس (متعہ) ادارے کو مکمل طور پر تسلیم کرتی ہیں اور نہ ہی وہ اسے (متعہ کو) اپنے ذاتی اور تجرباتی اسباب کی بنا پر کلی طور پر مسترد کرتی ہیں- بعض عورتوں نے شاہین اور طوبہ کی طرح' متعہ اور اس میں اپنے کردار کی دوگرفتگی پر الجھے ہوئے اور اک کا اظہار کیا- دوسری عورتوں' جیسے فرخ' نانیہ اور معصومہ' نے متعہ اور اپنے مقدرات کی طرف' ایک غیر متنازعہ شکست کے رجحان کو قائم کیا-

آخری دو اقسام کی عورتیں' زیر بحث شیعہ مفروضات : یہ کہ عورتیں متعہ / عارضی نکاح میں مسرت کی معاہداتی اشیاء ہیں' اور حصہ دار نہیں- بہر حال' وہ خود کو ان افراد کی حیثیت سے دیکھتی ہیں جو بامعنی اور باہمی شخصی رشتوں کو قائم کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں اور جنہوں نے اپنے ناکام مستقل نکاحوں میں ظاہری طور پر لطف نہیں اٹھایا تھا- ایران میں متعہ / عارضی نکاحوں کے 'درجہ دوم' منصب کو بیدار کیا گیا' عصمت فروشی کے ساتھ اس کے قریبی عوامی اشتراک' اور ایک متعہ / صیغہ عورت کے رسوا کن کردار کو ابھارا اور انہوں نے کم ثقافتی قدر و قیمت کے عارضی نکاح / متعہ کو منتخب کرنے کے سلسلہ میں اپنے قریبی فیصلے کو فلسفیانہ حیثیت دی- فرخ اور نانیہ کے استثناء کے ساتھ' اور شاید ایران کے سوا' انہوں نے اپنے منصب میں غیر یقینیت سے تکلیف اٹھائی اور مستقل نکاح نہ ہونے کے سبب سے خود کو غیر محفوظ پایا-

دوسرے الفاظ میں' ایرانی مرد اور عورتوں نے حقیقت کے مختلف مدرکات کا اظہار کیا ہے جو انہوں نے معاشرتی ڈھانچے پر' اپنی مختلف حیثیتوں کی بنیاد پر تعمیر کئے

اور یہ ان کی اپنی مخصوص ضروریات پر قائم ہیں۔ کبھی کبھی میری اطلاع دہندوں نے ایک بامعنی' اور شاید دائمی رشتے کے لئے توقع یا امید ظاہر کی ہے' جب کہ مردوں نے ایک متعہ / صیغہ نکاح کو ابتدائی طور پر' ایک مسرت بخش کھیل کے طور پر سمجھا ہے۔' یہ کھیل ان کی صحت کے لئے یا مذہبی امتیاز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جب کبھی یہاں عورتوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ان کے عارضی شوہر' ان کی حد شعوری کی حالتوں (مثلاً مطلقہ عورتیں) سے ان کی عارضی نقل مکانی میں سہولت پیدا کریں' جب کہ مرد عورتوں کو روزمرہ کی اشیاء کے استعمال کی طرح دیکھتے ہیں تاکہ ان سے اپنی دبی ہوئی ضروریات کی تسکین کر سکیں اور وہ انہیں اپنے روزمرہ معمولات سے اور تشکیل شدہ زندگی سے دور لے جائیں۔ جب کبھی متعہ / صیغہ عورتیں' اپنے عارضی شوہروں کو اکثر اپنے گزارے کے لئے مخصوص وقتی سہارا دینے والا سمجھتی ہیں' جب کہ مرد ان عورتوں کو اپنی زندگی میں معاون و مددگار سمجھتے ہیں' جب کبھی عورتیں' خود پر شک کرنے کے احساس میں مبتلا ہوتی ہیں اور خود کو سادہ لوح (بیوقوف) سمجھتی ہیں' جب کہ مرد خود کو مستحکم ذاتی تصورات کے ساتھ محسوس کرتے ہیں جو پسندیدہ 'خود' ہوتے ہیں۔

نکاح معاہدے کی منطق کی صداقت کے اعتبار سے اگرچہ مرد اور عورتیں ایک صیغہ / متعہ عارضی نکاح کے معاہدے میں 'دوسرے کے' مقاصد کے مقبول عام مدرکات میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ کہنا کہ عورتوں کے عارضی نکاحوں (متعہ) کے پیچھے' مرد عام طور سے ایک مالیاتی متحرک قوت سمجھے جاتے ہیں' اس حقیقت کے باوجود' بعض عورتوں نے چند دوسرے اسباب کے پیش نظر' مردوں سے رسائی حاصل کی' اسی طرح عورتیں یہ یقین رکھتی تھیں کہ مرد' ابتدائی طور پر' جنسی وجوہات سے متعہ / صیغہ کرتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض عورتیں اس وقت مایوس ہوئیں کہ جب ان کے عارضی شوہر' ان کی گھریلو خدمات میں دلچسپی رکھتے تھے جبکہ انہیں (مردوں کو) جنسی رفاقت کا حق ادا کرنا تھا۔

انتخاب اور خود مختاری

اپنی پسند کے جنسی پارٹنر کے انتخاب کے جوش اور ندرت میں مرد اور عورتیں ہم آہنگ نظر آتے ہیں' لگتا ہے کہ اپنی دوری کی زندگی اور بڑوں کی کرائی ہوئی شادیوں میں' وہ ظاہراً کسی شے کی کمی محسوس کرتے ہیں جیسا کہ 'الف لیلہ' (ایک ہزار اور ایک راتیں) میں دیواروں اور پردوں کی طبعی رکاوٹیں اور اسی طرح پاک دامنی اور جنسی تعلقات میں احتیاط کی ثقافتی قدریں' اس وقت کم وقعت کی حامل لگتی ہیں کہ جب ایک مرد یا ایک عورت' اپنی مخالف صنف کو اپنی خواہش (جنس) کا پیغام ارسال کرنا چاہتا ہو۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ متعہ / عارضی نکاح کا ادارہ' مردوں اور عورتوں کے درمیان رابطوں اور رشتوں کی متعدد صورتوں میں' بہت سی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

مجھے یہ دریافت کر کے حیرت ہوئی کہ عصمت و عفت' پردہ اور دوری کے تمام ضابطوں اور آداب مجلس کے باوصف' بہت سے مرد اور عورتیں جو ایک دوسرے سے رسائل حاصل کرنے کے لئے خواہشمند ہوتے ہیں' اسے براہ راست اور غیر مہذب طور پر حاصل کرتے ہیں۔ زیارت گاہیں خاص طور سے' ایسی شہوانی ملاقاتوں کے لئے نہایت مددگار اور سازگار مقامات ہیں' اس کے علاوہ ایک مخالف صنف کے کسی فرد سے رابطہ قائم کرنے کے لئے' ایسے باہمی طور پر سمجھے جانے والے' زبانی اور غیر زبانی اشارات اور تدابیر ہیں جو رسائی اور رابطہ قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے اکثر و بیشتر مردوں نے بتایا ہے کہ جب وہ ایک عورت کو متعہ / صیغہ بنانا چاہتے ہیں تو وہ اس کی موجودگی میں نازک اشاروں سے اشارہ دیں گے مثلاً وہ آہستہ سے چل کر' اس تک پہنچیں گے اور اس سے اپنے ارادے کا اظہار کریں گے۔ عورتیں جو اکثر قدرے احتیاط سے کام لیتی ہیں' خفیہ اشاروں کے ذریعہ مردوں کو اپنے ارادوں سے آگاہ کرتی ہیں مگر یہ بالعموم شفاف زبانی تبصرے یا باہمی قابل فہم' غیر زبانی اظہارات ہوتے ہیں۔

مشرقِ وسطےٰ کے مشاہدین نے عورتوں کے معاشرتی کنٹرول کی نوعیت اور

معاشرتی ڈھانچے کی غیر لچک دار حالت پر تبصرہ کیا ہے- مثال کے طور پر' Vielle 1978 یہاں جو مواد پیش کیا گیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا کنٹرول اور 'دوری' ایک بیرونی مشاہد کے لئے زیادہ ناقابل اظہار' یکساں اور جامد ہیں جبکہ وہ حقیقت میں ایسے نہیں ہیں جیسا کہ میں نے اشارہ کیا ہے 'ایسا کنٹرول اور جامد حالت 'ترقیاتی نقطہ ء نگاہ سے دیکھا جائے تو کنواری اور غیر شادی شدہ عورتوں کی دو اقسام پر زیادہ لاگو ہوتا ہے-طلاق شدہ (اور بیوہ) عورتیں 'اگرچہ وہ ثقافتی رسوائی کا موضوع ہیں 'ان دو دوسری اقسام والی عورتوں کے مقابلہ میں عظیم تر خود مختاری اور اپنی زندگی پر قانونی اور عملی طور پر زیادہ کنٹرول رکھتی ہیں-

شادی : تعلقات اصناف کا ڈرامہ

باب ۴ میں' میں نے استدلال کیا تھا کہ متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کا سب سے زیادہ نمایاں' ثقافتی بامعنی کردار' جنسی اور غیر جنسی دونوں صورتوں میں' اتنا ہی 'جائز' ہونا چاہئے جتنا کہ نکاح / مستقل شادی ہوتی ہے جو صنفی رشتوں کی ہمیشہ قائم اور برجستہ اقسام کی طرح ہوتا ہے- یہ مذکر اور مونث کو جنسی دوری کی حدوں کو پار کرنے کے قابل بناتا ہے' اور اسے اخلاقی بحران' قصور و خطا اور پردے کی مادی اور علامتی رکاوٹوں سے ہمکنار کرتا ہے ایک نکاح (مستقل) کے ڈرامے میں' ایران میں صنفی (مرد و عورت کے) تعلقات قائم رہتے ہیں-

یہاں مردوں اور عورتوں کی' جو سرگزشتیں پیش کی گئی ہیں' وہ معاشرے میں نکاح (مستقل) کی بنیاد اور مرکزی قدر و قیمت' اور ایرانی مرد اور عورتوں کی' شادی / نکاح کی بابت' بہت زیادہ حاوی خواہش کی تصویر سامنے لاتی ہیں- یہ ایران میں گزرگاہِ زندگی کا سب سے زیادہ مذہبی رواج ہے' یہ اصناف کے درمیان اشتراک کے جائزہ 'چینل' کو بھی خواہ یہ شہوانی ہو یا غیر شہوانی' قائم کرتا ہے ایک طرف تو متبادل مذکر-مونث تعلقات کی عدم موجودگی ہے اور دوسری طرف ایران میں جنسی دوری کا

ڈھانچہ 'اصناف کی تمام تر توقعات 'امیدوں لور خواہشات کی سرمایہ کاری 'نکاح / شادی کے ادارے میں ہی فروغ پاتی ہے - مرد لور عورتیں 'ایک دوسرے کی دنیا سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں 'ان رشتوں کو ' جنہیں معاشرتی طور پر تائید حاصل ہوتی ہے لور دوسرے فرد کے 'آئیڈیل تصورات 'کو قریب تر لاتے ہیں لور ان کی کافی عرصے سے جدا رہنے والی زندگیوں کو حقیقت بناتے ہیں - نکاح (مستقل) میں ان تمام ہیجان انگیز جذبات کا نقطۂ عروج ہوتا ہے تاہم یہ اس لوارے (نکاح) کو خستہ لور شکستہ بناتا رہتا ہے لور ڈراما ناگزیر ہو جاتا ہے - یہ نکاح (شادی) کے رشتے کو کشیدہ لور غیر محفوظ بنادیتا ہے لور قوت کے اعتبار سے کمزور کر دیتا ہے لور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ عمل کے اعتبار سے 'یہ ایک مایوس کن 'لور بالخصوص متعہ / عارضی نکاح کے معاملہ میں نہایت کمزور ہوتا ہے -

نکاح (مستقل) کے معاہدے لور اس کی معاشرتی اہمیت کو قانونی لور معاشی ڈھانچہ حاصل ہے لور اسی ذریعہ سے معاشرے میں عورت کے لئے موزوں (باعزت) مقام حاصل کرنے کا حق 'ایک مرد کے ساتھ اس کے اشتراک کے ذریعہ ہی ممکن ہے لور یہ اس وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرے - وہ نکاح (مستقل) کے ذریعہ شخصی عزت کی سند لور عوام کی نظروں میں قبولیت حاصل کرتی ہے - یہ عمل ایک ثقافتی موزوں نکاح (مستقل) کے ذریعہ ہوتا ہے 'اس سے ایک عورت کی ثقافتی قدرو قیمت لور معاشرتی حیثیت قائم ہوتی ہے کیونکہ اس کے شوہر نے اس کا 'اجرِ عروسی '(مہر) لوا کر دیا ہے لور اسے اپنی زوجہ (بیوی) بنا کر 'اس کی (مرد کے لئے) پسندیدگی کو تسلیم کیا ہے اس نے اسے یہ موقع دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے چکر میں 'آئندہ مرحلے یعنی دورِ مادر 'تک پہنچ سکے - نکاح (مستقل) میں 'ایک عورت کی زندگی کا ایک اہم نکتہ 'کم از کم وقتی طور سے پورا ہو جاتا ہے -

تقریباً میری تمام خاتون اطلاع دہندگان کے یہاں 'جن کی کہانیاں یہاں تفصیل سے پیش کی گئی ہیں 'لور اسی طرح دوسروں کی کہانیاں بھی ہیں 'ان میں اس خواہش کا اظہار ملتا ہے کہ ان کا نکاح (مستقل) ہو جائے لور مرد بھی اس کے خواہشمند

ہوتے ہیں جو ظاہر میں (اپنے ہی مفاد کے لئے) بار بار متعہ / صیغہ نکاح کے معاہدے کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔ دو مایوس کر دینے والے عارضی / متعہ نکاحوں کے جائزے کے ذریعہ' طوبہ کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ متعہ زوجہ / صیغہ بننے کی بجائے ایک 'اندھے آدمی' سے نکاح کرنے کو ترجیح دے گی اور ماہ وش نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! وہ مستقل نکاح کر سکتی! لیکن اس کی عدم موجودگی میں' وہ 'کم از کم تین سے چار ماہ' (یعنی ایک طویل تر اور زیادہ محفوظ نکاح کرنے کے لئے) کی مدت کے لئے صیغہ / متعہ بننے کے لئے رضامند تھی۔ عارضی اور مستقل نکاح کے درمیان بنیادی فرق کی عدم موجودگی کے سبب سے' معاصر شیعہ علماء کے فصیح و بلیغ مباحث کے نتیجہ میں' بہت سی عورتیں' منتشر خیالی سے متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کرتی ہیں تاکہ وہ حد شعور کے تعین کے ساتھ ایک مطلقہ عورت کی حیثیت سے اپنے مقام کی رسوائی کا تعین کر سکیں' صرف یہ تسلیم کرنے کے لئے کہ عارضی نکاح / متعہ سے زیادہ دوگرفتگی ہو سکتی ہے' جو ممکن ہے کہ فی الواقعہ زیادہ نہیں ہو گی۔

مردوں کے لئے بھی' نکاح واحد' جائز چینل ہے جو ایک عورت سے جنسی رشتہ قائم کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے حالانکہ مرد' ایک وقت میں ایک عورت تک پابند نہیں رہتا۔ مرد کے نزدیک' نکاح کے ذریعہ معاشی تحفظ' زیادہ تر کوئی مقصد نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ نکاح کے ذریعہ' نمایاں طور پر اپنے معیار اور رتبے Status کو بڑھاتے ہیں حالانکہ معاشرتی + معاشی طور سے سودمند نکاح' مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مرد طلاق کی رسوائی سے زحمت نہیں اٹھاتا اور راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے جبکہ یہ رسوائی' مطلقہ عورت کا مقدر ہوتا ہے۔ اگرچہ مرد نکاح کے معاشرتی ڈھانچے کی تصدیق کرتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس کے تسلسل پر بھی یقین رکھتے ہیں مگر اپنی ذاتی خود مختاری یا خواہشات کو قربان کیئے بغیر ہی' یہ سب تسلیم کرتے ہیں۔

'متعہ' نکاح کی تشریح میں تسلسل اور تغیر

میں نے اپنے تمام مباحث کے دوران' ہم عصر ایران میں متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کی تشریح میں تسلسل اور تغیرات کو روشنی میں لانے کی کوشش کی ہے میں نے استدلال کیا ہے کہ سنیوں کو چھوڑ کر' جہاں تک شیعہ علماء کا تعلق ہے انہوں نے متعہ / عارضی نکاح کو شادی کی ایک صورت کے طور پر' جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ سیکولر تعلیم یافتہ شہری ایرانی مرد و عورت اور مغربی دنیا نے چیلنج کیا تو معاصر علماء نے یہ ذمہ داری محسوس کی کہ وہ جدید ایرانی معاشرے کے اس رواج کی پیچیدگیوں کے اظہار کے لئے تقاریر کریں' ان تغیرات (اعتراضات) کا جواب دیں اور بتائیں کہ متعہ قانونی طور پر' کرائے یا اجارے (Hire or lease) کے برابر ہے اور یہ کہ یہ عورت کے لئے اہانت آمیز ہے اور یہ کہ یہ فی الحقیقت قانونی عصمت فروشی اور زنا کاری ہے۔

ایرانی خواتین کے جریدے میں' ۱۹۷۴ء میں ایک اداریہ شائع ہوا جس کا موضوع' متعہ نکاح کا تنقیدی جائزہ' تھا' اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ متعہ 'کرائے کی ایک صورت Form ہے اور اس کا مقصد عورت کی تحقیر و تذلیل ہے۔ اس کا جواب' آیت اللہ مطہری کی طرف سے سامنے آیا ہے جو بار بار طبع و شائع ہوا ہے' اس کے اہم نکات یہ ہیں۔

> اس (متعہ) کا کرائے اور ایک صلہ و خدمت fee سے کیا تعلق ہے؟ کیا اس نکاح میں 'وقت کی حد' اسے نکاح کی تعریف سے خارج کر دینے کا سبب ہے اور (کیا) یہ اپنے لئے ایک ایسی صورت حاصل کرلے جس میں کہ صلہ و خدمت اور کرایہ' موزوں اصطلاحات ہیں؟ اور کیا یہ صرف اس لئے ہے کہ واضح طور پر' ایک مذہبی فرمان جاری ہوا ہے کہ 'مہر' Dower 'مقرر' اور 'مخصوص' کر دیا جائے کہ مہر کی کرائے کی ادائیگی (rental charge) کے طور پر تصویر کشی کی جائے۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی 'مہر'

نہیں ہوتا اور مرد' عورت کے سامنے کوئی شے نہیں رکھتا تو کیا ایسی صورت میں 'عورت اپنی انسانی عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکتی تھی؟

—— اصل سے انگریزی میں ترجمہ 1981,54

ایسے ہی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے' مکارم شیرازی لکھتا ہے: 'کیا متعہ / عارضی نکاح ایک باہمی مفاد کا معاہدہ نکاح نہیں؟ جبکہ ایک مخصوص مدت کے ساتھ اور دوسری تمام شرائط کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے؟ کیا یہ باہمی مفاد کا معاہدہ 'پیانِ دوجانبہ' قانونی طور پر' دوسرے تمام سمجھوتوں اور معاہدوں سے مختلف ہے؟' Makarim Shirazi; 1968, 376.

متعہ / عارضی نکاح کی حمایت میں مقبولِ عام دوگر فتگی کو تسلیم کرتے ہوئے' اس ادارے کا دفاع کرنے کے لئے' متعدد جدت آمیز حکمت عملیاں اور طریقے استعمال کیئے ہیں انہوں نے ایک ایسی زبان استعمال کی ہے جو اپنے مقصد کو کم ہی بیان کرتی ہے' ایک اصطلاح استعمال کی ہے جو مستقل نکاح کی اصطلاح سے قریبی مشابہت رکھتی ہے۔یہ اصطلاح 'ازدواجِ موقت' (بمعني عارضی نکاح) ہے جو متعہ یا صیغہ کی جگہ استعمال ہوتی ہے اور مہر 'قیمتِ عروس' کی جگہ 'اجر' (خدمت کا صلہ یا معاوضہ) استعمال ہوتا ہے۔ متعہ / عارضی نکاح کے مقصد کی بابت بہت سے لوگوں کو الجھن میں ڈال دیا گیا ہے اس لئے اس کا مقصد' اسے' اس کے چند منفی مفہوم و تعبیر سے 'پاک' بنا دینا ہے۔ ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد اور اسلامی حکومت کے اقتدار میں آنے کے ساتھ' علماء کی 'حربی تدابیر' دفاعی نوعیت سے جارحیت کی طرف منتقل ہو چکی ہیں۔ 'زوال پذیر' مغربی انداز و اسالیب' اور ذکور واناث (مرد و عورت) کے 'آزادانہ' رشتوں پر تنقید کرتے ہیں اور متعہ / عارضی نکاح کو اس کے مساوی تجویز کرتے ہیں مگر اس فرق کے ساتھ کہ آخرالذکر طریقہ (قانونی و مذہبی طور پر) جائز ہے اس لئے یہ (متعہ) اخلاقی طور پر ارفع واعلیٰ ہے (بہت سے شیعہ مبصرین جب اسلامی قانون کا حوالہ دیتے ہیں تو ان کا مقصد شیعہ اسلامی قانون ہوتا ہے) اسلامی قانون کے حوالے سے

آیت اللہ مطہری کا استدلال ہے کہ تقریباً چودہ صدیوں قبل '(اسلامی قانون) ایسی بصیرت کا حامل تھا کہ اس نے اپنے نوجوانوں کو 'رہبانیت' یا 'جنسی اشتمالیت' (جنسی کمیونزم) کے ابتلاء میں ڈالے بغیر 'ایک قانونی اور اخلاقی حل فراہم کیا۔' Ayatollah Mutahhari; 1981, 54. متعہ / عارضی نکاح کے معاہدے میں 'غیر جنسیاتی شرط کی وقتی تدبیر فراہم کرتے ہوئے' علماء نے 'آزمائشی نکاح' (trial marriage) کی صورت میں 'اس رواج کی بنیادی اور انقلابی تشریح پیش کی ہے: یہ ایک طریقہ ہے جو ان کی نظر میں 'ایک جدید معاشرے کی ضروریات کے لئے موزوں ہے اور قابل نفاذ بھی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو نظری اعتبار سے ایک نوجوان مرد و عورت کو عارضی طور پر نکاح (متعہ) کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ساتھ ہی عورت کی دوشیزگی و عفت کا تحفظ کرتا ہے۔' بہر حال 'کسی دانش و تدبر کے بغیر' متعہ کو اجارے (لیز) کا معاہدہ کہنے (کے حوالے) پر 'علماء بڑی شدت اور جوش سے اعتراض کرتے ہیں۔ انہوں نے زرِ مبادلہ کو معاوضہء خدمت کہنے پر' اور معاہدہء نکاح کے ذریعہ عورت کے متعلق' مقصدیت کو ٹھوس شکل میں' پیش کرنے کے مقالہ تحقیق پر' اور متعہ / عارضی نکاح کے معاہداتی پہلوؤں پر اپنا پورا بوجھ ڈال دیا ہے تاکہ عورتوں کے لئے رواج اور پیچیدگیوں کے دفاع میں' حمایت کے دلائل پیش کیئے جا سکیں۔ ٹھیک اسی وقت' اس صورت کے جائز ہونے کی اہمیت پر علماء اپنا زور جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے معاہدے کے منفی اور جامد مفہوم و تعبیر کے دلائل کو' اس کے مثبت اور قابل خرید و فروخت (قابلِ منتقلی) پہلوؤں کی طرف منتقل کر دیا ہے۔ ان کی دلیل اگرچہ نئی نہیں ہے' مگر اپنے پیش رو علماء کے دلائل کے مقابلہ میں بہت زیادہ پرکشش' توجہ خیز اور طاقتور ہے۔ ان کا کہنا ہے' چونکہ متعہ ایک معاہدہ ہے اس لئے عورتیں 'اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے' اس میں اپنی پسند کے شرائط شامل کر سکتی ہیں۔ (۳)۔ تاہم جس بات کو وہ نظر انداز کرتے ہیں وہ قطعی اور صاف ہے کیونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے' مردوں کے لئے اس کے شرائط سے متفق ہونا ضروری ہے۔ جب انہیں کوئی ناپسندیدہ شق ملتی ہے تو وہ معاہدے پر دستخط کرنے سے بآسانی انکار کر سکتے ہیں اور دونوں فریق ایک ساتھ

معاہدے کو کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کی اہلیت، مردوں کو عورت پر 'دستِ بالا' عطا کرتی ہے۔ اگر کوئی معاہدہ قابل اتفاق نہیں ہوتا، اگر ایک عورت بہت زیادہ معاوضہ، خدمت طلب کرتی ہے تو وہاں دوسری (ارزاں) عورتیں بھی موجود ہیں۔ جب تک کہ حقیقی تحریص و ترغیب نہیں ہوتی، یا کوئی مرد فی الحقیقت معاہدہ نکاح کی نہایت شدت سے ضرورت محسوس کرتا ہے، تو یہ اس کے اختیار میں ہے کہ وہ معاہدے پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ جہاں تک مردوں کا تعلق ہے، ایک معاہدۂ نکاح پر دستخط کرنے سے انکار کرنا بہت مشکل نہیں ہے، اس سے نہ تو ان کی نیک نامی اور نہ ہی ایسے مواقع خطرے میں پڑتے ہیں جس طرح کہ ایک عورت سے معاہدہ نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ متعہ / صیغہ عورتیں، پہلے ہی سے معاشرتی و نفسیاتی اور اکثر مالی اعتبار سے، ایک نازک صورت حال سے دوچار ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ بنیادی طور سے معاہدے کی ایک پارٹنر ہوتی ہیں اور بعض اوقات وہ 'ایک مرد' کو اکساتی اور ترغیب دیتی ہیں، نتیجہ میں، وہ اسی ڈھانچے سے ذلت و حقارت حاصل کرتی ہیں، یہ ایسا ڈھانچہ ہوتا ہے جو انہیں تصوراتی اور قانونی طور پر، معاشرے میں اجارے (لیز) کی ایک شے کے درجے تک گرا دیتا ہے، جیسا کہ وہ کشتی میں سوار ہو سکتی ہیں مگر چپو چلانے کی استطاعت نہیں رکھتیں۔[۴] اس کے علاوہ، جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ متعہ / عارضی نکاح کے متعلق پھیلی ہوئی، عام غلط بیانیوں اور قانون کی نہایت ابتدائی باتوں سے بھی، عورتوں کی عام ناواقفیت کی روشنی میں، علماء کے دلائل کم ہی وزن رکھتے ہیں۔

متعہ / عارضی نکاح کی سرکاری تشریحات میں تسلسل اور تغیرات، نہ صرف متعہ کی طرف ایک بنیادی، نظریاتی دوگر نگی کا پوشیدہ مفہوم رکھتے ہیں بلکہ وہ حالاتِ رواں کے بہاؤ، جنسیاتی حدود کی سرایت پذیری اور صورتِ حال کی قوت متحرک کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ نظریئے کی سطح پر، اسلامی قانون کے لئے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ تاریخیت کا حامل اور غیر تغیر پذیر ہے لیکن عمل کی سطح پر جیسا کہ میں نے مظاہرہ کیا ہے، یہ قانون دوسرے معاشرتی + تاریخی مظاہر کے ساتھ 'باہم عمل' کرتا ہے اور

اپنے جوابی عمل میں یہ تغیر پذیر ہوتا ہے۔

مختصر تشریحات

خلاصۃ الکلام

۱۔ ہم یہ بات کبھی نہیں جان سکیں گے کہ کنواری عورتوں' طبقہ متوسط یا طبقہ ء بالا کی عورتوں اور تجارت پیشہ خاندانوں کی عورتوں کے درمیان متعہ / عارضی نکاح کس قدر عام ہے اور یہ کتنی بار ہوتا ہے جو اپنی عظیم تر مذہبی وابستگی اور قرابت داری کی وجہ سے 'غیر مذہبی بجیادوں کے بالائی آمدنی والے ایرانی مردوں کے مقابلہ میں' کم از کم اصول کے مطابق' متعہ / عارضی نکاح کے ادارے کو قبول کرنے کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہیں۔ ان معاشرتی و معاشی طبقات کے درمیان' خاندان کی نامنظوری' عظیم تر اور دشمنی کے طور پر' یعنی براہ راست یا نازک انداز میں' زیادہ مخالف و متضاد ہے حالانکہ متوسط طبقے کی چند مطلقہ عورتیں' اپنے خاندانوں کی طرف سے' جزوی یا کلی طور سے مسترد کیئے جانے کے خطرے کو قبول کر سکتی ہیں۔ میرا یقین ہے کہ بہت سی عورتیں خود کو اس مصیبت سے بچاتی ہیں اور ان کے خاندانوں کی پریشانی اور الجھنیں' انہیں ایک زیارتی مرکز کا سیدھا سادا سفر کرنے سے دور رکھتی ہیں' جہاں وہ دور اندیشی اور سلیقے سے اپنی مدتِ قیام کے دوران' متعہ / عارضی نکاح کا معاہدہ کر لیتی ہیں۔

۲۔ یہاں نکاح کی رقم' ادائیگی معاوضہ / اجر' قدر دلہن / مہر' کا مکمل عمل آیت اللہ مطہری کے استدلال کی روشنی میں نوٹ کرنا اہمیت کا حامل ہے۔ سنی عالم امام فخری رازی نے یہ دلیل دی ہے کہ قرآن مجید میں 'اجر' کے معنی کی تشریح اس طرح کرنا چاہئے کہ 'اجر' وہی رقم ہوتی ہے جو 'مہر' کے لئے ہوتی ہے اس کے برعکس شیعہ علماء کا یہ استدلال ہے اور کہتے ہیں کہ 'اجر اور مہر' دونوں کا مطلب دو مختلف قسم کی نکاحی

لوائیگیوں کا حوالہ ہونا چاہئے۔ جو قرآن مجید میں دو قسم کے نکاحوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آیت اللہ مطہری کی تشریح' شیعہ پیش رو علماء کی آراء کو چیلنج کرتی ہے۔ دیکھو :
Fakhr-i-Razi: 1938, 10, 48-54

۳۔ نظریہء معاہدے کی بنیاد پر 'اسلامی حکومت' قانون خاندان' Family Law کے لئے اپنی خود کی تشریح کو تشکیل کر رہی ہے جسے 'شرائع ضمن عقد' (معاہدے کے وقت کی شرائط) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی بارہ دفعات ہیں جو معاہدے پر دستخط کے وقت 'نکاح کرنے والے جوڑے کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ دونوں فریق' قانون کے نفاذ کے لئے 'اس کی ہر دفعہ پر الگ الگ اتفاق کرتے اور دستخط کرتے ہیں۔ یہ شرائط عام طور سے بہت عام ہیں مگر یہ صرف طلاق کی شق کے استثنےٰ کے ساتھ عمدہ ہیں جبکہ طلاق کی شق' ظاہری طور پر سب سے زیادہ متنازعہ ہے۔ دفعہ نمبر ا کا تقاضا ہے کہ "اگر شوہر کی طرف سے طلاق کے لئے عدالت میں کوئی درخواست آتی ہے اور اگر عدالت یہ تسلیم کرلیتی ہے کہ یہ درخواست 'زوجہ کے لوائے فرض زوجگی میں زوجہ کی نافرمانی کے سبب سے نہیں ہے یا اس کی بدمزاجی اور نازیبا سلوک کی وجہ سے نہیں ہے تو شوہر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان کی شادی / نکاح کے دوران میں 'اس کے شوہر نے جو آمدنی حاصل کی ہے' اس کا نصف حصہ زوجہ کو ادا کرے یا اس کے مساوی کوئی شئے (جو عدالت طے کرے)' شوہر زوجہ کو ادا کرنے کا پابند ہے۔ 'Iran Times' 1986, 760: 11 emphasis added. یہ قانون ظاہری طور پر ناقص ہے' نہ صرف اپنے عنوانات کے حوالے سے بلکہ اپنے طریق کار کے حوالے سے بھی ناقص ہے اور یہ اس کے منشاء مقصد کو بھی ظاہر نہیں کرتا۔ اولاً یہ عورتوں کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ طلاق کے لئے عدالتی چارہ جوئی کریں۔ یہ کہ یہ قانون 'یک طرفہ طور پر صرف شوہر کا حق تسلیم کرتا ہے۔ نیا قانون بڑی سادگی سے عورتوں کو الگ کردیتا ہے۔ کیا ایک عورت کو طلاق کے لئے عدالت سے رجوع کرنا چاہئے؟ تاہم اسے مخلع' قسم کے صدیوں پرانے 'طریق طلاق کے ذریعہ' اپنی درخواست کو پیش کرنا چاہیئے (دیکھو باب ۲۔ نکاح کی تنسیخ)۔ لیکن اس معاملہ میں نہ صرف عورتیں کس قسم کا

معاوضہ پاتی ہیں بلکہ انہیں آزادی حاصل کرنے کے لئے مالی طور پر اپنے شوہروں کو مطمئن کرنا ہوتا ہے۔ ثانیاً قانون کو غیر واضح رکھا گیا ہے زیادہ تر مردوں پر یا عدالت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اور وہی یہ طے کرتے ہیں کہ آیا زوجہ فرماں بردار' نیک یا بد' یا مشتعل المزاج رہی ہے۔ ثالثاً ایک مطلقہ عورت کو جو رقم دی جاتی ہے' یہ طے کرتے ہوئے کہ 'وہ اولین دو صبر آزما مرحلوں سے کامیاب نکلتی ہے' وہ اس کی تمام آمدنیوں میں سے صرف نصف یا اس کے مساوی (جیسا کہ عدالت تعین کرے) کی مستحق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ دفعہ قطعی کالعدم اور بے معنی ہے۔ کیا ایک مرد کو معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دینا چاہئے جس سے کہ 'سب کچھ' کی ابتداء ہوتی ہے؟ اخبار 'ایران ٹائمز' کے مطابق 'ٹھیک اسی ماہ میں' جو رمضان المبارک (۱۹۸۶ء) کی طرف لے جاتا ہے' ایک سو نکاح آخری لمحے میں منسوخ کر دیئے گئے جب کہ فریقین ان شرائط کے مضمرات سے آگاہ ہوئے۔ ظاہر ہے کہ عورتوں کے خاندانوں نے درخواست کی کہ یہ شرائط معاہدے میں شامل کی جانی چاہئیں جبکہ مردوں کے خاندانوں نے ان سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ صحیح سمت کی طرف ایک مضبوط قدم تھا۔ جب تک یہ شرائط صاف طور پر تشکیل نہیں کی جاتیں اور جب تک عوام کو صحیح طور پر ان کی تعلیم نہیں دی جاتی' تب تک پرانے مسائل بر قرار رہیں گے اور زیادہ عذاب اور دل کو شکستہ کرنے والے واقعات کی توقع کی جا سکتی ہے۔

اصطلاحات کے معانی (فرہنگ)

فارسی	اردو
آب	پانی۔
آبِ توبہ	جرم و گناہ سے پاک کر دینے والا پانی۔ بخشش دینے والا عقوبتِ نفس اور توبہ جو کوئی شخص جرم و گناہ سے توبہ کا اظہار کرنے کے لئے اپنے اوپر عائد کرتا ہے۔ کفارہ کے ذریعہ۔'
احکام	حکمِ ربی۔ فرمانِ مقدس۔
اہلیت	قابلیت (قانونی)۔ لیاقت۔
آئینِ فطرت	قدرت (فطرت) کا قانون۔
اجل	تاریخ۔ مقررہ وقت۔
اجیر	اجرت کمانے والا۔ قیدی (محبت یا کسی جذبے سے غلام بنا ہوا)۔
اجر	صلہ۔ ادائیگی۔ جزا (تلافی کرنے کے لئے)۔
آخوند	مذہبی تبلیغ کرنے والا مبلغِ دین (استاد، معلم)۔
اما	غلام لڑکی (باندی)۔
آقا	جناب، صاحب، مالک، سرکار (سر Sir مسٹر Mister ماسٹر Master)۔
عقد	گرہ لگانا۔ باندھنا۔ رقیق سے گاڑھے لیس دار مادے میں تبدیل ہونا۔ ایک معاہدہ۔
عقدِ فضولی	(بے فائدہ کام کرنے والا)۔ کسی (مرد یا عورت) کی اجازت کے بغیر اس کے نکاح کا معاہدہ کرنا۔

عاقلہ زن	عقلمند عورت-
عقل	ذہانت' دانش' دانائی' سمجھ'-
اشخاص	لوگ- شخص کی جمع-
اصل	بنیاد-اساس-اہم ترکیبی جزو-
عتبات	آستانے-مقدس مقامات-زیارت گاہیں(Shrines)
عوض	بدلہ-صلہ-معاوضہ-ایک شے کے بدلے میں دوسری شے کا تبادلہ-
عزل	مباشرت و صحبت میں باہر انزال کرنا(ڈسچارج)- coitus interruptus
بائن	نا قابل واپسی-نا قابل تنسیخ-رجعت ناپذیر-
بلا	درد-مصیبت(امتحان نعمت)-
بانی	بنانے والا- معمار- محسن-
بارور	پھل دار-
باطل	قانونی حمایت کے بغیر-بے اثر' بے نتیجہ-کالعدم-
بیع	فروخت' خرید(بیچنا-خریدنا)-
بذل	دینا- عطا کرنا-(بخشش اور انعام)-
بذل مدت	باقی ماندہ وقت کا عطیہ-
بے انصافی	غیر منصفانہ-
بے معنی	غیر شادی شدہ-غیر محفوظ-
بے خودی رخود	ذاتی طور پر' پیدائشی طور پر' درونی طور پر-
بیرونی	باہر کی طرف کا' عوامی حلقہ (پبلک کوارٹر)-
بیوہ	ایک مطلقہ یا بیوہ عورت-
بضع	فرج-اندام نہانی-شرم گاہ نسوانی-مادہ کے خارجی آلات جنس vulva / فرج-غلاف کی خصوصیات رکھنے والا عضو یا

اس کا حصہ۔ ممسل جانوروں کی مادہ میں بچہ دانی تک جانے والی نالی vagina (بضاع : جماع کرنا)۔

چادر — لمبا چوڑا، سارا بدن ڈھانپنے والا کپڑا۔ سمر قعہ نما۔

دائم — مستقل۔ ہمیشہ۔ بر قرار۔

دردِدل — درد کے معنی تکلیف / دردِدل، دل کی داستانیں (محبت کے قصے)

دستِ دوم — دوسرا ہاتھ۔

دوا — بیماری کا علاج کرنے کی خوراک (میڈیسن)۔

دین — مذہب۔ دھرم religion۔

دیت — خوں بہا۔ معاوضہ (بدنہ)۔

دُبُر — پٹھ۔ پچھلا حصہ۔ سرین۔ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا۔ کسی چیز کا ملحقہ حصہ جو عموماً اصل سے کم تر ہوتا ہے اور اصل سے زیادہ دیر تک رہتا ہے rump / کولھا۔ چوتڑ۔ سرین buttocks۔

دخول — اندر جانا۔ داخل ہونا۔ دخول کرنا۔ چھیدنا۔ گھسنا۔ نفوذ و سرایت کرنا penetrate۔

دشمن — حریف۔ بدخواہ۔

فاحشہ — (برائی جو حد سے گزر جائے) عصمت فروشی۔ طوائفیت۔ قحبگی۔

فسخ — تنسیخ۔ تنسیخ نکاح. کا قانونی فیصلہ یا عدالتی حکم (ارادہ توڑنا)۔

فتویٰ — مذہبی فرمان یا حکم۔ ایک آیت اللہ کی جاری کردہ قانونی رائے (ایران میں)۔

فساد — خرابی۔ بد چلنی۔ نقص۔

فطرت — پیدائشی۔ مزاج۔ فطری موزونیت۔ طبیعت۔ رجحان۔ میلان۔

غریزی	خلقی-فطری-جبلی-طبعی-
غریزہ	جبلت-طبیعت-خصلت-
غیر مدخولہ	چھیدے بغیر-جماع کیئے بغیر-
غسل	طہارت بدنی (نہانے یا وضو کے ذریعہ)-
گنہ گار	گناہ گار-مجرم (مذہب کی روشنی میں)-
حدیث	روایت Tradition نبیٔ محمدؐ اور ان کے اصحاب کے اقوال-
	اسلامی قانون کے چار ذرائع میں سے ایک (حدیث)-
حاجی	جس شخص نے مکہ میں فریضہ حج ادا کیا ہو-
حلال	قانونی (طور پر)-جائز
ہم خوابگی	ساتھ سونا (بستر میں ایک ساتھ سونا)-
حمام	(گرم پانی سے) نہانے کی جگہ-
حق	صداقت-حق-جائز حصہ- درست-
حقِ ہم خوابگی	ساتھ سونے (ہم بستری) کا حق-
حقِ مُسلّم	تسلیم شدہ حق-غیر منقسم حق-نا قابل انتقال حق-
حقِ وطی	جماع (انٹر کورس) کرنے کا حق-
حرام	غیر قانونی (ناجائز) یا ممنوعہ (بالخصوص مذہبی قانون کے مطابق)-
حشفہ	عضوِ تناسل کا سرا-ذکر-قضیب-مردانہ-عضو تناسل penis-
سو	سوتن cowife-
حیوانی	حیوان کی طرف منسوب (فطری ' بے حیائی ' درندگی)-
ہبہ	عطیہ کر دینا-بخش دینا-بطور تحفہ دیدینا-
حُرّہ	آزاد شہری-آزاد-شریف-
اِداری	دفتر کا کارکن-ملازم-
عدت	شوہر سے طلاق یا موت کے بعد کی مدت انتظار-

اِفشاگر	ایسا شخص جو انکشاف کرتا ہے' یہ اصطلاح اسلامی انقلاب کے بعد رواج پذیر ہوئی جس میں یہ معنی پوشیدہ ہیں کہ ایسا شخص جو غلط کاروں کے متعلق انکشاف (یا مطلع) کرتا ہے-
ایجاب	پیش کش کرنا (لغوی : ماننا یا قبول کرنا)-
اِجارہ	کرایہ-لیز lease-
اجتہاد	قانونی ر دینی مسئلے کے متعلق خود مختار و آزادانہ فیصلہ دینا (لغوی : شرعی مسائل نکالنا)-
الٰہی	خدا-خداوندی-
امام	نماز کا رہبر- شیعوں کے نزدیک امام ایسا شخص ہوتا ہے جو مبرا عن الخطا ہوتا ہے اور دانشِ خداوندی سے مذہبی اور سیاسی رہبری کرتا ہے-
اِقہ (اقآت)	یک طرفہ اعمال-
اِرث	ورثہ-ترکہ-میراث-
استفادہء بضع	فرج (یا اندام نہانی) سے فائدہ حاصل کرنا-
استخارہ	غیب (خدا) سے آگاہی چاہنا-
استمنٰی	جلق-مشت زنی-
استمتاع	لطف اندوزی-جنسیاتی لطف اندوزی-
ازدواج	شادی-متاہلانہ زندگی-
ازدواج آزمائشی	آزمائش کے طور پر کی ہوئی شادی (نکاح)-
ازدواج موافقت	متعہ-عارضی نکاح ر شادی
اِزدواج صیغہ	عارضی نکاح ر شادی (متعہ کا دوسرا عام نام)
جبر	دباؤ-زبردستی-کوئی کام کر گزرنے کی شدید اور ناقابل ضبط خواہش (اضطرار' زور آوری)-
جاہلیہ	جہالت کا دور-ما قبل اسلام عرب کا ایک حوالہ-

جماع	مباشرت-انٹر کورس-
جوان	بالغ تازہ-youth-
جائز	جس کی اجازت ہو-
جنس	شے-تذکیر و تانیث (صنف)-
جنسی	جنسیاتی (نر و مادہ کا عمل)-
کبابی	کباب فروش-وہ جگہ جہاں کباب فروخت ہوتے ہیں-
کسبی	تجارت-کاروبار-بزنس-کمانا-زندگی بسر کرنے کے لئے کمانا-
خدامہ (خدام)	روضے (آستانے)/بارگاہ کے خدام/نوکر چاکر-
خام	کچا-کمزور/نوجوان-
خانوادہ	خاندان/فیملی-کنبہ-اہل خاندان-بنیادی (مرکزی) خاندان -nuclear family
خانم	خاتون-بیگم-.Mrs-
خریدار	خریدنے والا-گاہک-
خلطِ نسب	نسب (باپ کی طرف سے رشتہ داری) میں آمیزش کرنا (یا ہونا)/ولدیت میں آمیزش-
خیارات	قانونی حق انتخاب/قانونی اختیارات-
خُل	جنون-پاگل-
خلع	عورت کی طرف سے طلاق کا مطالبہ (اور شوہر سے اس کا مال لے کر علیحدہ ہو جانا)-اتارنا مثلاً کپڑے بدن سے اتارنا-
لواط (لواطت)	ہم جنسی-مرد کا مرد سے جنسی اختلاط-اغلام-
لازم	نا قابل خلاف ورزی-نا قابل تنسیخ ضروری-
لعَن	لعنت (پھٹکار) کا عہد-کوسنا-لعن طعن کرنا-
مبیع	فروخت کی شے/جو چیز کہ بیچی اور خریدی جائے-
مدخولہ	داخل کیا ہوا-چھدا ہوا (جماع کی ہوئی فرج)-

محل — جگہ 'مقام-شادی ر نکاح کے معاملہ میں' یہ طے کرنا کہ دو مسلمانوں کے نکاح کے اطراف کے حالات کیا ہیں ؟ یعنی کیا وہ دونوں مسلم ر مسلمان ہیں

مہر — دلہن کا اجر ر صلہ-brideprice

محرم — قانونی (فارسی :اجازت کے ساتھ)- پردے veiling اور نر مادہ کا اجتناب (پرہیز) اس اصطلاح پر لاگو نہیں ہوتا-

مجنوں — پاگل-crazy-

مکر — عیاری' چالاکی' دھوکا-

مکروہ — قابل ملامت- قابل الزام-

مرد سالار — علاقہ پرست-شاونی- جنگ جو' اور جارحانہ وطن پرست-

متاع — سامانِ تجارت' مال-

مواد — سامان' نکاتِ مطالعہ' میٹریل materials-

ملک یمین — وہ ملکیت (شے) جو تمہارا دایاں ہاتھ رکھتا ہے (قرآن)- غلام اور لونڈی کی ملکیت' زر خرید ہوں یا مال غنیمت میں ملے ہوں-

ملکیت — کسی شے پر مالکانہ تصرف ہونا-

معاوضہ — تبادلہ- مبادلہ-

مُباح — جائز' روا' درست-

مبارات — جدا ہونا (باہمی رضامندی سے طلاق)-

منقطع — مداخلت- عارضی- کٹنے والا- قطع ہونے والا-

مستاجرہ — لیز (کرائے) کی شے-

مستشرقین — مشرقی علوم کے مغربی ماہر-واحد- مستشرق orientalist-

نفقہ — مستقل بیوی کی مالی امداد (کھانے پینے کا خرچ)-

نامحرم — فارسی : غیر قانونی-ایسے شخص پر پردے اور نر-مادہ اجتناب کے قوانین لاگو ہوتے ہیں-

تغابن	باہمی مغالطے / دھوکے (میں ڈالنے والی شے)۔
طاغوت	ایک بت 'ایک باطل خدا (دیوتا)' ایک اصطلاح' جسے آیت اللہ خمینی نے شاہ محمد رضا پہلوی (عہد حکمرانی ۱۹۴۱ تا ۱۹۷۹) کے حوالے کے لئے ڈھالا تھا۔
تجاوز	جارحیت۔
طلبہٗ	مذہبی طلبہ۔
طلاق	انکار اور عدم قبولی کی حالت divorce۔
تمتع	لطف اندوزی / فائدہ اٹھانا۔
تمکین	فرماں برداری۔ تابعداری۔
تملیک	کسی شے کا مالک ہونا / بننا۔ dissimulation
تقیہ	ازمانہ سازی۔ ریاکاری
تسلیم	اطاعت گزاری۔ حوالگی۔
تطہیر رحم	بچہ دانی کی صفائی و پاکی۔
توبہ	گناہ پر شرمندگی اور افسوس' اور دوبارہ نہ کرنے کا عہد۔ Pen-ance
تولید نسل	باز آفرینی۔ نو پیدائش / تولدِ نو
تمن	ایرانی نظام زر کا ایک یونٹ۔
دوازدہ امامی	(بارہ امامی)۔ دیکھو متذکرہ بالا شیعہ' (Shi` ite)۔
علماء	(واحد: عالم) اسلامی مذہبی عالم فاضل حضرات۔
ولی	نگراں۔ سرپرست۔ والی۔
وطی	انٹرکورس (مباشرت) / روندنا (جماع کرنا)۔
ولایت	سرپرستی۔
یاسیہ	حمل سے مایوسی و ناامیدی۔ انقطاع حیض سے متعلق۔
ظاہر و باطن	بیرونی اور اندرونی 'خود'۔
زن	عورت۔

نَخِیہ	بچے کی دائی / کھلائی۔ سور میانہ عمر کی ملازمہ / خادمہ۔
ناقص	نامکمل۔ ضرر رساں۔
ناشِزہ	نافرمان۔ سرکش (ناشز: بیوی سے ناموافقت رکھنے والا کو نیچا بیٹھنے والا)۔
نسخ	منسوخی۔ رد کرنا۔
نذر	چڑھاوا۔ منت مانی شے۔ عہد۔
اَماء کا نکاح	غلام / لونڈی کی شادی / نکاح۔
الاستمزا	انٹرکورس کے لئے کی جانے والی شادی / نکاح۔
نشوز	نافرمانی۔ شوہر کی نافرمانی۔ ناموافقت
نطفہ	جنین embryo (عورت اور مرد کی منی)۔
پاک	صاف' خالص۔
پاک سازی	صفائی۔ گندگی سے پاک کر کے خالص بنانا۔
پنجرہ	کھڑکی۔ لکڑی یا لوہے کی تیلیوں سے بنی ہوئی کھڑکی / پنجرہ۔
پنجرہء فولاد	فولاد کی جالی سے بنی ہوئی کھڑکی۔
پیمانِ دوجانبہ	ادلے بدلے کا معاہدہ۔
جوشیہ	جوڑھانپتا ہے' چہرے کا نقاب۔
قبول	تسلیم کرنا۔ ماننا۔
قیاس	اندازہ۔ قاعدہ۔ قانون۔
قسمت	تقدیر' مقدر۔
قبحہ qubh	شرمساری۔ شرمندگی۔
قُبول	سامنے / سامنے کا حصہ۔ فرج کے غلاف کے لئے مسجع و مقفی صنعت گری۔
قدرت	طاقت' قوت اور مردانگی۔ مرد کی قوت و توانائی virility۔
رحم	بچہ دانی womb۔

راشدہ باکرہ ایک بالغ، کنواری عورت۔
روضیہ ایک مذہبی تقریب (ایران میں)۔
روضہ خون مذہبی مبلغ، مذہبی پرچارک۔
رعیت کسان۔ کاشتکار۔
رجع قابل واپسی۔
روحانیاں مذہبی رسوم ادا کرنے والا طبقہ، پروہت۔
سعادت اچھی قسمت، نجات، نیک بختی۔
صبور صبر کرنے والا۔ صابر۔
سادہ سادہ۔ سادہ لوح۔ سادہ مزاج۔ بھولا بھالا۔ بیوقوف۔
صاحبِ کالا شے کا مالک۔
سہل آسان۔
ثمن قیمت، مول۔ (ثمن۔ آٹھواں حصہ)
سقہ خانہ پانی پینے کی مذہبی عوامی جگہ۔ سبیل۔
سر بلندی۔ بدن کا سب سے بالائی حصہ۔ انسان کی کھوپڑی۔ سردار۔
سرگزشت آپ بیتی۔ داستانِ حیات۔
سرمایہ دولت۔ capital۔
سرپرست محافظ۔ نگراں۔
ثواب صلہ (مذہب کی رو سے ملنے والا اجر، انعام)۔
ساوک savak محمد رضا پہلوی کی حکمرانی میں ایرانی سیکیورٹی پولس / ساوک۔
سیّد لغوی معنی، مالک، رسول اکرم محمدؐ کی اولاد کے لئے ایک عزت و شرف کا لقب۔
شہید اللہ کی راہ میں جان دینے والا۔ گواہ۔
شہر نو لغوی: نیا شہر۔ لال بتی کا علاقہ۔ طوائفوں کا علاقہ جو شہر سے باہر

ہوتا ہے (ریڈ لائیٹ ڈسٹرکٹ' نام اس لئے پڑا کہ کسی زمانے میں طوائفوں کے گھروں پر لال بتی لگوانے کا رواج تھا تاکہ لوگ خطرہ کا نشان سمجھ کر رک جائیں اور خطرہ محسوس کریں)۔

شیخ — بوڑھا آدمی' یہ ایک اصطلاح ہے جو کسی کے عزو شرف کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔

شرع — دینی (اسلامی) قانون۔

شیعہ — طرفدار اور پیرو امام علیؓ اور ان کی اولاد کا۔ وہ لوگ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیء کریمؐ کی وفات کے بعد قیادت علی کو ملنی چاہئے تھی جو نبیؐ کے داماد تھے۔(اس بات پر) شیعہ سوادِ اعظم (عظیم ترین اسلامی برادری) سے الگ ہو گئے اور پھر گروہوں میں تقسیم ہو گئے جن میں بارہ امامی گروہ' (جسے اثنائے عشری بھی کہا جاتا ہے) اور اسماعیلی بھی شامل ہیں۔

شبہ — ناقابل یقین۔بے یقینی۔

صیغہء محرمیات — غیر جنسیاتی صیغہ۔

صیغہ رُو — ایسی عورت' جو بار بار عارضی نکاح (متعہ) کرتی ہے۔

صیغہء عمری — تاحیات صیغہ۔

سفتہ — ہنڈی۔پرامیسری نوٹ۔

سنّت — رسول اکرم محمدؐ کا قول و عمل روایت

سنی — وہ شخص' جو رسول اکرم محمدؐ کے راستے کی پیروی کرتا ہے۔یہ 'راسخ الاعتقادی' the orthodoxy `شیعہ فرقے کی ضد ہے' رسول اکرم محمدؐ کی وفات کے بعد' ان کی نیابت رجانشینی کے لئے ان کے خسر ابو بکرؓ کو منتخب کیا' (سنی ہیں)۔

سورت — قرآن کا ایک باب۔

تفسیر — قرآن (کی آیات) کی شرح و معانی۔ قرآن کی تشریح۔

زوجہ (شیعہ کتب قانون) مستقل بیوی۔

زناء عورت سے حرام کاری کرنا۔ایسے عورت مرد کا جماع جو میاں بیوی نہ ہوں۔

زرہء پنجرہء فولاد فولادی جالی دار کھڑکی کے تحت۔

کتابیات

☆ ایبٹ، ناڈیا۔ ۱۹۴۲: Women and the State in Early Islam (ابتداء اسلام میں عورت اور ریاست)۔ جرنل آف نیر ایسٹرن اسٹڈیز (۱):106-26

☆ آدمیات، ایف۔ ۱۳۵۶/۱۹۷۷: افکار اجتماعی و سیاست و اقتصادی در عصر منتشر نعدہ دوران قجر (سماجی، سیاسی اور اقتصادی افکار، قجر عہد کی غیر مطبوعہ و غیر شائع شدہ دستاویزات)۔ تہران: آگاہ پریس۔

☆ احمد، لیلیٰ۔ ۱۹۸۶: Women and the Advent of Islam (عورت اور ورودِ اسلام)۔ سائنز 4:665-91-

☆ آل احمد، جلال۔ ۱۳۴۸/۱۹۶۹: جشنِ فرخندہ (پر مسرت تقریب)۔ سلسلہ 'پنج داستان' میں۔ تہران: رواق پریس، دوسرا ایڈیشن، ۱۹۷۶۔

☆ ......، ۱۳۴۲/۱۹۶۳: زنِ زیادی (ضرورت سے زیادہ عورت)۔ دوسرا ایڈیشن تہران: جاوید پریس۔

☆ امنی، آیت اللہ احمد لے۔ ۱۳۷۲/۱۹۵۲: الغدیر۔ ۵ اور ۹ جلدیں۔ دوسرا ایڈیشن۔ تہران: حیدری پریس۔

☆ امین الدین، بی۔ ۱۹۳۸: Women's Status in Islam : A Muslim View (اسلام میں عورت کا رتبہ: ایک مسلم نظریہ)۔ مسلم ورلڈ 28(2):153-63-

☆ انسٹی ٹیوٹ انٹرنیشنل رپورٹ (ادارہ علوم کی رپورٹ)۔ ۱۹۸۶ب ایران۔ N.P.n.p.

☆ آربری، آر تھر جے ۱۹۵۵: The Quran Interpreted (قرآن کی تشریح و ترجمانی)، عربی سے انگریزی میں ترجمہ۔ نیویارک: میک ملن۔

☆ اردوعلی، محمد ایچ۔ .n.d، یک سلسلہ دانستنھائے زناشوئی از نظر اسلام: (ازدواجی مسائل کا ایک سلسلہ اسلام کے نقطہ نظر سے) تہران: اقبال پریس۔

☆ اردوستانی، صادق۔ .n.d: اسلام و سائلِ جنسی وزناشوئی (اسلام اور جنسی و ازدواجی مسائل)۔ تہران: خضر پریس۔

☆ آزاد' حسن۔ ۱۳۶۲/ ۱۹۸۳ء : پشتِ پردہء حرم سرا (حرم کی دیواروں کے پیچھے)۔ عروسہ (آذر بلئجان) : انزلی پریس۔

☆ عبدالرؤف' محمد۔ ۱۹۷۲: Marriage in Islam (اسلام میں شادی)۔ نیویارک ایکس پوزیشن پریس'۔

☆ علوی' سیدای ۱۳۵۳/ ۱۹۷۴: حل مشکلِ جنسیء جوانان : از رسل یا اسلام (نوجوانوں کے جنسی مسائل کو حل کرنا : رسول یا اسلام سے)۔ تہران : غدیر پریس۔

☆ علی ابنِ ابی طالب (امام) ۱۳۲۸/ ۱۹۴۹ : نہج البلاغہ (تقاریر و اقوال جو جمع کئے گئے ہیں)۔ ایڈیشن : ج سید علی نقی فیض الاسلام۔ دو کتابوں میں چھ جلدیں۔ تہران : سپہر پریس'۔

☆ بدلوی' جمال اے۔ ۱۹۷۲ء : Polygamy in Islam (اسلام میں تعدادِ ازواج) جریدہ الاتحاد ۹ (۱) : 19-23-'

☆ بہار' محمد تقی (ملک الشعراء)۔ ۱۳۴۴/ ۱۹۶۵ : دیوان اشعر (مجموعہ شاعری) تہران : امیر کبیر پریس'۔

☆ بہز' حجتہ الاسلام محمد جعفر' اَل۔ ۱۳۶۰/ ۱۹۸۱ : تعلیمات دینی (مذہبی تعلیم)۔ تہران : داوَر پناہ پریس برائے وزارت تعلیم'۔

☆ بیٹ سن' گریگوری۔ ۱۹۷۲ء : Steps to an Ecology of Mind (دماغ کی ماحولیات کی طرف قدم بڑھانا)۔ نیویارک : بیلنٹائن بکس'۔

☆ بیع' ۱۹۵۳ : Shorter Encyclopaedia of Islam (اسلام کا مختصر انسائیکلوپیڈیا) لیڈن : ای جے برل'۔

☆ بیسٹن' اے۔ ایف۔ آئی۔ ۱۹۵۲ : The So-called Harlots of Hadramaut (حضر موت' کی نام نہاد فاحشہ عورتیں)۔ اورینس 5'16-22-'

☆ بینجمن' ایس جی ڈبلیو۔ ۱۸۸۷ : Persia and the Persians (ایران اور ایرانی) بوسٹن : ٹکنور'۔

☆ برک' جیکوئیس ۱۹۶۴ : 'Women's Intercession' in The Arabs: Their History and Future (عورتوں کا توسل' عربوں میں' ان کی تاریخ اور مستقبل)۔ 172-69- نیویارک پریجر پریس'۔

☆ بیرج' این ۔ ۱۹۸۰ : The Controversial Vows of Urban Muslim Women in Iran, (ایران میں شہری مسلم عورتوں کے متنازعہ فیہ اقرار و عہد)۔ اِن اَن۔اسپوکن درلڈ'ایڈیشن۔از قلم نینسی اے فاک' 141-55سان فرانسیکو : ہارپر اینڈرو۔

☆ بہشتی' آیت اللہ محمد ایچ ۔ ۱۹۸۰ : شناخت اسلام' (اسلام کا جاننا) تہران : دفتر فرہنگیء اسلام (اسلامک کلچر کے دفتر کی ایک پبلی کیشن)'۔

☆ بنگ' آر۔بی۔ایم۔ ۱۸۵۷ : 'A Journal of Two Years' Travel in Persia, Ceylon, etc (ایران' سیلون وغیرہ میں دو سال کے سفر کا ایک جریدہ)۔لندن :ڈبلیو ایچ ایلن'۔

☆ بورڈیو' پائیرے۔ ۱۹۷۷ : 'Outline of a Theory of Practice' (عمل کے ایک نظریے کا خاکہ) ۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس'۔

☆ براؤن ' ایڈورڈ جی ۔ ۱۸۹۳ : 'A Year Amongst the Persians' (ایرانیوں کے درمیان ایک سال)۔لندن :ایڈم اینڈ چارلس بلیک'۔

☆ بیولو' درن آئی ۔ ۱۹۷۳' : The Subordinate Sex' (زیر دست صنف)۔ اربانا اِل : یونیورسٹی آف اِلی نوئز پریس'۔

☆ برگل' جے سی۔ ۱۹۷۹ : 'Love, Lust, and Longing:Eroticism in Early Islam as Reflected in Literary Sources: In Society and the Sexes in Medieval Islam' (محبت' شہوت اور چاہت : ابتداء اسلام میں شہوت انگیز ہیجان جیسا کہ ادبی ذرائع سے جھلکتا ہے۔ عہد متوسط کے اسلام میں' معاشرے اور جنسی اصناف میں)۔ ترتیب افف ایل ایس مرسوٹ۔مالی بیو' کیلی فورنیا : UNDENA مطبوعات'۔

☆ برہان قطع۔ ۱۳۳۰۔ ۴۲ / ۱۹۵۱۔ ۶۳ : ایڈیٹر محمد معین۔ ۵ جلدیں : تہران : زُدَمَر پریس'۔

☆ برمن' ایس اور بی ای ہیرل ۔ بونڈ' ایڈیٹرز ۔ ۱۹۷۹ : ' The Imposition Of Law' نیویارک :اکیڈیمک پریس۔

☆ چرڈین' جے۔ ۱۹۲۷ : 'Travels in Persia' (ایران میں سفر)۔لندن : دا آرگوناٹ پریس'۔

چوبک صادق۔ ۱۳۴۶ / ۱۹۶۷ : سنگ صبور (صبر کا پتھر)۔تہران : جاودانِ علمی پریس۔

☆ کولیئر' جین ایف۔ ۱۹۷۵ : Legal Processes (قانونی طریقِ عمل) اینول ریویو آف این تھروپولوجی (علم البشریات کا سالانہ ریویو) 4:121-44'۔

☆ کاؤلسن نویل۔۱۹۵۹ : Muslim Custom and Case Law (مسلم رواج اور قانون چارہ جوئی)۔ ’دی ورلڈ آف اسلام‘ جریدہ : 6(1-2):13-24-‘

...... ۱۹۶۴ء : A History of Islamic Law (اسلامی قانون کی ایک تاریخ) الکلے (Illkley) یارک شائر : دی اسکولر پریس۔

......۱۹۶۹‘ : Conflict and Tensions in Islamic Jurisprudence (اسلامی اصولِ قانون میں ٹکراؤ اور تناؤ)۔ شکاگو : یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔

☆ کریپئن زانو‘ ونسینٹ ۔ ۱۹۸۰ : Tuhami: Portait of a Moroccan (تہامی : ایک مراقشی کا نمونہ کامل)۔ شکاگو : یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔

☆ کرزن‘ جی این۔ ۱۸۹۲ : 'Persia and the Persian Question' (ایران اور ایرانی مسئلہ) ۔ دو جلدیں۔ لندن : لونگ مین گرین۔

☆ دشتی علی۔ ۱۹۷۵ء بست وسہ سال (Twenty-three Years / ۲۳ سال) تہران : این پی n.p. (علی نقی منزوی کے نام کے تحت بھی شایع ہوئی ہے)

☆ ڈی لورے ‘ای اور ڈی سلاڈین۔ ۱۹۰۷ء : 'Queer Things about Persia' (ایران کے متعلق انوکھی باتیں)۔ لندن : نیش)

☆ دہ خدا‘ علی اکبر۔ ۱۳۳۸ / ۱۹۵۹ : ’صیغہ ‘ لغات نامہ ء دہ خدا‘ میں (دہ خدا ڈکشنری) مرتبہ ایم معین‘ سیریل نمبر 44‘ صفحہ 401۔ تہران : یونیورسٹی آف تہران پریس‘۔

...... ۱۳۵۳ / ۱۹۷۴ : ’متعہ ‘ لغات نامہ ء دہ خدا‘ میں (دہ خدا ڈکشنری)‘ مرتبہ ایم معین اور ایس جے شاہدی ‘سیریل نمبر 204‘ صفحہ 318- تہران : یونیورسٹی آف تہران پریس۔

☆ ڈونالڈ سن ‘ڈی ایم۔ ۱۹۳۶ : Temporary Marriage in Iran (ایران میں عارضی شادی)۔ ’دی مسلم ورلڈ‘ جریدہ : 26 (4):358-64-

☆ ڈنڈس ایلن۔ ۱۹۷۶ : 'Myth" Encyclopaedia of Anthropology (اساطیر / دیومالا۔ انسائکلوپیڈیا آف علم بشریات) مرتبہ ڈی ای ہنٹر اور وائیٹن 279-81 نیویارک : ہارپر اینڈ رو۔

☆ ڈوایر ‘ڈیزی ایچ ۱۹۷۹ء : 'Law Actual and Perceived: The Sexual Poli- tics of Law in Morocco' (قانونِ عملی اور مدرکہ : مراقش میں قانون کی جنسیاتی سیاست)۔ جریدہ ’لا اینڈ سوسائٹی ریویو‘ 13 (3):739-56

☆ ایکل مین ڈیل ایف۔۱۹۸۱: The Middle East: An Anthropological Approach (شرقِ اوسط: ایک البشریاتی رسائی پذیری / فکری جائزہ)۔ اینگل ووڈ کلفس این جے: پرینٹس ہال'۔

☆ الیوان' شوبکر۔۱۹۷۴"The status of Women in the Arab World"(عرب دنیا میں عورتیں کا درجہ)۔ نیویارک: لیگ آف عرب اسٹیٹس)'۔

☆ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام(Encyclopaedia of Islam) ۱۹۲۷ء(اشاعت اول)۴ جلدیں ۔لیڈن: ای جے برل اور لوزیک'۔

☆ المسوزیڈ' جون۔۱۹۷۵: Women's Right in Islam (اسلام میں عورتوں کے حقوق) جریدہ اسلامک اسٹڈیز 14 (2) :99-114۔

☆ ۱۹۸۲: Women in Muslim Family Law (مسلم فیملی لا میں خواتین کی حیثیت)۔ سائیراکیوز: سائیراکیوز یونیورسٹی پریس'۔

☆ فہیم کرمانی' مرتضٰی۔۱۹۷۵: 'چہرہ زن در آئینہء تاریخ اسلام' (تاریخ اسلام کے آئینے میں عورت کا چہرہ) تہران: فارس پریس'۔

☆ فخر رازی(امام)' ۱۳۵۷ھ /۱۹۳۸ء: التفسیر الکبیر' جلد ۱۰۔ مصر: المبیت المصریہ'۔

☆ فیملی پروٹیکشن لا (تحفظِ خاندان کا قانون)۔ دیکھئے قانونِ حمایت۔

☆ فرلو' میڈلین۔۱۹۸۴: Marriage and Sexuality in Islam (اسلام میں شادی اور جنسیت)۔ سالٹ لیک سٹی: یوٹا یونیورسٹی پریس'۔

☆ فرخی یزدی' محمد۔۱۳۲۰/۱۹۴۱: 'دیوان' (شاعری کا مجموعہ)۔ تہران: مرکزی پریس'۔

☆ 'فتح علی شاہ وزنہائے صیغہ ہا' (فتح علی شاہ اور صیغہ عورتیں)۔ ۱۳۴۷ھ /۱۹۶۸۔ ارمغان' (جریدہ): 37 (3) 121-25'۔

☆ فیضی' اے اے اے۔ ۱۹۷۴ء: Outlines of Muhammadan Law (محمدی / اسلامی قانون کے اہم نکات)۔ اشاعت چہارم۔ نئی دہلی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس'۔

☆ فرڈوز' عدل کے' اور امیر ایچ فرڈوز۔۱۹۸۳: Women in Shi'i Fiqh: Images through the Hadith' (شیعی فقہ میں خواتین: حدیث کے ذریعہ سے مختلف چہرے)۔ جریدہ' ویمن اینڈ ریوولیشن اِن ایران / عورتیں اور ایران کا انقلاب)' مرتبہ گیتی نشاط۔55-68۔ باؤلڈر کولو:

ویسٹ ویو پریس'۔
☆ فرائیڈ' سگمنڈ۔۱۹۱۸: Taboo and the Ambivalence of Emotions, (رسم تحریم / ممنوعات اور شدید جذبوں کی یک جائی)۔ جریدہ 'ٹوٹم اور تابو' میں 26-97- نیویارک: وین ٹیج بکس'۔
☆ گیری' ایف آر۔ ۱۹۶۲: 'Sonjo Bride- Price and the Question of African Wife Purchase' (سونجو دلہن کا اجر اور افریقی بیوی کی خریداری کا مسئلہ)۔ جریدہ' امریکن اینتھروپولوجسٹ' (امریکی ماہر بشریات) 62 (1); 34-57-
☆ گزدر' ایم ڈبلیو۔ ۱۹۷۳: 'Women in Islam and Christainity' (عورتیں: اسلام اور مسیحیت میں)۔ جریدہ 'مسلم نیوز انٹر نیشنل' نومبر۔ صفحہ 18-21'-
☆ گیرتز کلفرڈ۔ ۱۹۷۳: Religion as a Cultural System (مذہب' ایک ثقافتی نظام کی حیثیت سے)۔ جریدہ 'دی انٹر پریٹیشن آف کلچرز' (ثقافتوں کی ترجمانی و تشریح) 87-125- نیویارک: بیسک بکس (۱۹۶۶ء میں پہلی بار شائع شدہ)'۔
......'۱۹۸۴ء: 'Local knowledge' (مقامی آگاہی) نیویارک: بیسک بکس'۔
☆ غزالی' طوسی' امام ابو حامد محمد' ۱۳۵۴ / ۱۹۷۵: 'کیمیائے سعادت' (مسرت کی کیمیا)۔ مرتبہ حسین خدیو جم۔ دو جلدیں۔ تہران: فرینکلن پریس'۔
☆ غضنفر مہدی۔ ۱۳۳۶ / ۱۹۵۷' خدام ؤلماءِ' تہران: برہان پبلشرز'۔
گِب' ایچ اے آر۔ ۱۹۵۳: 'متعہ'۔ 'شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام' میں 418-20 لیڈن: ای جے برل۔
☆ گفن' ایل۔ ۱۹۷۱: 'Theory of Profane Love among the Arabs' (عربوں کے درمیان الحادی اور بے ادب محبت کا نظریہ)۔ نیویارک: نیویارک یونیورسٹی پریس'۔
☆ گڈی' جیک اور ایس جے تمبیا۔ ۱۹۷۳: Bridewealth and Dowry (دولتِ دلہن اور مہر) - معاشرتی علم البشریات میں کیمبرج پیپرز 7۔ کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس'۔
☆ گف کیتھلین ای۔ ۱۹۵۹: 'The Nayars and the Definition of Marriage' (نیرز اور نکاح / شادی کی تعریف)۔ جریدہ ' جرنل آف دارائل اینتھروپولوجیکل انسٹی ٹیوٹ' 89-23-34-'
☆ گلستان' ابراہیم۔ ۱۳۴۶ / ۱۹۶۷: سفر عصمت' (عصمت کا سفر)۔ جریدہ 'جود دیوار و تشنہ' (نہر' دیوار

اور پیاسا)۔ تہران : گلستان اسٹیڈیو'۔

☆ حائری' شہلا۔۱۹۸۱: Women, Law and Social Change in Iran (ایران میں عورت' قانون اور سماجی تغیر)۔ جریدہ 'ویمن ان مسلم کنٹریز' (مسلم ممالک میں عورتیں) مرتبہ جین آئی اسمتھ '34-209' لیو سبرگ' پی اے : بک نیل یونیورسٹی پریس'۔

......'۱۹۸۳ء: 'The Institution of Mut'a Marriage in Iran: A Formal and Historical Perspective' (ایران میں متعہ نکاح / شادی کا ادارہ : ایک رسمی اور تاریخی جائزے کے تناظر میں جریدہ 'ویمن اینڈ ریوویشن ان ایران' (ایران میں عورتیں اور انقلاب) مرتبہ گیتی نشاط-231-52 بالڈر کولو) ویسٹ ویو پریس۔'

☆ حکیم' ایم ٹی۔ ۱۳۵۰ / ۱۹۷۱ : ازولج موقت و نقش اندر حل مشکلات جنسی' (عارضی شادی اور جنسی مسائل کے حل میں اس کا کردار)' حیدری قزوینی نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران : برہان پریس'۔

☆ حقانی زنجانی' حسین' دیکھو زنجانی۔ ☆ ہاشمی رفسنجانی' دیکھو رفسنجانی۔

☆ حسن' رفعت۔ ۱۹۸۵: 'Made from Adam's Rib? The Woman's Creation Question' (آدم کی پسلی سے بنائی گئی ؟ تخلیقِ عورت کا مسئلہ)۔ جریدہ 'المشیر' (راولپنڈی۔ پاکستان) / 27(3)124-55'۔

......' 1987: "Equal before Allah: Woman- Man Equality in the Islamic Tradition (اللہ کے نزدیک' اسلامی روایت میں عورت۔ مرد کی مساوات)۔ ہارورڈ ڈولنٹی بلیٹن' 27(2):2-4۔

☆ ہدایت' صادق : ۱۳۲۸ / ۱۹۴۹ : 'در ددلِ مرزا ابوالقلہ' (مرزا ابوالقلہ کی سوانح حیات)۔ تہران : محسن پریس'۔

......' ۱۳۴۲ / ۱۹۶۳ : 'علاویہ خانم وو لنگری' (علاویہ خانم اور غفلت شعاری)۔ اشاعت چہارم۔ تہران : امیر کبیر پریس۔

☆ حجازی' قدسیہ۔ ۱۳۴۵ / ۱۹۶۶ : ازولج در اسلام' (اسلام میں شادی / نکاح) گائیڈنگ ویمز تھوٹ کی ایسوسی ایشن کی ایک مطبوعہ کتاب۔ تہران : حیدری پریس'۔

☆ حلی' محقق نجم الدین ابوالقاسم جعفر۔ ۱۳۴۳ / ۱۹۶۴ء : 'مختصر نافع' (فائدے کی مختصر باتیں)۔ اے

ریشتر اور ایم ٹی دانش پژوہ نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران یونیورسٹی آف تہران پریس۔

......' ۱۳۴۷/ ۱۹۶۳: شرع اسلام (اسلامی قانون)۔ اے احمد یزدی اور ایم ٹی دانش پژوہ نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ دو جلدیں۔ تہران۔ یونیورسٹی آف تہران' پریس'

☆ بیج کلف' ڈورین۔ ۱۹۶۸: .The Iranian Family Protection Act (ایرانی تحفظِ خاندان کا قانون)۔ جریدہ 'انٹرنیشنل اینڈ کمپریٹیو لا کوارٹرلی' (بین الاقوامی و تقابلی قانون۔ سہ ماہی) -'21-516:(2)17-

☆ ہوورڈ' آئی کے اے۔ ۱۹۷۵: Mut'a Marriage Reconsidered in the Context of the Formal Procedures for Islamic Marriage' (اسلامی شادی کے رسمی طریقوں کے حوالے سے متعہ نکاح پر از سر نو غور و فکر کیا گیا)۔ جریدہ: جرنل آف سیمٹک اسٹڈیز'-20 (1) :92-82-'

☆ ہفس' ٹی پی۔ ۱۹۶۴ء 'متعہ Muta' ('ڈکشنری آف اسلام' میں) انار کلی۔ لاہور: پریمیئر بک ہاؤس' پبلشرز اینڈ بک سیلرز (اشاعتِ اول ۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی)۔

☆ حقوقِ زن در دوران ازدواج چیست؟ (شادی کے دوران عورتوں کے حقوق کیا ہیں؟) ۱۳۶۴/ ۱۹۸۳۔ تہران: رہنما پریس'۔

☆ امامی' سید حسین ۵۳-۱۳۵۰/ ۷۴-۱۹۷۱: 'حقوقِ مدنی' (شہری حقوق / سول لا) پانچ جلدیں۔ تہران: اسلامیہ پریس'۔

☆ ایرج مرزا' جلال الملک۔ این ڈی 'کلیات' (مجموعہ شاعری)۔ تہران: مظفری پریس۔

☆ ایران ٹائمز' (ایک ایرانی ہفت روزہ اخبار)۔ واشنگٹن ڈی سی۔

☆ عشقی' میر زادہ۔ این ڈی۔ 'کلیات' (مجموعہ شاعری)۔ تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ اطلاعات (ایک ایرانی اخبار)۔ تہران۔

☆ جبیری۔ ابو محسن۔ ۱۹۸۳ء: فرہنگِ اصطلاحاتِ فقہ اسلامی درباب معاملات' (معاملات کی بابت اسلامی قانونی اصطلاحات کی انسائیکلوپیڈیا)۔ تہران: امیر کبیر پریس'۔

☆ جعفری' لنگرودی' ایم۔ جے۔ دیکھو لنگرودی۔

☆ جمال زادہ محمد علی۔ ۱۳۳۳/ ۱۹۵۴: معصومہ شیرازی' (شیراز کی معصومہ)۔ تہران: کنونِ معرفت پریس۔

☆ کمالی' ہاشم۔ ۱۹۸۴: 'Divorce and Women's Rights: Some Muslim Interpretations of Sura 2: 228' (طلاق اور عورتوں کے حقوق : سورہ 228:2 کی کچھ مسلم تشریحات)۔ جریدہ 'دی مسلم ورلڈ' 74 (2):88-99۔

☆ کاشف الغطاء' محمد حسین۔ ۱۳۴۷/۱۹۶۸ : 'آئینِ ما' (ہمارا آئین)' ناصر مکارم شیرازی نے ترجمہ کیا قم : ہدف پریس'۔

☆ کتوزیان' ناصر۔ ۱۳۵۷/۱۹۷۸ : 'حقوقِ مدنیءِ خانوادہ' (خاندان کے مدنی حقوق / سول لا)۔ تہران : یونیورسٹی آف تہران پریس۔

☆ کیہان (لندن) : ایک ہفت روزہ / اخبار۔ ☆ کیہان (تہران) : ایک روزنامہ / اخبار۔

☆ کیہانِ انٹرنیشنل (تہران) : ایک ہفت روزہ / اخبار۔

☆ کیہانِ سال (سالانہ کیہان) : ۱۳۵۱/۱۹۷۲ : تہران۔

☆ کیڈی' نکی اور لوئیس بیک۔ ۱۹۷۸ء : 'تمہید Introduction' جریدہ 'ویمن ان دا مسلم ورلڈ' (دنیائے اسلام میں عورتیں)۔ 1-34 کیمبرج ماس : ہارورڈ یونیورسٹی پریس'۔

☆ کرپورٹر' روبرٹ۔ 'Travel in Georgia, Persia, Armenia, Ancient-, Babylonia, (جارجیا' ایران' آرمینیا' قدیم بابل میں سفر) -1817-20-21- دو جلدیں۔ لندن : لونگ مین ہرسٹ۔

☆ خاکپور' محمد مہدی۔ ۱۳۵۴/۱۹۷۵ : 'جرم شناسیِ زناں' (Women Criminology) / جرائم نسواں کا علم)۔ تہران : عطائی پریس۔

☆ خان' مظہر خاں' ۱۹۷۲۔ 'Purdah and Polygamy' (پردہ اور تعدد ازواج کی رسم)۔ لاہور' پاکستان : پاکستان امپیریل پریس'۔

☆ خلیب۔ شہیدی' جین۔ ۱۹۸۱: 'Sexual Prohibitions' Shared Space and Fictive Marriage in Shi'ite Iran' (شیعی ایران میں جنسی ممنوعات' خلائی تسخیر میں حصہ' اور افسانوی شادی)۔ جریدہ 'ویمن اینڈ اسپیس گراؤنڈ رولز اینڈ سوشل میپس / خواتین اور خلا : میدانی قاعدے اور سماجی نقشے)۔ مرتبہ شیرلے آرڈنر 112-35 لندن : کروم ہیلم نے آکسفورڈ یونیورسٹی ویمنز اسٹڈیز کمیٹی کے اشتراک سے شائع کیا۔

☆ خمینی' آیت اللہ روح اللہ' 'توضیح المسائل' (نافذ نہ تشریح کی کتاب)۔ تہران : این پی'

......'۱۳۵۶/۱۹۷۷: توضیح المسائل '(نافذانہ تشریح) مشہد (؟)۔ کنون نشر کتاں (؟)۔

......'Non- Permanent marriage,:۱۹۸۲'(غیر مستقل نکاح) : جریدہ : مجوبہ 2(5):38-40-'

......'۱۳۶۱/۱۹۱۲: 'زن' (عورت)۔ لیکچر زاور نعرے : ۱۳۴۱سے ۱۳۶۱تک جمع شدہ'۔ تہران : امیر کبیر پریس۔

......'The Practical Laws of Islam:۱۹۸۳ (اسلام کے عملی قوانین) ترجمہ۔ تہران : اسلامک پروپیگیشن آرگنائزیشن (اسلامی نشر واشاعت کاادارہ) / توضیح المسائل کا خلاصہ '۔

☆ خوئی' آیت اللہ 'ایس اے'۱۳۵۶/۱۹۷۷: توضیح المسائل '(نافذانہ تشریح) : قم۔

☆ کیافر'اے۔ ۱۳۶۰/۱۹۸۱: 'آئینِ ازواجِ موافقت (عارضی شادی کا طریقہء کار)۔

کنڈر' آرایل۔ ۱۹۷۹:'Toward an Integrated Theory of Imposed Law' (قانونِ نافذہ کے مکمل ویکجا نظریے کی طرف سے پیش قدمی)۔ جریدہ 'دا امپوزیشن آف لا / قانون کا نفاذ' میں۔ مرتبہ ایس بد من اور بی ای ہیرل۔ یونٹ۔ نیویارک : اکیڈیمک پریس'۔

☆ کرمانی' ایم ایچ صالحی۔ ۱۳۳۹/۱۹۶۰: 'زناں باید آزادی دشتہِ باشند' و لے معنی آزادی چیست ؟' (عورتوں کو آزادی حاصل ہونا چاہئے لیکن آزادی کے کیا معنی ہیں ؟)۔ 'جریدہ جہانِ دانش' میں (قم : دلرالعلم پریس)۔ (مارچ):295-305-'

☆ کریسل' فریڈرخ اور گرانٹ گل مور۔ ۱۹۷۰ء :-'Contracts' Cases and Materi als' (معاہدے : مقدمات اور مواد)۔ اشاعت دوم۔ بوسٹن : لٹل 'براؤن'۔

☆ کلینی 'ابی جعفر محمد۔ ۱۳۷۸/۱۹۵۸: 'الفروع من الکافی' (کتاب 'الکافی' میں قانون کی شاخیں) ۔ چھ جلدیں۔ تہران : حیدری پریس

☆ گیر' ہاؤل۔ ۱۹۷۰:'A Witch in My Heart' (میرے دل میں ایک جادوگرنی)۔ لندن : آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ لابارے' ویسٹن۔ ۱۹۸۰ء : 'Social Cynosure and Social Structure' (معاشرتی مرجع نظر اور معاشرتی ڈھانچہ)۔ جریدہ 'کلچر ان کنیکٹ' 203-214 رہم این سی : ڈیوک یونیورسٹی پریس۔

☆ لنگرودی' محمد جعفر جعفری۔ ۱۳۴۶/۱۹۶۷:'Terminuluzhi-i-Huquqi' (قانونی

اصطلاحات)۔ تہران: ابن سیناپریس۔

......۱۳۵۵/۱۹۷۶: 'حقوقِ خانوادہ' (فیملی لا۔ عائلی قانون)۔ تہران: حیدری پریس۔

......۱۳۵۷/۱۹۷۸: 'ارث (ورثہ ترکہ)۔ دو جلدیں۔ تہران: امیر کبیر پریس

☆ لیپڈس 'ایرا ایم۔ ۱۹۷۶: 'Adulthood In Islam: Rilligious Maturity in the Islamic Tradition' (اسلام میں دورِ بلوغت: اسلامی روایت میں مذہبی پختگی) Daedalus 105(2):93-108۔

☆ لمیہ و قصاص (اسلامی مملکت کا قانون سزا دہی)۔ ۱۹۸۰: اشاعت دوم۔ تہران۔ این پی۔

☆ لی کوک 'الاتورپی۔ ۱۹۸۱ء: 'Myths of Male Dominance' (مردانہ غلبے کی داستانیں) ۔نیویارک: منتھلی ریویو پریس۔

☆ لیوائن 'این ای۔ اور ڈبلیو سیگری۔ ۱۹۸۰: 'Women with Many Husbands: Polyandrous Alliance and Marital Flexibility in Africa and Asia' (کئی شوہروں والی عورتیں: افریقہ اور ایشیا میں کثیر شوہری رشتے اور ازدواجی لچک)۔ جرنل آف کمپریٹیو فیملی اسٹیڈیز 10 (3)۔

☆ لیوی۔ اسٹراس کلاڈ۔ ۱۹۶۹: The Elementary Structure of Kinship (رشتہ داری کا ابتدائی ڈھانچہ)۔ بوسٹن: بیکن پریس۔

......۱۹۷۴: 'Reciprocity, the Essence of Social Life' (باہم دگری/ مقابلہ' معاشرتی زندگی کا بنیادی جوہر)۔ جریدہ 'فیملی' مرتبہ آرلیوس کوزر۔ نیویارک: سینٹ مارٹن + س پریس۔

☆ لیوی۔ روبن۔ ۱۹۳۱ '۱۹۳۳: 'Introduction to the Sociology of Islam, (اسلام کی عمرانیات کا تعارف)۔ دو جلدیں۔ لندن: ولیمز اور نور گیٹ۔

......۱۹۵۷: The Social Structure of Islam, (اسلام کا معاشرتی ڈھانچہ)۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ لسان الملک 'محمد تقی۔ ناسخ التواریخ' (تواریخ کو منسوخ کرنے والے)۔ آٹھ جلدیں۔ تہران: امیر کبیر پریس۔

☆ 'Love and Marriage in Persia' (فارس میں محبت اور شادی)۔ جریدہ: آل دی لیدر لاؤنڈ 6(147): 488-91۔

☆ لمعات: دیکھو غضنفری۔

☆ مہدوی 'شیریں۔۱۹۸۸: 'The Position of Women in Shi'a Iran Views of the Ulama': شیعہ ایران میں عورت کی حیثیت: علماء کے افکار۔

☆ محجوبہ (انگریزی زبان کا رسالہ برائے خواتین): 'اسلامی جمہوریہ ایران' شائع کرتی ہے۔

مہمنی 'صبحی۔۱۳۳۹/۱۹۶۰: قوانین فقہ اسلامی' (اسلامی قانون)۔ جمال الدین جمالی نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔

☆ محمودی 'عبدالعلی۔۱۳۵۹/۱۹۸۰: 'حقوقِ جزاء اسلامی: جرائم نشاءِ غریزہء جنسی' (اسلام کا تعزیری قانون: جنسی جبلت سے تحریک پانے والے جرائم)۔ این پی: مسلم ویمنز مومنٹ کی ایک اشاعت۔

☆ مجلسی 'علامہ محمد باقر۔ این ڈی حلیت المتقین (متقی لوگوں کے زیورات)۔ تہران: قائم پریس۔

☆ مکارم شیرازی 'ناصر۔۱۳۴۷/۱۹۶۸: 'ازدواج موقت یک ضرورت اجتناب پذیر اجتماع است' (معاشرہ میں عارضی شادی ایک ناگزیر ضرورت ہے): 90-372 کتاب 'آئین متعہ' مصنفہ کاشف الغطاکا اقتصامیہ۔ قم: ہدف پریس۔

☆ میکدیسی 'جارج۔۱۹۷۹: 'The Significace of the Sunni Schools of Laws in Islamic Religious History' (اسلامی مذہبی تاریخ میں سنی مکاتیب کی اہمیت)۔ جریدہ 'انٹر نیشنل جرنل آف مڈل ایسٹ اسٹڈیز' (کیمبرج یونیورسٹی پریس) 10(Fall):1-8۔

☆ منوچریاں 'مہ رنگیز۔۱۳۵۷/۱۹۷۸: 'نابرابری ہائے حقوقِ زن و مرد در ایران و رہِ اصلاحیان' (ایران اور راہ اصلاحین میں عورت و مرد کے حقوق کی عدم مساوات)۔ تہران: پنگوئن پریس۔

☆ موس 'ایم۔۱۹۶۷ 'The Gift,' (تحفہ/عطیہ)۔ آئی کنی سن نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ نیویارک: ڈبلیو ڈبلیو نورٹن۔

☆ میبودی 'راشد الدین احمد ابن محمد۔۱۳۳۱۔۳۹/۱۹۵۲۔۶۱: کشف الاسرار و عدت الابرار' (اسرار کا ظاہر ہونا اور ابرار کی تیاری) اسرار کی وضاحت و تشریح'۔ اس کتاب کو تفسیر انصاری' بھی کہا جاتا ہے۔ دس جلدیں۔ تہران: مجلس پریس۔

☆ مازندرانی حائری 'آیت اللہ محمد باقر۔۱۳۶۴/۱۹۸۵: 'ازدواج و طلاق در اسلام و سیر ادیان' (اسلام اور دوسرے مذاہب میں ازدواج اور طلاق)۔ تہران: ۱۲۸ پریس۔

☆ مہدوی 'اے ایس۔۱۹۵۳: 'Persian Adventure' (فارس کی مہم): نیویارک: الفریڈ

اے کنوف۔

☆ مرنیسی' فاطمہ۔ ۱۹۷۵: Beyond the Veil Male- Female Dynamics in a Modern Muslim Society (پردے کے اس پار : ایک جدید مسلم معاشرہ میں ذکورواناث کی حرکیات)۔ نیویارک : جون وِلے اینڈ سنز۔

☆ میکائل' مونااین۔ ۱۹۷۵: 'Images of Women in North African Litera- ture: Myth of Reality? (شمالی افریقہ کے ادب میں عورتوں کے مجسمے / روپ افسانہ یا حقیقت ؟) جریدہ 'امریکن جرنل آف عریبک اسٹیڈیز' 3:37-47۔

☆ مشکینیی ' علی۔ ۱۳۵۳ / ۱۹۷۴ : 'ازدواج دراسلام' (اسلام میں نکاح / شادی)۔ احمد جنتی نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران : میر استوار۔

☆ محسن' صفیہ۔ ۱۹۷۴: 'The Egyptian Woman: Between Modernity and Tradition' (مصری عورت : جدیدیت اور روایت کے درمیان)۔ کتاب 'مِنی سسٹرز' میں' مرتبہ کیرولین بے ٹمیاسن 37-38 نیویارک : فری پریس۔

☆ مور' سیلی فاک ۱۹۷۸ء۔ 'Law as Process,' (قانون بحیثیت طریق)۔ لندن : روٹ لیج اور کیگن پال۔

☆ موریر' جیمز۔ ۱۸۵۵ : 'The Adventures of haji Baba of Ispahan' اصفہان کے حاجی بابا کی مہمات)۔ فلاڈلفیا : لپنکوٹ گریمبو۔

☆ مہاجر' اے اے۔ ۱۳۴۵ / ۱۹۶۶ : 'تعدد زوجات و متعہ' (تعدد ازدواج کی رسم اور متعہ)۔ 'مجالہء قانون سردفتراں' 10(5-6): 18-40۔

☆ محمد' حسن۔ ۱۳۶۴ / ۱۹۸۵ : 'ازدواج موقت وثوابیاں'۔ (عارضی نکاح اور اس کے ثواب)۔ جریدہ : ازدواج موقت دراسلام' مرتبہ طباطبائی 144-47۔

☆ منزوی' علی نقی۔ دیکھو دشتی۔

☆ مُراتہ شیچکو۔ ۱۳۵۳ / ۱۹۷۴ : ازدواج موقت واثراجتماعیاں (عارضی نکاح اور اس کے سماجی اثرات)۔ ایم اے مقالہء تحقیق / تھیس' ڈوائنٹیی اسکول' یونیورسٹی آف تہران۔

☆ مسلم' بی ایف۔ ۱۹۸۶ : 'Sex and Society in Islam' (اسلام میں جنسیت اور معاشرہ) ۔ کیمبرج : کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ موسوی۔ اصفہانی'ایم 1985 : انقلاب مہواتیر'(انقلابِ معیبت و نکبت)۔ این سینو'کیلیفورنیہ کتاب کاپوریشن۔
☆ مشفق کاظمی'ایم۔ ۱۳۴۰/۱۹۶۱ : 'تہرانِ مخوف'(خوف زدہ تہران)۔ تہران : ابن سینا پریس۔
☆ مصطفوی'سید جواد۔ ۱۳۵۱/۱۹۷۲(مطبوعہ دوم ۱۳۵۶/۱۹۷۸) : ازدواج در اسلام و فطرت' (اسلام اور فطرت میں ازدواج)۔ جریدہ 'نشریہء دانش کدہء الٰہیات و معارفِ اسلامی دانش گاہِ مشہد' (جرنل آف دی ڈیوانٹی اسکول'یونیورسٹی آف مشہد)۔ وغیرہ صفحہ 150-58۔
☆ 'متعہ'۔ ۱۹۲۷: 'Encyclopaedia of Islam'(انسائیکلو پیڈیا آف اسلام) 3-76-773-: لیڈن : ای جے برل اور لوزیک۔
☆ متعہ۔ ۱۹۵۳ : 'Shorter Encyclopaedia of Islam' (شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام) لیڈن :ای جے برل۔
☆ مطہری'آیت اللہ مرتضیٰ۔ ۱۳۵۳/۱۹۷۴ : 'نظام حقوق زن در اسلام'(اسلام میں عورتوں کے قانونی حقوق)۔ اشاعت ہشتم۔ قم'سدرہ پریس۔
......'۷۵ : حقوق زن' تعدد زوجات'ازدواج موقت'(عورتوں کے حقوق، تعدد ازدواج' عارضی نکاح)۔ قم :اہلبیت پریس :
......'۱۹۸۱ : 'The Rights of Women in Islam: Fixed Term Marriage' (اسلام میں عورتوں کے حقوق : مقررہ مدت میں شادی) حصہ سوم۔ جریدہ 'مجوبہ' اکتوبر / نومبر۔ صفحہ 52-56۔
...... 'اخلاقِ جنسی در اسلام و جہانِ غرب'(اسلام میں جنسی اخلاق اور مغربی دنیا)۔ قم :سدرہ پریس۔
☆ نے ڈر'لارا۔ ۱۹۶۵ : 'Ethnography of Law' (قانون کی نسلی جغرافیہ / علم بشریات کی ایک شاخ)۔ جریدہ'امریکن انتھروپولوجسٹ'67 (2):3-32 (سپلیمنٹ)۔
☆ ناسخ التواریخ۔ دیکھو لسان الملک۔
☆ نصر'سید حسین۔ ۱۹۷۷: 'Preface' اور 'Appendix II' (مقدمہ اور ضمیمہ / ملحقہ دوم)۔ کتاب Shi' ite Islam مصنفہ علامہ سید محمد حسین طباطبائی 3-28- البانی اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک پریس۔
☆ ناطق'ہما۔ ۱۳۵۶/۱۹۷۷ :'فرنگ و فرنگی مآبی'(مغرب اور مغرب کی نقل)۔ الف بے (تہران)

-61-60:6

☆ نیلسن' سی۔۱۹۷۱: 'Public and Private Politics: Women in the Middle Eastern World, (پبلک اور پرائیویٹ سیاسیات' وسطی مشرقی دنیا میں عورتیں)۔ جریدہ' امریکن ایتھنولوجسٹ'(3):551-62-

☆ 'نکاح' ۔۱۹۶۷: 'Encyclopaedia of Islam' (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)۔ 14-912:3- لیڈن: ای جے، ل ارلوزیک۔

☆ نکاح ۱۹۵۳: 'Shorter Encyclopaedia of Islam' (شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام) ۔-447-49- لیڈن: ای جے برل۔

☆ نوری' علامہ یحییٰ۔ ۱۳۴۷/۱۹۶۸: 'حقوق زن در اسلام و جہاں' (اسلام اور دنیا میں عورتوں کے قانونی حقوق)۔ اشاعت چہارم۔ تہران۔ فرحانی پریس۔

☆ اورٹنر' شیری بی اور ہیریٹ وہٹ ہیڈ۔۱۹۸۱: 'Sexual Meanings: The Cultural Construction of Gender and Sexuality (جنسی معانی: صنف اور جنسیت کی ثقافتی تعمیر)۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ پرسا' ایف آر۔ ۱۳۴۶/۱۹۶۷: 'زن در ایرانِ باستان' (قدیم ایران میں عورت)۔ تہران: بست و پنجم شہریور پریس۔

☆ پرنسٹن۔ ڈیوڈ ایچ۔۱۹۶۱: The Nisab al-Ihtisab Legal Text (نصاب الاحتساب: عربی میں مذہبی قانونی نصاب)۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ تحقیق۔ پرنسٹن یونیورسٹی۔

☆ پٹائی۔ رافائیل۔۱۹۷۶: 'The Arab Mind' (عرب ذہن)۔ نیویارک: چارلس اسکرب نرز سنز۔

☆ پیری خانیان۔ اے۔ ۱۹۸۳: 'Iranian Society and Law' (ایرانی معاشرہ اور قانون) ۔ جریدہ' دی سیلوسڈ' پارتھین اینڈ ساسانیاں پیریڈز' مرتبہ احسان یار شاطر۔ کیمبرج ہسٹری آف ایران 3-(2):627-076- کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس۔

☆ فلپس۔ وینڈیل۔۱۹۶۸: 'Women in Oman' (اومان میں عورتیں)۔ کتاب 'ان اسپوکن اومان' میں128-46- نیویارک: ڈیوڈ میک کے۔

☆ پکتھال' محمد مرماڈیوک۔ ترجمہ 'The Meaning of the Glorious Quran' (قرآن

مجید کے معانی)۔ نیویارک مینٹر۔
☆ پزمن ختیاری۔ ایچ ۱۳۴۴ / ۱۹۶۵: فتح علی شاہ حواسیش' (شاہ فتح علی اور اس کی خواہشات)۔ جریدہ 'یغما' 18 (3):154-57- ۔
☆ پیومارائے۔ آر۔ ۱۹۳۰: ('Marriage : Past, Present, and Future' (شادی / نکاح: ماضی، حال اور مستقبل) نیویارک: رچرڈ آر سمتھ۔
☆ پورٹر: دیکھو: کرپورٹر۔
☆ قائمی، علی۔ ۱۳۵۴ / ۱۹۷۴: 'تشکیل خانوادہ در اسلام' (اسلام میں خاندان کی تشکیل و تاریخ)۔ قم: دار التبلیغت اصلاحی پریس۔
☆ قانونِ حمایت خانوادہ (تحفظِ خاندان کا قانون)۔ ۱۳۵۱ / ۱۹۷۳۔ تہران: فرخی پبلشنگ۔
☆ قزوینی۔ آخوند ایم اے صیاغ عقود' (نکاحوں کے معاہدے)۔ تہران: علیمہ اسلامیہ پریس۔
قزوینی رضی۔ دیکھو رضی قزوینی۔
☆ قربانی۔ زیڈ ۱۳۴۴ / ۱۹۶۵: حقوقِ زن و شوہر نسبت بہ یک دگر' (بیوی اور شوہر کے ایک دوسرے بالقابل حقوق)۔ مکتب اسلام 6 (7):47-51-
☆ قطب، محمد۔ ۱۹۶۷: 'Islam and Woman' (اسلام اور عورت)۔ کتاب 'اسلام مذہب جو غلط سمجھا گیا' (انگریزی) '173-243- کویت: وزارت اوقاف اور امور اسلامی۔
☆ رفسنجانی، علی اکبر ۱۳۶۴ / ۱۹۸۵: 'پیش گفتار' (تمہید)۔ کتاب 'ازدواج موقت در اسلام' (عارضی نکاح اسلام میں)۔ قم: صالح پریس۔
☆ رضی، شیخ ابو الفتوح حسین ابن علی۔ ۱۳۸۲۔۸۸ / ۱۹۶۳۔۶۸: 'تفسیر' (قرآن کی شرح)۔ جلد سوم۔ تہران: اسلامیہ پریس۔
☆ رضی قزوینی، عبدالجلیل۔ ۱۳۳۱ / ۱۹۵۲: 'کتابِ النقض' (کتابِ بطلان)۔ تہران: صفر پریس۔
☆ روبرٹسن اسمتھ ولیم۔ ۱۹۰۳: 'Kinship and Marriage in Early Arabia' (قدیم عرب میں رشتہ داری اور شادی)۔ بوسٹن: بیکن پریس۔
☆ روزن، ایل۔ ۱۹۷۸: 'The Negotiation of Reality : Male-Female Relations in Sefron, Morocco' (حقیقت کے مذاکرات: سفرون، مراقش میں ذکور۔ اناث تعلقات)۔ 'جریدہ وومن ان دی مسلم ورلڈ' مرتبہ ایل بیک اور این کیڈی۔ -84-561- کیمبرج، ماس:

ہاورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ رسل، برٹرینڈ۔ ۱۹۲۹: 'Marriage and Morals,' (شادی اور اخلاق) لندن: جارج ایلن اور ان ون۔

☆ صبا، فتنہ اے۔ ۱۹۸۳: 'Women in Muslim Unconscious' (مسلم غیر شعور میں عورتیں)۔ ترجمہ میری جولیک لینڈ نے کیا۔ نیویارک: پرگامن پریس۔

☆ صادق، گلدار، احمد۔ ۱۹۶۴: 'شروط و شروط ضمن عقد' (شرائط اور معاہدہ (نکاح) کے وقت کی شرائط)۔ جریدہ 'فصل نامہ و حق'، دسمبر۔ مارچ۔ ص 704-10-

☆ صفا۔ افاہانی، کاوہ۔ ۱۹۸۰: 'Concepts of Feminine Sexuality and Female Centered World Views in Iran: Symbolic Representations and Dramatic Games' (ایران میں اناث کی جنسیت اور اناث پر مرتکز عالمی نظریات کے تصورات: علامتی نمائندگیاں اور ڈرامائی کھیل)۔ سائنز 6(11):33-53-

☆ صالح، شیہ۔ ۱۹۷۲ 'Women in Islam ; Their Role in Religious and Traditional Culture' (اسلام میں عورتیں: مذہبی اور روایتی ثقافت میں ان کا کردار)۔ جریدہ انٹر نیشنل جرنل آف سوشیالوجی آف دی فیملی، 2 (ستمبر): 193-201-

☆ صالحی۔ کرمانی۔ دیکھو کرمانی۔ ایم ایچ صالحی۔

☆ سالنامہ و امر کشور (ایران کی کتاب مردم شماری)۔ ۱۹۷۱۔ تہران: سینٹر فور ایرانین سین سس، پلان آرگنائیزیشن۔

☆ سنگاسدہ جی۔ آقا محمد۔ 'کلیت عقود و اقاعت و قانونِ رضا در اسلام' (اسلام میں معاہدے اور یک طرفہ اقدامات اور رضاعت کا قانون)۔ تہران: فردوسی پریس۔

☆ صفی، صفدر۔ ۱۳۴۶ / ۱۹۶۷: بہداشتِ ازدواج از نظر اسلام (اسلام کے نقطہ نگاہ سے شادی کی بہبود و فلاح)۔ اصفہان: فردوسی پریس۔

☆ شچت، جوزف۔ ۱۹۵۰: 'Origins of Muhammadan Jurisprudence' (محمدی قانون کی بنیادیں)۔ آکسفورڈ: کلیرینڈن پریس۔

☆ شفا۔ شجاع الدین۔ ۱۳۶۲ / ۱۹۸۳: 'توضیح المسائل: از کلینیی تاخمینی' (کتاب تشریح: کلیننی سے خمینی تک)۔ پیرس۔

شفاء محسن۔ ۱۳۵۲/ ۱۹۷۳: 'متعہ واثر حقوقی واجتماعین' (متعہ اور اس کے قانونی و سماجی اثرات)۔ اشاعت ششم۔ تہران: حیدری پریس۔

☆ شہابی۔ایم۔ ۱۳۲۹/ ۱۹۵۰: 'ادوار فقہ' (فقہ کے ادوار)۔ جلد ا۔ تہران: یونیورسٹی آف تہران۔

☆ شیخ بہائے آملی۔ بہاء الدین محمد ابن حسین۔ ۱۳۲۹/۱۹۱۱: 'جمع عباسی' (عباسی خلاصہ واقعات)۔ تہران: مرزا علی اصغر۔

☆ شیل 'ایم ایل۔ ۱۸۵۶: 'Glimpses of Life and Manners in Persia' (فارس میں زندگی اور اطوار کی جھلکیاں)۔ لندن: جے مرے۔

☆ شیرازی۔ایس آر۔ 'مدبستہ اجتاعی: گفتاکتہ در ازدواج موقت' (معاشرتی مُردہ کے خاتمے: عارضی نکاح پر ایک مختصر مضمون)۔ قم: شفاپریس نمبر ۲ (دی سینٹر فور اسلامک پروپگنڈہ)

☆ شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ ۱۹۵۳ء: لیڈن: ای جے برل۔

☆ صدیقی زیبا۔ ۱۹۵۹: 'Islamic Personality and Social System-Part 3: Family Life and Personal Relations' (اسلامی شخصیت اور معاشرتی نظام ــ حصہ سوم 'خاندانی زندگی اور شخصی روابط ور شتے)۔ الاتحاد 12 (2):14-18-

☆ سلورمین۔کاجا۔ ۱۹۸۳: 'The Subject of Semiotics,' (علم علامات واشارات کا موضوع)۔ نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ اسناؤک ہرگرونج۔ سی۔ ۱۹۳۱: 'Meka in the Latter Part of 19th Century' (انیسویں صدی کے بعد کے حصے میں مکہ)۔ جے۔ ایچ مونا ہن نے ترجمہ کیا۔ لندن۔ لیوزیک۔

☆ اسٹرن۔جی۔ ایچ ۱۹۳۹۔ 'Marriage in Early islam,' (ابتدائے اسلام میں شادی)۔ لندن ۔رائل ایشیاٹک سوسائٹی۔

☆ سروشیان۔ جمشید۔ ۱۳۵۲/ ۱۹۷۳: آئین و قانون زناشوئی در ایران باستان' (قدیم ایران میں شادی کے رسوم ورواج اور قانون)۔ کتاب 'مجموعہ سخن رانی ہائے دودُمن کنگرہ تحقیقات ایرانی' (ایرانی مطالعات کی دوسری کانگریس کے موقع پر دیئے گئے لیکچروں کا مجموعہ) مرتبہ ایچ زرین کب۔ 182-99- مشہد: یونیورسٹی آف مشہد پریس۔

☆ سوان سن۔مارک این۔ ۱۹۸۴: 'A Study of 20th Century Commentary of

Surat al- Nur (Quran) 24:27-33,24 کی بیسویں صدی کی تفسیر کا مطالعہ) جریدہ 'دی مسلم ورلڈ :74(4-3)-187-203

☆ سائیکس۔ ای سی۔ ۱۹۱۰:Persia and its People (فارس اور اس کے لوگ)۔ لندن: ے تھوئن۔

☆ ثباری اے اور این یگانہ :۔۱۹۸۲:In the Shadow of Islam (اسلام کے سائے میں)۔ لندن: زیڈ پریس۔

☆ طباطبائی۔ علامہ سید حسین۔ ۱۳۳۸/۱۹۵۹: 'زن در اسلام' (اسلام میں عورت)۔ مکتب تشیوع۔ (مئی) :7-307-

......'۱۳۴۳/۱۹۵۴: 'متعہ' ازدواج موقت' (متعہ یا عارضی نکاح)۔ مکتب تشیوع ۔ ٦ (مئی) :20-10-

......'۱۹۷۷: 'Shi'ite Islam' (شیعی اسلام)۔ سید ایچ نصر الباتی' فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک پریس۔

☆ طباطبائی۔ علامہ سید محمد حسین۔ ۱۹۸۵: 'ازدواج موقت در اسلام' (اسلام میں عارضی نکاح)۔ قم: امام صادق پریس۔

☆ تاج السلطنہ۔ ۱۳۶۲/۱۹۸۳: 'خطیرات تاج السلطنہ' (تاج السلطنہ کی یادداشتیں)۔ مرتبہ ایم اتحادیہ اور ایس صدوندیاں۔ تہران: نشر تاریخ ایران (ایرانین ہسٹری پریس)۔

☆ فتاوی۔ رئیڈ۔ ایم اے ۱۳۵٦/۱۹۷۷: میکلّوزی اسلامی: مسائل جنسی جوانان در اسلام (اسلامی سیکولوجی/علم جنسیت: اسلام میں جوانوں کے جنسی مسائل) تہران: این پی۔

☆ تھائیس۔ جی۔ ۱۹۷۸ء : 'The Conceptualization of Social Change Through Metaphor' (استعارے کے ذریعہ معاشرتی تبدیلی کی تصوریت)۔ جریدہ 'جرنل آف ایشین اینڈ افریقن اسٹیڈیز'-13(1-2):1-10-

☆ ٹرنر۔ وکٹر ۱۹٦۰: 'The Ritual Process' (مذہبی رسومات کا طریق عمل)۔130-94- شکاگو: ایلڈائن۔

......'۱۹۷۴: 'Dramas, Fields and Metaphors' (ڈرامے 'میدان اور استعارے)۔ اتھاکا۔ نیویارک: کورنیل یونیورسٹی پریس۔

☆ طوسی، شیخ ابو جعفر محمد۔ ۱۳۴۳/ ۱۹۶۴: 'النہایہ۔ 'محمد تقی دانش پژوہ نے عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ تہران: تہران یونیورسٹی پریس۔

☆ ولیدی، ایم ایس۔ ۱۳۶۵/ ۱۹۸۶: 'بررسی احکام سقط جنین یا سقط حمل' (اسقاط حمل کی بابت احکام و ہدایات کا جائزہ)۔ جریدہ: 'فصل نامہ ءحق' 5 (مارچ۔ اپریل): 870-90۔

☆ وائنل، پال۔ ۱۹۷۸: 'Iranian Women in the Politics of Family Alli- ance and in Sexual Politics' (خاندانی اتحاد کی سیاست اور جنسی سیاست میں ایرانی عورتیں)۔ جریدہ 'ویمن ان دی مسلم ورلڈ' مرتبہ لوئیس بیک اور نکی کیڈی۔ 451-72۔ کیمبرج ماس: ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ وینز۔ ڈیوڈ۔ ۱۹۸۲: 'Through a Veil Darkly: The Study of Women in Muslim Societies' (تیرگی نقاب (پردہ) کے ذریعہ: مسلم معاشروں میں عورتوں کا ایک مطالعہ و جائزہ)۔ جریدہ 'کمپری ہینسیو اسٹیڈیز آف سوسائٹی اینڈ ہسٹری' 24(4):642-59۔

☆ ویہر۔ ہینس۔ ۱۹۷۶: 'Arabic English Dictionary: A Dictionary of Modern Written Arabic (عربی انگلش ڈکشنری: جدید تحریری عربی کی ایک ڈکشنری)۔ جے ملٹن کوون نے ترجمہ اور مرتب کیا۔ اشاعت سوم۔ اتھاکا نیویارک: اسپوکن لینگویج سروسز انکارپوریٹڈ۔

☆ ولیز۔ چارلس جے۔ ۱۸۶۶: 'Persia As It Is' (فارس جیسا کہ یہ ہے)۔ لندن لو' مارسٹن' سرلے اینڈ ریونگٹن۔

☆ ولسن۔ آرنلڈ۔ ۱۹۴۱: 'Southwest Persia: A Political Officer's Diary' (جنوب مغربی فارس: ایک سیاسی افسر کی ڈائری)۔ 1907-14 لندن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

☆ وزہارڈ۔ جے جی۔ ۱۹۰۸: 'Twenty Years in Persia' (فارس میں بیس سال)۔ لندن: فلمنگ ایچ ریول۔

☆ ولف۔ ایرک۔ آر۔ ۱۹۵۱: 'The Social Organisation of Mecca and the Origins of Islam (مکہ کی معاشرتی تنظیم اور اسلام کی بنیادیں)۔ جریدہ 'ساؤتھ ویسٹرن جرنل آف اینتھروپولوجی' 7(4):329-56۔

☆ ویمنز کمیشن: Woman's Commission of the Iranian Student As Sociation in the U.S.A. 1982' (ریاستہائے متحدہ امریکہ ۱۹۸۲ میں ایرانی طلبہ کی ایسوسی

ایشن کا عورت کا کمیشن)۔ وومنز اسٹرانگل ان ایران' وومنز کمیشن۔ ستمبر ۱۹۸۲ء۔
☆ یغنت آبادی۔ مجیا۔ ۱۳۵۳/ ۱۹۷۴: بُرگ ہائے ازرماں' (تاریخ سے لئے ہوئے پتے)۔ تہران: شمس پریس۔
☆ یغما۔ دیکھو پرمین عشیاری۔
☆ یوسف۔ نادیہ ایچ۔ ۱۹۷۸: 'The Status and Fertility Patterns of Mus-lim Women, (مسلم عورتوں کا درجہ اور زرخیزی کے نمونے) جریدہ 'ویمن ان دی مسلم ورلڈ' مرتبہ لوئس بیک اور نکی کیڈی۔ ۶۹-۹۹۔ کیمبرج۔ مارس: ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔
☆ یوسف مکی۔ سید حسین۔ ۱۳۴۲/ ۱۹۶۳: 'متعہ دراسلام' (اسلام میں متعہ)۔ عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا۔ دمشق۔
☆ زن دراسلام' (عورت اسلام میں)۔ ۱۳۵۶/ ۱۹۷۷۔ کیوہ (میونخ) ۲۲ (مارچ): 46-52-
☆ زن روز' (آج کی عورت)۔ تہران: ہفت روزہ جریدہ۔
☆ زنجانی۔ حسین حقانی۔ ۱۳۴۸/ ۱۹۶۹ (ب): 'ازدواج موقت از نحوہ جلوہ گیری میںمد' (عارضی نکاح فاحشی) / زنا سے بچاتا ہے) مکتب اسلام 10 (9):31-33-
......' ۱۳۴۸/ ۱۹۶۹ (الف)۔ ازدواج موقت' (عارضی نکاح/ متعہ) مکتب اسلام 10 (7):13-15-
☆ الزین۔ عبدالحامد۔ ۱۹۷۷: 'Beyond Ideology and Theology Search for the Anthropology of Islam. (نظریہ اور دینیات کے اس پار: اسلام کی بشریات کی تلاش)۔ جریدہ: اینول ریویو آف انتھروپولوجی' 6: 227-54 این پی۔ اینول ریویوز (انکارپوریٹیڈ)۔

اشاریہ

(انگریزی حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے ترجمہ کیا گیا ہے۔)

ایران میں متعہ کی ظاہری صورت

LAW OF DESIRE

BY

Shahla Haeri

translated into Urdu
BY
Nigar Erfaney

Publisher
Al-Rahman Publishing Trust (Regd.),
House No. 3-7-A, Block No. 1, Nazimabad,
Karachi. P.C-74600 (Pakistan)
Phone : 621449-627840